

"QABZAH-I-ĀRAZI-OUDH"

ایکٹہاے

قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء

مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء

مع

رپورٹ سیلکٹ کمیٹی

و

چند دیگر ایکٹہاے و دفعات ایکٹہاے محولہ و متعلقہ مثلاً!-

ایکٹ ۱۹ سنہ ۴۱	ایکٹ ۱۵ سنہ ۷۶	ایکٹ ۹ سنہ ۸۰
ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹	ایکٹ ۱۴ سنہ ۸۱	ایکٹ ۹ سنہ ۹۹
ایکٹ ۲۳ سنہ ۶۳	ایکٹ ۴ سنہ ۹۲	ایکٹ ۳ سنہ ۹۹
ایکٹ ۸ سنہ ۷۳	ایکٹ ۱ سنہ ۹۷	ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۰۱

وغیرہ وغیرہ

و

فیصلجات ہائیکورٹ و بورڈ مال و سرکلرات بورڈ مال

از

مولوی ابو الفضل محمد احسان اللہ عباسی سکرٹری ایسوسی ایشن (جماعت وکلا) گورکھپور

مولف و مصنف

لا آف پری امپشن (قانون شفع) و دیگر مختلف کتب علم تاریخ و اخلاق

بار اول ہمبر ۱۹۰۱ سنہ مین

ریونڈر ڈی ال تھوبرن تھیوسٹ پریس حمد علیخان مہتمم احمدی نے لکھنؤ مین چھاپے

و منشی محمد سعید ڈار نے سابق دفتر الوقت گورکھپور سے شائع کئے

دیباچہ از مولف

ممالک مغربی وشمالی مین یہ پہلا موقع ہو کہ لوگون نے اس ایکٹ کے پاس ہونے مین دلچسپی ظاہر کی جیساکہ سلکٹ کی رپورٹ متعلقہ دفعات ۱۱-۱۶ و ۶۷ و ۶۸ مندرجہ گورنمنٹ گزٹ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء سے ظاہر ہی دلچسپی کی وجہ یہ تھی کہ زمیدارون نے اپنے حق کے خلاف اس ایکٹ کا پاس ہونا تصور کیا تھا - لیکن مباحثہ کے بعد جو صورت پیدا ہوئی اسکی نسبت اب

دفعات ۱۱ - ۱۶ - ان دفعات مین مسودہ ایکٹ مین یہ حکم درج تھا کہ جو اسامی کسی اراضی پر ایک ہی زمیندار کے تحت مین بارہ برس تک قابض رہ چکا ہو اُسکو حق دخیلکاری اُس کل اراضی کی نسبت حاصل ہوگا جو اُس کے قبضہ مین اُسوقت ہو جب اُس حق قبضہ اراضی کی نسبت تحقیقات کیجاے جسکے بموجب وہ اراضی پر قابض ہو - یہ حکم اُسی قسم کا ہے جیساکہ بنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی کی دفعہ ۲۰ مین درج ہے اور اُسکا یہ اثر ہوتا کہ (ممالک ہذا مین بھی) مستقل رعیت' قائم ہوجاتا اگر وہ قید موجود نہ ہوتی جو دفعہ ۱۱ کے دوسرے جملہ مین درج ہے اور جسکے بموجب بارہ برس کی مدت مین سے ایسا زمانہ خارج کیا گیا ہے جسمین اسامی صرف بحیثیت اسامی دخیلکار یا دیگر حق خاص رکھنے والے اسامی کے یا بذریعہ سات سال کے پٹہ کے یا بحیثیت ٹھیکہ دار کے اراضی پر قابض رہا تھا - یعنی جب تک کہ اسامی کا علاوہ اُس اراضی کے جسمین کہ اُسکو حق دخیلکاری حاصل ہوچکا ہو اور زائد اراضی پر قبضہ شروع نہو جاتا تا اُسوقت تک اُسکا مسلسل قبضہ کسی دوسری اراضی مین حق دخیلکاری حاصل ہونے کی غرض سے شروع نہ ہوتا - اس قید سے وہ اعتراض رفع ہو گیا تھا جو اس بارہ مین کیا گیا یا تھا کہ دفعہ ۱۱ کے احکام سے اسامی دخیلکار کو ہر ایسی اراضی مین حق دخیلکاری فوراً حاصل ہوجائیگا جو اُسکو وقتاً فوقتاً علاوہ اُسکی جوت دخیلکاری کے دیجاے -

اُس قانون کے بموجب جو ممالک ہذا مین ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے صادر ہونے کے وقت سے جاری چلا آرہا ہے حق دخیلکاری صرف ایسی اراضی مین حاصل ہو سکتا ہے جو اسامی کے واقعی دخل مین بارہ برس تک رہی ہو اور ایسی اراضی کی صورت مین بھی وہ مدت جسمین اراضی مذکور بذریعہ پٹہ کے قبضہ مین ہو شمار سے خارج کردی گئی ہے پس اسوجہ سے زمیندار کے لیے یہ بات ہمیشہ ممکن رہی ہے کہ کسی صورت مین حق دخیلکاری کا حاصل ہونا اسطرح روک دے کہ آسامی کو اس بات پر راغب کرے کہ وہ وقتاً فوقتاً پٹہ کسی میعاد کے لیے خواہ وہ کتنی ہی تھوڑی ہو لے لیا کرے اور زمیندار بیدخلی کی دھمکی دیکر یہ کارروائی ہمیشہ کر سکتا ہے - چنانچہ جو زمیندار زیادہ ہوشیار ہین وہ اسی ترکیب پر عمل کرتے رہے ہین اور جہانتک کہ اس ترکیب کا یہ اثر ہے کہ اپنے پٹہ کی میعاد تک آسامی بلاخوف بیدخلی قابض رہتا ہے وہ اسامی کے حق مین مفید رہی ہے - مگر اس ترکیب مین نقص یہ ہے کہ اس خاص غرض کے لیے پٹہ خواہ کتنی ہی کم میعاد کا ہو ویسا ہی کار آمد ہے جیساکہ زیادہ میعاد والا پٹہ -

دوسری ترکیبین جو اختیار کی گئی ہین وہ یہ ہین کہ کھیت بدل دیے جایا کرتے ہین اور براے نام بیدخلی بموجب دفعہ ۴۴ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کرائی جاتی ہے اور ان ترکیبوں کا اکثر بیان ہوچکا ہے -

خیال کیا جاتا ہے کہ اگر باقاعدہ عمل ہو تو یہ ایکٹ زمینداروں اور کاشتکاروں دونوں کے لیے اچھا ہی۔

اس ایکٹ مین کچھ تو بالکل ہی نئی باتین ہین اور کچھ باتین پنجاب بنگال اور اودھ کے قوانین سے لی گئی ہین سابق ایکٹ کے مضامین بھی قائم رکھے گئے ہین لیکن رد و بدل اتنا ہوا ہے کہ اس ایکٹ نے بالکل ہی نئی صورت پیدا کی ہی۔

اس کتاب کی شرح لکھنے مین مجھے غیر معمولی دقتون کا سامنا ہوا اور وہ دقتین زائدتر

یہ دونون ترکیبین موجودہ قانون کے الفاظ کے بموجب جائز سمجھی جاسکتی ہین۔ مگر اس مین شبہہ نہین ہوسکتا کہ یہ ترکیبین قانون موجودہ کے منشاء اصلی کے خلاف ہین۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے احکام کا اصل اصول یہ ہے کہ جو اسامی اپنی جوت پر بارہ برس تک قابض رہے اور اُسکی بابت واجبی لگان ادا کرنے مین قصور نکرے تو وہ اُسوقت تک قابل بیدخلی نہ ہونا چاہیے جب تک کہ وہ اپنے فرائض بحیثیت اسامی انجام دیتا رہے۔ یہ امر خلاف انصاف ہے کہ جو اسامی ایسے مبادلہ اراضی پر رضامند ہو جاے جو امکانا محض زمیندار کی غرض حاصل ہونے کے واسطے کیا گیا ہو وہ اُس مبادلہ کی وجہ سے اپنے اُس حق قیام قبضہ سے جو پیدا ہو رہا تھا محروم کر دیا جاے۔ برائے نام بیدخلیون کی نسبت کم سے کم یہ بحث تو ضرور ہوسکتی ہے کہ اگر اسامی کسی اراضی سے درحقیقت بیدخل نہ کیا جاے اور باوجود حکم بیدخلی کے جو فے الواقع کبھی نافذ نہ کرایا گیا ہو اُسکو اراضی مذکور کی برابر کاشت کرنے دیجاے تو اُسکا دخل مسلسل ہوگا۔

پس چونکہ قانون موجودہ اسطور پر ناقص ہے کہ اسمین اس امر کی گنجایش ہے کہ خلاف اصلی منشاء ایکٹ کے ان ترکیبون سے اسامی کا دعوے نسبت حق دخیلکاری کے باطل کر دیا جاے اسوجہ سے اس نقص کو رفع کرنے کے لئے اس مسودہ ایکٹ کی دفعات ۱۱ لغایت ۱۴ جیسی کہ وہ ابتداءً اس مسودہ مین تحریر کی گئی تھین۔ یہانتک کہ بعد دفعات کے احکام اس نتیجہ کے حاصل ہونے پر محدود ہین اُنکے خلاف کوئی معقول اعتراضات نہین کئے گئے ہین لیکن یہ اعتراض بہت اصرار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ شکایت بیجا نہین ہے۔ کہ ان احکام کا اثر اس نتیجہ سے بڑھکر ہوگا اور اُنکی وجہ سے اسامی حق دخیلکاری نہ صرف اُس اراضی مین حاصل کر سکینگے جس پر وہ ایسے حق کا واجبی طور سے دعوے کر سکتے تھے بلکہ ایسی دوسری اراضی مین بھی (حق مذکور) حاصل کر سکینگے جسکی نسبت اُنکا کوئی ایسا دعوے نہین ہوسکتا تھا۔ جس اسامی کو ایک ہی اراضی پر بارہ برس تک بلافصل قابض رہنے دیا گیا ہو اُسکا کوئی دعوے حق دخیلکاری کا کسی ایسی دوسری اراضی مین نہین ہے جو مدت مذکور کے اندر اُسکی جوت مین بڑھادی گئی ہو۔ جس اسامی کی اراضی بدل دی گئی ہو وہ مستحق اس اراضی کے مساوی کا ہے جو اُسنے چھوڑی ہے مگر وہ مستحق ایسی اراضی کا نہین ہے جو اُسکو بارہ برس کے اندر مساوی مذکور سے زیادہ ملی ہو۔ اس وجہ سے ہم نے یہ تسلیم کیا کہ ان دفعات مین کسی قدر ترمیم کی ضرورت اس غرض سے ہے کہ حق دخیلکاری ایسی اراضی پر محدود رکھا جاے جو یا تو بارہ برس تک قبضہ مین رہ چکی ہو یا اسامی کو بعوض اراضی مذکور یا اُسکے کسی جزو کے دی گئی ہو۔ مگر حق مذکور کسی ایسی اراضی مین نہ دیا جاے جو علاوہ اراضی مذکور کے ملی ہو۔

اسلئے بڑھ گیئن کہ مین نے شروع ہی سے جب مسودے پر بحث ہو رہی تھی شرح لکھنے کا ارادہ کیا اور مسودہ کی تبدیلیون کے ساتھ مجھے اپنی شرح مین بھی تبدیلیان کرنا پڑین -

مین نے اس کتاب مین اپنی ذاتی راے لکھنے سے حتی الوسع گریز کیا ہی اور جو شرح مین نے انگریزی مین لکھی ہی اُسمین اپنی راے کہین بھی نہین لکھی - جو کچھ لکھا فیصلجات اور سرکلرات کی بنا پر لکھا - لیکن اُردو شرح مین جہان کہین ترجمہ نے پیچیدگی پیدا کر دی ہی وہان مفہوم کا سُلجھا دینا مناسب سمجھا گیا - مثلاً دیکھیئے دفعہ ۲۱۵ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۰ء

اس مقصد کے حاصل کرنے کی غرض سے کئی مختلف تجویزین ہمارے روبرو پیش کی گیئن اور اُنپر احتیاط سے غور کیا گیا - منجملہ دیگر تجویزون کے ہم سے اس امر پر غور کرنے کی درخواست کی گئی کہ آیا مدعاے اصلی اس طور پر حاصل ہو سکنا ممکن ہے کہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے خاص احکام نسبت حصول حق دخیلکاری کے بدستور قائم رکھے جائین اور اس مضمون کے احکام اضافہ کر دیے جائین کہ جب ایسا اسامی جو کسی اراضی پر کسی زمیندار کی طرف سے قابض رہا ہو اس اراضی پر قابض نہ رہے اور بعد ازان اُسی زمیندار کی طرف سے اور اراضی پر ایسی حالتون مین قبضہ شروع کرے جن سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہو کہ اسامی نے اُس دوسری اراضی کو بجاے اُس اراضی کے لیا ہے جس پر سے اُس کا قبضہ موقوف ہو گیا ہے - تو ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۸ کی اغراض کے لیے اُس اسامی کی نسبت یہ سمجھا جاے گا کہ وہ اُس دوسری اراضی پر اُس وقت سے قابض رہا ہے جب سے کہ اُس کا قبضہ اُس اراضی پر شروع ہوا جو اُس کے قبضہ سے جاتی رہی - اور ہماری توجہ ایکٹ قبضہ اراضی مالکان متوسطہ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۴۵ اور ایکٹ قبضہ اراضی پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ کے احکام پر مائل کی گئی -

دفعات ۱۱ لغایت ۱۶ مین جیسی کہ وہ بعد ترمیم تحریر کی گئی ہین نتیجہ اُن آرا کا جو ہم نے قائم کی ہین درج ہے اور ہم کو توقع ہے کہ اُن سے اسامی اور زمیندار دونون کو اپنے واجبی حقوق حاصل ہونگے - جب ہم نے اس امر پر غور کیا کہ آیا اُسی قسم کے احکام مقرر کرنا قرین مصلحت ہو گا جیسے کہ ایکٹ قبضہ اراضی مالکان متوسطہ کی دفعہ ۴۵ اور ایکٹ قبضہ اراضی پنجاب کی دفعہ ۷ مین ہین تو ہماری یہ رای ہوئی کہ اُنکی وجہ سے عدالتون پر یہ مشکل کام عائد ہو گا کہ ہر صورت مین جس مین کھیتون کی تبدیلی کی گئی ہو یہ تجویز کیا کرین کہ آیا وہ تبدیلی بطور مبادلہ زمین کے تھی یا نہین اور اس امر تنقیح طلب کے فیصل کرنے کی نسبت عدالتون کو مناسب سے زیادہ وسیع اختیار امتیازی حاصل ہو گا - ہماری یہ رای ہے کہ جس حالت مین اسامی ایک زمین چھوڑے اور بجاے اُسکے دوسری زمین مساوی مالیت کی لے لے تو قطعی طور سے یہ قیاس کر لینا چاہیے کہ فریقین نے اس معاملہ کو ایک مبادلہ سمجھا تھا - اور نیز یہ کہ اگر وہ اراضی جو اسامی نے لی مالیت مین اُس اراضی سے زیادہ ہو جو اُسنے چھوڑی تھی تو قطعی طور سے یہ قیاس کر لینا چاہیے کہ اُس اراضی مین سے جو اسامی کو دی گئی اُسقدر حصہ جو مالیت مین اُس اراضی کے مساوی ہو جو اُسنے چھوڑ دی ہے اُسکو بطور مبادلہ اُس اراضی کے دیا گیا جو اُس نے چھوڑ دی اور بقیہ حصہ کی نسبت یہ سمجھا جانا چاہیے کہ وہ (اصلی) جوت کے اضافہ کے طور پر ہے - اگر یہ قیاس نہ کیا جاے گا

جسقدر نئی باتین اسمین بڑھائی گئین ہین اُنکی نسبت سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ زیر دفعات متعلقہ درج کردی گئی ہین باستثنار چند مطول رپورٹون کے (جنسے اُس اصول کا پتہ چلتا ہی جسپر اس قانون کا بنانا مبنی ہی) کہ انکو دیباچۂ کتاب ہٰذا کے ذیل مین جگہ دینا زیادہ تر مناسب موقع تصور کیا گیا۔ ان جملہ رپورٹون کے پڑھنے سے اغراض قانون کے سمجھنے مین بے انتہا مدد ملیگی۔

جو دفعات کہ پنجاب اور بنگال کے ایکٹ ہاے قبضۂ آراضی سے لی گئی ہین اُنکی ذیل

تو منجملہ ان دو صورتون کے جو بیان کی گئین صورت دوم کی نسبت یہ اندیشہ ہے کہ عدالت یہ نتیجہ نکالے گی کہ جو اراضی دی گئی اور جو اراضی لی گئی اُن کا برابر نہ ہونا ہی مانع اس خیال کا ہے کہ مبادلہ عمل مین آیا۔ مگر ہماری راے مین یہ نتیجہ نکالنا آسامی کے حق مین خلاف انصاف ہوگا۔

حسب دفعہ ۱۴ جیسی کہ وہ اب ہم نے ترمیم کرکے قائم کی ہے عدالتون کو یہ قیاس کر لینا لازم ہوگا کہ اُن حالات مین جنکا اوپر ذکر ہے مبادلہ ہوا ہے اور عدالتون کا کام صرف اس امر پر محدود ہوگا کہ بشرط ضرورت اُس رقبہ کو جس مین کہ حق دخیلکاری پیدا ہوا ہے اُس رقبہ سے جس مین حق مذکور پیدا نہین ہوا ہے علیحدہ کر دین۔ یہ تجویز سلکٹ کمیٹی مین کثرت راے سے منظور ہوئی ہے۔ صرف آنریبل منشی مادھولال اور لالہ نہال چند اسکے خلاف ہین۔ مشارالیہم اس امر کو بہتر سمجھتے ہین کہ یہ امر عدالتون کی راے اختیاری پر چھوڑ دیا جاے کہ کل صورتون مین یہ تجویز کیا کرین کہ آیا مبادلہ ہوا ہے یا نہین۔

اس غرض سے کہ دفعہ ۱۴ کی دفعات تحتی (۲) و (۳) کے احکام کے متعلق کرنے کا طریقہ زیادہ آسانی سے عدالتون کی سمجھ مین آسکے ہم نے تمثیلات اس غرض سے بڑھا دی ہین کہ صاف ظاہر ہوجائے کہ ان دفعات کے احکام پر کس طرح عمل ہونا چاہیے۔

مسودہ کی دفعہ ۱۳ کی رو سے دفعہ ۱۱ کے احکام کی نسبت یہ قرار دیا گیا تھا کہ اُن کا اثر زمانہ گذشتہ غیر محدود سے ہوگا اور اسکی نسبت نہ صرف زمینداروں نے اعتراض کئے ہین بلکہ منجملہ اُن اشخاص کے جنکی اراے ہمارے روبرو پیش کی گئی ہین بہت شخصون نے اعتراض کیے ہین۔ ہم ان اعتراضون کو قابل لحاظ سمجھتے ہین۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ جو ترکیبین اب تک حقوق دخیلکاری کے پیدا ہونے کو رد کرنے کے لیے عمل مین لائی گئین وہ گو ہماری راے مین خلاف اصل منشاء قانون کے تھین تاہم وہ بلحاظ مضمون قانون کے جائز تھین اور عدالتون مین منظور ہوچکی ہین اور اب اُن کی نسبت یہ قرار نہین دیا جاسکتا ہے کہ وہ خلاف قانون تھین۔ ہم کو اس امر کا بھی یقین ہے کہ ان احکام کو زمانہ گذشتہ پر بطور کامل موثر رکھنے سے یہ نتیجہ ہوگا کہ رقبہ حق دخیلکاری کی مقدار غیر محدود طور پر اور بقیاس اغلب بہت زیادہ بڑھ جائے گی بدون اس کے کہ زمیندار کو یہ موقع حاصل ہو کہ رقبہ مذکور کی وسعت کو اُس طریق سے محدود کرین جو اب ایک جائز طریقہ حقوق دخیلکاری کے پیدا ہونے کو رد کرنے کا قرار دیا جاتا ہے یعنی سات برس کے پٹون کا دیا جانا۔ اس کے ساتھ ہی ہماری یہ راے ہے کہ درمیان جوتون کی اُن تبدیلیون اور براے نام تبدیلیون کے جو اُسوقت کی گئین جب زمیندار قصد ترمیم قانون سے واقف نہ تھے اور درمیان اُن تبدیلیون اور تبدیلیون کے جو سال گذشتہ کے اندر کی گئین بہت بڑا فرق ہے اور نیز یہ کہ وہ اُصول جسکی بنا پر مسودہ کی دفعہ

۲
۱۴

مین اُن ممالک کے فیصلجات کا ذکر کیا گیا ہی۔

جتنی باتین کہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کی بجنسہ یا بہ تبدیل ضروری قائم رکھی گئی ہین اُنکی نسبت جتنے نظائر لیگل رممبرنسر فیصلہ جات بورڈ۔ صدر دیوانی آگرہ۔ ہائی کورٹ الہ آباد۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد اور ویکلی نوٹس کے متعلق سمجھے گئے وہ سب درج کیے گئے ہین۔

جہان کہین سابق دفعہ بعد اہم ترمیم کے قائم رکھی گئی ہی وہان شرح مین سابق دفعہ بھی نقل کردی گئی ہی تاکہ ناظرین کو دونون دفعات کے پڑھنے سے سمجھنے مین مدد ملے۔

---

(۱) [مسودہ مرمہ کی دفعہ ۲ (الف)] مین یہ حکم درج کیا گیا ہے کہ جو معاہدات یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء سے بغرض بے اثر کرنے احکام مسودہ ایکٹ کے کیے گئے ہون اُن کا کوئی اثر اس امر کی نسبت نہ ہوگا کہ آسامیون کے وہ حقوق لے لیے جائین یا محدود کردیے جائین جو اُنکو بموجب مسودہ ایکٹ کے حاصل ہین اسی طور پر جو تون کی اُن تبدیلیون اور اُن برائے نام بیدخلیون سے متعلق ہو سکتا ہے جو سال زراعتی روان کے شروع ہونے کے وقت سے کی گئی ہون۔ ممبران کمیٹی بہ کثرت رائے اس نتیجہ کے سوا اور کوئی نتیجہ اخذ نہین کرسکتے کہ اطلاعنامہ جات بیدخلی جو اس سال بہت زیادہ ہوئے محض اس غرض سے تھے کہ قانون جدید کے احکام سے جو زیر تجویز ہے گریز کی جائے اور اُن کو بے اثر کردیا جائے۔ اور اس وجہ سے یہ بیدخلیان اس قابل نہین ہین کہ اُنکی نسبت یہ سمجھا جائے کہ وہ ایسی کارروایات ہین جو بہ نیک نیتی قانون موجودہ کے بموجب عمل مین لائی گئین۔ لہذا ہم نے دفعہ ۱۵ مین یہ حکم درج کیا ہے کہ دفعات ۱۲۔ و ۱۳ کے احکام زمانہ گذشتہ سے (صرف) من ابتدائے یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء متعلق ہون گے مگر اُس سے پہلے کے زمانہ سے متعلق نہ ہون گے۔ اس رائے سے صرف آنریبل منشی مادھو لال و لالہ نہال چند اختلاف کرتے ہین۔

ہم قانون موجودہ کے اس نقص کا ذکر کرچکے ہین کہ ہر پٹہ خواہ وہ کتنی ہی کم مدت کا ہو حق دخیلکاری کے حصول کا مانع ہوتا ہے۔ یہ تجویز کہ (حق دخیلکاری حاصل نہ ہونے کے عوض مین اسامی کو یہ معاوضہ ملجاتا ہے کہ اُس کا قبضہ آراضی ایک مدت (معین) تک بے خلل قایم رہتا ہے ایسی حالت مین مطلق قابل وقعت نہین ہے جب کہ میعاد پٹہ کی اس قدر کم ہو کہ اُس سے در اصل کچھ استحکام قبضہ کا حاصل نہ ہو۔ مسودہ کی دفعہ ۱ کے جملہ دوم کے بموجب کوئی پٹہ جو بعد ازین دیا جائے اسامی کے دخل مسلسل پر موثر نہ ہوگا بجز اُس صورت کے کہ پٹہ سات برس کے لیے ہو۔ کمیٹی کے زیادہ تر ممبرون کی یہ رائے ہے کہ سات برس کی مدت ایسی کم سے کم میعاد ہے جس سے اسامی کو واقعی فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہ مدت ہے جس مدت تک کہ ایکٹ لگان ملک اودھ کے بموجب کل اسامی اپنے جوتون پر قایم رکھے جاتے ہین اور ہماری رائے مین اس سے کم مدت کا پٹہ حق دخیلکاری کے حاصل ہونے کا خارج نہونا چاہیے آنریبل منشی مادھولال و لالہ نہال چند کی یہ رائے ہے کہ پانچ برس کی مدت کافی ہوگی لیکن کمیٹی کے باقی میمبر اس رائے سے اتفاق نہین کرسکتے ہین۔

نئے ایکٹ مین ضرورت ایک مرتبہ کُل پڑہ جانے کی ہوتی ہی جا بجا شرحون کے پیوند سے اور بالخصوص اُردو تحریر مین متن کا پتہ بدقت چلتا ہی اسلیئے علاوہ تبدیل قلم کے یہ بندوبست لیا کیا کہ متن اوپر کے صفحہ مین ہو اور شرح ذیل مین درج کیجائے۔ گو اسطرح تہذیب کتابت کی دقت بڑھجاتی ہی لیکن ناظرین کی آسانی اور کتابت کی خوش اسلوبی مُقدّم سمجھی گئی۔

دونون ایکٹون کے شروع مین دفعات سابق اور حال کا نقشہ تطابق بھی درج ہی کہ پُرانے قانون پیشیون کو سابق دفعہ کی تلاش مین آسانی ہو۔

دفعات ۶۷ لغایت ۶۹ - یہ دفعات آیندہ اگر دفعات ۱۱ لغایت ۱۶ سے زیادہ اہم نہین تو اُنکے برابر اہم ضرور ہی ہونگی اور اُنپر ہمنے بہ احتیاط غور کیا ہی - ان دفعات کی نسبت بہت مخالف آرا ظاہر کی گئی ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ زمینداروں کے دل مین بمقابلہ دفعات متعلقہ حق دخیلکاری کے ان دفعات سے زیادہ اندیشہ پیدا ہوا ہے اور بالخصوص اُس طبقہ زمینداران کے دل مین جسکی مخالفت ان دفعات کے احکام سے ایسے وجوہ پر مبنی ہے جو لحاظ کے قابل ہین۔

ہم نے اول دفعہ ۶۷ کی دفعہ ضمنی (۱) کی عبارت شرطیہ پر غور کیا جسکی رو سے عدالتون کی دست اندازی اُن صورتون پر محدود کی گئی ہے جنمین وہ اضافہ جو زمیندار کرنا چاہتا ہو موجودہ لگان کے فی روپیہ ایک آنہ سے زیادہ ہو - اس حکم سے ایسے اسامی کی کافی حفاظت نہین ہوتی ہے جو پہلے ہی سے لگان انتہائی (یعنی اسقدر زیادہ لگان جو قریب قریب اراضی کی پیداوار کی قیمت کے برابر ہو) ادا کر رہا ہے اور اسوجہ سے حفاظت کا سب سے زیادہ محتاج ہے - یہ ایک محض بے اصول اور ہماری راے مین غلط قیاس مفروض ہے کہ سات برس کے بعد کل موجودہ لگانون مین ٹھیک ایک آنہ فی روپیہ اضافہ کر لینا واجبی ہو سکتا ہے اور یہ کہ اس سے زیادہ اضافہ لگان بقیاس غالب واجبی سے زیادہ اور قابل تحقیقات ہے - اس حکم مین یہ بھی فرض کر لیا گیا ہے کہ لگانون مین عام میلان اس امر کا ہے کہ یکسان طور پر بحساب ایک آنہ فی روپیہ ہر سات برس کے بعد تمام زمانہ آیندہ مین برابر بڑھتے رہینگے - یہ ایسا قیاس فرضی ہے جس کی واقعی طور پر تائید نہین ہو سکتی۔

پس ہم نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ حکم دلائل معقول پر مبنی نہین ہے اور گنجایش اس امر کی نہین رکھتا ہے کہ اسکی تائید کیجا سکے - اگر عدالتون کو دست اندازی کا اختیار دیا ہی جاے تو اُنکی کارروائی کی نسبت اس قسم کی روک اور قید نہ لگائی جانی چاہیے بلکہ لازم ہے کہ اُنپر ہر خاص صورت مین جو اُنکے روبرو پیش ہو اس امر کا تجویز کرنا چھوڑ دیا جاے کہ واجبی اور قرین انصاف لگان کسقدر ہونا چاہیے۔

لیکن جب یہ حکم خارج کر دیا جاے جیسا کہ ہماری راے مین ہونا لازم ہے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس مسودہ مین درحقیقت کل موجودہ لگانون کی نسبت دست اندازی کرنے کی اور کل اسامیون کو کل صورتہاے اضافہ لگان مین عدالتون سے فیصلہ چاہنے کی اجازت دینے کی تجویز ہے - اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ سواے بصورت نئے کاشتون کے لگان ایسے نہین رہ سکینگے جو زمیندار اور کاشتکار دونون کے باہمی تصفیہ سے قرار پاے ہون بلکہ عدالتون سے مقرر ہونے والے لگان ہو جاوینگے۔

پس امر تجویز طلب یہ ہے کہ کس حد تک ضروری یا قرین مصلحت ہے کہ عدالتین اُن اسامیون کے لگان کی نسبت قابل ادا کے تجویز اور مقرر کرنے کا کام اور ذمہ داری اختیار کرین جنکو حق دخیلکاری

سرکلرات بورڈ غالباً ان ایکٹون کے بعد اکثر بدلجائین اسلیے تمام سرکلرات کا نقل کرنا کار بے سود تصور کیا گیا لیکن پھر بھی نہایت ضروری سرکلرات سے یا اُن سرکلرات سے جنکے بدلجانے کی اُمید نہ تھی چشم پوشی نہین کیگئی ہی۔

اس ایکٹ مین بہت سے قوانین کی دفعات کا حوالہ دیا گیا ہی وہ تمام دفعات محوّلہ کچھ تو زیر دفعہ اور کچھ آخر کتاب مین درج کردیگئی ہین اور جو دفعات کتاب کے اندر درج کیے گئے ہین اُنکی متعلق فیصلجات تاہم ہر چہار ہائی کورٹو نکے منتخب کرکے درج۔ کیئے گئے ہین۔

حاصل نہین ہے۔ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ یہ خواہش نہین ہے کہ کچھ گنجایش اُس اثر کی نہ رکھی جلے جو کاشت کے لیے زمین حاصل کرنے مین کاشتکارون کے باہمی مقابلہ کا اور (اشیاء کی) دستیابی اور حاجت کے (باہمی تعلق کے) عام قاعدہ کا مقدار ہائے لگان پر پڑتا ہے۔ جس حالت مین کہ زمیندار اور اُسکا اسامی اُس لگان پر باہم رضامند ہوجائین جو اسامی سے لیا جائیگا اُسمین عدالتون کی دست اندازی کی اجازت نہ تو قانون موجودہ مین ہے نہ اس قسم کی مداخلت کا قصد مسودہ ہذا مین پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ بحالت نہ ہونے کافی تعداد ایسی صورتون کے جن مین لگان کاشتکارون کے مقابلہ باہمی سے قائم ہوئے ہون اور جو عدالتون کی ہدایت کے واسطے اندازہ کا کام دین اور جنکے ذریعہ سے عدالتین زمین کی مالیت لگان کے (بوجہ بڑھ جانے قیمت پیداوار یا دیگر وجوہ کے) بڑھ جانے کا اندازہ کرسکین۔ عدالتون کو یہ تحقیق کرنیکا ذریعہ حاصل نہ ہوگا کہ لگانون مین عموماً اور واجبی طور پر کس حد تک اضافہ کیا جاسکتا ہے اسوجہ سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا (جیسا کہ اسامیان دخیلکاری کے لگانون کی صورت مین ممالک ہذا کے بعض حصون مین ہونا تجربہ سے ظاہر ہوا ہے) کہ کل اقسام لگان کا۔ میلان اسطرف ہوگا کہ جسقدر مقرر ہوگیا ہو اُس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے اور اس سے زمیندارون کو ناواجبی طور پر نقصان پہونچےگا اور بالآخر سرکار کو مالگذاری کا نقصان پہنچیگا۔ اگران خرابیون سے واقعی کاشتکار کے حق مین اُنہین کے ہم پلہ فائدون کے پہونچنے کا یقین ہوتا تو یہ خرابیان کاشتکارون کی بہبود کے خیال سے برداشت کیجا سکتی تھین۔ مگر اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ نتیجہ پیدا ہونا ممکن ہے کہ ایک طبقہ درمیانی اشخاص کا پیدا ہو جاسے جو اُن منافع کو لے لین جسکی بشرکت یکدیگر پانے کے زمیندار اور سرکار انصافاً مستحق ہین اور اُن لوگون کو جو فی الواقع زمین کی کاشت کرین بدستور وہی لگان ادا کرنا ہو جسکے دینے پر وہ بوجہ اُس مقابلہ کاشتکاران کے جو زمین ملنے کے لیے ہوتا ہے مجبور رہون۔ یہ صحیح ہے کہ اس مسودہ مین کاشت شکمی پر دیئے جانے کی نسبت ایسے احکام ہین جنکا ایک منشاء یہ بھی ہے کہ ایسا نتیجہ جسکا اوپر ذکر ہے پیدا نہ ہونے پائے۔ لیکن یہ امر کہ کس حد تک احکام مذکور کا یہ اثر ہوگا صرف تجربہ ہی سے معلوم ہو سکیگا۔ یہ بحث کی گئی ہے کہ جماعت زمینداران کے اس خیال کا بھی کچھ پاس و لحاظ کرنا چاہیے کہ جب منجملہ اُن تعلقات کے جو زمیندارونکے اور اسامیون کے باہم ہین ایک بڑے امر کا انتظام متعلق ایک بڑے تعداد اسامیان کے عدالت ہی کے اختیار مین آجائیگا تو اس وجہ سے زمیندارونکی وقعت منصبی اور اُس جائز قسم کے دباؤ مین جو وہ اپنے اسامیون پر رکھتے ہین خلل آئیگا۔

بخلاف اسکے یہ امر نظر انداز نہین کیا جاسکتا ہے کہ اسامیونکی ایک بڑی تعداد کو بالکل ہی زمیندارون کے اختیار اور مرضی پر چھوڑ دینا قرین انصاف نہین ہے۔ حقوق دخیلکاری کی نسبت قانون

یہ ایکٹ بجاے خود نہایت وضاحت کے ساتھ لکھا گیا ہے زیادہ تر اس سے آسامیونکو تعلق ہے جو لکھے پڑھے نہین ہوتے اس لیے حتی الوسع واضعان قانون نے تمثیلات سے مفہوم سمجھایا جاے طوالت بیانی سے کہین کہین اُن لوگونکی لیے ضرور الجھاؤ پیدا ہوسکتا ہے جو تھوڑے لفظون مین زائد لینے سمجھنے کے عادی ہین لیکن ذرا ٹھہر کر مختلف مقامات سے دفعات ملاکر پڑھے جائین تو پھر کوئی بات ایسی نہین رہتی جو محتاج تشریح ہو۔

موجودہ کے احکام اس اصول پر مبنی ہون کہ سرکار کا یہ فرض ہے کہ اسامیون کی حفاظت کرے اور یہ فرض روز بروز زیادہ لازمی اس جسے ہوتا جاتا ہے کہ کاشت کے لیے اراضی حاصل کرنے کی کوشش اور مقابلہ کاشتکارون مین زیادہ سخت ہوتا جاتا ہے اور یہ کوشش اور مقابلہ کاشتکارون مین درحقیقت قوت بسری کیواسطے ہے اور یہی کاشتکاران اراضی ممالک ہذا مین کل تعداد مردم شماری کے لحاظ سے بہت زیادہ ہین اور اُنھین کی بہبود پر زمینداران اور سرکار دونون کی بہبود بہت کچھ منحصر ہے۔

اگر یہ مسودہ بطور قانون صادر ہوجائیگا تو اسامیان غیر دخیلکار کئی مختلف قسمون کے ہونگے جنکی حیثیت متعلق اراضی کے جو وہ ادا کر سکینگے ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوگی - اول ایسے اسامیان غیر دخیلکار ہونگے جنکی قوت بسری اُنکی جوت ہی پر موقوف ہے جو ایسے اسامیان ہین جو سال بسال زمین لیتے ہین اور زمین پر کم میعاد کے پٹون کے ذریعہ سے قابض ہوتے ہین - اسی حالت کے اور اسامیان غیر دخیلکار بھی ہونگے جو زیادہ میعادی (یعنی) کم سے کم سات برس کی میعاد کے پٹون کے ذریعہ سے اراضی قابض ہونگے - ایسے اسامیان غیر دخیلکار بھی ہونگے جنکی قوت بسری اُن اراضیات پر موقوف نہوگی جو اُنکے قبضہ مین بحیثیت آسامیان غیر دخیلکار کے ہون اور اس قسم مین سے سب سے بڑی قسم اُن اسامیان دخیلکار کی ہوگی جو علاوہ اپنی جوت دخیلکاری کے اور اراضی کی بھی کاشت کرتے ہون - ایک اور قسم کے اسامیان غیر دخیلکار جو اس زمرہ مین داخل ہونگے آسامیان شکمی ہین - دفعات ۶۷ لغایت ۶۸ کے احکام مین جیسے کہ مسودہ ابتدائی مین تھے ان مختلف اقسام اسامیان کی صورت مین کسی طور پر فرق نہین رکھا گیا ہے حالانکہ اُن کے حالات ہماری راے مین ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہین اور اُن کے درمیان مین فرق قائم کرنا بہت ضروری ہے۔

ایسے اشخاص جو کسی اراضی پر بطور اسامی غیر دخیلکار قابض ہین مگر اُنکی قوت بسری اُسی اراضی پر موقوف نہین ہے بالکل زمیندار کی مرضی پر مجبور نہین ہین - اُنکو سواے ایسی شرح لگان کے جبپر زمین لیکر کاشت کرنے سے اُنکو اپنی استطاعت (و سامان کاشت موجودہ) کے لحاظ سے نفع ہو اور شرح پر زمین کے لینے کی کچھ مجبوری نہین ہے - یہ صورت بالخصوص آسامیان دخیلکار کی ہے - ایسے اسامیان دخیلکار کیلئے جو مستطیع ہین اور جنکے پاس کلبہ رانی کے لیے مولشی موجود ہین اور جو اپنی جوت دخیلکاری کی ضرورت سے زیادہ مزدوری وغیرہ مہیا کرسکتے ہین اکثر یہ بات باعث منفعت ہوگی کہ (جوت دخیلکاری کے علاوہ) اور زائد زمین پر اسقدر شرح لگان دیکر دخل کرین جسقدر کہ اُس حالت مین نہین دیجا سکتی جبکہ اُن کی قوت بسری اراضی متعلقہ کی آمدنی پر موقوف ہوتی - ہماری راے مین ایسے اسامیون کو زمیندار سے اپنے

اس ایکٹ سنے جو اہم تبدیلیان پیدا کی ہین وہ ایکٹ کو ایک مرتبہ شروع سے آخر تک پڑھ جانے کے بعد خود بخود سمجھ مین آجاتی ہین لیکن اُنکا اجمالی بیان اس موقع پر نامناسب نہوگا۔

آسامیون کے کھیت کا روز بروز بدلنا اُنکی بیدلی کا سبب ہوتا تھا اور اس طرح ملک کی مرفہ الحالی پر بُرا اثر پڑتا تھا۔ اس ایکٹ سنے یہ خرابی رفع کرنیکی کوشش کی ہے۔

طور پر لگان وغیرہ کا معاملہ کر لینے کے لیے بلا اندیشہ آزادی دیجا سکتی ہے اور اس سے آسامیان مذکور کو نقصان یا تکلیف پہونچنے کا کچھ خوف نہ ہوگا۔ یہی امور کسی حد تک آسامیان شکمی کی نسبت بھی صادق آتے ہین۔ آسامیان شکمی مین سے بہت سے دوسری اراضی کے آسامی بھی ہوا کرتے ہین اور بحیثیت آسامیان شکمی کے علاوہ اُس جوت کے جس پر اُنکی قوت بسری موقوف ہوتی ہے دوسری زمین کی بھی کاشت کیا کرتے ہین۔ اسوجہ سے ہماری رای مین مسودہ کی دفعہ ۶۸ کا اسطور پر طیا کیا جاتا درست تھا کہ اُسکے احکام سے آسامیان شکمی خارج ہوجائین۔ چونکہ اس امر کے متعلقہ حالات و اعداد موجود نہین ہین لہذا وثوق کے ساتھ یہ کہنا ممکن نہین ہے کہ اراضی غیر دخیلکاری کا کس کس قدر جزو متناسب آسامیان دخیلکار اور اسامیان شکمی کے قبضہ مین ہوگا۔ لیکن ہم یقین کرتے ہین کہ ایسا رقبہ بہت زیادہ ہوگا۔

اب وہ اسامیان غیر دخیلکار باقی رہے جنکی قوت بسری اُنکی جوت پر موقوف ہے۔ ان اسامیون کی صورت مین بھی یہ امر ضرور ہے کہ اُن اسامیون کے درمیان جنکے دخل سے حق دخیلکاری پیدا ہوتا ہے اور اُن اسامیون کے درمیان جو بموجب شرائط اپنے قبضہ کے دخیلکار ہوجانے کے حق سے محروم کردئے گئے ہین فرق قائم کیا جاسے۔ دوسرے الفاظ مین اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو ایسے اسامیون کی نسبت غور کرنا ہے جو سال بسال کے لیے یا کم میعاد کے پٹون کے ذریعہ سے قابض ہون اور ایک طرف ایسے اسامیون کی نسبت غور کرنا ہے جو سات برس کے یا اس سے زیادہ میعاد کے پٹون کے ذریعہ سے قابض ہون۔ یہ امر کہ قانون مجوزہ کا آخری اثر کیا ہوگا وثوق کے ساتھ بیان کرنا غیر ممکن ہے۔ لیکن بربنا ر اُن وجوہ کے جو ذیل مین درج ہین ہمارا قیاس یہ ہے کہ تعداد اُن اسامیون کی جو سات سال کے پٹون کے ذریعہ سے قابض ہون گے بہت زیادہ بڑھجائیگی اور ایک عرصہ گذرنے کے بعد تعداد اُن اسامیون کی جو سال بسال کے لیے یا کم میعاد کے پٹون کے ذریعہ سے قابض ہون گے بمقابلہ اسامیان مذکورہ بالا بہت کم ہوجائیگی۔ ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ چونکہ یہ اسامی جنکا سبب سے اخیر مین ذکر ہوا آیندہ اُس حالت مین جب کہ وہ شرائط مذکور کے ذریعہ سے قابض ہون حق دخیلکاری کے حاصل کرنے سے قانوناً ممنوع نہونگے اور نہ وہ طریقے جو ابتک رائج تھے اس حق کے حصول مین اُنکے حارج ہوسکین گے اسوجہ سے اُس لگان مین جو ایسے اسامی ادا کرین عدالتون کو دست اندازی کرنیکا اختیار دینے کی ویسی ہی ضرورت نہین ہے جیسی کہ سات برس کی میعاد کے پٹہ دارون کی صورت مین ہے۔

سات برس یا اس سے زیادہ کی میعاد والے پٹہ دارون کی صورت بالکل مختلف ہے۔ دفعہ ۱۱ کے احکام کے بموجب ایسے اسامی حق دخیلکاری کے حاصل کرنے سے محروم کردئے گئے ہین خواہ وہ کتنے ہی زیادہ عرصہ تک برابر کاشت کرتے رہین اور خواہ وہ اپنے فرائض بحیثیت اسامیان کیسے ہی پورے طور پر انجام دین۔ پس اس

آسامی کی بیدخلی اس ایکٹ سے روکی نہین ہے اگر آسامی زاید لگان ادا کرنے پر آمادہ نہو تو اُسکی بیدخلی عمل مین آسکتی ہے اور اپنے خاص مصرف کے لیے اگر زمیندار کو آراضی کی ضرورت ہو تو آسامی غیر دخیلکار کے مقابلہ مین وہ اپنی خواہش پوری کرسکتا ہے۔

آسامیان شکمی جس طرح پہلے تھے اب بھی قایم رہے مرتھنان آراضی کاشت کے حقوق ذرا بڑھا دے گئے تھے لیکن بالآخر اسی حد تک قایم رہے جو سابق

طرح یہ اسامی خاص قانون ہی کے اثر سے اُن رعایتون کے حاصل کرنے سے محردم ہونگے جنکی نسبت یہ بہ دلیل معقول کہا جا سکتا ہے کہ وہ اُنکو بوجہ اچھے اسامی ہونے کے مسلسل کاشت کرنے سے حاصل ہو جائین۔ اسوجہ سے یہ داجبی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ واضعان قانون پر یہ امر لازم ہے کہ جب دخیلکاری کی نسبت اُن اسامیون کے حقوق قائم ہونے کو واضعان مذکو بنے روک دیا ہے تو اُن کے لگان کی نسبت ایسے احکام صادر کرین کہ اسامیان مذکور کے ساتھ اس بارہ مین داجبی اور منصفانہ برتاؤ ہونے کا یقین و اطمینان ہو جاسے ان اسامیون کے لگانون کو بالکل زمیندار دن کے اختیار مین چھوڑ دینے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ علاوہ اُنکی ان ناقابلیتون کے حق دخیلکاری کے حاصل ہونے کی نسبت ہین اُنکو سخت اور داجبی سے زیادہ لگان ادا کرنا ہوگا اور بعض صورتون مین جو بلا روک اس قدر لگان ادا کرنا ہوگا جو مالیت پیدوار کے قریب قریب برابر ہو۔

ایک اور ضروری امر قابل لحاظ ہے۔ جہانتک کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے آیندہ میلان اس امر کی طرف ہوگا کہ اُس رقبہ کا بڑھنا جو اسامیان دخیلکار کے قبضہ مین ہو بذریعہ عطا کرنے سات سال کے پٹون کے روکا جاسے۔ اسمین کچھ شبہہ نہین ہو سکتا ہے کہ زمیندار لوگ عموماً حقوق دخیلکاری کے پیدا ہونے کے سخت مخالف رہے ہین۔ آیندہ وہ اس بارہ مین اُن اُمور کا جو اثر زمینداردن کی رای مین اُنکے مفید مطلب ہین اور بھی زیادہ خیال رکھا کرینگے۔ گذشتہ بارہ ماہ کے اندر ایسی علامتین ظاہر ہوئی ہین جنسے یہ پایا جاتا ہے کہ زمینداردن کا عام طور یہ قصد ہے کہ سات سال کے پٹے دیا کرین کیونکہ یہی ایک ذریعہ اُن کے پاس اسامی کی اس کوشش کو کہ حق دخیلکاری حاصل کرے روکنے کا باقی رہگیا ہے اگر کچھ زیادہ حد تک ایسا ہی ہوا جیسا کہ خیال ہے تو وہ رقبہ جو اسامیان دخیلکار کے قبضہ مین ہے بباعث واقعات معمولی ضرور رفتہ رفتہ کم ہو جائیگا۔ بیدخلیان جو لگان نہ ادا کرنے کی علت مین ہونگی اور اسامیان دخیلکار کا اپنے جوت کو چھوڑ دینا اور ایسے اسامیونکا بغیر ایسے ورثا کے جو اُن کی جگہ قابض ہوتے فوت ہونا۔ ان کل وجوہ اور غالباً دیگر وجوہ سے وہ رقبہ جس مین اسامیون کو حق دخیلکاری حاصل ہے رفتہ رفتہ مگر یقیناً کم ہوتا جائیگا اس رقبہ کا زیادہ تر حصہ غالباً ایسے اسامیون کے قبضہ مین آجائیگا جن کو سات سال کا پٹہ دیا جائیگا۔ پس اگر اس قسم کے اسامیون کی حفاظت کے لیے کچھ تدبیر نکل جاسے تو ایک زمانہ گذرنے کے بعد زیادہ تر تعداد اسامیان کے لیے متعلق لگان کے کوئی قانونی حفاظت نہ رہے گی اور اُنکے لیے صرف یہی ایک رعایت رہجائیگی کہ اُن کا قبضہ سات برس تک قایم رہیگا۔

ان مختلف امور پر غور کرکے ہمارے نزدیک یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اگرچہ اُس قسم کے احکام کا جو ابتدائی مسودہ کی دفعہ ۶۸ مین مندرج تھے کل اسامیان غیر دخیلکار سے متعلق کرنا غیر ضروری ہے تاہم یہ امر نہایت قرین مصلحت ہے کہ اُن اسامیون کی جو سات سال کا پٹہ رکھتے ہون اس امر کی نسبت کچھ حفاظت بذریعہ

فیصلون مین قرار پایا تھا۔
سیر کے حقوق اس ایکٹ مین بہت محدود کردے گیے لیکن حق ساقط الملکیت بدستور قایم رکھا گیا باعتبار نتیجہ کے صرف یہ روکا گیا ہے کہ زمیندار کسی آراضی کو اپنی سیر لکھواکر اسمین آسامیان کے حق دخیلکاری پیدا ہونے کو ہمیشہ کے لیے روک دے۔
کل ایکٹ کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق دخیلکاری کوئی ایسا حق

حکم قانون کردی جاے کہ مناسب سے زیادہ اُن سے لگان نہ لیا جاے اور عدالتون کو اُس حالت مین دست اندازی کا اختیار دیا جاے جب ایسے اسامیون کے زمیندار اپنے اختیار بیدخلی کو اس غرض سے کام مین لانا چاہین کہ اسامیان مذکور کو واجبی سے زیادہ لگان دینے پر مجبور کرین۔
قبل اس امر پر غور کرنے کے کہ اس غرض کے حاصل کرنے کے لیے دفعات ۶۷ لغایت ۶۸ کس طرح پر بدلی جاسکتی ہین ہم نے اس امر کی نسبت بحث کی کہ آیا ایسی تجویز کا اختیار کیا جانا ممکن ہے جس کے مطابق بصورت بیدخلی قبضہ مین خلل اندازی کا معاوضہ دلایا جاے۔ ہماری راے مین ایسی تجویز کی نسبت بدیہی اعتراض یہ ہے کہ مختلف اقسام اسامیان کے درمیان فرق کرنا اور اُن مختلف حالات مین تمیز کرنا جن مین اُن کی بیدخلی ہونیوالی ہو غیر ممکن ہوگا۔ پس اس امر کی ضرورت ہوگی کہ بیدخلی کی کل صورتون مین معاوضہ دلایا جاے اور ہم اس امر کے تسلیم کرنے پر آمادہ نہین ہین کہ ہر اسامی غیر دخیلکار بحالت بیدخلی معاوضہ پانے کا مستحق ہے۔ نہ ہم یہ امر تسلیم کرسکتے ہین کہ۔ بہ لحاظ اغراض و فوائد اُن اسامیون کے جو واجبی طور پر یہ دعوی قائم کرسکتے ہین کہ سواے بصورت ادا ہونے معاوضہ کے وہ بیدخلی سے محفوظ رکھے جائین۔ اس حکم قانونی کے درج کرنے کی ضرورت ہے کہ کل اسامیون کو بیدخلی کی حالت مین معاوضہ دیا جاے۔ ہمارے روبرو ایسی تجویز کے درج قانون کیے جانے کی غرض سے کوئی تجویز پیش نہین کی گئی۔ اور بالآخر ہماری یہ راے قائم ہوئی کہ مسودہ کے ان دفعات کا منشا تجویز مذکور کے ذریعہ سے حاصل نہین ہوسکتا ہے۔
ہمنے اُس طریقہ پر بھی غور کیا جو ایکٹ لگان ملک اودھ کی دفعہ ۵۵ مین درج ہے اور جس کے بموجب مالک اراضی کو ایسے اطلاعنامہ بیدخلی کی بابت جس کی تعمیل آسامی پر بموجب دفعہ ۲۵ ایکٹ مذکور کی جانے والی ہو اُس قدر رسوم عدالت (کورٹ فیس) جو پچھلے تین سال کے لگان کے اوسط کی نصف رقم کے برابر ہو ادا کرنا ہوتا ہے ہم ممالک مین کسی ایسی تجویز کے اختیار کیے جانے کو قبول نہین کرسکتے ہین۔ ممالک ہذا مین کوئی حالت مشابہ اُن حالات کے نہین ہین جنکی وجہ سے یہ طریقہ ایکٹ لگان ملک اودھ مین اختیار کیا گیا تھا اور ہماری راے مین اگر مالک اراضی کو اطلاعنامہ بیدخلی کی بابت جرمانہ ادا کرنے پر قانون مجبور کیا جاسے تو وہ رقم اسامی کو بطور معاوضہ خلل قبضہ کے دلائی جانی چاہیے۔

نہین رہا کہ زمیندار اُس سے زائد تر مخالفت کرین لیکن جن لوگونکو اس سے خلش ہے اسکے لیے سات سات سال کے میعادی پٹے قایم کیے گیے ہین جن پر باضابطہ عمل کرنے سے اور مفید شرائط مطابق دفعات قانون درج کرانے سے زمیندار اپنے مقاصد اچھی طرح حاصل کرسکتے ہین

ابوالفضل عباسی
۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء

چونکہ کوئی اور طریقہ ایسے اسامیان - غیر دخیلکار کی حفاظت کا نہ تھا جنکو حسب بیان مندرجہ بالا ایسی بیدخلی کی دہمکی سے حفاظت کی ضرورت ہے جو اُنسے غیر واجبی شرح پر لگان لینے کی غرض سے دیجاے اسوجہ سے ہم اس امر پر مجبور ہوئے کہ مسودہ ابتدائی کی دفعات ۶۷ لغایت ۶۸ ہی کو اختیار کرین اور اُنمین ایسی تبدیلی کی کوشش کرین کہ اُنکا اثر اُس قسم اسامیان غیر دخیلکار پر محدود ہو جاے جن کو لگان کے بارہ مین حفاظت درکار ہوگی -

اس وجہ سے ہم نے دفعات ۶۷ لغایت ۷۰ - اُس طور پر بدل دی ہین جیسی کہ اب وہ ہر مہ مسودہ مین موجود ہین - جب کوئی زمیندار ایسے اسامی کو بیدخل کرانا چاہے جسکے سات برس کے پٹہ کی میعاد قریب اختتام ہو یا جو بعد اختتام ایسے پٹہ کی میعاد کے بطور آسامی سال بہ سال کے قابض ہو تو اگر ایسے اسامی کی بیدخلی فی الحقیقت اسوجہ سے مقصود ہو کہ وہ اضافہ شدہ لگان کے ادا کرنے سے انکار کرتا ہے تو عدالتون کو دست اندازی کرنے اور واجبی و قرین انصاف لگان کے مقرر کردینے کا اختیار ہوگا - اگر اسامی اُس اضافہ لگان کے ادا کرنے پر رضامند ہوجاے تو وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اور سات برس تک یا اگر اُسکا زمیندار راضی ہو تو اُس سے زیادہ عرصہ تک اس طور پر قابض رہے کہ گویا اُسکے پاس رجسٹری شدہ پٹہ اُس میعاد کی بابت ہے - یعنی اُسکے دخل کا زمانہ ایسا زمانہ نہین سمجھا جائیگا جو حق دخیلکاری کے حصول کیواسطے محسوب کیا جاے اگر یہ پایا جاے کہ اسامی پہلے ہی سے اسقدر لگان ادا کررہا ہے جو واجبی و قرین انصاف لگان سے کم نہین ہے تو وہ اسی طرح مستحق اس کا ہوگا کہ اُس لگان پر جو اُسوقت تک قابل ادا تھا اُسی مدت سات سال کے لیے قبضہ قایم رکھے -

ان اعتراضات کو رفع کرنے کے لیے جو مسودہ ابتدائی کی دفعہ ۶۹ کی کسی قدر مبہم عبارت کی نسبت پیش کیے گئے ہین ہم نے اُس کی عبارت اس طور پر بدل دی ہے کہ یہ ظاہر ہوجاے کہ عدالت کو اُس لگان کی نسبت جو اسامی کو ادا کرنا چاہیے تحقیقات کرنے کا صرف اُسی حالت مین اختیار ہوگا جبکہ اسامی نے خود یہ عذر پیش کیا ہو کہ بیدخلی کی نالش صرف اسوجہ سے کی گئی ہے کہ اُسنے اضافہ لگان پر رضامند ہونے سے انکار کیا تھا اور عدالت کو یہ اطمینان ہوجاے کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہے -

ہم نے کوئی حکم ہمضمون اُس حکم کا جو مسودہ ابتدائی کی دفعہ ۶۷ کی ذیل دفعہ تحتی (۲) مین تھا درج نہین کیا ہے ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس اسامی کے ذمہ جسکو زمیندار بیدخل کرانا چاہتا ہو بقایاے لگان ہوگی تو زمیندار کو اُسکے بیدخل کرنے کے لیے دفعہ ۵۶ (الف) کے احکام پر عمل کیگا اور نیز یہ کہ زمیندار کو اس امر سے کوئی واقعی فائدہ حاصل نہوگا کہ اُن حالات مین جنکا ذکر مسودہ مرمہ کی دفعہ ۶۸ مین ہے اسامی کو از سر نو پٹہ (یا کاشت کے لیے زمین) کا دینا اس امر پر مشروط کرے کہ اسامی ایسی بقایاے لگان جو اُسکے ذمہ ہو ادا کردے -

مختصرات کتاب ہذا

پورا پتہ	اختصار
فیصلہ پریوی کونسل مندرجہ مور انڈین اپیل جلد ا صفحہ ۲ -	مور انڈین اپیل ۲
انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ اباد جلد ا صفحہ ۲ -	ال ر (الر) - ا ال ۲
" " " " کلکتہ " " " " -	الر ا ک ۲
" " " " بمبئی " " " " -	الر ا ب ۲
" " " " مدراس " " " " -	الر ا م ۲
ویکلی نوٹس ہائی کورٹ الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۲ -	ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۲
ویکلی رپورٹر مرتبہ صدرلنیڈ ہائی کورٹ کلکتہ جلد ا صفحہ ۲ -	ا ویکلی رپورٹر ۲
فیصلہ صدر دیوانی آگرہ مورخہ -	صدر دیوانی مورخہ
فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ -	ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ
فیصلہ بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی و اودھ مورخہ -	فیصلہ بورڈ مورخہ -
فیصلہ بورڈ مرتبہ مسٹر جیکب صفحہ ا -	جیکب فیصلہ بورڈ صفحہ ا

قبضہ آراضی مین جہان دفعات ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کا حوالہ دیا گیا ہے وہان صرف دفعات لکھدیئے گئے ہین، اور جہان دیگر ممالک کے قوانین کا حوالہ ہے وہان اُن ممالک کے نام کے بعد دفعات لکھدیئے گئے ہین مثلاً بنگال ۲ سے مراد ہے قبضہ آراضی بنگال کے دفعہ ۲ - اور اسی طرح مالگزاری آراضی مین ممالک مغربی وشمالی یا اودھ لکھکر ہندسے لکھدیے گئے ہین جن سے آن ممالک کے سابق قانون مالگزاری کی دفعات مراد ہین -

فہرست اسماے فریقین مقدمات متذکرہ کتاب ہذا

نام فریقین	صفحہ
گوپال داس بنام تھان سنگھ	۶۹
گوپی ناتھ چکرورتی بنام آما	۹۰
گوری بنام وزیر	۱۱۲
گرجناتھ بنام رام نرائن	۱۱۹
گوپی ناتھ بنام گونک چندر	۱۲۷
گوپال چندر بنام سلیمان	۱۲۷
گوپال داس بنام علعت خان	۱۲۹
گیانند بنام بین موہن	۱۲۹
گوبند رام بنام بھولاناتھ	۱۲۹
ل	
لچھمن پرشاد بنام بال سنگھ	۲۹ و ۳۲
بیلا دھر بنام بھگونت	۳۱
لچھمن پرشاد بنام کالی چرن	۳۵
لال جی بنام امرن	۳۸
لالتا دئی بنام بھوانی	۳۸
لالمن بنام منولال	۳۹
لیکھا بنام لچھمن	۴۰
لچھمن سنگھ بنام گماسی	۱۱۲
لکشمی داس بنام رام لیو	۱۲۶
م	
مادھو بھارتی بنام بارتی سنگھ	۲۵
مرلی دھر بنام ہیم رائے	۲۶
مکند پرشاد بنام دیبی	۲۶
مسماۃ بیتابی بیگم بنام خوشحال	۳۰
مسماۃ حکیم النسا بنام لنیاد بھبورے	۳۱
مہاراجہ رادھا پرشاد بنام بالمکند اوجھا	۳۱
مسماۃ سعید النسا بیگم بنام نیاز علی	۳۴
مہابیر پرشاد بنام باسدیو سنگھ	۳۷
ماتا پرشاد بنام بہادر	
مہیش سنگھ بنام گنیش دوبے	۳۸
مومن علی بنام لالتا پرشاد	۳۹
محسن بنام گوپال سنگھ	۳۹

نام فریقین	صفحہ
مسماۃ ٹھکرائن دلراج کنور بنام میر سالار بخش	۴۵
مسٹر جیمس ترسایا بنام گرہوری	۴۶
مادھو سنگھ بنام چھیدا سنگھ	۵۳
مسماۃ رنجور کنور بنام مہندر	۵۹
مظہر حسین بنام رحمت اللہ	۶۰
مولا بنام بہالا	۷۲
موتی بیگم بنام زور آور سنگھ	۸۳
محمد علی بنام جعفر خان	۸۴
مراد النسا بنام غلام سجاد	۱۱۳
مولا کنور بنام الفت سنگھ	۱۱۳
مینکا بنام برڑدا	۱۲۰
مالک بورد بنام نرائن	۱۲۶
متھوسامی بنام نلکنتھا	۱۳۶
مہادیو بنام سیانی	۱۳۷
منی رام بنام کشن پرشاد	۱۳۹
ن	
نند رام بنام بجال	۳۰
نول گوبند رائے بنام گنیش گوبند رائے	۳۷
نانھو بنام چھتر جیت	۳۸
ناگ پال بنام ستیک پوری	۳۸
نولکشور بنام قلندر	۴۰
نیپال بنام مجلی	۴۰
نرائن بنام مسماۃ سکینہ	۵۹
نرسنگھ پرشاد بنام رامانند	۶۹
نرسیا بنام گرودیا	۸۳
ناگو کنا توریا بنام باجی	۹۳
نانک رام بنام مرلی سنگھ	۹۴
نند کشور بنام رام رتن	۱۱۳
نرمدا بنام متائن	۱۱۹
و	
ولی بنام ابھان سنگھ	۳۸
ولی محمد بنام رگھو	۳۸

نام فریقین	صفحہ
وزیر محمد بنام امانت خان	۱۱۳
دنکٹرادو بنام ننگادو	۱۲۷
واجد علی بنام نولکشور	۱۲۸
ہ	
ہنومان بنام کو لیسر	۲۳
ہرکھو مصر بنام ہنی مصر	۲۹
ہردیو بنام دہمورے	۳۰
ہرپرشاد بنام رودت نرائن	۳۰
ہردیو کشن بنام کلو	۳۰
ہرگوبند راہا بنام رام رتن دبے	۳۲
ہیم ناتھ دت بنام اصغر سندر	۳۲
ہرپال سنگھ بنام بال گوبندہ	۳۲
ہردئی بنام چینتی پرشاد	۳۹
ہمراج بنام دمر سنگھ	۶۰
ہمنتا بنام بروجندر رد	۱۲۶
ہرنندن سہائی بنام بہاری سنگھ	۱۲۹
ی	
یوسف خان بنام سردن	۳۸
یادن خان بنام جنجو	۴۰

تطابق دفعات سابق و حال

ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	قبضہ اراضی ۲ سنہ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	قبضہ اراضی ۲ سنہ ۱۹۰۱ء
۱	۱	۲۹	۴۹
۲	۲	۳۰	۱۵۱
۳	۴	۳۱	۸۳ و ۸۴
۴	۷	۳۲	۸۵
۵	۸	۳۳	۸۵ و ۸۶
۶	۹	۳۴	۵۶ و ۵۷ و ۱۰۱
۷	۱۰	۳۵	۵۷ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱
۸	۱۱	۳۶	۵۸
۹	۳۰ و ۳۲	۳۷	
۱۰		۳۸	۳۶ و ۶۳
۱۱	۴۰	۳۹	
۱۲	۴۱ و ۴۲ و ۴۳	۴۰	۷۳
۱۳	۴۱ و ۴۲ و ۴۳	۴۱	۶۲ و ۷۲
۱۴	۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴	۴۲	۶۲ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶
۱۵	۴۱ و ۴۲ و ۴۳	۴۳	۱۰۵ و ۱۰۶
۱۶	۴۱ و ۴۲ و ۴۳	۴۴	۴ و ۹۰ و ۸۹
۱۷	۴۱ و ۴۲ و ۴۳	۴۵	۹۳
۱۸	۴۰ و ۱۹۸	۴۶	
۱۹	۳۸ و ۳۹	۴۷	
۲۰		۴۸	۳۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸
۲۱		۴۹	۱۰۳
۲۲	۴۱ و ۴۲ و ۴۳	۵۰	
۲۳	۵۱	۵۱	
۲۴	۹۶	۵۲	۱۹۲
۲۵		۵۳	
۲۶		۵۴	
۲۷	۳۳	۵۵	
۲۸		۵۶	۱۱۹

ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء
۵۷	۱۲۰ و ۱۹۴	۹	
۵۸	۱۲۰	۹۱	
۵۹	۴ و ۱۲۰ و ۱۴۶	۹۲	
۶۰	۱۳۰	۹۳	۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۴
۶۱	۱۲۱	۹۴	۱۶۳ و ۱۶۹
۶۲	۱۲۲	۹۵	۷۹ و ۱۷۰
۶۳	۱۲۳	۹۶	
۶۴	۱۲۴ و ۱۲۵	۹۷	
۶۵	۱۲۶	۹۸	۱۷۲ و ۱۷۳
۶۶	۱۲۷	۹۹	۱۷۳
۶۷	۱۲۸	۱۰۰	۱۷۳ و ۱۸۷ و ۱۸۹
۶۸	۱۲۹	۱۰۱	۱۹۱
۶۹	۱۳۱	۱۰۲	۱۹۰
۷۰	۱۴۲	۱۰۳	۱۷۴
۷۱	۱۴۲	۱۰۴	
۷۲	۱۴۳	۱۰۵	۴
۷۳	۱۳۲	۱۰۶	۱۹۴
۷۴	۱۳۳	۱۰۷	
۷۵	۱۳۴	۱۰۸	
۷۶	۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷	۱۰۹	
۷۷	۱۳۸	۱۱۰	۱۹۳
۷۸	۱۳۹	۱۱۱	
۷۹	۱۴۰	۱۱۲	
۸۰	۱۴۱	۱۱۳	
۸۱	۱۴۴	۱۱۴	
۸۲	۱۴۲	۱۱۵	
۸۳	۱۴۲	۱۱۶	
۸۴		۱۱۷	
۸۵	۱۴۵	۱۱۸	
۸۶	۱۴۶	۱۱۹	
۸۷	۱۴۹	۱۲۰	
۸۸		۱۲۱	
۸۹	۱۴۹	۱۲۲	

ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء
۱۲۳	
۱۲۴	
۱۲۵	
۱۲۶	
۱۲۷	
۱۲۸	
۱۲۹	
۱۳۰	
۱۳۱	
۱۳۲	
۱۳۳	
۱۳۴	
۱۳۵	
۱۳۶	
۱۳۷	
۱۳۸	
۱۳۹	
۱۴۰	
۱۴۱	
۱۴۲	
۱۴۳	
۱۴۴	
۱۴۵	
۱۴۶	
۱۴۷	
۱۴۸	
۱۴۹	۶۵
۱۵۰	
۱۵۱	
۱۵۲	
۱۵۳	۷۱
۱۵۴	
۱۵۵	
۱۵۶	
۱۵۷	
۱۵۸	
۱۵۹	
۱۶۰	
۱۶۱	
۱۶۲	
۱۶۳	
۱۶۴	۱۹۳
۱۶۵	
۱۶۶	
۱۶۷	
۱۶۸	
۱۶۹	
۱۷۰	
۱۷۱	
۱۷۲	
۱۷۳	۱۹۳
۱۷۴	
۱۷۵	
۱۷۶	
۱۷۷	
۱۷۸	
۱۷۹	
۱۸۰	
۱۸۱	۱۹۳
۱۸۲	۱۷۵
۱۸۳	۱۷۶
۱۸۴	
۱۸۵	
۱۸۶	۱۸۴

ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء		
۱۸۷			
۱۸۸	۱۶۴		
۱۸۹	۱۷۷ و ۱۸۰		
۱۹۰			
۱۹۱	۱۸۱		
۱۹۲	۱۷۶		
۱۹۳	۱۷۹		
۱۹۴	۱۷۶		
۱۹۵	۱۷۵		
۱۹۶	۱۸۰		
۱۹۷	۱۷۵		
۱۹۸	۱۸۰		
۱۹۹	۱۸۵		
۲۰۰			
۲۰۱	۱۸۳		
۲۰۲			
۲۰۳			
۲۰۴			
۲۰۵	۱۹۵		
۲۰۶	۱۹۶		
۲۰۷	۱۹۷		
۲۰۸	۱۹۷ و ۱۹۹		
۲۰۹	۱۶۴		
۲۱۰	۶۴		
۲۱۱	۲۰۳		
۲۱۲			

فہرست مضامین ایکٹ ۲ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء

تمہید

باب ۱
مراتب ابتدائی

باب ۲
اسامیون کی قسمین

اسامیان دخیلکار

اسامیان غیر دخیلکار

باب ۳

وراثتاً پہونچنا اور منتقل کیا جانا اور تقسیم کیا جانا حقوق قبضہ اراضی کا

حقوق قبضہ اراضی کو وراثتا پانا اور حقوق مذکور کا منتقل کیا جانا

کاشت ہائے شکمی

ضابطہ کارروائی

(الف)- درباره بیدخلی بعلت بقایاء

(ب)- درباره بیدخلی بربناے وجوه دیگر

بیدخلی کا عمل مین لانا

ناجائز بیدخلی کی نسبت چاره ہاے کار

ادا اور وصول کیا جانا لگان کا

ادا کیا جانا لگان کا اور بقایاے لگان

لگان بذریعہ پیداوار

لگان کی بابت رسیدین

داخل کیا جانا لگان کا عدالت مین

باب ۹

قرقی

زمیندار کا حق قرقی کا

باب ۱۱
بقایاے مالگذاری ۔منافع وغیرہ

۱۵۹-	نالش بقایاے مالگذاری وغیرہ کی منجانب لمبردار کے۔
۱۶۰-	نالش بابت بقایاے مالگذاری کے منجانب حصہ دار۔
۱۶۱-	نالش بقایاے مالگذاری منجانب معافیدار وغیرہ۔
۱۶۲-	نالش بابت بقایاے مالگذاری یا لگان کے منجانب تعلقہ دار وغیرہ۔
۱۶۳-	منافع کب تقسیم ہوگا۔
۱۶۴-	نالش بابت منافع کے لمبردار پر۔
۱۶۵-	نالش بابت منافع کے حصہ دار پر۔
۱۶۶-	الفاظ لمبردار وغیرہ مین ورثا وغیرہ داخل ہین۔

باب ۱۲
عدالتون کا اختیار سماعت

نالشین اور درخواستین

۱۶۷-	نالشین اور درخواستین صرف عدالت ہاے مال کے قابل سماعت ہون گی۔
۱۶۸-	متعلق کیا جانا ایکٹ میعاد سماعت کا۔
۱۶۹-	میعاد سماعت مقدمات حسب ایکٹ ہذا مین۔
۱۷۰-	رسوم عدالت جو نالشون اور درخواستون کی بابت واجب الادا ہوگی۔

عدالتون کے درجے

۱۷۱-	اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم۔
۱۷۲-	اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول۔
۱۷۳-	اختیارات کلکٹر۔
۱۷۴-	عدالتین جنمین کارروائیان دائر کیجائینگی۔

عدالتون کا اختیار سماعت بصیغۂ اپیل

۱۷۵-	اپیل اُس طور پر ہونا چاہیے جسکی اس ایکٹ مین اجازت ہے۔
	اپیل بنارا ضی (ڈگریات یا احکام) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم۔
۱۷۶-	اپیل بنارا ضی ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم۔

ایکٹ نمبر ۲ - بابت سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

بغرض

اجتماع و ترمیم قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ اراضی اور بعض دیگر امور کے ممالک مغربی و شمالی مین

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ممالک مغربی و شمالی کے قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ اراضی اور بعض دیگر امور کا اجتماع اور اُسکی ترمیم کیجائے - لہذا اس تحریر کے روسے حسب ذیل حکم ہوتا ہے -

باب ۱

مراتب ابتدائی

مختصر نام

دفعہ ۱ - (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۹۰۱ء موسوم کیا جاوے -

وسعت مقامی

(۲) یہ ایکٹ اولاً کل ممالک سے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کے ہون بجز اُن رقبہ جات[۵۱] کے جو ضمیمہ اول مین درج ہین متعلق ہوگا -

لیکن بپابندی احکام قانون بنگال نمبر ۷ - سنہ ۱۸۲۵[۵۲]ء کے - لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کے ایکٹ ہذا کو کلاً یا جزواً تمام یا کسی رقبہ جات استثنائی مذکورۂ بالا سے متعلق کرے - اور

آغاز

(۳) یہ ایکٹ تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء سے نافذ ہوگا -

تنسیخ

دفعہ ۲ - (۱) قوانین[۵۳] یا ایکٹ ہاے مندرجہ ضمیمہ دوم اُس حد تک منسوخ کیے جاتے ہین جسکی تصریح ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم مین کی گئی ہے -

(۲) جب یہ ایکٹ یا اُسکا کوئی جزو کسی ایسے رقبہ جات سے متعلق کیا جائیگا جو ضمیمہ اول مین مستثنیٰ کر دیے گئے ہین تو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کا جو رقبہ مذکور مین نافذ ہو اُسقدر حصہ جو از روے ایکٹ ہذا منسوخ ہوجائیگا جو اس ایکٹ کے یا اُسکے اُس جزو کے جو اس طرح متعلق کیا جائے جیسی کہ صورت ہو - خلاف ہو -

(۳) اس ایکٹ کے رو سے کسی قانون یا ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے کوئی ایسا طریقہ عمل جاری نہ ہوجائیگا جو قانون یا

[۵۱] دیکھو صفحہ ۱۴۲ کتاب ہذا -

[۵۲] اسمین صرف مقبوضات راجہ بنارس کے متعلق احکام درج ہین -

[۵۳] یعنی ایکٹ ۲ بابت سنہ ۱۸۸۱ء و اسکا ترمیم ایکٹ ۳ بابت سنہ ۱۸۸۲ء یہ دونون کل منسوخ اور ۹ بابت سنہ ۱۸۶۶ء ۱۲-۲-۱۸۹۰ء ۲ بابت سنہ ۱۹۰۱ء جزواً منسوخ دیکھو ضمیمہ دوم کتاب ہذا

ایکٹ مذکورہ کے نفاذ سے عین پہلے ناجائز تھا۔ اور اُسکی وجہ سے کوئی ایسا حق یا رعایت یا امر یا شرائط از سر نو قایم یا پیدا نہ ہوگا یا ہونگی جو بوقت آغاز ایکٹ ہذا نافذ یا موجود نہ ہو۔

(۴) قوانین یا ایکٹ ہائے منسوخ شدہ از روے ایکٹ ہذا کے مطابق جو جو قواعد مرتب کئے ہوں اور تقررات کیے گئے ہوں اور اشتہارات اور اعلانات جاری کیے گئے ہوں اور اختیارات اور اقتدارات اور ہدایات عطا کیے گئے ہوں اور لگان مقرر کیے گئے ہوں اور حقوق حاصل ہوئے ہوں اور ذمہ داریاں عاید ہوئی ہوں اور مقامات مقرر کیے گئے ہوں جہانتک ہوسکے اور بغیر اسکے کہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے ایکٹ عبارات عامہ مصدرہ ۱۸۸۷ء کی دفعات کے احکام میں کچھ خلل پڑے ایسے سمجھے جائینگے کہ وہ اس ایکٹ کے مطابق مرتب ہوئے اور کیے گئے اور جاری اور عطا اور مقرر اور حاصل اور عاید اور مقرر کیے گئے۔

(۵) ہر ایسے قانون یا ایکٹ یا دستاویز کی نسبت جس میں کسی ایسے قانون یا ایکٹ کا حوالہ ہو جو اس ایکٹ کے رو سے منسوخ کیا گیا ہو یہ تعبیر کیجائیگی کہ اسمیں اس ایکٹ کا یا اُسکے جز متعلقہ کا حوالہ ہے۔

دفعہ ۳ - (۱) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲ کے کسی امر کسی ایسے پٹہ یا قرارداد کا جو کسی زمیندار اور آسامی کے درمیان تاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو یا اُسکے بعد ہوا اسامی مذکور کے کسی ایسے حق کو زایل یا محدود نکریگا جو اس ایکٹ کے ذریعہ سے عطا یا تسلیم کیا گیا ہے۔

(۲) بالخصوص اور بغیر اسکے کہ دفعہ ہذا کی ضمنی (۱) کی عمومیت میں کچھ خلل پڑے کوئی امر کسی پٹہ یا قرارداد کا جو درمیان زمیندار اور آسامی کے یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو یا اُسکے بعد ہو۔

(الف) اسامی کو مطابق احکام ایکٹ ہذا اسکے اراضی میں حق دخیلکاری حاصل کرنے کا مانع نہ ہوگا۔

(ب) اسامی کے اس حق کو دور یا محدود نہ کریگا کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے ترقیات حیثیت اراضی کرے اور اُنکی بابت معاوضہ کا دعوی کرے۔

(ج) زمیندار کو اس امر کا مستحق نہ کریگا کہ آسامی کو سوائے مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح بیدخل کرے۔

(د) آسامی کے اس حق کو دور نہ کریگا کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے (اراضی کو) کاشت شکمی پر دے۔

(ہ) زمیندار کو یہ اختیار نہ دیگا کہ سوا مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح ترقی کرے۔

دفعہ ۴ - اس ایکٹ میں بجز اسکے کہ مضمون یا قرینہ عبارت میں کوئی امر خلاف اسکے ہے۔

قیود معاہدہ جات متضادہ ... [illegible]

دفعہ تعریفی

سلہ دیکھو صفحہ ۱۵۲ کتاب ہذا۔

سلہ دیکھو ایکٹ قبضہ اراضی ضمنی دفعہ ۲ - (۲)

(۱) کل[1] ایسے الفاظ و عبارات کی نسبت جنسے کسی حق یا استحقاق یا مرافق واقع اراضی کا رکھنے والا ظاہر کیا گیا ہو۔ خواہ وہ حق یا استحقاق یا مرافق ملکیت یا دوسری قسم کا ہو۔ یہ سمجھا جائیگا کہ اُن سے وہ اشخاص بھی مراد ہیں جو بطور نائب کے متقدم ہیں اور اُنکے جانشینوں سے اُسکے حق یا استحقاق یا مرافق کے رکھنے واسطے سمجھے جاتے تھے

(۲) لفظ "اراضی" سے مراد وہ اراضی ہے جو کاشتکاری کے اغراض کیواسطے اُٹھادی جاسکے یا قبضہ میں رکھی جاوے۔

(۳) لفظ "لگان"[2] سے مراد وہ چیز ہے جو کسی آسامی کو بابت اپنی اراضی کے جو اسکے قبضہ میں ہو یا بابت باغات یا تالابوں یا حقوق چرائی یا پیداوار کے جمع کرنے یا حقوق جنگل یا مچھلی کی شکارگاہوں کے یا آبپاشی کیلئے پانی کے استعمال کرنے کے واسطے ... حق یا شے کے نقد یا جنس میں ادا یا حوالہ کرنی ہو۔

(۴) لفظ "ادا"[3] اور اُن دیگر الفاظ میں جو اس لفظ اور اسکے مصدر سے بنے ہیں جہاں وہ بہ تعلق لگان کے استعمال کیے گئے ہیں لفظ "حوالہ" اور وہ دیگر الفاظ جو اس لفظ اور اسکے مصدر سے بنے ہیں داخل ہیں۔

(۵) لفظ "زمیندار"[4] سے وہ شخص مراد ہے جسکو ... اور لفظ "آسامی" سے وہ شخص مراد ہے جس سے لگان قابل ادا ہوتا ہے یا اگر کوئی معاہدہ صریحی یا معنوی نہ ہوتا تو قابل ادا ہوتا۔ اور لفظ "آسامی"[5] میں ٹھیکہ دار داخل ہے مگر مرتہن حقوق ملکیت یا معافی دار لگان داخل نہیں ہے۔

(۶) لفظ "ٹھیکہ دار" میں مستاجر یا اور ٹھیکہ رکھنے والا حقوق ملکیت کا داخل ہے۔

(۷) الفاظ[6] "آسامی شکمی" سے مراد ایسا آسامی ہے جسکو اراضی کا قبضہ کسی ایسے شخص سے ملا ہو جو صرف

---

[1] کچھ حصہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب ہے پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۴ (۲)۔

[2] ایکٹ ۱۲ میں لگان کی تعریف تھی کہ "لفظ لگان سے مراد وہ چیز ہے جو کوئی آسامی بابت اپنی اراضی کی حیثیت مقبوضہ یا استعمال یا دخل کے کرے یا ادا کرے یا حوالہ کرے۔" جس میں خدمت کرنا بھی داخل لگان تھا۔ اب لگان کو نقد یا جنس میں محدود کر دیا ہے۔

[3] جدید۔ ملاحظہ طلب ہے ممالک متوسط کا ایکٹ قبضہ اراضی۔ دفعہ ۵ (۵) پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۴ (۳)۔

[4] ملاحظہ طلب ہے ممالک متوسط کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۳ (۳) پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۴ (۶)

[5] ۵۹ و ۱۰۵ ملاحظہ طلب ہے پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ (۵)۔

آسامی کا استحقاق اُس اراضی مین رکھتا ہو مگر حقدار قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار نہ ہو۔

(۸) لفظ "معافی دار لگان" مین ایسا شخص داخل ہی جسکے قبضہ مین اراضی بعوض خدمت کے ہو۔

(۹) لفظ "جوت" سے مراد ایک قطعہ یا زیادہ قطعات اراضی ہین جو ایک ہی نوعیت کے قبضہ یا ایک ہی پٹہ یا قرارداد کی بنا پر قبضہ مین ہو یا ہون۔ (جدید ملاحظہ طلب ایکٹ ۱۸۸۵ء کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۳ - (۷))

(۱۰) الفاظ "سال زراعتی"[1] سے مراد وہ سال ہی جو تاریخ یکم جولائی کو شروع ہوتا ہی اور تیسوین جون کو ختم ہوتا ہی۔

(۱۱) الفاظ "رجسٹری شدہ" مین مصدقہ از روئے احکام دفعہ ۹ داخل ہے۔ (یہ فقرہ جدید ہے)

(۱۲) الفاظ "ترقی حیثیت اراضی" سے مراد بہ تعلق آسامی کی جوت کے ہر ایسا کام ہی جسکے سبب سے اُس جوت کی مالیت لگان مین قابل لحاظ اضافہ ہو جائے اور جو اُس جوت کی حالت اور اُس غرض کے مناسب ہو جسکے واسطے وہ اراضی اُٹھائی گئی اور جو اگر اُسی جوت پر کیا یا بنایا نہ گیا ہو تو یا تو صریحاً اُسی کے نفع کے واسطے کیا یا بنایا گیا ہو یا وہ کیے یا بنائے جانے کے بعد ایسی حالت مین کر دیا گیا ہو کہ اُس اراضی کو صریح نفع اُس سے پہونچے اور رنہا بندی احکام مندرجہ بالا الفاظ مذکور مین امور ذیل داخل ہین۔ (ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۷۶، پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۴ (۱۹))

(الف) بنانا تالابون اور کنوؤن اور پانی کی نالیون اور دیگر کامون کا واسطے جمع کرنے یا بہم پہونچانے یا تقسیم کرنے پانی کے بہ اغراض زراعت۔ اور

(ب) بنانا ایسے کامون کا جو اراضی سے پانی کی نکاس کے لیے یا اراضی کو طغیانی سے بچانے کے لیے یا اراضی کو پانی کے کاٹ یا پانی سے اور طرح کے نقصان سے بچانے کے لیے ہون - اور

(ج) لگانا درختون کا اور بنانا (زراعت کے لایق کرنا) یا صاف کرنا یا گھیرنا یا برابر کرنا یا بلند کرنا یا پشتہ یا باندھ باندھنا اراضی کا - اور

(د) جوت پر یا اُسکے علاوہ قرب و جوار مین سوائے مقام آبادی دیہہ کے اور جگہ ایسی عمارتون کا بنانا جو اُس جوت کے استعمال یا دخل مین آسایش یا منفعت ہونے کے لیے درکار ہون۔ اور

(ہ) اُن کامون مین سے جنکا ذکر اوپر ہوا کسی کی تجدید کرنا یا اُسکو از سر نو بنانا یا اُسمین تبدیل یا اضافہ کرنا۔ لیکن اِن الفاظ "ترقی حیثیت اراضی" مین نیچے لکھے ہوئے کام داخل نہین ہین۔

(۱) ایسے چند روزہ کنوئین یا پانی کی نالیان یا پشتے (یا باندھ) یا اراضی کو برابر کرنے یا گھیرنے کے کام یا اور کام یا ایسی خفیف تبدیلیان یا مرمتین اِن کامون کی جو آسامی معمولی طور سے کاشتکاری کا کام کرنے مین کیا کرتے ہین - یا

[1] جدید ہی - ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۳ (۱۰)۔

(ز) بجز اسکے کہ اراضی متعلقہ کے مالک کی رضامندی تحریری سے بنایا گیا جاوے - ہر ایسا کام جسکی وجہ سے کسی اور ایسی اراضی کی مالیت مین حقیقت کمی ہو جاے جو اُسی مالک کی ملکیت ہو -

(۱۳) الفاظ "بورڈ" اور "عدالت مال" اور "مہتمم بندوبست" اور "عہدہ دار مال" اور "اسسٹنٹ کلکٹر" اور "تحصیلدار" اور "مالگزاری" اور "محال" اور "سیر" اور "لمبردار" اور "نابالغ" کے "فرد" "فرد" وہی معنی ہین جو ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی واقعہ سنہ ۱۹۰۱ء مین مقرر کیے گئے ہین -

زمیندار کو اختیار ایجنٹ (کارندہ) کے ذریعہ سے کارروائی کرنے کا

دفعہ ۵ - سواے اُس صورت کے کہ اس ایکٹ مین صریح طور پر بہ نہج دیگر حکم ہو اور سواے اُس صورت کے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین بحالت ایسی کارروائیون کے جنمین مجموعہ مذکور کے مطابق عمل ہونا چاہیے بہ نہج دیگر حکم ہو - ہر امر جسکے کرنے کا زمیندار کو حکم یا اجازت ایکٹ ہذا مین ہے زمیندار کا ایسا ایجنٹ (کارندہ) جسکو زمیندار نے اسبارہ مین مجاز کیا ہو کر سکتا ہے - اور ایسے ایجنٹ (کارندہ) پر حکمنامہ کی تعمیل یا اُسکو اطلاع (نوٹس) کا دیا جانا کل اغراض کے لیے ویسا ہی مؤثر ہوگا کہ گویا اُسکی تعمیل اصالتاً زمیندار پر کی گئی یا وہ اصالتاً زمیندار کو دی گئی - اور کل احکام ایکٹ ہذا کے جو کسی فریق پر حکمنامہ کی تعمیل کیے جانے یا اُسکو اطلاع (نوٹس) کے دیے جانے کی نسبت ہین ایجنٹ (کارندہ) مذکور پر حکمنامہ کی تعمیل کیے جانے یا اُسکو اطلاع (نوٹس) کے دیے جانے سے متعلق ہونگے -

---

سلہ دفعہ ایکٹ مذکور مین تو تعریفین حسب ذیل مندرج ہین -

"بورڈ" سے مراد بورڈ مال ہے " عدالت مال" سے سب حکام مندرجہ ذیل یا اُنمین سے کوئی (یعنی) بورڈ اور اسکے مام ممبر اور صاحبان کمشنر اور ایڈیشنل کمشنر اور کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر اور مہتممان بندوبست اور اسسٹنٹ مہتممان بندوبست اور مہتممان ترتیب کاغذات اور اسسٹنٹ مہتممان ترتیب کاغذات اور تحصیلدار مراد ہین " مہتمم بندوبست " لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ایک عہدہ دار جو بعد ازین مہتمم بندوبست کے نام سے موسوم ہے باہتمام بندوبست کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی کے مع اُتنے اسسٹنٹ مہتممان بندوبست کے جو گورنمنٹ موصوف کے نزدیک مناسب متصور ہون مقرر کرے - اور وہ عہدہ دار اپنے ایسے تقرر کی حالت مین اُن اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا اُنکو تفویض کیے گئے ہین اُسوقت تک عمل مین لائینگے جب تک کہ وہ رقبہ مقامی زیر بندوبست رہے " اسسٹنٹ کلکٹر " لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع کے واسطے اُتنے اور اشخاص جو اُسکی دانست مین مناسب ہون اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا درجہ دوم کے مقرر کرے - " تحصیلدار " لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع مین اُسقدر اشخاص کو جسقدر وہ مناسب سمجھے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار مقرر کرے اور لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے عہدہ دارون کو یا اُنمین سے کسی کو معطل یا علیحدہ کرے یا اُنکے تقرر یا معطل یا علیحدہ کرنے کی نسبت اپنے اختیار کو بپابندی ایسے قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے (اور حاکم کو) سپرد کرے " مالگزاری " سے مالگزاری اراضی مراد ہے - " محال " سے مراد (الف) ہر رقبہ مقامی ہے جسپر اُسے مالگزاری کے اقرارنامہ جداگانہ کے بموجب قبضہ ہو - مگر شرط یہ ہے (۱) اگر رقبہ مذکور ایک ہی گاؤن یا جزو کسی گاؤن کا ہو تو اُس گاؤن یا جزو کے علیحدہ کاغذات جنکی ترتیب کیے گئے ہون (۲) اگر اُس رقبہ مین دو یا زیادہ گاؤن یا گاؤن کے جزو ہون تو یا تو کل رقبہ کے واسطے یا ہر موضع

باب ۲
آسامیوں کی قسمیں

آسامیوں کی قسمیں

دفعہ ۴ - اس ایکٹ کے اغراض کے واسطے آسامیوں کی قسمیں حسب ذیل ہوں گی یعنے

(الف) حقداران قبضہ مستقل - اور

(ب) آسامیان بشرح معین - اور

(ج) آسامیان ساقط الملکیت - اور

(د) آسامیان دخیلکار - اور

(ہ) آسامیان غیر دخیلکار -

[illegible] بذریعہ ضلع کے واسطے جو رقبہ مذکور میں داخل ہو علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہوں - اور (ب) ہر رقبہ سوائی مالگزاری ہے جسکے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہوں - اور (ج) ایسا اور رقبہ ہے جو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے - ہر قطعہ اراضی کا ہے جو اس ایکٹ یا آئندہ بموجب قواعد اراضی افتادہ کے عمل میں آئے اور (د) ہر ایسا دیگر رقبہ مقامی ہے جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم عام یا خاص کے مثال قرار دے - "سیر" سے مراد ممالک مغربی و شمالی میں - (الف) ایسی اراضی ہے جو [illegible] کے کاغذات حقوق میں جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا مرتب ہوئے ہوں بطور سیر درج کی گئی ہو اور برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہے یا جو اگر غلطی یا ترک نہ ہوتا تو برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آتی - یا (ب) ایسی اراضی ہے جسکو [illegible] بارہ برس تک برابر مالک خود اپنے مویشی [illegible] سے یا [illegible] کے ذریعہ سے یا مزدوروں سے زیر کاشت کرتا رہا ہو - یا (ج) وہ اراضی ہے جو از روئے رواج دیہہ بطور خاص بوقت کسی حصہ دار کے تسلیم کی گئی ہو اور دو سیان حصہ داران کے منافع یا اخراجات کی تقسیم میں اسی طور پر متصور ہوتی رہی ہو - مگر شرط یہ ہے کہ جو اراضی حسب فقرات تحتی (الف) یا (ب) یا (ج) سیر ہو وہ اسوقت سیر نہ رہے گی جب وہ اراضی مقبوضہ آسامی ساقط الملکیت [illegible] یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی ساقط الملکیت اپنا حق [illegible]

آسامی اراضی میں جو اسکے قبضہ میں بحیثیت آسامی ساقط الملکیت رہنے کی پھر حاصل کرے تو اراضی متذکرہ شرط اول پھر اسکی سیر ہو جاوے گی - "نمبردار" سے ایسا حصہ دار یا مالک مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کل یا بعض حصہ داران یا مالکان مذکور کا قائم مقام مقرر کیا جاوے - "نابالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جو بموجب دفعہ ۳ ایکٹ [illegible] بلوغ متعلقہ سنہ ۱۸۷۵ء سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو

ایکٹ بلوغ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۵ء

دفعہ ۲ - اس ایکٹ کا کوئی مضمون اثر نہ کریگا (الف) کسی شخص کی قابلیت پر جو وہ مفصلہ ذیل امور سے متعلق کوئی کام کرے - یعنے نکاح مہر - طلاق اور تبنیت - (ب) ہندوستان کی رعایا ہر مجسٹی کے کسی فرقہ کے مذہب یا رسوم مذہبی پر - یا (ج) کسی ایسے شخص کی قابلیت پر جو [illegible] ایکٹ ہذا کے نافذ ہونے کے قبل اس قانون کے رو سے جو اس سے متعلق تھا بالغ ہو چکا ہے - دفعہ ۳ - بلحوظ شرائط بالا [illegible] ہر شخص جس کی ذات یا جائداد یا دونوں کا کوئی ولی یا محافظ [illegible] کسی عدالت مجاز [illegible] قبل یا بعد ہونے اسکی عمر کے اٹھارھویں سال کے ظاہر یا مقرر کیا ہو یا ظاہر یا مقرر کیا جاوے - اور ہر نابالغ جس کی جائداد کی نگرانی کورٹ آف وارڈس نے اپنی تحت میں قبل اس عمر کے لی ہو یا آئندہ لے [illegible] قانون وراثت ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کے یا کسی [illegible] اپنے سن بلوغ کو [illegible] ہوئیں

حقداران قبضہ مستقل اور آسامیان بشرح معین

دفعہ ۷ - (۱) جبکہ کسی ضلع یا جزو ضلع میں جسکا بندوبست استمراری ہو کوئی استحقاق مستقل و قابل انتقال واقع اراضی ہو سوائے بذریعہ پٹہ میعادی کے کسی اور طور پر کسی ایسے شخص کو حاصل رہا ہو جسکی حیثیت آنکے مالک اور اُسکے قابضون کے درمیان مین ہو اور یہ استحقاق ایک ہی شرح لگان پر بندوبست استمراری کے وقت سے اُسکو حاصل چلا آتا ہو تو وہ شخص مستحق ہوگا کہ اسکا وہ استحقاق اُسی شرح پر حاصل رہے -

(۲) ایسا شخص حقدار قبضہ مستقل کہلائے گا -

دفعہ ۸ - (۱) جبکہ کوئی اراضی ایسے ضلع یا جزو ضلع کے اندر جسکا بندوبست استمراری ہو وقت بندوبست استمراری سے برابر بلا اضافہ شرح لگان واحد کسی آسامی کے قبضہ مین چلی آتی ہو تو ایسا آسامی مستحق ہوگا کہ اُسکو حق دخیلکاری اُسی شرح پر حاصل رہے -

(۲) ایسا آسامی آسامی بشرح معین کہلائے گا -

دفعہ ۹ - ہر ایسا اندراج جو قبل آغاز نفاذ ایکٹ ہذا کہ بندوبست حقوق کی سبب سے غیر کی

سال کے اختتام پر پہونچے گا اسکے قبل نہیں - یہ نکتہ قابل لحاظ ہے کہ دوسرا شخص جو برٹش انڈیا مین سکونت گزین ہو بالغ سمجھا جائیگا جبکہ اٹھارہوان سال اپنی عمر کا پورا کرے اسکے قبل نہیں -

سلہ دفعہ ۴ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین بھی یہی محکوم ہے -

سلہ الف حقدار قبضہ مستقل ایک نیا لفظ ہے جو اس ایکٹ کے رو سے قایم کیا گیا ہے مگر اسکے متعلق جو احکام ہین وہ جدید نہیں ہین دفعہ ۴ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین بھی اسکا ذکر ہے فرق صرف اتنا ہے کہ ایسے حقدار آسامی موسوم کرنے گئے ہین دفعہ لفظ بہ لفظ مطابق ہے دفعہ ۵ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے مقدمہ دوارکا داس بنام دلیری مندان دیکلی نوٹس ۱۸۹۲ء ص ۳۰ مین جو یہ طے ہوا تھا کہ آسامی جو بعوض خدمت کے کاشت کرتی ہے آسامی بشرح معین نہیں ہوسکتی اب بھی متعلق ہے - وجہ اس فیصلہ کی یہ ظاہر ہوئی ہے کہ کوئی آسامی جب تک وہ نقد یا جنس لگان ادا نہ کرے بشرح معین لگان دار نہ سمجھا جا سکے گا لیکن اب کہ خدمت کرنا داخل لگان نہیں رہا غالباً آسامی کسی طرح آسامی بشرح معین

نہیں ہوسکتا - اگر انتقال جزو کاشت کی وجہ سے لگان کم ہو جائے تو یہ بمنزلہ تبدیل شرح لگان نہیں ہے - کنیا رام بنام رام کمار کی دیکلی رپورٹ جلد ۲ ص ۱۷ -

سلہ اس دفعہ نے دفعہ ۶ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کی ترمیم کی ہے اس دفعہ کے مفہوم سمجھنے کے لیے دفعہ ۶ مذکورہ نقل کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے -

"دفعہ ۶ - جب کسی مقدمہ مین جو بہ تحت شرائط دفعہ ۴ یا دفعہ ۵ متعلقہ ہون یہ ثابت ہو کہ اراضی متدعویہ تاریخ رجوع دعویٰ سے قبل عرصہ ۲۰ برس سے بشرح لگان واحد قابض مالی اور اسکے مورثان حقداران کے قبضہ مین چلی آتی ہے تو یہ تسلیم کیا جائیگا تاآنکہ اسکے خلاف ثابت ہو کہ وہ اراضی اُس شرح سے وقت بندوبست استمراری سے اُسی کے قبضہ مین رہی ہے"

شرح لگان یا در قبضہ مسلسل سمجھنے کے لیے دیکھو -
۱ - ہنومان بنام کولیسر انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۱
۲ - شیو نرائن بنام - ای شیو سہا ہائیکورٹ الہ آباد ۱۸۹۶ء
۳ - گنڈی طوار بنام راجی نرائن ۱۸۹۸ء

حقداران قبضہ مستقل

آسامی بشرح معین

قیاس ایسے اندراج سے جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا بسبب ترمیم کے بندوبست حقوق کے کیا ہوا ہو

ترمیم کے وقت ہوا ہو درج نہیں کوئی شخص بطور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کے با خلاف اسکے درج کیا جائے۔ درصورتیکہ کوئی فیصلہ عدالتی خلاف اسکے ایسی کارروائی مین صادر نہ ہوا ہو جو قبل آغاز نفاذ ایکٹ ہذا دائر ہوئی ہو۔ اس امر کا ثبوت قطعی ہوگا کہ شخص مذکور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین ہے۔ یا نہیں ہے۔ جیسی کہ صورت ہو۔

آسامیان ساقط الملکیت

آسامیان ساقط الملکیت

دفعہ ۱۰۔ (۱) ہر مالک جسکے حقوق ملکیت واقع کسی محال یا اُسکے کسی جزو کے خواہ وہ اُسکے کسی حصہ مین ہون یا اُسکے کسی خاص رقبہ مین ہون۔ بروقت یا بعد آغاز نفاذ ایکٹ ہذا منتقل ہو جائین۔

خواہ بذریعہ نیلام بعلت اجراے ڈگری یا حکم کسی عدالت دیوانی یا مال کے یا بطور ایسے انتقال کے جو اپنی خواہش سے کیا جاسے اور جو بذریعہ ہبہ یا بذریعہ مبادلہ مابین حصہ داران محال مذکور کے نہ کیا جا سے۔

اپنی اراضی سیر اور اُس اراضی کا جسکی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو آسامی حقدار دخیلکاری ہو جائیگا اور وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اُسکا ایسے لگان پر قبضہ رکھے جو اُس شرح سے بحساب فی روپیہ چار آنہ کم ہوگا جو آسامیان غیر دخیلکار سے قرب وجوار کی ویسی ہی قسم کی اور ویسے ہی فائدون کی اراضی کی بابت عموماً قابل ادا ہو۔

---

[۱] بید دفعہ بجاے دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۲ بابتہ ۱۸۸۱ء قایم ہوئی ہے دفعہ ۷ مذکور یہ ہے۔

"دفعہ ۷۔ ہر شخص جسکے حقوق مالکانہ کسی محال مین بعد ازین زایل یا منتقل ہو جائین وہ اُس اراضی پر جو محال مذکور کے اندر زایل یا منتقل ہونے کی تاریخ کو بطور سیر اُسکے قبضہ مین ہو دخیل رہنے کا استحقاق اُس شرح لگان سے فی روپیہ چار آنہ کم شرح پر رکھے گا جو شرح لگان آسامیان جو کہ مالک کی مرضی پر جوتتی ہون۔ اسی قسم اور اسی طرح کے فوائد کے زمین کی بابت ادا کرتی ہون اشخاص جو ایسے حقوق دخیلکاری کے قابض ہون آسامیان ساقط الملکیت کہلائینگے اور اُنکو تمام حقوق آسامیان دخیلکار کے حاصل ہونگے"

"اگر کسی اراضی سیر مین دو یا زیادہ شرکا رہون اور اُن مین ایک شخص آسامی ساقط الملکیت ہو جائے تو وہ حصہ جو پہلے اُسی آسامی ساقط الملکیت کی ملکیت تھا اُسکی درخواست پر یا اُس شخص کی درخواست پر جو لگان وصول کرنے کا مستحق ہو صاحب کلکٹر کی معرفت علیحدہ کر دیا جائیگا اور حقوق متعلقہ اُس آسامی ساقط الملکیت کے محدود ہو کر صرف اُس اراضی پر محتوی ہونگے جو اُس حصہ کے اندر ہو"

اس دفعہ کے متعلق جتنی پیچیدگیان تھین وہ سب نئے ایکٹ مین رفع کر دیگئین اور سابق نظائر کا پڑھنا زاید تر بے سود گیا لیکن پھر بھی سابق نظایر کا جا کبا ملہ وہ عام بصیرت قانونی کے چند مواقع بر بکار آمد بھی ہیں اسلئے قاتمام فیصلجات سابقہ کا صفحات ۲۵ و ما بعد مین درج ہے

(۲) رہن بھوگ بندھک (رہن انتفاعی) دفعہ ہذا کے منشا کے مطابق انتقال سمجھا جائے گا۔

(۳) اگر کسی مالک کے حصہ واقع کسی محال یا اُسکے کسی حصہ کا صرف کوئی جزو اسطرح منتقل کیا جاوے تو مالک مذکور اپنی اراضی سیر کے اور اُس اراضی کے جسکی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو صرف اُسقدر جزو کا آسامی حقدار دخیلکاری ہو جائیگا جو اُسکے حصہ کے جزو مذکور سے متعلق یا متناسب ہو۔

(۴) ہر ایسا آسامی۔ اور ہر آسامی جسکو ایسی حقوق ایکٹ ۱۸ مصدرہ ۱۸۷۳ء یا ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۸۱ء یا کسی اور قانون یا ایکٹ نافذالوقت کے اسی قسم کے احکام کے بموجب حاصل ہوں۔ آسامی ساقط الملکیت کہلائیگا اور بہ استثنا اُن امور کے جنکی نسبت بہ نہج دیگر صریح احکام درج ہوں اُسکو وہ کُل حقوق حاصل ہونگے اور وہ اُن کُل ذمہ داریوں کا پابند ہوگا جو اسامیان دخیلکاری کو بذریعہ اس ایکٹ کے عطا کیے گئے اور اُنپر عاید کی گئی ہین۔

مقدمہ مادھو بھارتی بنام بارنی سنگہ (ویکلی نوٹس ۱۸۹۹ء ص ۱۱۰) میں طے پایا تھا کہ رہن کی صورت مین حق ساقط الملکیتی پیدا نہین ہوتا لیکن بورڈ آف ریونیو کی رائے اسکے خلاف تھی۔ اب اس ایکٹ نے یہ اختلاف مٹا دیا اور اب رہن کی صورت مین بھی حق ساقط الملکیتی پیدا ہونا صاف مستحکم ہو گیا۔

مقدمہ بھوانی پرشاد بنام غلام محمد (ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء ص ۱۲) مین طے پایا تھا کہ حق ساقط الملکیتی قایم کرنے کے لیے کل حصہ زمینداری کا منتقل ہونا ضرور نہین ہے لیکن بورڈ آف ریونیو کے فیصلہ اسکے خلاف تھے۔ اس ایکٹ نے یہ بحث صاف کر دی اور مزید وضاحت بھی کر دی۔

اس سے صریح ظاہر ہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ کے قبل جو انتقالات ہوئے ہین اُن سے دفعہ ۷ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ممالک مغربی و شمالی متعلق ہوگی۔

دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء پر علاوہ فیصلہ جات مستند کردہ ... کے مفصلہ ذیل فیصلے بھی قابل دیکھنے کے ہین

(۱) مقدمہ رام پرشاد بنام دینا کنور (انڈین لاء رپورٹ ۱۴۔ الہ آباد صفحہ ۵۱۵) مین یہ تجویز ہوئی کہ جب ایک کی سیر دوسرے کے نفسے مین بذریعہ تقسیم کے جا رہے جب بھی حق ساقط الملکیتی پیدا ہوتا ہے لیکن اس سے ذرا اختلاف کر کے مقدمہ کاشی پرشاد بنام کیدار ناتھ (انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۹) یہ طے پایا کہ جب تقسیم خانگی ہو تو مالک سیر کے دوسرے کے حصہ مین جا رہنے کی صورت مین آسامی ساقط الملکیت ہوگا اور تقسیم سرکاری کی صورت مین دفعہ ۱۲۵ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء متعلق ہوگی۔ گیا سنگہ بنام اودت سنگہ (انڈین لاء رپورٹ ۱۳۔ الہ آباد ۳۹۶) بھی اسی کے قریب قریب ہے۔

(۲) مقدمہ تلشی بنام رادھا (انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۶) و کرامت خان بنام سمیع الدین (انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۰۹) میں یہ طے پایا کہ وقت انتقال کے اراضی سیر کا مالک کے قبضہ واقعی مین ہونا ضرور نہین ہے صرف اراضی کا اراضی سیر ہونا کافی ہے گو وہ وقت انتقال کے قبضہ مرتہن مین ہو۔

(۳) مقدمہ تلشی بنام رادھا (انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۶) یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ دعوی ساقط الملکیتی پیش کرنے کے لیے کوئی میعاد ایکٹ سماعت یا قانون لگان مین نہین ہے ۴ یا ۵ سال کے سکوت سے حق زایل نہین ہو جاتا۔

(۵) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۳۶ ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی وشمالی واودھ سنہ ۱۹۰۱ء اُس اراضی کی جسمین ایسا حق دخیلکاری حاصل ہوجاوے صراحت کردے اور وہ لگان جو اُسکی بابت قابل ادا ہو مقرر کردے۔

(۴) مقدمہ شیو بارتھ راے بنام رام راے۔ (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۴ء ص ۲۶۳) یہ طے پایا کہ اگر ڈگری ہیبات کی مرتہن حاصل کرے بابت حصہ زمینداری کے تو وہ سیر پر قبضہ داقعی پانے کا مستحق نہین ہوتا اس سے زاید تر وضاحت کے ساتھ گھنشیام داس بنام شیو منگل سنگہ (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۱ء ص ۱۵۰) مین حق ساقط الملکیتی کی حفاظت کی گئی ہے یعنے چند اراضیون کے ساتھ اراضی سیر بھی مکفول ہوئی اور اجراے ڈگری مین وہ نیلام ہوئی لیکن پھر بھی یہ تجویز ہوئی کہ سیر کا حق مالکانہ نیلام ہوا قبضہ داقعی راہن کا قایم رہے گا۔ اسی طرح مقدمہ بیاسنگہ بنام نور الحسن خان (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء ص ۵) مین بھی تنہا سیر نیلام ہوئی تھی لیکن خریدار نے صرف سیر کا حق مالکانہ پایا کاشت کا حق اُسے نہین ملا۔

(۵) مقدمات جوگل بنام دلیوکی نندن (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ ص ۸۸) و دلیوکی نندن بنام دھیان سنگہ (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۹۲) واجودھیا ناتھ بنام ستیبل (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ ص ۵۶۷) مین یہ طے پایا ہے کہ جب اسامی ساقط الملکیت اراضی سیر پر قبضہ داقعی کا حق حاصل کرتا ہے تو درختان واقع اراضی سیر پر بھی اُسکو بطور آسامی ساقط الملکیت کے قبضہ رکھنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

(۶) مقدمہ ستیبل پرشاد بنام اشک لی بی بی (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ ص ۲۳۲) مین یہ بحث تھی کہ دسویہ اجمالی مین اراضی سیر اپنی کوئی حصہ دار منتقل کر سکتا ہے اس طرح پر کہ اُسکے اور حصہ داران راضی نہ ہون اجلاس کامل مین یہ بحث پیش ہوئی ججون مین اختلاف ہوا پورا فیصلہ قابل پڑھنے کے ہے ماحصل کثرت راے کا یہ ہے کہ حالات پر غور کرنا چاہیے کہ حصہ دارون کے قبضہ کی نوعیت کیا ہے۔

(۷) اراضی سیر کے انتقال مین ایک بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ اگر مالک اراضی صاف طور پر یہ کہکر انتقال کرے کہ وہ منتقل الیہ کے حق مین قبضہ داقعی اپنا چھوڑ دے گا تو ایسا انتقال کیا اثر رکھے گا۔ گلاب راے بنام اندر سنگہ (انڈین لارپورٹ جلد ۶ الہ آباد ص ۵۴) مین یہ طے پایا کہ مالک کا قبضہ داقعی سیر پر باوجود منتقل کرنے سیر کے قایم رہے گا لیکن فصیح الدین بنام کرامت احمد (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۲۹) مین یہ طے پایا کہ اگر منتقل الیہ ایسی اراضی سیر پر قبضہ کرلے اور مالک عدالت مین اگر دخل کے لیے نالشی ہو اور نالش مین زرثمن کے پرت رسدی سے واپس کرنے پر آمادہ نہ ہو تو عدالت کو ایسے مدعا علیہ کی مدد نہ کرنا چاہیے اور دعوے ڈسمس کرنا چاہیے۔ کرامت بنام عالم داس (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء ص ۲۰) بھی قابل ملاحظہ ہے۔ غرضکہ یہ امر طے شدہ تھا کہ اگر حصہ زمینداری کے ساتھ کوئی اراضی سیر کا قبضہ داقعی منتقل کرے اور اس طرح خریدار سے زاید قیمت وصول کرے اور پھر بد معاملگی کرکے سیر کا قبضہ داقعی نہ چھوڑے تو منتقل الیہ کو قبضہ داقعی حاصل کرنے کا کوئی چارہ کار نہین ہے اب حال مین بمقدمہ مرلی دھر بنام بھیم راج (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء ص ۱۰) یہ بھی پایا گیا ہے کہ اُسکو ایسی حالت مین زرثمن کے کسی جز کے واپس پانے کا بھی اختیار نہین ہے۔

سلہ دفعہ ۳۶ (۱) جب کوئی حق دخیلکاری (قبضہ داری) کسی آسامی ساقط الملکیت کا حسب احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو۔ پیدا ہوا ہو تو کلکٹر اثناء کارروائی داخلخارج حسب دفعہ ۳۵ مین یا علیحدہ کارروائی مین اگر اسمین آسانی ہو۔ ایک حکم صادر کرے گا جسمین اُس اراضی کی تصریح ہوگی جسمین ایسا حق دخیلکاری (قبضہ داری) حاصل ہوا ہے اور وہ لگان جو اُس

(۶) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسی اراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا جو کسی ایسی سرکاری یا خانگی غرض کے لیے منتقل کی جائے جو اس قسم کی ہو کہ اُسکی وجہ سے اُس اراضی مین حق کاشت قایم نہ رہ سکتا ہو۔

آسامیان دخیلکار

حاصل ہونا حق دخیلکاری کا

دفعہ ۱۱ - ہر آسامی کو جو آسی اراضی پر برابر بارہ برس کی مدت تک قابض رہا ہو اُس اراضی مین حق دخیلکاری حاصل ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی آسامی کو اس دفعہ کے رو سے کسی ایسی اراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا جسپر وہ -

(الف) بہ حیثیت ایسے پٹہ دار کے جو بذریعہ پٹہ رجسٹری شدہ کے جسکی میعاد سات برس سے کم نہ ہو - یا

(ب) بہ حیثیت ٹھیکہ دار کے - یا

اراضی کی بابت حسب احکام دفعات مذکور واجب الادا ہو مقرر کرے گا۔

(۲) جو لگان اس طور پر مقرر کیا جائیگا وہ بپابندی احکام قانون میعاد سماعت متعلقہ بقایا سے لگان اس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب سے کہ قبضہ بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہوا اور بجز صورت ہاے محکومہ دفعہ ۱۴ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۳۵ (ب) ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء کے - یہ لگان دس سال تک کی میعاد کے لیے قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا الا بحکم مہتمم بندوبست حسب دفعہ ۸۷ - ایکٹ ہذا۔

(۳) اگر ایسی صورت ہو جسمین تحصیلدار کو اور نسبج پر اختیار صادر کرنے حکم داخلخارج کا حسب دفعہ ۳۵ حاصل ہوتا تو وہ مقدمہ کو بغرض استصواب کلکٹر کے پیان بھیجدے گا۔

(۴) اگر کسی وجہ سے حکم جسمین آراضی کی تصریح کیجاے اور لگان واجب الادا مقرر کیا جائے حسب دفعہ ضمنی (۱) صادر نہ ہوا ہو تو جائز ہے کہ زمیندار یا آسامی یا کوئی حصہ دار جو براہ راست اس معاملہ سے تعلق رکھتا ہو

کسی وقت زمانہ دوران قبضہ بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت مین ایسے حکم کے اجراء کی درخواست دے۔

[۱] - مثلاً اگر اراضی سیر کسی کو باغ یا گھر بنانے کے لیے دیجائے تو صریح ظاہر ہے کہ اسمین حق ساقط الملکیتی پیدا نہ ہوگا۔

[۲] دفعات ۱۱ لغایت ۱۶ ایکٹ ہذا بجاے دفعہ ۸ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء قایم ہوئی ہین - اور وہ یہ ہے -

"دفعہ ۸ - ہر آسامی جو بارہ برس تک برابر فی الواقع زمین کی قابض رہی ہو یا اسمین کاشت کرتی رہی ہو وہ اسی اراضی مین جسکی قابض رہی ہو یا کاشت کرتی رہی ہو حق دخیلکاری رکھتی ہے -

ایسی آسامیان آسامیان دخیلکار کہلائینگی

اراضی مقبوضہ یا کاشت باپ یا اور شخص کی جس سے آسامی کو ورثہ پہونچا ہو ایسی متصور ہوگی کہ گویا حسب معنی دفعہ ہذا اُس آسامی کی آراضی مقبوضہ یا کاشت ہے -

مگر شرط یہ ہے کہ کاشت شکمی اراضیات سیر کاشت بوجہ اجرت مین یہ حق پیدا نہ ہوگا (خلاصہ)

دفعہ ۸ - مذکور کے متعلق حسب ذیل فیصلے ہین -

(۱) بہ منسوخی فیصلہ جات سابق بمقدمات رفیق حسین

(ج) بہ حیثیت آسامی شکمی۔

قابض رہے۔

اور کوئی حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا۔

(د) اراضی سیر مین ۔ یا

(ہ) کسی ایسی اراضی مین جو فوجی پڑاؤ یا ایسا رقبہ ہو جو کسی سرکاری غرض یا نفع عام کے کام کے لیے حاصل کیا گیا یا قبضہ مین رکھا گیا ہو یا جو ایسے پڑاؤ یا رقبہ کی ایک جزو ہو۔ یا

یہ بھی شرط ہے کہ بارہ سال کی مدت کا شمار کرنے مین ایسی مدت جسمین اراضی بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکمی پر دیگئی یا بنہج دیگر منتقل کیگئی ہو حساب سے خارج کر دیجائیگی مگر اُس سے آسامی کے قبضہ کے تسلسل کا جاتا رہنا نہین سمجھا جائیگا۔

تمثیلات

(الف) زید ایک آسامی غیر دخیلکار نے اُسی (ایک ہی) اراضی کے بابت پانچ سال تک کاشت کی اور پھر اُسکو دو سال کی مدت کے لیے کاشت شکمی پر دیا اور اُسکے بعد پھر اُسکی برابر پانچ سال تک کاشت کی نہیں۔ زید کو اُس اراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہین ہوا ہے لیکن اگر وہ اُس اراضی کی اور دو سال تک۔

بنام زورآور سنگھ (لیگل ریممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۸۹) و سونگا بنام راماننڈ (لیگل ریممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۹۱) یہ طے پایا کہ ایک اراضی پر قبضہ جزاً بطور مالک اور جزاً بطور کاشتکار رہو تو واسطے اغراض دفعہ ۸ شمار میعاد دوازدہ سالہ کا تاریخ قبضہ کاشتکارانہ سے ہوگا۔ دیپ سنگھ بنام مسماۃ گلاب دیبی (فیصلہ بورڈ ۲۲ اپریل ۱۸۹۹ء)

(۲) اگر کسی آسامی کے قبضہ مین دخیلکاری اور غیر دخیلکاری دونون قسمون کی اراضیاں ہون تو وہ اراضی غیر دخیلکاری محض اسلیے بیدخل ہونے سے محفوظ نہین رہ سکتا کہ دونون قسمون کی اراضیات کا لگان یکجائی ہے۔ گنپت رائے بنام لیفٹیننٹ رائے دھیر (فیصلہ بورڈ ۲۲ مارچ ۱۸۹۲ء)

(۳) جو اراضی چرائی کے لیے لیجائے اور پھر اسمین کاشت کی جائے تو دفعہ ۸ کے اغراض کے لیے میعاد کا شمار آغاز کاشت سے ہوگا۔ دیبی داس بنام طوطی (فیصلہ بورڈ ۹ جون ۱۸۹۳ء)

(۴) امر واقعہ کہ باغ کاشتکار لگائے تو گو قیاس

یہ ہوگا کہ اُس نے زمیندار کی مرضی سے درخت لگائے اور اسلیے بیدخل نہ ہونے کے لیے بارہ سال کی میعاد کا پورا ہونا ضرور نہین ہے مگر شہادت سے یہ قیاس باطل ہوسکتا ہے اور بارہ برس پورا نہ ہونے کی حالت مین وہ بیدخل کیا جاسکتا ہے۔ مکند پرشاد بنام دیبی (فیصلہ بورڈ ۸ مارچ ۱۸۹۳ء)۔

(۵) جب یہ بحث ہو کہ آسامی جو بارہ برس سے دخیل اراضی ہے لگان دیتا رہا ہے یا اسکا قبضہ بوجہ خدمت کے تھا۔ تو بوجہ خدمت قابض رہنے کا بار ثبوت زمیندار پر ہوگا اگر وہ اس سے مستفید ہونا چاہے۔ مسماۃ امام باندی بنام منوہان رام (فیصلہ بورڈ یکم اپریل ۱۸۹۳ء)

(۶) اگر کوئی کاشتکار غیر دخیلکار پٹہ زمینداری کا حاصل کرے تو اراضی کاشت غیر دخیلکاری پر اسکو حق دخیلکاری اسلیے حاصل نہین ہوسکتا کہ زمانہ پٹہ مین اُس نے بارہ برس کی میعاد پوری کر لی۔ بیا ہو سالک جیند بنام ہوس۔ (فیصلہ بورڈ ۲۰ اگست ۱۸۹۸ء)

سوائے [illegible] جنکی تصریح دفعہ ہذا کی پہلی عبارت شرطیہ کے فقرات (الف) لغایت (ج) مین کیگئی ہے اور اگر کاشت ایسے تو اُسوقت اُسکو [illegible] اراضی مین حق دخیلکاری حاصل ہوجائیگا۔

(ب) زید ایک [illegible] غیر دخیلکار کی حیثیت سے اراضی (الف) کی برابر چار سال تک کاشت کی اور پھر اُسکو ایک سال کے لیے بطور ناجائز کاشت شکمی پر دیا اسکے بعد پھر اُسنے دو سال تک کاشت کی پھر اُسکو بخلاف ورزی احکام مضمون (۳) دفعہ ۲۵ ایکٹ ہذا کے بطور کاشت شکمی پر دیا پھر اُسکی چار سال تک کاشت کی پس حق دخیلکاری حاصل کرنے کے لیے زید کو اور ایک سال تک اُس اراضی کی کاشت کرنی ہوگی۔

دفعہ ۱۲

دفعہ ۱۲۔ دفعہ ۱۱ کی اغراض کے سبب یہ قابل لحاظ نہ ہوگا کہ آیا بارہ برس کی مدت مذکور ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے یا اسکے بعد شروع ہوئی۔

وقت جب بارہ برس کی مدت شروع ہوئی

مگر شرط یہ ہے کہ جب ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے یا بروقت آغاز ایکٹ ہذا کوئی آسامی بذریعہ ایسے پٹہ تحریری کے جو کسی معین میعاد کے لیے ہو قابض رہا ہو یا قابض ہو۔

یا جب کسی صورت مین کوئی آسامی کسی حیثیت مصرحہ فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) دفعہ ۱۱ سے قابض ہو تو یہ بارہ برس کی مدت اُس میعاد پٹہ کے ختم ہونے سے یا اُسوقت سے جب آسامی کا قبضہ اُس حیثیت سے نہ رہی محسوب ہونی شروع ہوگی۔

(۷) گیارہ برس کے کاشتکار پر بیدخلی کا اطلاع نامہ جاری ہوا اور مقدمہ بیدخلی مین بطور مصالحت کے ۹ برس کے لیے اراضی کاشتکار کو دیدی گئی اور یہ شرط ٹھہری کہ آسامی کو حق دخیلکاری حاصل نہوگا۔ یہ قرار پایا کہ مصالحت بمنزلہ پٹہ کے ہے اور زمانہ پٹہ مین حق دخیلکاری پیدا نہین ہوتا لیکن بوجہ نہ ہونے رجسٹری کے ائین قانونی نقص ہے اور اسلیے وہ کالعدم ہے تو حق دخیلکاری کے پیدا ہونے مین کوئی امر مانع نہ ہوگا۔ رام پھل چودھری بنام الوپ چودھری (فیصلہ بورڈ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء)۔

(۸) اراضی جو چرائی کے لیے لی جائے اور بطور سیر کاشت کیجائے تو کاشت کی ابتدا سے شمار میعاد کا ہوگا۔ ربی داس بنام طوطی (ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰)۔

(۹) اگر کوئی کاشتکار اراضی دریا برار پر بارہ برس تک کاشت کرے بعد اسکے کہ اراضی قابل کاشت ہوگئی ہو تو وہ آسامی دخیلکار ہوجائیگا۔ لچھمن پرشاد بنام بال سنگہ (ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۷۰)۔

(۱۰) اراضی دخیلکاری چند روز دریا برد رہکر پھر برآمد ہو تو اُسپر آسامی کا حق دخیلکاری قایم رہتا ہے۔ دریا برد رہنے مین لگان نہ ادا کرنا کچھ نقصان نہین پہونچاتا۔ (لیگل ریممبرنسر جلد ۲ صفحہ ۹۶۵) لوڑا اہیر بنام موہن سنگہ۔

(۱۱) اگر پٹہ بوجہ نہ ہونے رجسٹری کے ناجائز ہو تو وہ کاشتکار کے حق دخیلکاری حاصل کرنے کا مانع نہین ہوسکتا۔ بالوشناتہ سنگہ بنام جانکی پانڈے۔ (لیگل ریممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۱۳۴)۔

(۱۲) جب معافیدار لگان کو اپنی اراضی مقبوضہ مین حق ملکیت حاصل نہ ہوگا تو اُسکے آسامی کو حق دخیلکاری حاصل نہوگا۔ ہرکھو مصر بنام منی مصر (لیگل ریممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۱۲۴)

(۱۳) ٹھیکہ دار جو زبانی ٹھیکہ کے رو سے قابض اراضیات ہو لیکن کاشت خود نہ کرتا ہو دوسرے کرتے ہون حق دخیلکاری حاصل نہین کرسکتا۔ راؤکرن بنام خوبی سنگہ لیگل ریممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۱۵۵۔

(۱۴) ٹھیکہ دار موضع جو بابت اراضیات مندرجہ اپنے پٹہ کے حق دخیلکاری کا دعوی کرے اُسکو ثابت کرنا چاہیے

بارہ برس قبضہ رکھنے کی تشریح

دفعہ ۱۳ - دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے آسامی کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسکا قبضہ برابر رہا -

(الف) گو اُسکے زمیندار نے بیجا طور سے اُسکا قبضہ اُٹھا دیا ہو یا وہ بذریعہ ایسی ڈگری یا حکم عدالت کے بیدخل کر دیا گیا ہو جو بالآخر اپیل میں یا اور طرح منسوخ کیگئی یا کیا گیا ہو -

بشرطیکہ اُس اراضی پر اُسکا قبضہ برقرار کر دیا گیا ہو یا اُسنے کسی اور طرح اُسکا قبضہ پھر حاصل کر لیا ہو - یا

(ب) گو وہ حسب دفعہ ۴۴ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۵ ایکٹ ہذا اُس اراضی سے بیدخل کر دیا گیا ہو -

بشرطیکہ اُسکے ایسے بیدخل کیے جانے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُسکو اُسکے زمیندار نے اُس اراضی کا قبضہ بہ حیثیت آسامی پھر دیدیا ہو جس سے وہ اس طرح بیدخل کیا گیا تھا - یا

(ج) گو اُسنے وہ اراضی دوسری اراضی کے لینے کے تحریری یا معنوی قرارداد پر حوالہ کر دی ہو

بشرطیکہ ایسے حوالہ کر دینے کی تاریخ سے ایکسال کے اندر اُسکو وہ دوسری اراضی نہ ملی ہو اور اُسکو اُسکے زمیندار نے اُس اراضی کا جو اس طرح حوالہ کی گئی تھی قبضہ بہ حیثیت آسامی پھر دیدیا ہو - یا

کہ وہ خود بارہ سال تک اراضی پر قابض رہا یا کاشت کرتا آیا - ہردیو بخش بنام کلو - لیگل ریمبرنسر جلد ۲ صفحہ ۲ -

(۱۵) بحالت غیر حاضری کسی مالک کے اُسکے حصہ دار اُسکی اراضی پر قابض رہیں تو اُنکا قبضہ بطور آسامی کے مالک کے آجانے پر شروع ہوگا اور اُسی وقت سے بارہ برس کی میعاد کا شمار ہوگا - سندر رام بنام سجان لیگل ریمبرنسر جلد ۳ صفحہ ۳۰ -

(۱۶) کاشتکار کو یہ حق نہیں ہے کہ اپنی اراضی کاشت کے سوا زمیندار کی دوسری اراضی بھی اپنے استحقاق سے اپنے قبضہ میں رکھے - دکیل بنام شیو پرشاد (صدر دیوانی آگرہ - ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء) -

(۱۷) زمیندار کو کوئی ایسا اختیار نہیں ہے کہ زمیندار اور آسامی کے کسی سابق معاہدہ میں دست انداز ہو یا آسامی سے کوئی ایسا معاہدہ کرے جو بعد انقضاء میعاد رہن راہن پر واجب التعمیل ہو - ہرپرشاد بنام اودت نراین - ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶ -

(۱۸) اراضی دخیلکاری کے محاذ میں جو اراضی گرانٹ ہو وہ بھی کاشت دخیلکاری اُس شخص کی متصور ہوگی جو حق دخیلکاری اُس اراضی میں رکھتا ہو جسکے محاذ میں

یہ برار رہوگی - ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۰۲ - اودت رائے بنام رام گوبند سنگھ -

(۱۹) بارہ برس قبضہ مسلسل رکھنا آسامی کا اس حالت میں بھی سمجھا جائیگا جب شکمی کاشتکار بہت وہ کھیت جتواتا رہا ہو بشرطیکہ لگان ادا کرنے کا تعلق خود اُسنے زمیندار سے قایم رکھا ہو - مساۃ بتیابی بیگم بنام خوشحال - ہائیکورٹ الہ آباد ۱۷ - جنوری سنہ ۱۸۷۶ء -

(۲۰) حق دخیلکاری اُسوقت بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ حصہ زمینداری اصل مالک کے قبضہ میں نہ ہو بلکہ مرتہن کے قبضہ میں ہو - ہردیو بنام دھوری - ہائیکورٹ الہ آباد - صفحہ ۱۹ - ۸ مارچ سنہ ۱۸۷۸ء -

(۲۱) اگر کوئی کاشتکار پٹہ کے ذریعہ سے قابض ہو تو جب تک پٹہ نامعتبر نہ سمجھا جائے اُسکا قبضہ پٹہ کے ذریعہ سے متصور کیا جائیگا - اور اگر یہ پایا جائے کہ پٹہ اصلی نہ تھا لیکن قبضہ پٹہ دار کا کاشتکارانہ کسی اراضی پر بارہ برس تک رہ چکا ہے تو وہ اُسکا دخیلکار سمجھا جائیگا لیکن وہ اراضی زمیندار کی سیر تھی تو البتہ حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا - دھن رائے بنام رام پھل رائے - ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۸ء ہائیکورٹ الہ آباد -

(د) گو اُسکا قبضہ اُس اراضی سے جاتا رہا ہو۔

بشرطیکہ بحالات مصرحہ دفعہ ہذا مابعد اُسکو اور اراضی کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیدیا گیا ہو۔

اُسی (یا اُوسی) اراضی کی کاشت

دفعہ ۱۴۔ (۱) اگر کسی آسامی کا قبضہ کسی اراضی سے جاتا رہے۔ خواہ۔

(الف) بوجہ اسکے کہ اُسکا قبضہ اُس اراضی سے بیجا طور سے اُٹھا دیا گیا ہو۔ یا

(ب) بذریعہ کسی ایسی ڈگری یا حکم عدالت کے جو بالآخر اپیل مین یا اور طرح منسوخ کیگئی یا کیا گیا ہو۔ یا

(ج) بوجہ بیدخلی حسب دفعہ ۴۱ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۵۸ ایکٹ ہذا کے۔ یا

(د) بوجہ اسکے کہ اُسنے اُس اراضی کو دوسری اراضی لینے کے صریحی یا معنوی قرارداد پر چھوڑ دیا ہو اور اس طرح قبضہ کے جاتے رہنے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُسکو اُسکا زمیندار کسی دوسری اراضی کا۔ جو خواہ اُسی موضع مین ہو یا نہ ہو۔ قبضہ بہ حیثیت آسامی دیدے۔ تو اس دوسری آراضی کی نسبت۔ درصورتیکہ اُسکی مالیت لگان اُس اراضی کی مالیت لگان سے زیادہ نہ ہو جس پر سے اُسکا قبضہ اس طرح سے جاتا رہا ہو۔ یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُسکے مبادلہ مین ملی ہے۔ اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے وہ وہی اراضی سمجھی جائیگی

(۲۲) باغ کی اراضی پر درختون کے کٹ جانے کے بعد اگر باغدار کا قبضہ کاشتکارانہ بادائے لگان بارہ برس تک رہا تو اُسکو حق دخیلکاری حاصل ہوگیا۔ پریم کورمی بنام بھکاری ہائیکورٹ الہ آباد ۲۶۔ اگست سنہ ۱۸۷۹ع

(۲۳) کاشتکاران دخیلکار اگر گادن کا ٹھیکہ لے لین تو اُنکے حق دخیلکاری مین زوال نہین آتا بعد انقضاے میعاد ٹھیکہ وہ اپنی اراضی دخیلکاری پر بدستور قابض رہ سکتے ہین۔ لیلادھر بنام بھگونت ہائیکورٹ الہ آباد ۱۴۔ فروری سنہ ۱۸۷۱ع۔

(۲۴) واسطے حاصل کرنے حق دخیلکاری کے بارہ برس تک مسلسل قبضہ رکھنا ضرور ہے اگر بارہ سال تک برابر مسلسل قبضہ نہین رہا تو حق دخیلکاری حاصل نہوگا ذبیا بنام برج لال۔ ہائیکورٹ الہ آباد ۲۸ فروری سنہ ۱۸۷۱ع

(۲۵) ایک اسامی گیارہ سال سے قابض اراضی تھا لیکن اُسکا قبضہ بوراثت ایک دوسری آسامی کے شروع ہوا تھا وہ وارث نہ تھا مگر وارث سمجھا گیا تھا۔ تجویز ہوئی نظر بحالات اُسکا قبضہ بارہ سال کا سمجھنا چاہیے اور اُسکو حق دخیلکاری پانا چاہیے۔ سماۃ حلیم النساء بنام لیلا دھوری۔ ہائیکورٹ الہ آباد ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۷۱ع

(۲۶) اگر کوئی کاشتکار جتی (جوگی) ہو تو اُسکی کاشت وراثتاً اُسکے چیلے کو نہین ہو سکتی اور اسلیے گورو اور چیلے دونون کی مدت قبضہ جوڑکر بارہ برس کی میعاد پوری نہ کی جاسکے گی۔ کنور سورج پرشاد بنام مہاراجہ ہنار دت۔ ہائیکورٹ الہ آباد ۲۴۔ فروری سنہ ۱۸۷۳ع

(۲۷) اجلاس کامل سے طے پایا کہ زمانہ ٹھیکہ کا جسکے ذریعہ سے قبضہ اراضی شروع ہوا اُس زمانہ سے خارج کیا جائیگا جو حق دخیلکاری حاصل کرنے کے لیے ضرور ہے۔ مہاراجہ رادھا پرشاد بنام بالمکند ادجھا ہائیکورٹ الہ آباد ۸۔ جون سنہ ۱۸۷۵ع

(۲۸) حق دخیلکاری حاصل ہونے کے لیے امر کا لحاظ ہوگا کہ کاشت شروع ہونے کے وقت زمیندار پر قبضہ اصل مالک کا تھا یا کسی ایسے شخص کا جو بلا حق قبضہ رکھنے کا نہ تھا۔ ذوالفقار بی بی بنام مراد منڈل برسہ چندر (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۶)۔

جو اُسکے قبضہ مین اس مبادلہ سے پہلے تھی۔

(۲) اگر مالیت لگان اُس اراضی کی جسکا قبضہ بہ حیثیت آسامی کسی آسامی کو اُسکے زمیندار نے اس طرح دیا ہو اُس اراضی کی مالیت لگان سے زیادہ ہو جس پر سے اُس آسامی کا قبضہ جاتا رہا ہو تو اراضی سابق الذکر کے اُسقدر رقبہ کی نسبت جسکی مالیت لگان اراضی آخر الذکر کی مالیت لگان کے برابر ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُسکے مبادلہ مین ملی ہے اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے وہ وہی اراضی سمجھی جائے گی۔

(۳) اگر حسب دفعہ تحتی (۲) کوئی بحث اس امر کی نسبت پیدا ہو کہ وہ خاص رقبہ کونسا ہے جسمین حق دخیلکاری پیدا ہوا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک رقبہ کی حدبندی کرے جسکی مالیت لگان جہان تک ممکن ہو اُس اراضی کی مالیت لگان کے قریب قریب برابر ہو جو پہلے اُس آسامی کے قبضہ مین تھی اور رقبہ مذکور کی نسبت یہ قرار دے کہ وہ وہ اراضی ہے جو اُس اراضی (سابقہ) کے مبادلہ مین ملی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اس طرح اراضی کے قبضہ کا جاتا رہنا اور دیگر اراضی کے قبضہ

---

(۲۹) کاشتکاری جب بعوض خدمت کے ہو تو ترک خدمت کے ساتھ ہی حق قبضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ ہر گوبند راہا بنام رام رتن دے (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۷)

(۳۰) جب اراضی دخیلکاری ایک عرصہ تک پانی مین رہے اور اُسکے لگان کا ادا کرنا آسامی دخیلکار بند کر دے تو پھر ر، یا بر آمد ہونے کے بعد اُس اراضی پر اُسکو قبضہ کرنے کا حق نہین ہوتا۔ ہیم ناتھ دت بنام اصغر سندر (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۹۴)

(۳۱) [illegible] کونسل سے تجویز ہوئی کہ جس حال مین ایک اراضی شروع مین مالک کی سیر تھی پھر اصل مالک کی اجازت سے کسی مرتہن کے پاس منتقل کی گئی اور اُس کے قبضے مین رہکر سیری حیثیت زائل ہو گئی اسکے بعد کسی کاشتکار کو بشرایط معمولی کاشت کے پٹہ پر دی گئی تو ایسی حالت مین اگر اور کوئی امر مانع حصول حق دخیلکاری اراضی مذکور کا نہو تو بعد بارہ برس کے اُس کو استحقاق حق دخیلکاری حسب منشای دفعہ ۹ ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۰۱ء

حاصل ہو جائے گا۔ (انڈین لارپورٹ آلہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۹۶) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۴ ہرپال سنگھ بنام بال گوبندہ

(۳۲) جب تک کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہو درختون کے باغ کا خریدار اسامیون سے مستوجب اس کا نہوگا کہ وہ اطلاعنامہ دفعہ ۳۶ کی رو سے اراضی زیر درخت سے اس بنیاد پر بیدخل کیا جائے کہ اُسکو حق دخیلکاری حسب دفعہ ۹ حاصل نہین ہے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۔ بھگوان داس بنام بھگوان داس۔

مسٹر ڈبلو کے جونیر ممبر نے اس فیصلے مین بصفحہ ۲ یہ لکھا تھا:۔

"باغدار جب پیدا دار باغ کا ایک حصہ زمیندار کو دیتا ہے تو وہ اُس اراضی کا اسامی ہو چکا۔ دقت یہ پیدا ہوتی ہے کہ وہ ایکٹ لگان کے مطابق اسامی تو ہے لیکن اس قسم کی اسامی نہین ہے کہ اُسکو ایکٹ لگان ضرر دیگا ایسا مجھے میرے ساتھی کی راے ہے اور یقیناً صحیح راے ہے

بحیثیت آسامی کا دیا جانا اُس مدت بارہ برس مین ایک مرتبہ سے زیادہ وقوع مین آیا ہو تو یہ کافی ہوگا کہ عدالت اُس اراضی کے مجموعی رقبہ مین سے جسکا قبضہ بحیثیت آسامی اُس آسامی کو دیا گیا ہو ایک رقبہ جو حتی الامکان یکجائی ہو اور جسکی مالیت لگان جہان تک ممکن ہو اُس اراضی کے رقبہ مجموعی کی مالیت لگان کے قریب قریب برابر ہو جو پہلے اُسکے قبضہ مین تھی۔ بذریعہ حدبندی معین کردے۔

(۴) جب کوئی رقبہ حسب دفعہ تحتی (۳) معین کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر ضرورت ہو اُسی کے مطابق اُس جوت کے لگان کی تفریق کردے۔

تمثیلات

(الف) ایک آسامی کا قبضہ کھیت [الف] کا اُس طور پر جسکی تصریح فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) دفعہ ۱۴ (۱) مین ہی جاتا رہا اور اُسکو ایک سال کے اندر کھیت [خ] کا قبضہ بحیثیت آسامی دیا گیا اور وہ اس کھیت پر اُس وقت قابض ہے جب اُسکے دعوی حق دخیلکاری کی تحقیقات ہوئی۔ اگر مالیت لگان کھیت [خ] کی مالیت لگان کھیت [الف] سے زیادہ نہین ہے تو کھیت [خ] کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت [الف] کے مبادلہ مین ملا ہے اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے اُسکی اراضی وہی اراضی سمجھی جائیگی جو کھیت [الف] کی ہے۔

(ب) اگر بحالات متذکرہ تمثیل (الف) کھیت [خ] کی مالیت لگان کھیت

کہ حسب دستور ممالک مغربی و شمالی کے جب کوئی اسامی باغ باجازت زمیندار نصب کرتا ہے تو جب تک وہ حقوق معینہ ادا کرتا ہے اور جب تک زمین باغ کے طور پر استعمال کی جائے وہ مستوجب بیدخلی نہوگا۔ مین اپنے ساتھی سے اس امر مین بھی متفق ہون کہ قانون لگان مین کوئی ایسا امر نہین ہے جو معاہدہ خاص کے ساتھ کسی کو اراضی پر قابض کرا دینے کو ناجائز ٹھہرائے اور ممکن ہے کہ قبضہ اراضی باغ اسی قسم کا ہو۔ مین اس تجویز سے بھی متفق ہون کہ اگر انتقال اسامی کا جائز تھا تو بعد بارہ سال

سے کم قبضہ رکھنا امر تنقیحی پر کچھ اثر نہ رکھیگا۔ کیونکہ مشتری کو وہی حق ہونا چاہیے جو بائع کا تھا اور جب تک وہ باغ قایم رہیگا زمین پر قبضہ رکھنے کا وہ مستحق رہیگا۔ اس مقدمہ مین بیدخلی کا حکم انتقال کے ناجائز ہونے کی بنیاد پر نہین پایا جاتا ہے بلکہ اس بنیاد پر پایا جاتا ہے کہ تاریخ انتقال سے بارہ برس نہین گذرے ہین۔

(۳۳) آراضی دریا برآمد پر جبکہ آراضی مذکور قابل کاشت کے ہو کوئی کاشتکار علی الاتصال بارہ برس تک دخیلکار رہے یا کاشت کرے تو ایسی مقابضت

[الف] کی مالیت لگان سے زیادہ ہو تو کھیت [خ] کے اُسقدر رقبہ کی نسبت جسکی مالیت لگان کھیت [الف] کی مالیت لگان کے برابر ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت [الف] کے مبادلہ مین ملا اور وہ وہی آراضی ہے جو کھیت [الف] کی ہے اور عدالت کھیت [خ] کا اُسقدر رقبہ معین کرے گی جسکی مالیت لگان کھیت [الف] کی مالیت لگان کے برابر ہو اور آسامی کو رقبہ مذکور مین حق دخیلکاری حاصل ہوگا۔

(ج) ایک آسامی کا قبضہ کھیت [الف] کا اُس طور پر جسکی تصریح دفعہ ۱۴ (۱) مین ہے جاتا رہا اور ایک سال کے اندر اسکو کھیت [خ] کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیا گیا بعد مین اُسی طور پر اُسکا قبضہ کھیت [خ] کا جاتا رہا اور ایک سال کے اندر اُسکو کھیت [ذ] کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیا گیا۔ پس عدالت کھیت [ذ] مین سے اُسقدر رقبہ معین کرے گی جسکی مالیت لگان کھیت [الف] یا کھیت [خ] کی مالیت لگان کے۔ یعنی ان دونون مین سے جسکی مالیت لگان کم ہو۔ برابر ہو۔

(د) ایک آسامی کا قبضہ مختلف اوقات مین کھیت ہا ے [الف] و [ب] و [ج] سے اُس طور پر جاتا رہا جسکی تصریح دفعہ ۱۴ (۱) کے فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) مین ہے اور ہر کھیت کا قبضہ جاتے رہنے سے ایک سال کے اندر اُسکو فرداً فرداً کھیت ہا ے [خ] و [ذ] و [ض] کا قبضہ بہ حیثیت آسامی دیا گیا جنکی مالیت ہا ے لگان فرداً فرداً [الف] اور [ب] اور [ج] کی

یا کاشت سے آراضی مذکور مین حق دخیلکاری حاصل ہو جاتا ہے (انڈین لا رپورٹ آلہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۷) لچھمن پرشاد بنام پال سنگھ۔

(۳۴) جو اسامی آراضی بنجر بواسطے اغراض چراگاہ کے قابض ہین وہ صرف حقوق چرائی کو جس کی بابت محصول ادا کرتے ہین استعمال مین لاتے ہین پس وہ لوگ اُس طور پر قابض نہین ہوتے جس کا تذکرہ دفعہ ۸ ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین ہے اور ایسی اراضی کو اسامی لوگ بغیر جبر کی رضامندی زمیندار کے شکست اور زیر کاشت نہین کر سکتے اور اگر وہ رضامندی مذکورہ حاصل کرین اور اُس آراضی کو زیر کاشت لاوین تو اُنکی واقعی مدت مقابضت جو حصول دخیلکاری مین محسوب ہو سکتی ہے صرف اُسی سال سے شروع ہوگی جب کہ ابتداءً اُنھون نے آراضی کو باد اسے مناسب شرح لگان آراضیات مزروعہ کے کاشت کیا فیصلہ لیگل ریمبرنسر جلد ۳ صفحہ ۶۔ مسماۃ سعید النسا بیگم بنام نیاز علی

(۳۵) تجویز ہوئی کہ بروقت اختتام میعاد

مالیت ہاے لگان سے کم نہین ہین اور آسامی مذکور بوقت تحقیقات کھیت ہاے [خ] و [ذ] و [ض] پر قابض ہے - یہ کافی ہوگا کہ عدالت کھیت ہاے [خ] و [ذ] و [ض] مین سے ایسا رقبہ معین کردے جو حتی الامکان یکجائی ہو اور جسکی مالیت لگان جہان تک قریب قریب ہوسکے کھیت ہاے [الف] و [ب] و [ج] کے مجموعی رقبہ کی مالیت لگان کے برابر ہو - اور اس امر کی ضرورت نہ ہوگی کہ کھیت ہاے [خ] و [ذ] و [ض] مین سے ایسے علیحدہ علیحدہ رقبے معین کیے جائین جنکی مالیت لگان فرداً فرداً کھیت ہاے [الف] و [ب] و [ج] کی مالیت لگان کے برابر ہو

[illegible]

دفعہ ۱۵ - باوجود کسی امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین درج ہے اگر مدت بارہ برس کی قبل تاریخ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کے شروع ہوئی تو دفعہ ۱۲ کے فقرات (ب) و (ج) و (د) کا یا دفعہ ۱۴ کا کوئی مضمون تاریخ مذکور کے قبل (کے زمانہ) کی نسبت موثر نہین سمجھا جائیگا -

آسامیان دخیلکار -

دفعہ ۱۶ - ہر آسامی جسکو دفعہ ۱۱ کے بموجب یا ایکٹ ۱۰ مصدرہ سنہ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ ۱۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء یا ایکٹ ۱۲ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء کے اسی قسم کے احکام کے بموجب یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے بموجب حق دخیلکاری حاصل ہو آسامی دخیلکار کہلائیگا اور اسکو وہ کل حقوق حاصل ہون گے اور وہ اُن کُل ذمہ داریون کا پابند ہوگا جو بذریعہ اس ایکٹ کے آسامیان دخیلکار کو عطا کیے گئے اور اُنپر عاید کی گئی ہین -

بدلی ہوئی جوتون کی نسبت حق

دفعہ ۱۷ - باوجود کسی امر مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۱۱ کے جو آسامی حق

ٹھیکہ قبضہ کاشت کا جو ٹھیکہ دارون کے خود قبضے مین ہو ختم ہو جاتا ہے - (دیکھو نوٹس سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۸ لچھمن پرشاد بنام کالی چرن -

(۲۶) اگرچہ ریاست ہاے خانگی مہاراجہ بنارس مین نہ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کبھی نافذ تھا اور نہ ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء اب نافذ ہے باہمہ ریت دارون کے قبضہ کا شتکارانہ

رکھنے سے اسامیونکو حق دخیلکاری حاصل ہوجاتا ہے اور جبتک وہ انصافانہ اور مناسب لگان ادا کرتے رہین جسکے مقرر کرنے کا حق بیشک راجہ صاحب کو ہے وہ بیدخل نہین کیے جاسکتے لیگل ریمبرنسر جلد ۱ صفحہ ۲۴۶ رام پرشاد بنام مہاراجہ بنارس -

دفعہ ۲۰ کے ذیل مین بھی قابل ملاحظہ فیصلے مین

دخیلکاری کسی اراضی مین رکھتا ہو اُسکو حق دخیلکاری کسی ایسی دوسری اراضی مین حاصل ہوگا جو آسکو مالک سے اراضی اول الذکر کے مبادلہ مین ملے اور لبعدہٗ اُسکے آسامی مذکور کو اُس آراضی مین حق دخیلکاری حاصل نرہیگا جو اُسنے اس طور پر مبادلہ مین دی ہو۔

حق دخیلکاری کا ساقط ہوجانا

دفعہ ۱۸ - حق[1] دخیلکاری ساقط ہوجائیگا -

(الف) جبکہ آسامی فوت ہوجائے اور کوئی ایسا وارث نہ چھوڑے جو اس ایکٹ کے بموجب حق مذکور کے وراثتاً پانے کا مستحق ہو۔

(ب) ایسی آراضی مین جس سے آسامی لعجلت اجرائے ڈگری یا حکم عدالت کے بیدخل کیا گیا ہو

(ج) ایسی جوت مین جسکو آسامی نے چھوڑ دیا ہو یا زمیندار پر حوالہ کر دینے کے اطلاعنامہ کی تعمیل ہوجانے کے[2] حوالہ کر دیا ہو۔

(د) ایسی اراضی مین جو کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے لیے حاصل کی گئی ہو۔

آسامیان غیر دخیلکار

آسامیان غیر دخیلکار

دفعہ ۱۹ - کل آسامی سوائے حقداران قبضہ مستقل یا آسامیان بشرح معین یا آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان دخیلکار کے آسامیان غیر دخیلکار رہین -

باب ۳

وراثتاً پہونچنا اور منتقل[3] کیا جانا اور تقسیم کیا جانا حقوق قبضہ اراضی کا

حقوق قبضہ اراضی کو وراثتاً پانا اور حقوق مذکور کا منتقل کیا جانا

حقوق قابل انتقال و وراثت

دفعہ ۲۰ - (۱) استحقاق[4] حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کا استحقاق قابل وراثت و قابل انتقال ہے۔

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے -
[2] ہبہ کے متعلق شرح زیر صفحہ ۳۸ ملاحظہ طلب ہے -
[3] فقرۂ اول دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ بابت سنہ ۱۸۸۱ع منجنسہ ایسا ہے اور اسلیے فیصلہ جات مندرجہ ذیل اب بھی متعلق ہونگے
[4] (۱) آسامی بہ شرح معین کا حق کاشت نیلام ہوسکتا ہے اور اگر اُسکے بیٹے اپنے حصہ کی بابت دعوی کرین تو اُنکے حصہ کے نیلام کالعدم ہوسکتا ہے ایک انتقال اور وراثت مین کاشت آسامیان شرح معین

(۲) استحقاق آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا سوائے ٹھیکہ دار کے دیگر آسامی غیر دخیلکار کا - بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا کے - قابل وراثت ہے لیکن بعلت اجرائے ڈگری عدالت دیوانی یا مال کے یا کسی اور طرح قابل انتقال نہین ہے سوائے بذریعہ ایسے انتقال کے جو خود اپنی خواہش سے مابین اُن اشخاص کے ہو جنکو بہ حیثیت حصہ داران قبضہ اراضی متعلقہ کے حق مزبور ابتداءً حاصل ہوا یا جو بذریعہ وراثت اُسمین حصہ دار ہو گئے ہون -

کی حق مالکیت کے حکم مین ہے - مہابیر پرشاد بنام باسدیو سنگہ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ -

لہ بجائے دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ - دفعہ (۲) و (۳) دفعات ۲۰ - (۲) و (۳) و ۲۱ و ۲۲ - قایم ہوئی ہین -

دفعہ ۹ مذکور حسب ذیل ہے -

دفعہ ۹ - آسامیان شرح معین کے حقوق قابل وراثت اور قابل انتقال کے ہو سکتے ہین "

کوئی دوسرا حق دخیلکاری بذریعہ اجراء ڈگری یا اور طور پر قابل انتقال نہ ہوگا بجز انتقال بالارادہ مابین ایسے اشخاص کے جنکے حق مین بلحاظ اُنکی شرکت داری کے وہ حقوق ابتداءً ظہور پذیر ہوئے تھے یا جو بذریعہ وراثت کے حقوق مذکور مین حصہ دار ہون "

"جب ایسا شخص جو حق آخر الذکر کا مستحق ہے فوت ہو تو وہ حق اُسکے وارث کو اُسی طرح پہونچے گا کہ گویا وہ حق اراضی تھا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی قرابتی طرفی متوفی کا جو اُسکے قبضہ کی اراضی کی کاشت مین اُسوقت شریک نہ ہو حسب ضمن ہذا مستحق وراثت کا نہ ہوگا "

دفعہ ۹ مذکورۂ بالا کے متعلق مفصلۂ ذیل فیصلے صادر ہوئے تھے انکا دیکھنا باعث بصیرت ہوگا اور بعض صورتون مین جہان احکام سابق و حال مین کچھ فرق نہین ہے قابل پابندی ہوگا -

(۱) ولد الحرام کو حق کاشت مین وراثت نہین پہونچتی - ماتا پرشاد بنام بہادر (فیصلہ بورڈ ۱۸ فروری ۱۸۹۰ء)

(۲) ایک نابالغ نے حق کاشت مین دعوی بر بناء وراثت کیا اور اپنے کو کاشتکار متوفی کا بھتیجا قرار دیا - بھتیجیت ثابت نہین ہوئی صرف رشتہ داری ثابت ہوئی - تجویز ہوئی کہ نابالغ بوجہ صغر سنی کے شریک کاشت نہ تھا اسلیے وہ بربناء وراثت مستحق نہین ہو سکتا - نابالغ بھتیجا

کی بنیاد پر بھی مدعی تھا اسکی بابت یہ تجویز ہوئی کہ حق دخیلکاری کا ہبہ جائز نہین ہے - رام دیال بنام پرشوتم (فیصلہ بورڈ ۳ - اگست ۱۸۸۸ء -

(۳) گو انتقال حق دخیلکاری کا غیر شخص کے حق مین نہین ہو سکتا لیکن اسکے ساتھ ہی آسامی شکمی کو کاشت کے لیے اراضی کا دیا جانا قانون لگان مین کہین ممنوع نہین ہے - گھمانی رام بنام سندر (فیصلہ بورڈ ۲۸ مارچ ۱۸۹۲ء

(۴) زمیندار نے آسامی کا حق دخیلکاری مان لیا اور پھر اُسکو ڈگری زر نقد مین نیلام ہونے دیا تو وہ خریدار نیلام کو بیدخل نہین کر سکتا - دھراجیت بنام بھجن لال (فیصلہ بورڈ ۲۱ - اپریل ۱۸۹۳ء) -

(۵) گو رہن حق دخیلکاری کا ناجائز ہے اور عدالت مال مین وہ مانا نہین جا سکتا لیکن جب مرتہن قابض ہو جائے تو سوائے اسکے چارہ نہین ہے کہ اُسکو شکمی آسامی سمجھین لیکن وہ مرتہن اراضی کی کاشت نہین کرتا تو پھر اُسکا کوئی درجہ نہ ہوگا اور اسکو یہ اختیار نہ ہوگا کہ کاشتکار اراضی کو بیدخل کرے یا لگان کا اُسپر دعوی کرے - کیشو تیواری بنام بالو تال (فیصلہ بورڈ ۲۶ فروری ۱۸۹۵ء) دیکھو شرح مندرجہ صفحہ ۳۳ کتاب ہذا -

(۶) اگر اراضی دخیلکاری مین زمیندار کی اجازت سے آسامی باغ لگائے تو اراضی دخیلکاری کی نوعیت بدل نہین جاتی اور وہ اراضی بدستور ناقابل انتقال رہتی ہے - نول گوبند رائے بنام گنیش گوبند رائے (دیکھو نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۵ - اور اسی کے قریب قریب قاسم میان بنام بندہ حسین (انڈین لارپورٹ جلد ۵ الہ آباد صفحہ ۱۶۱ -)

اجودھیا ناتھ بنام ستیلی (انڈین لارپورٹ جلد ۳ الہ آباد صفحہ ۵۶۷ -

(۳) استحقاق ٹھیکہ دار کا۔ بپابندی شرائط اُسکے پٹہ (ٹھیکہ) کے۔ قابل وراثت ہے مگر قابل انتقال نہین ہے۔

دفعہ ۲۱- جب آسامی کا استحقاق قابل انتقال نہو تو وہ مجاز اس امر کا نہوگا کہ اپنی جوت یا اُسکے کسی جزو کو۔ سوا ایسے کاشت شکمی پر دینے کے جسکی نسبت ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے۔ اور بطرح منتقل کرے۔

[illegible]

امداد خاتون بنام بھاگیرتھ (انڈین لا رپورٹ جلد ۱ الہ آباد صر ۱۵۹)۔ بھگرد بنام شمشیر خان (دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء صر ۲۰)

(۷) بصیغہ اجرائے ڈگری مین بھی حق دخیلکاری نیلام نہین ہو سکتا۔ شتاب خان بنام اجودھیا پرشاد دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۱۷۔ نایک رام سنگھ بنام مرلی دھر دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۲ء صر ۱۸۔

(۸) گو زمیندار اپنی ڈگری زر نقد مین حق دخیلکاری اپنی اسامی کا نیلام کرا سکتا ہے لیکن اسلیے کہ سوا اُسکے کوئی دوسرا مجاز خریداری نہین ہے اجازت خریداری اُسکو ندینا چاہیے۔ محمد حسین بنام گوپال سنگھ (دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۱ء صر ۱۲۹)

(۹) درخواست منسوخی نیلام اس بنیاد پر گذری کہ حق دخیلکاری نیلام نہین ہو سکتا تھا جبکہ خریدار زمیندار کے علاوہ ایک غیر شخص تھا لیکن چونکہ مہتمم نیلام کو زمیندار یا غیر زمیندار کی تحقیقات کا کوئی موقع نہ تھا اسلیے بربنائے بے ضابطگی نیلام منسوخ نہین ہو سکتا۔ کندن بنام گلاب دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۷۸۔

(۱۰) رہن سادہ مین ڈگری نیلام حق دخیلکاری کی نہین ہو سکتی۔ لالتا دیئی بنام بھوانی۔ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۵ء صر ۲۷ - اور مقدمہ سکرو بنام تفضل حسین خان (دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء صر ۱۳) نیلام دخیلکاری کا جو ایسی ڈگری مین عمل مین آیا زمیندار کی نالش پر کالعدم قرار پایا۔ لیکن مرتہن اراضی سیر کی نالش پر وہ نیلام کالعدم نہین قرار پایا جسمین اراضی سیر رہن سادہ مین نیلام ہوئی تھی دیکھو مومن علی بنام لالتا پرشاد دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۲ء صر ۴۔

(۱۱) آسامی دخیلکار اگر کوئی قبولیت اپنی اراضی کی چند شرطون کے ساتھ لکھدے تو یہ شرطین حق دخیلکاری ساقط کرنے والی نہونگی۔ کنوری ٹھکرائی بنام گنگا زاین لال (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۰ الہ آباد صفحہ ۲۱۵) اور اسی کے قریب قریب ہے لال جی بنام عمرن (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰۴)۔

(۱۲) ٹھیکہ حق دخیلکاری کا جائز ہے یا نہین۔ دیکھو:-

بھگوانی رام بنام سندر دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۹۔ مہیش سنگھ بنام گنیش دوبے۔ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صر ۱۳۔ خیالی رام بنام نتھولال دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۲۵۔ چھتن سنگھ بنام شادی رام دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۴۵۔ ولی محمد بنام رگھوبر دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۴۵۔ ناگے پال بنام سیتل پوری دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۱ء صر ۳۔ عباد حسین بنام جڑاون لال دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء صر ۲۹۔ حاجی ہدایت اللہ بنام رام نواز رائے دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۸۰۔ کنجبہاری بنام کنلاک دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۹ء صر ۱۱

(۱۳) بخلاف

گنگادین بنام دھورندھر۔ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۸۹۔ ہردیی بنام جینتی پرشاد۔ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صر ۱۰۴۔ دجھیا بی بی بنام اہمان سنگھ۔ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صر ۱۲۲۔ یوسف خان بنام سردن۔ دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۹۱ء الہ آباد صر ۱۴۱۔ ناتھون بنام جیت جیت۔ دیکھو نوٹس الہ آباد صفحہ ۵۹ سنہ ۱۸۹۲ء یہ تجویز ہوئی کہ رہن دخیلی حق دخیلکاری کا مثل پٹہ کے ہے اور جائز ہے۔ خیالی رام بنام نتھولال دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۲۵۔ کشن چند بنام بینی پرشاد دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۲ء صر ۴ بھی خیالی رام بنام نتھولال سے اصول مین مخالف تھا۔

(۱۴) گوپال پانڈے بنام پرسوتم دیکھو نوٹس سنہ ۱۸۸۲ء

ترکۂ ارثیہ کاشتکاران

دفعہ ٢٢ - جب کوئی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا آسامی غیر دخیلکار (سوائے ٹھیکدار کے) فوت ہو جائے تو اُسکا استحقاق حوت متعلقہ کی نسبت حسب ذیل وراثتاً پہونچیگا -

(الف) اُسکی اولاد ذکور بخط مستقیم کو نسل کے سلسلہ ذکور مین - اور

(ب) ایسی اولاد کے نہ ہونے کی حالت مین اُسکی بیوہ کو اُسوقت تک کہ بیوہ مذکور فوت ہو جاوے یا عقد ثانی کرے - اور

(ج) ایسی اولاد اور بیوہ کے نہ ہونے کی صورت مین آسامی متوفی کے بھائی کو جو اُسی باپ کا لڑکا ہو جسکا لڑکا آسامی متوفی تھا -

اور ایسے ورثا کے نہ ہونے کی صورت مین جنکا ذکر اوپر ہے -

صفحہ ١٢٨ - مین رہن سادہ جائز قرار پایا تھا لیکن خیالی رام بنام نا تھو لال مذکورہ بالا (١٣) مین یہ رائے قرار پائی کہ رہن سادہ اسلیے کہ وہ نیلام تک منتج ہوتا ہے ناجائز ہے

(١٥) انتقال حق دخیلکاری کا بنفسہ کالعدم ہے اسلیے بمقابلہ شخص ثالث قابض اراضی کے بھی منتقل الیہ کا دعوی دخل قایم نہین رہ سکتا - بھلی بنام ماتا بدل ویکلی نوٹس الہ آباد ١٨٩٣ء صفحہ ٧ - اسی طرح اگر ساقط الملکیت اپنا حق ایک دوسرے کے ہاتھ منتقل کرے تو زمیندار کی نالش بقایا لگان مین ایسا آسامی معمولی کاشتکار متصور ہوگا - جگنا تھ پرشاد بنام سادھو ویکلی نوٹس ١٨٩٢ء صفحہ ٥٤ - لیکن ایسا انتقال کالعدم نہین ہے جب زمیندار کی رضامندی سے ہو - درگا بنام نفنگری - ویکلی نوٹس ١٨٩٥ء الہ آباد - صفحہ ١٣٥ - اور جب منتقل الیہ سے زمیندار لگان لے لے تو پھر اسپر انتقال کی پابندی ویسی ہی ہوگی جیسی کہ اجازت صریح سے انتقال ہونے مین ہوتی ہے - رگھبر سنگھ بنام کدار ناتھ - ویکلی نوٹس الہ آباد ١٨٩٢ء صفحہ ١٠٧ - اور اس سے بڑھکر مقدمہ الطاف حسن بنام دلارام ویکلی نوٹس ١٨٩٢ء صفحہ ١٣٨ - مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ انتقال باجازت زمیندار کی صورت مین یا زمیندار کے لگان وصول کرنے کی حالت مین منتقل الیہ سے گو ایک ہی قسط کی بابت ہو کاشتکار اصلی کا استعفا دینا بھی انتقال کو باطل نہین کرتا -

(١٦) زمیندار درختان واقع اراضی دخیلکاری کا اُسی طرح مالک ہوتا ہے جس طرح اراضی دخیلکاری کا - قاسم میان بنام بندہ حسن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ٥ صفحہ ٤١٦ - اندرا دخاتون بنام جاگیر تی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ١٠ صفحہ ١٥٩ - اجودھیا ناتھ بنام سیتل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ٣ صفحہ ٥٦٧ - جھگرو بنام شمشیر خان ویکلی نوٹس ١٨٨١ء صفحہ ٢٠ -

(١٧) درختان جو اراضی ساقط الملکیتی یا حق دخیلکاری مین ہون وہ بھی نیلام نہین ہو سکتے - جوگل بنام دیری کی نندن - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ٩ صفحہ ... - اجودھیا ناتھ بنام سیتل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ٣ صفحہ ٥٦٧ - دیوکی نندن بنام دھیان سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ٨ صفحہ ٤٦٧

(١٨) مقدمہ سردار سنگھ بنام مدارا ویکلی نوٹس ١٨٩٣ء صفحہ ٢٠ - مین یہ تجویز ہوئی کہ باغ کے نیلام سے صرف درخت خریدار کے قرار پائے زمین پر بدستور حق دخیلکاری آسامی کا اگر وہ لگان دیتا رہے قایم رہیگا اور اسی کے قریب قریب لال من بنام منو لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ٦ صفحہ ١٩ مین بھی قرار پایا - اور امین الدین بنام ہری بال ویکلی نوٹس ١٨٩٣ء صفحہ ٢ مین یہ قرار پایا کہ آسامی بسبب باغ جو درخت غرس کرتا ہے اتنے حق دخیلکاری کے حاصل نہین ہوتا لیکن اُسکو حق اُن درختون پر ہوتا ہے جو اراضی پر قایم رہتے ہین - لیکن دیکھو ہمال کا فیصلہ کوسلیا بنام گلاب کنور

(د) آسامی متوفی کی لڑکی کے لڑکے کو۔ اور

(ہ) ایسی لڑکی کے لڑکے کے نہونے کی صورت مین سب سے قریب کے رشتہ دار طرفی قسم ذکور کو جو نسل کے سلسلہ ذکور مین ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا لڑکی کا لڑکا یا رشتہ دار طرفی وراثتاً پانے کا مستحق نہوگا جو آسامی کے فوت ہونے کے وقت اُس جوت کی کاشت مین شریک [سلو] نہ تھا۔

کاشت[ﷺ] ہاے شکمی

دفعہ ۲۳۔ دفعات ۲۴ لغایت ۳۰ کا کوئی امر اُن پٹہ جات سے متعلق نہوگا جو ٹھیکہ دار دین۔

مستثنی ہونا اُن پٹہ جات کا جو ٹھیکہ دار زمین

انڈین لارپورٹ الہ آباد نمبر ۲۹۔ جس مین یہ طے ہوا ہے کہ جو درخت اسامی کے قبضہ مین ہون عام طور پر وہ ملکیت زمیندار سمجھے جاوینگے اور جب تک اسامی کوئی رواج خاص ثابت نکرے درختون کے کاٹنے یا بیچنے کا اُسکو اختیار نہین ہے۔

نظائر زیر دفعات ۱۰ لغایت ۱۹ بھی دیکھو۔

[سلو] وراثت کے متعلق
لیکھا بنام لکھن ویکلی نوٹس ۱۸۹۵ء صفحہ ۹۲
یادن خان بنام جھنو ما ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۲
نولکشور بنام قلندر ویکلی نوٹس ۱۸۹۴ء صفحہ ۵۱
نیپال بنام بچپی ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۴۰
شنکر لال بنام مہدیپ سنگھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳
بدریداس بنام دیپ سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۹۹ء صفحہ ۳۰
مین جتنے فیصلے ہوئے تھے اُن سب کو ایکٹ ہذا کے صاف اور صریح احکام نے بیکار اور غیر ضروری کر دیا یعنی صاف طور پر یہ محکوم ہو گیا ہے کہ اسامی ہندو ہو یا مسلمان عیسائی ہو یا بودھ مذہب والا ہو اُسکی وراثت اُسکے بیٹے پوتے اور پرپوتے کو وہ شریک کاشت ہون یا نہون اور انکے بعد ازان بیوہ جب تک دوسرا شوہر نکرے وراثتاً قابض ہوگی

ایسی اولاد اور بیوہ کے نہونے کی صورت مین اسامی متوفی کے بھائی کو حقیقی ہو یا علاتی ترکہ پہونچیگا ان مین سے کوئی نہو تو ناتی اپنی دختر کا پسر وارث ہوگا۔ ناتی کے نہ ہونے کی صورت مین متوفی کے اعمام یا بنو اعمام قابض ہونگے۔

اس ایکٹ مین یہ تو صاف ہے کہ ناتی اعمام یا بنو اعمام یا حقیقی بھائی جب تک شریک کاشت نہونگے وارث نہونگے لیکن یہ صاف نہین ہوا کہ علاتی اور حقیقی بھائی اگر دونون شریک کاشت ہون تو قانون وراثت اہل اسلام یا اہل ہنود کے بموجب کسی ایک کو ترجیح دی جائیگی یا نہین۔ اور یہ بھی صاف نہین ہے کہ اگر بیوہ قابض ترکہ ہو کر عقد ثانی کر لے تو اُسکا شوہری کھیت زمیندار لے لیگا یا دوسرے رشتہ دارون کو مثلاً بھائی یا نواسون کو جو شریک کاشت رہے ہون پہونچیگا اور اسیطرح یہ بھی قانون سے صاف ظاہر نہین ہوتا کہ متوفی کے بعد اگر اُسکا لڑکا زندہ رہے اور دو چار روز کے بعد مر جائے تو متوفی کی بیوہ کو حق کاشت پہونچیگا یا نہین ظاہری الفاظ کا تو یہ مطلب ہے کہ صورت اول الذکر مین حقیقی اور علاتی بھائی برابر کے حصہ دار ہونگے اور صورت ثانی الذکر مین زمیندار کھیت لے لیگا۔ ثالث الذکر مین بیوہ کو حق کاشت نہ پہونچیگا۔

یہ دفعہ پنجاب کے قبضہ اراضی کی دفعہ ۵۹ کے مطابق ہے۔ چیف کورٹ کا آخری فیصلہ ہے کہ سوتیلی بہن کو بھائی وارث نہین ہے
[ﷺ] اسامیان شکمی کے متعلق پہلے کوئی صاف حکم نہ تھا۔ دفعات جدید ۲۳ لغایت ۳۱ نے پوری وضاحت کر دی۔

کاشت شکمی پر دینے کا حق

دفعہ ۲۴ - آسامی کو جائز ہے کہ اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جزو کو بپابندی اُن قیدون کے جو اس ایکٹ کے رو سے عاید کی گئی ہین کاشت شکمی پر دے۔
مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے کاشت شکمی پر دینے سے آسامی کسی طرح اپنی اُن ذمہ داریون سے جو اُسکے زمیندار کے حق مین اُسپر ہین بری نہ ہوگا۔

آسامیان ساقط الملکیت و دخیلکار و غیر دخیلکار کا کاشت شکمی پر دینا

دفعہ ۲۵ - (۱) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار اپنی کل جوت یا اُسکا کوئی جزو کسی ایسی میعاد کے لیے جو پانچ برس سے زیادہ ہو کاشت شکمی پر نہ دے اور کسی ایسے کاشت شکمی پر دیے جانیکی میعاد گذر جانے سے دو برس کی مدت کے اندر پھر اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جزو کو کاشت شکمی پر نہ دے۔
(۲) اگر کاشت شکمی ایسی میعاد کے لیے ہو جو ایک سال سے زیادہ ہو یا سال بسال کے لیے ہو تو لازم ہوگا کہ وہ صرف بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے دیجائے۔
(۳) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی غیر دخیلکار ایک سال سے زیادہ مدت کے لیے (اراضی) کاشت شکمی پر نہ دے اور کسی ایسی کاشت شکمی کی مدت گزرنے سے تین سال کے اندر پھر کاشت شکمی پر نہ دے۔
(۴) اس دفعہ کا کوئی امر ایسی جوت سے متعلق نہ ہوگا جو کسی ایسے شخص کی ہو جو گورنمنٹ کی ملازمت فوجی مین ہو یا جو کسی عورت یا نابالغ یا مجنون یا شخص مخبوط الحواس کی ہو۔

اسامیان شکمی کا کاشت شکمی پر دینا

دفعہ ۲۶ - لازم ہے کہ کوئی آسامی شکمی سوا برضامندی تحریری اپنے زمیندار کے (اراضی) کاشت شکمی پر نہ دے۔

کاشت شکمی پر دینے والے کا جانشین کاشت شکمی کی شرائط کا پابند ہوگا

دفعہ ۲۷ - جب کسی آسامی نے (اراضی) کاشت شکمی پر دی ہو تو اُس آسامی کا جانشین بحیثیت شرائط کاشت شکمی کا اُس حد تک پابند ہوگا جہان تک کہ وہ خود اُسکے پٹہ کی شرائط کے اور احکام ایکٹ ہذا کے مطابق ہون۔

حقوق جو کاشت شکمی پر دینے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر اُس حالت مین ہونگے جب کاشت شکمی پر دیجانا ایکٹ کے برخلاف یا اُسکے مطابق ہو

دفعہ ۲۸ - جب کسی آسامی نے قبل آغاز ایکٹ ہذا (اراضی) کاشت شکمی پر دی ہو یا بعد آغاز ایکٹ ہذا اس ایکٹ کے احکام کے مطابق اراضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اُس آسامی کا استحقاق قبل گزرنے میعاد اُس کاشت شکمی کے ساقط ہو جائے تو کل عہد و پیمان

سلہ - ماحصل یہ ہے کہ دو دو سال ناغہ دیکر زیادہ سے زیادہ پانچ پانچ سال کے پٹہ برابر اسامی شکمی کو اراضی دیجا سکتی ہے۔
سلہ - دیکھو دفعہ ۴ (۱۱) کتاب ہذا صفحہ ۳

سلہ - یہ سب واجب الرعایت سمجھے گئے اور یہ محکوم ہوا کہ پٹہ شکمی کے ذریعے سے انکا حق دخیلکاری قائم رہ سکتا ہے۔
سلہ - یعنی کاشت شکمی کا پٹہ محض اصل اسامی کے مرجانے سے

جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہوں اُس آسامی کے زمیندار اور اُس آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ لگان جو آسامی شکمی سے قابل ادا ہو اُس لگان سے کم ہو جو اُس وقت تک آسامی سے قابل ادا تھا تو آسامی شکمی کو جائز ہے کہ اگر وہ چاہے یا تو اُس جوت یا اُسکے اُس حصہ کو جو اِس طرح کاشت شکمی پر دی گئی یا دیا گیا ہو خالی کر دے یا کاشت شکمی کی بقیہ مدت کے واسطے۔ بہ پابندی ذمہ داری ادا کرنے لگان کے اُس شرح سے جو اُس وقت تک آسامی سے قابل ادا رہی ہو۔ بدستور قبضہ رکھے۔

یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی منجملہ وجوہ مصرحہ دفعہ ۵۷ کے کسی وجہ کی بناء پر بیدخل کیا جائے تو آسامی شکمی کا استحقاق ساقط ہو جائیگا۔

حقوق جو کاشت شکمی دینے والے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر ... جب کاشت شکمی پر دیا جا ... ایکٹ کے مطابق نہ ہو۔

دفعہ ۲۹- جب آسامی نے سوا اسے بہ مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح اراضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اُس آسامی کا استحقاق قبل گزرنے میعاد اُس کاشت شکمی کے ساقط ہو جائے۔

تو کل عہد و پیمان جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہوں وہ - اگر اُس آسامی کا زمیندار چاہے[1]۔ زمیندار اور آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے۔

کاشت ہائے شکمی کا ساقط ہو جانا

دفعہ ۳۰- جب آسامی شکمی کا استحقاق اُس آسامی کے استحقاق کے ساقط ہونے کے ساتھ ساقط ہو جائے جسکی طرف سے وہ قبضہ رکھتا ہو تو آسامی شکمی مذکور کو لازم ہوگا کہ اُسی کے مطابق اپنی جوت کو خالی کر دے۔ لیکن بنسبت لیجانے فصل ستادہ اور دیگر پیداوار ہائے زمین کے آسامی شکمی کو وہی حقوق حاصل ہونگے جو بحالت بیدخلی مطابق احکام ایکٹ ہذا آسامی کو حاصل ہوتے۔

ناجائز کاشت ہائے شکمی و دیگر انتقالات ناجائز کی نسبت چارہ ہائے کار

کا ادعا نہیں ہو جاتا دفعات مابعد بھی اسی قبیل سے ہیں۔

[1] یعنی زمیندار کی مرضی پر ہے کہ جو عہد و پیمان فیما بین اسامی اصلی اور اسامی شکمی نے باہم خلاف قانون کئے ہوں انھیں قائم رکھے یا نہ رکھے۔ فیصلہ جات زیر دفعہ ۲۰ کا دیکھنا باعث بصیرت ہوگا

ناجائز ہونا شکمی و دیگر انتقالات کا ناجائز ہونا نسبت ... کا

دفعہ ۳۱ - (۱) ہر کاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقال اور ہر اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا بہ نہج دیگر منتقل کرنے کے جو کوئی آسامی خلاف احکام ایکٹ ہذا کے عمل مین لائے یا کرے اُس طور پر جیسا کہ ایکٹ ہذا مین لبعد ازین حکم ہے ممکن الانفساخ ہوگا۔

(۲) جب کوئی آسامی کوئی ایسا کاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقال عمل مین لایا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اُسکی منسوخی کے واسطے یا اُس آسامی اور کاشت شکمی پر رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کے بیدخل کرانے کے واسطے یا ان دونون امور کے واسطے نالش کرے۔

(۳) جب کسی آسامی نے کوئی ایسا اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا بہ نہج دیگر منتقل کرنے کے کیا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اُسکی منسوخی کے واسطے نالش کرے۔

(۴) ایسی ہر نالش مین لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ یا وہ شخص جس نے کاشت شکمی پر لینے یا دیگر انتقال کرانے کا اقرار کیا ہو نالش کا ایک فریق بنایا جائے۔

حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم

مثلاً شرح (۴) متعلق صـ ۳۷ و (۱۵) صـ ۳۹ -

مسودہ بل کا جو ۲۷ جولائی ۱۹۰۱ء کے گزٹ مین شایع ہوا تھا اُسمین دفعات ۲۹ (الف) اور ۲۹ (ب) ایسے قایم ہوئے تھے جنکے ذریعہ سے کاشت کار رہن بشکل زمینداری کے رہن کے ایک حق مستقل رہن دار کے حق مین پیدا کر سکتا تھا لیکن اخیر مرتبہ جب یہ بل ۱۷ - اکتوبر کو لوکل گورنمنٹ کی کونسل سے منظور کیا تو یہ دفعات نکال ڈالے۔ دفعات خارج شدہ کا نقل کرنا ناظرین کے لیے ضرور باعث بصیرت ہوگا

دفعہ ۲۹ (الف) دفعات ۲۴ لغایت ۲۶ اور ۲۸ و ۲۹ - (مطابق دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و (۲) و ۳۰ ایکٹ ہذا) کے احکام بہ تبدیلات ضروری ایسے رہن بھوگ بندھک سے متعلق ہونگے جو کوئی آسامی اپنی جوت یا اُسکے کسی حصہ کا کرے "

"دفعہ ۲۹ (ب) جب آسامی نے اپنی جوت کا رہن بھوگ بندھک (رہن انتفاعی) مطابق احکام ایکٹ ہذا کے کردیا ہو اور قبل فک رہن کے آسامی مذکور کا استحقاق ساقط ہو جائے تو مرتہن کو جائز ہے کہ - اگر وہ چاہے - یا تو اُس جوت کو یا اُسکے اُس حصہ کو جو اس طرح

رہن کی گئی ہو یا کیا گیا ہو خالی کردے یا رہن کی بقیہ مدت کے واسطے بپابندی ذمہ داری ادا کرنے لگان کے اُس شرح سے جو اُس وقت تک آسامی سے قابل ادا رہی ہو - بدستور قبضہ رکھے "

"مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی بنجملہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۷ کے کسی وجہ کی بنا پر بیدخل کیا جائے تو مرتہن کا استحقاق ساقط ہو جائیگا -"

دیکھو شرح صفحہ ۳ (۵) و صفحہ ۳۹ (۱۲) و (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) انمین رہن کے متعلق تمام نظائر درج ہین -

دفعہ ۳۲ - (۱) جوتت[1] کی کوئی تقسیم یا جوت کی نسبت لگان قابل ادائی کوئی بانٹ جو اُسکے حصہ دار کرین زمیندار پر واجب الاتباع نہوگی سواے اُس صورت کے کہ وہ اُسکی رضامندی سے کی گئی ہو -

(۲) کوئی نالش یا اور کارروائی واسطے تقسیم کسی جوت کے یا واسطے اُسکے لگان کی بانٹ کے کسی عدالت دیوانی یا مال مین مسموع نہوگی -

حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم اور لگان کی بانٹ نافذ کرانے کے قابل نہوگی

باب ۴

تقرر اور اضافہ اور تخفیف لگان

احکام عام

دفعہ ۳۳ - آسامی[2] آراضی کا دخل پانے پر اُس لگان کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا جو اُسکے اور اُسکے زمیندار کے درمیان مین قرار پائے -

ابتدائی لگان آسامی کا

دفعہ ۳۴ - جس[3] شخص نے اراضی پر بغیر رضامندی زمیندار کے دخل کر لیا ہو وہ اس اراضی کی بابت لگان کا اُس شرح سے ذمہ دار ہوگا جو سال گزشتہ مین قابل ادائی تھی یا اگر سال گزشتہ مین کچھ لگان قابل ادا نہ تھا تو ایسی شرح سے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف

لگان جو بحیثیت ذمہ دار قرار دادکے قابل ادا ہوگا

[1] کمیٹی نے آخری بل پیش کرتے وقت اس دفعہ کے متعلق حسب ذیل تحریر کی تھی:- "ہم نے لفظ "تحریری" ترک کر دیا ہے کیونکہ واقعی ایسا ہوتا ہے کہ زمیندار اکثر ایسا کیا کرتے ہین کہ جوتون کی اس قسم کی تقسیمون کا تعین کے مطابق لگان قبول کرنے سے اُنکے ذریعت سے تسلیم کر لیتے ہین - ہم نے دفعہ تحتی (۲) مین ایک لفظ ترمیم کر دی ہے - ایسا حکم درج کرنے کی شاید چندان ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ زمیندار کی ایسی تقسیم جوت دیغیرہ کا پابند نہ ہوگا اور عموماً اسی خیال سے نالش کی جاتی ہے کہ زمیندار اسکی وجہ سے (جوت کی تقسیم دغیرہ کا) پابند ہو جائیگا (دیکھیے دیکلی نوٹس ۱۸۹۸ع نمبر ۱۴۳ دسمبر ۱۹۰۰ع نمبر ۸۲) - لیکن ہمارے رائے مین اس دفعہ تحتی کا قایم رہنے دیا جانا بہتر ہے"

[2] بجاے اسکے دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع تھی

"دفعہ ۲ - دیگر تمام آسامیان مستحق لینے پٹہ کی صرف ایسی شرائط سے ہین جو مابین اُنکے اور زمیندار کے ٹھہرین"

[3] یہ دفعہ ممالک مغربی و شمالی مین جدید ہے - قبل اسکے چند فیصلے تھے جنکا مفہوم یہ تھا کہ معاہدہ کاشت نہ ثابت ہو جب بھی آسامی بطور مرحمہ کے لگان کا دینے دار ہے - لیکن اب اس دفعہ نے قانون کی ایک کمی پوری کر دی - لیکن اودھ مین بھی اسکے دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۲۲ پہلے سے موجود تھی - دفعہ مذکور حسب ذیل ہے:-

"دفعہ ۱۲ - جو شخص کسی ایسی اراضی پر قابض ہو جس پر بلا استرضاے مالک اراضی دخل کیا گیا ہو وہ مواخذہ دار لگان ہر بر کا اُس شرح سے ہوگا جو سال گزشتہ مین قابل ادا تھا یا اگر سال گزشتہ مین کچھ لگان قابل ادا نہ تھا تو ایسی شرح سے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف قرار دے اور نسبت ایسی اراضی کے شخص مذکور کو کوئی حق یا حقوق بمنزلہ اُن حقوق قانونی کے جواز رہے

قرار دے۔ لیکن شخص مذکور کی نسبت جب تک کہ وہ اراضی مذکور کا لگان ادا کرتا رہیگا یہ نہ سمجھا جائیگا کہ وہ حسب منشاء دفعہ ۱۱ - اُس اراضی پر قابض ہے۔

قیاس نسبت لگان سے

دفعہ ۳۵ - جو لگان یا شرح لگان کسی آسامی سے قابل ادا ہو اُسکی نسبت یہ قیاس کرنا لازم ہوگا کہ وہ وہ لگان یا شرح لگان ہے جو پیشتر اُس سے قابل ادا تھا یا تحتی تاوقتیکہ کوئی رجسٹری شدہ قرارداد یا ڈگری یا حکم عدالت کا جسکے رو سے لگان یا شرح لگان مذکور میں کمی یا بیشی کیگئی ثابت نہ کیا جائے۔

معاوضہ بابت ایسے لگان کے جو جبراً زیادہ لیا گیا ہو

دفعہ ۳۶ - ایسا آسامی جس سے کوئی رقم یا پیداوار اُسکا زمیندار اُس مقدار سے زیادہ جبراً لے لے جو آسامی مذکور سے بطور بقایا لگان بموجب اس ایکٹ کے یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے واجب الوصول ہو۔ مستحق اسکا ہوگا کہ علاوہ اُس رقم یا مالیت پیداوار کے جو اسطرح جبراً لیگئی ہو اُس زمیندار سے اُسقدر معاوضہ وصول کرے جو ...

ایکٹ ہذا عطا کیے گئے ہیں حاصل نہ ہونگے۔

بورڈ مال نے بتاریخ ۲۴ - مارچ سنہ ۱۸۹۲ء مقدمہ مسماۃ ٹھکرائن وراج کنور بنام میر سلار بخش تجویز کیا کہ قابض اراضی حسب دفعہ ۱۲۷ - ایکٹ لگان اودھ آسامی قرار دیا جاسکتا ہے اور اسلیے دفعہ ۵۴ اور دفعات مابعد کے ذریعہ سے بذریعہ اطلاعنامہ کے وہ بیدخل بھی کیا جاسکتا ہے۔

بورڈ مال نے بتاریخ ۲۹ - جولائی سنہ ۱۸۹۲ء مقدمہ بھبھوتی بنام کنور سمیر سنگہ تجویز کی کہ حسب دفعہ ۱۲۷ - کے مناسب لگان کی تجویز کا علیحدہ دعوےٰ نہ کرنا چاہیے بلکہ جو دعوی لقایا لگان کا رجوع ہو اُسمیں تصحیح لگان کردی جائیگی۔ اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۲۷ - ایکٹ لگان اودھ کے رو سے دعوی لقایا لگان کا بمقابلہ ایسے قابض کے نہ ہونا چاہیے جسکے قبضہ کی نسبت بادی النظری طور پر عدالتانہ تجویز ہوچکی ہے کہ وہ بطور مخالفانہ زمیندار کے شروع نہیں ہوا۔

رپورٹ کمیٹی کی دفعہ ۳۴ کے متعلق بہت اہم ہے

کمیٹی نے آخری بل پیش کرتے وقت اس دفعہ کے متعلق یہ

راے تحریری:-

" دفعہ ۳۴ میں اراضی کے ایسے دخل کی بابت احکام ہیں جو زمیندار کی صریح رضامندی سے کیا جاوے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بغیر ایسی رضامندی کے اراضی کو توڑ کر کے درست کیا جاتا ہے اور اسمیں کاشت کی جاتی ہے ایسا دخل کرلینا بپابندی الفاظ قانون مداخلت بیجا کی حد تک پہونچ سکتا ہے اور (اس صورت میں) زمیندار کو یہ چارہ کار حاصل ہوتا کہ عدالت دیوانی میں رجوع کرے۔ لیکن معمولاً جو شخص دخل لیتا ہے اُسکا یہ ارادہ نہیں ہوتا ہے کہ زمیندار کے استحقاق سے انکار کرے۔ اور یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ہاے مال کو ایسی صورتوں کی نسبت عمل کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ چنانچہ اودھ کی عدالت ہاے مال کو اس قسم کے مقدمات کی نسبت عمل کرنے کا اختیار حاصل ہے دفعہ ۳۴ اسی وجہ سے داخل کی گئی ہے اور وہ ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱۲۷ - کے طرز پر تحریر کی گئی ہے۔ سلہ یعنی حق دخیلکاری کی میعاد ۱۲ سال قبضہ کاشتکاری یعنے لگان ادا کرنے کی تاریخ سے محسوب ہوگی۔

سلہ یہ ہی ہے دفعہ ۴۸ - ایکٹ ۱۲ کے قایم ہوئی ہے دفعہ ۴۸ حسب ذیل ہے۔

" دفعہ ۴۸ - ہر آسامی جس سے کچھ مبلغ علاوہ تعداد لگان مندرجہ پٹہ کے یا اُس تعداد کے جو حسب احکام ایکٹ ہذا واجب الادا ہو جبراً لیا گیا ہو اور ہر آسامی جسکو رسید اُس زر نقدی کی جو کہ وہ بطور لگان ادا کرے نہ دی جائے مستحق ہوگی

پر جبراً لی ہوئی رقم یا پیداوار کی دو چند رقم یا دو چند مالیت سے زیادہ نہو اور جسکی بابت عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے۔

لگان مقرر کرنے مین آسامی کی ذات اور قسم کا لحاظ کیا جانا

دفعہ ۳۷۔ جب کسی عدالت کو کسی آسامی کا لگان مقرر کرنا ہو اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ بہ رسم یا رواج مختص المقام سے۔

(الف) اُس لگان کے مقرر کرنے مین جو اسامیون سے قابل ادا ہے ذات کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ یا

(ب) کسی قسم کے اشخاص اراضی پر رعایتی شرح لگان پر قابض ہین۔

تو لگان بلحاظ ایسے رسم یا رواج کے مقرر کیا جائیگا۔ لیکن کسی صورت مین لگان اُس تعداد سے کم مقرر نہ ہوگا جو تعداد اُسکی جوت کی بابت قابل ادا مالگزاری اراضی مین اُسکا بیس فیصدی جوڑنے سے نکلے

اضافہ یا تخفیف کی بابت نالشین کس وقت دایر کیجانی چاہئیں

دفعہ ۳۸۔ لازم ہے کہ کُل نالشین واسطے اضافہ یا تخفیف لگان کے ماہ جون کی تیسوین تاریخ اور ماہ اکتوبر کی پہلی تاریخ کے درمیان مین دائر کی جائین۔

ایسی نالشون کی ڈگریان کس وقت نفاذ پذیر ہونگی

دفعہ ۳۹۔ ہر ڈگری واسطے اضافہ یا تخفیف کے اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے نفاذ پذیر ہوگی جو اُس ڈگری کی تاریخ کے عین مابعد واقع ہو سوائے اُس صورت کے کہ کسی وجہ سے جو قلمبند کی جانی چاہیے عدالت یہ حکم دینا مناسب سمجھے کہ وہ کسی تاریخ ماقبل سے نفاذ پذیر ہوگی۔

آسامیان بشرح معین

آسامیان بشرح معین کے لگان مین اضافہ اور تخفیف

دفعہ ۴۰۔ (۱) زمیندار کو جائز ہے[۱] کہ آسامی بشرح معین کے لگان مین اضافہ کے واسطے نالش صرف اس بنا پر کرے کہ ایسے آسامی کی جوت کی اراضی کا رقبہ بوجہ دریا برآمد کی یا بوجہ اسکے کہ اُس آسامی نے زمین بالیٰ ہی بڑھ گیا ہی۔

(۲) آسامی بشرح معین کو جائز ہے کہ اپنے لگان مین تخفیف کے واسطے نالش صرف

کہ زمیندار سے ہر جبہ دلا پائے جسکی تعداد اُس تعداد کے دو چند سے جو جبراً لی جائے یا ادا کی جائے زیادہ نہ ہو۔

"لگان کی رسید مین تصریح اُس مدت یا فصل کی جسکی بابت لگان کا موصول ہو جانا تسلیم کیا جائے درج ہونی چاہیے۔"

"اور اگر اس تصریح کے درج کرنے مین انکار کیا جائے تو وہ بمنزلہ ندینے رسید کے متصور ہوگا۔"

"توضیح۔ اس دفعہ مین لفظ آسامی مین ٹھیکہ دار یا گانٹہ دار شامل نہ سمجھا جائیگا۔"

اس دفعہ پر یہ فیصلے ہین۔

(۱) شکمی آسامیان کی نالش اصلی آسامیان پر واسطے دلا پانے اُس تعداد کے جو اُنسے جبراً لیا گیا ہو عدالت مال مین نہین ہو سکتی بلکہ دیوانی مین ہونی چاہیے فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد۔ ۱۱ جنوری ۱۸۸۳ء مسٹر جمیس ترسام بنام گدھوری۔ لیکن یہ فیصلہ ایکٹ ہذا سے منسوخ ہوگیا۔

(۲) دفعہ ۴۸ سے یہ غرض ہے کہ آسامی کی رسید مین تعداد ادا شدہ درج ہو اور وہ زمانہ درج ہو جسکی بابت وہ تعداد زمیندار نے لینا قبول کی ہے۔ رسید مین وہ فصل یا زمانہ درج ہونا ضرور نہین ہے جسکی بابت آسامی ادا کرنا بیان کرتی ہے۔ بھگوان سنگہ بنام لچھمن ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۹۔ لیکن دیکھو دفعہ ۱۰۸ ایکٹ ہذا۔

[۱] بجائے دفعہ ۱۱ و ۱۸ اکے ہے دفعہ ۱۸ احسب ذیل ہی " دفعہ ۱۸ ا۔ درصورت آسامی شرح لگان معین کے زمیندار کو اختیار ہے کہ اُسکے لگان کا اضافہ اس بناء پر ہونے کی درخواست

اِس بنا پر دائر کرے کہ اُسکی جوت کی اراضی کا رقبہ بوجہ دریا برد کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے۔

آسامیان ساقط الملکیت اور آسامیان دخیلکار

اضافہ اور تخفیف کی نسبت احکام

دفعہ ۱۴۱۔ (۱) [۵۱] آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا لگان قابل اضافہ یا تخفیف صرف۔

(الف) بذریعہ اقرار نامہ رجسٹری شدہ کے۔ یا

(ب) بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے۔

ہوگا۔

اور جب اُس مین اس طرح اضافہ یا تخفیف ہو جائے تو قبل اسکے یا بجز اسکے کہ۔

(ج) دس برس کی یا ایسی اور زیادہ مدت جسکی نسبت باہم اقرار ہوا ہو یا ڈگری یا حکم صادر ہوا ہو گذر جائے۔ یا

(د) محال کی تشخیص جمع کی قبل منظوری کے۔ نظر ثانی بحکم لوکل گورنمنٹ ہو جائے۔ یا

(ہ) اس رقبہ مقامی کی جسمین محال واقع ہو میعاد بندوبست ختم ہو جائے۔

وہ پھر قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا۔

اِلّا۔

(و) بربنائے وجوہ مندرجہ فقرہ ہائے (ب) و (ج) و (د) و (ہ) دفعہ ۲۴۔ کے۔ یا فقرہ ہائے (ج) و (د) و (و) و (ز) دفعہ ۴۳ کے جیسی کہ

کرے کہ اُس آسامی کی اراضی مقبوضہ کا رقبہ دریا برآمد یا اور سبب سے بڑھ گیا ہے۔

اور آسامی کو اختیار رہے کہ اپنے لگان کی تخفیف کی درخواست اس بنا پر کرے کہ رقبہ اُسکی اراضی مقبوضہ کا دریا بُرد یا اور وجہ سے گھٹ گیا ہے"۔

مقدمہ کالی پرسنارا سے بنام وھناجی الر ۱۱ کلکتہ صفحہ ۶۲۵ مین تجویز ہوئی کہ بربنائے دریا بردگی تخفیف لگان کرانے کا اختیار اسامی شرح لگان معین کے حق کے خریدار نیلام کو بھی

حاصل ہوتا ہے۔

مقدمہ رادھا پرشاد بنام بلدیو مصریہ تجویز ہوئی کہ بمنزلہ کی کا نالش لقایا لگان کے جواب مین سُنا نہ جاسکے گا۔ دیکھی نوٹس سنہ ۱۹۰۳ع صفحہ ۲۹۔

[۵۱] دفعہ ہذا نیز دفعات ۲۴ و ۴۳ بجائے دفعہ ۲ الغایت ۱۷ و ۲۲ کے ہے۔ دفعات ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ایکٹ مذکور حسب ذیل تھین۔

(۱) دفعہ ۱۲۔ لگان جو آسامیان ساقط الملکیت یا دخیلکار ادا

صورت ہو - یا

(ز) اُس طور پر جسکی نسبت اقطاع شمالی ملک ہند کی نہرون اور پانی کے نکاس کے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء کی دفعات ۱۱ و ۱۲ مین حکم ہے - دیکھو ص ۱۵۲

(۲) جب لگان مین بیشی یا کمی صرف بوجہ بیشی یا کمی رقبہ کے بموجب فقرہ (ج) یا فقرہ (ہ) دفعہ ۴۲ یا فقرہ (د) یا فقرہ (ز) دفعہ ۴۲ کے کی گئی ہو تو دس برس کی مدت مذکور کے محسوب کرنے مین ایسی بیشی یا کمی کا لحاظ نہین کیا جائیگا -

(۳) وہ میعاد جسکے واسطے آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا لگان بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے مقرر کیا جائیگا دس برس سے کم نہ ہوگی مگر دس برس سے زیادہ کوئی میعاد اس طرح مقرر نہ کی جائیگی اِلّا برضامندی فریقین کے -

اسامیان ساقط الملکیت کے لگان مین اضافہ اور تخفیف

دفعہ ۴۳ - (۱) کسی آسامی ساقط الملکیت کے زمیندار کو جائز ہے کہ اضافہ لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بنا پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر - کرے -

(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی مذکور ادا کرتا ہے بہ نسبت اُس شرح لگان کے فی روپیہ چار آنہ سے زیادہ کم ہے جو عموماً آسامیان غیر دخیلکار سے قرب و جوار کی ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی آراضی کی بابت قابل ادا ہے - یا

(ب) یہ کہ اُس آراضی کی قوت پیداوار جو آسامی مذکور کے قبضہ مین ہے بوجہ ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مُدت کے اندر

ہوئی ہون مستوجب اضافہ نہو گا مگر صورتہاے مفصلہ ذیل مین -

(الف) بذریعہ اقرارنامہ تحریری کے جو کہ حسب قانون رجسٹری مجریہ ہند سنہ ۱۸۷۷ء یا ایکٹ رجسٹری ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۶ء رجسٹری کیا گیا ہو یا قانونگو کے روبرو قلمبند ہوا ہو - یا

(ب) بذریعہ حکم عہدہ دار بندوبست کے جو حسب قانون مجریہ وقت صادر کیا گیا ہو - یا

(ج) بذریعہ حکم مصدرہ حسب ایکٹ ہذا کے -

دفعہ ۱۳ - (الف) جس حال مین کہ لگان کسی آسامی دخیلکار کا کسی عہدہ دار بندوبست کے حکم سے حسب قانون مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء کے یا بذریعہ حکم کے جو حسب ایکٹ ہذا ہو مقرر نہ کیا گیا ہو -

(ب) یا جس حال مین کہ لگان ایسے حکم کے ذریعہ سے مقرر ہوا ہو لیکن وہ میعاد جس کے واسطے وہ مقرر کیا گیا ہے منقضی ہو جاے -

(ج) یا جب عرصہ دس برس کا اُس تاریخ سے گذر گیا ہو جب حکم تشخیص زر لگان کا اثر پذیر ہوا تھا -

کی گئی - آسامی کی محنت یا صرف کے سوا اور طرح پر بڑھ گئی ہے - یا

(ج) یہ کہ آسامی کی جوت کا رقبہ بوجہ دریا برآمد کے یا بوجہ اسکے کہ اُس آسامی نے زمین دبالی ہے بڑھ گیا ہے -

(۲) کسی ایسے آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالش ایک یا دونوں وجوہ مندرجہ ذیل کی بنا پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر - کرے -

(د) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار جو اُس آسامی کے قبضہ مین ہے لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسی وجہ سے جو اُسکے اختیار سے باہر تھی گھٹ گئی ہے - یا

(ہ) یہ کہ اُسکی جوت کا رقبہ بوجہ دریا بُرد کے یا زمین دبا لیے جانے کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے -

آسامیان دخیلکار کے لگان مین اضافہ اور تخفیف

دفعہ ۳۴ - (۱) کسی آسامی دخیلکار کے زمیندار کو جائز ہے کہ اضافہ لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بنا پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر کرے -

(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی مذکور ادا کرتا ہے اُس مروجہ شرح سے کم ہے جو آسامیان دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہین - یا

(ب) یہ کہ لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین بڑھ گئی ہین - یا

(د) یا جب بموجب حکم لوکل گورنمنٹ کے ضلع کی جمعبندی پر نظر ثانی کی گئی مگر منظوری سے قبل -
(ہ) یا جب ضلع کے مندوبست کی میعاد ختم ہوگئی ہو تو زمیندار کو اختیار ہے کہ وجوہ مفصلہ ذیل مین سے کسی کی بنا پر اُس آسامی کے لگان کے اضافہ کی درخواست کرے نہ کسی اور وجہ پر -

(و) یہ کہ شرح لگان کی جو کہ وہ آسامی ادا کرتی ہے اُس لگان مروجہ سے کم ہے جو کہ اُسی قسم کی آسامیون پر اُسی بوضع اور اُسی طرح کے فائدہ کی اراضی کی بابت واجب الادا ہو -
(ز) یہ کہ مالیت پیداوار یا اراضی کی قوت پیداوار آسامی کی محنت یا صرف کے سوا اور طرح سے بڑھ گئی ہے -

(ج) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ مین ہے بوجہ ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر کی گئی - آسامی کی محنت یا صرف کے سواے اور طرح پر - بڑھ گئی ہے - یا

(د) یہ کہ آسامی کی جوت کا رقبہ بوجہ دریابرآمد کے یا بوجہ اسکے کہ آسامی نے زمین بالی ہے - بڑھ گیا ہے -

(۲) کسی ایسے آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بنا پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر - کرے

(ہ) یہ کہ لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین گھٹ گئی ہین - یا

(و) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ مین ہے لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسی وجہ سے جو اُسکے اختیار سے باہر تھی گھٹ گئی ہے - یا

(ز) یہ کہ اُسکی جوت کا رقبہ بوجہ دریابرد کے یا بوجہ زمین دبا لیے جانے کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے -

(ح) یہ کہ مقدار اراضی کی جو اُس آسامی کے قبضہ مین ہے از روے پیمایش اُس مقدار سے زیادہ ثابت ہوئی جسکی بابت وہ پیشتر سے لگان ادا کرتی رہی ہے -

دفعہ ۴۱ (الف) جس حال مین کہ لگان کسی آسامی ساقط المالکیت کا بحکم عہدہ دار بندوبست حسب قانون مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ ۱۸۷۳ع کے یا بحکم مصدرہ حسب ایکٹ ہذا کے نہ مقرر کیا گیا ہو -

یا جس حال مین کہ لگان ایسے حکم کے ذریعہ سے مقرر کیا گیا ہو لیکن جس میعاد کے لیے مقرر کیا گیا ہو وہ منقضی ہو جاے -

یا جب کوئی صورت متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن (ج) و (د) و (ہ) وقوع مین آئے -

تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اُس آسامی پر اضافہ یا تقرر لگان کی درخواست اُسی نہج پر کرے گویا وہ آسامی دخیلکار تھی مگر شرط یہ ہے کہ اُسکا لگان اس حساب سے ہوگا کہ جو شرح لگان وہ آسامیان جو مالک کی مرضی پر جوتتی ہون اُسی قسم اور اُسی طرح کے فوایدکی زمین کی بابت ادا کرتی ہون اُس سے کم فی روپیہ ۴ر ہو -

(ب) جبکہ ضلع یا تحصیل یا اور علاقہ اراضی کو جسمین کہ ایسی اراضی واقع ہے عہدہ دار بندوبست نے ایک ہی قسم اور فواید کی زمین کے حلقوں مین تقسیم کردیا ہو تو واسطے اغراض دفعہ ہذا اور دفعہ ۱۳ کے اُسی قسم اور اُسی طور کے فوائد کی اراضی ایک ہی حلقہ سے مقابلہ کے واسطے لی جائیگی -

(ج) جس حال مین کہ عہدہ دار بندوبست نے ضلع

انتخاب اراضی کا مقابلہ کے واسطے

دفعہ ۴۴ ۔ (الف) جس اراضی کی نسبت کوئی نالش اضافہ یا تخفیف لگان حسب دفعہ ۴۳ دائر کی گئی ہو اُسکا مقابلہ واسطے اغراض فقرہ (الف) دفعہ مذکور کے (حسب مندرجہ ذیل) کیا جائیگا ۔

(الف) جب اُس رقبہ مقامی کو جسمین اراضی مذکور واقع ہے مہتمم بندوبست نے یکسان حیثیت اور قسم کی زمین کے حلقون (چکون) مین تقسیم کر دیا ہو ۔ تو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی اراضی کے ساتھ جو اُسی حلقہ مین واقع ہو ۔

(ب) جب مہتمم بندوبست نے رقبہ مقامی مذکور کو اس طرح تقسیم نہ کیا ہو تو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی ایسی اراضی کے ساتھ جو اُسی پرگنہ مین یا پرگنہ متصل مین واقع ہو ۔

یا اور علاقہ اراضی کو حسب مرقومہ بالا تقسیم نہ کیا ہو تو اراضی جسکی بابت درخواست کی جاوے اُسی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی ایسی اراضی کے ساتھ مقابل کی جاوے گی جو ایک ہی تحصیل مین یا تحصیل متصلہ مین واقع ہو ۔

دفعہ ۱۵ ۔ جس حال مین کہ لگان کسی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا بحکم عہدہ دار بندوبست حسب قانون مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ ۱۸۷۳ع کے بحکم مصدرہ حسب ایکٹ ہذا مقرر نہ ہوا ہو ۔

یا جس حال مین کہ لگان بذریعہ ایسے حکم کے مقرر ہو گیا ہو لیکن جس مدت کے لیے مقرر ہوا ہو وہ منقضی ہو جاوے یا جب کوئی صورت متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن (ج) و (د) و (ہ) وقوع مین آئے ۔

تو آسامی کو اختیار ہے کہ اپنے لگان کی تخفیف کے لیے بناہاے مفصلہ ذیل مین سے کسی ایک بناء پر درخواست کرے نہ کسی اور وجہ پر ۔

(الف) یہ کہ رقبہ اُسکی اراضی کا دریابرد یا اور وجہ سے کم ہو گیا ہو ۔

(ب) یہ کہ قابلیت پیداوار کی یا اُسکی اراضی کی قوت پیداوار ایسی وجہ سے کم ہو گئی ہو جو اُسکے اختیار سے باہر تھی ۔

دفعہ ۱۶ ۔ جس حال مین لگان کسی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا ازروے کسی حکم مصدرہ حسب ایکٹ ہذا کے مقرر ہوا ہو تو وہ لگان قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا الا در صورت وقوع کسی ایک امر منجملہ امور مفصلہ دفعہ ۱۳ ضمن ہاے (ج) و (د) و (ہ) کے جو لگان مذکور کے مقرر ہونے کے بعد واقع ہو ۔

دفعہ ۱۷ ۔ باوصف کسی حکم خلاف منجملہ احکام دفعہ ۱۶ کے جس حال مین کہ لگان کسی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا کسی عہدہ دار بندوبست کے حکم سے حسب قانون مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ ۱۸۷۳ع یا بحکم مصدرہ ایکٹ ہذا کے مقرر ہو گیا ہو زمیندار کو اختیار ہے کہ جس مدت کے واسطے وہ لگان اس نہج پر مقرر ہوا ہو اُسکے اندر وجوہ مفصلہ ذیل مین سے کسی کی بناء پر اُس آسامی کے لگان کے اضافہ کی درخواست کرے نہ کسی اور بناء پر ۔

(الف) یہ کہ رقبہ اُس آسامی کے مقبوضہ کا دریابرآمد یا اور وجہ سے بڑھ گیا ہے ۔

(ب) یہ کہ اُس آسامی کی اراضی کی قوت پیداوار حکم مذکور کی تاریخ کے بعد اُس آسامی کی محنت یا خرچ کے سوا اور نہج سے بڑھ گئی ہے ۔

اور آسامی کو اختیار ہے کہ وجوہ مفصلہ ذیل مین سے کسی کی بناء پر اپنے لگان کی تخفیف کی درخواست کرے نہ کسی اور وجہ کی بناء پر ۔

(ج) یہ کہ رقبہ اُسکی اراضی کا بوجہ دریابرد یا اور سبب سے گھٹ گیا ہے ۔

(د) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار ایسی وجہ سے کم ہو گئی ہو جو اُسکے اختیار سے باہر تھی ۔

نالشات متعلقہ اضافہ یا تخفیف لگان مین آسامیون کا شمول

دفعہ ۴۵ - (۱) جائز ہے[1] کہ کسی تعداد آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان دخیلکار پر بالاشتراک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی جائے یا کوئی تعداد آسامیان مذکور کی شترکاً نالش بغرض تخفیف لگان دائر کرے -

مگر شرط یہ ہے کہ وہ کُل آسامی ایک ہی زمیندار کے آسامی ہون اور وہ کُل جوتین جنکی نسبت نالش دائر کی گئی ہو ایک ہی محال مین واقع ہون -

(۲) کوئی ڈگری جس سے کسی شخص کی اغراض نفع ونقصان پر اثر پہونچے کسی ایسی نالش مین صادر نہ کی جائے گی بجز اسکے کہ عدالت کا یہ اطمینان ہوجائے کہ شخص مذکور کو حاضر ہونے اور اُسکی سماعت ہوجانے کا موقع مل چُکا ہے -

(۳) لازم ہے کہ ڈگری مذکور مین صراحت اس امر کی کردی جائے کہ اُن (سب) آسامیون مین سے ہر ایک پر کس کسقدر اثر اُسکا پہونچتا ہے -

بتدریج اضافہ جات لگان

دفعہ ۴۶ - آسامی[2] ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کے لگان مین اضافہ کی ڈگری کرنے مین - اگر وہ اضافہ اُس لگان کے ایک چہارم سے کم نہ ہو - اور اگر عدالت یہ سمجھے کہ اگر فی الفور پوری ڈگری نافذ الاثر کردی جائیگی - تو اُسکی وجہ سے آسامی پر سختی ہوگی - عدالت کو جائز ہے کہ یہ ہدایت کرے کہ (رقم) اضافہ اس طرح پوری تعداد تک پہونچائی جائے کہ سالانہ اضافے برسون کی ایسی تعداد تک جو پانچ سے زیادہ نہ ہو کیے جائین -

آسامیان غیر دخیلکار

آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ بذریعہ قرارداد

دفعہ ۴۷ - ایسے[3] آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین جو آسامی اراضی سیر یا آسامی شکمی یا ٹھیکہ دار نہ ہو اضافہ بذریعہ قرارداد باہمی آسامی مذکور اور اُسکے زمیندار کے شرائط ذیل پر ہوسکتا ہے -

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے - ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی کا ایکٹ مالگذاری اراضی - دفعہ ۷۳ - پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۹۳ -
اس دفعہ نے آسامی و زمیندار - عدالت اور عمال عدالت سب کے لیے آسانی بہم پہونچائی ہے -

[2] یہ دفعہ جدید ہے - ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی - دفعہ ۳۶ -
جس طرح مالگذاری کا اضافہ نافذ کیا جاتا تھا ویسا ہی لگان کا اضافہ بھی بتدریج نافذ کیا جانا مناسب سمجھکر یہ دفعہ قایم کیگئی ہے -

[3] یہ دفعہ جدید ہے - غیر دخیلکار کی بیدخلی بشرط طلب الیکہ ہو سکتی ہے دیکھو دفعہ ۶۷ ایکٹ ہذا اسلیے اسکے متعلق بھی اضافہ لگان کے احکام نافذ کرنے کی ضرورت ہوئی -

(الف) جو قرارداد واسطے ادا کرنے لگان اضافہ شدہ کے ہو اُسکا بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے ہونا لازم ہے - اور

(ب) آسامی مستحق ہوگا کہ اراضی کو اُس لگان اضافہ شدہ پر ایسی میعاد تک اپنے قبضہ مین رکھے جو پانچ برس سے کم نہو -

آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ یا تخفیف بذریعہ نالش

دفعہ ۴۸ - باوجود[1] کسی امر مندرجہ فقرہ (ب) دفعہ ۴۷ کے آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ یا تخفیف کی نالش (صورت ہاے ذیل مین) دائر کیجا سکیگی -

(الف) بربناے وجوہ مندرجہ فقرہ ہاے (د) و (ز) دفعہ ۴۴ نسبت اضافہ یا تخفیف لگان آسامی دخیلکار کے - یا

(ب) مطابق احکام دفعات ۱۱ و ۱۲ - انقطاع شمالی ملک ہند کی نہرون اور پانی کے نکاس کے ایکٹ[2] مصدرہ ۱۸۷۳ء کے - (دیکھو ص ۱۵۴)

استثنائی احکام

کسی اراضی کی نسبت لگان کی جو مدت پٹہ کے رو سے مقرر کیا گیا ہو جو ایسی مدت کے واسطے دیا جائے جو زمیندار کے معاہدہ کی میعاد سے آگے تک ہو

دفعہ ۴۹ - (۱) باوجود[3] کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین مندرج ہے جب کوئی ایسا زمیندار جو اپنی اراضی کی بابت سرکار کے ساتھ زیر معاہدہ ہو کوئی پٹہ دے یا قرارداد کرے جسکے بموجب کسی اراضی کا لگان کسی ایسی مدت کے لیے مقرر کردیا جائے جو اُس میعاد سے آگے تک ہو جسکے لیے اُسکا معاہدہ سرکار سے ہوا ہو اور ایسے معاہدہ کی میعاد گذر جائے تو ایسا پٹہ یا قرارداد -

(الف) اُس صورت مین کہ اُس میعاد کے گذرنے پر اُس مالگزاری مین جو اراضی مذکورہ

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے -

[2] نمبر ۸ - ۱۸۷۳ء -

[3] یہ دفعہ مطابق دفعہ ۲۹ - ممالک مغربی و شمالی ہے - اسمین جو کچھ تبدیلی ہوئی ہے وہ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے جو ذیل مین ظاہر ہوتی ہے - دفعہ ۴۹ مین ایسی تبدیلی کردی گئی ہے کہ وہ ابتدائی میعاد بندوبست کے اندر کارروائیات کلکٹر سے متعلق ہوگئی ہے - اور ایکٹ قبضہ اراضی مین ایسا ہی ہونا چاہیے - اور مقصود اس سے یہ ہے کہ اُن صورتہاے استثنائی کی نسبت احکام بند ہو جائین جنکی بابت مستقل بندوبست نے کارروائیات بندوبست مین عمل نہ کیا ہو - ایسی صورتین وقوع مین آئی ہین جنمین ترمیم بندوبست کے وقت پٹہ جات کی ترمیم و درستی نہین کی گئی اور وہ سخت (اشخاص متعلق پر) سختی ہوئی -

بمقدمہ مادھو سنگھ بنام جیدا سنگھ - لیگل رممبرنسر جلد ۳ - صفحہ ۴۴ - ایک صلحنامہ مدخلہ عدالت بہ منزلہ پٹہ استمراری متصور ہوکر احکام دفعہ ۲۹ کے اس سے متعلق کیے گئے -

کی بابت قابل ادا ہوا اضافہ کیا جاے - اگر زمیندار چاہے ممکن الانفساخ ہوگا بجز اسکے کہ آسامی اُسقدر لگان ادا کرنا قبول کرے جو کلکٹر بر طبق نالش زمیندار کے واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے - اور

(ب) اُس صورت مین کہ میعاد مذکور کے گذرنے پر اُس مالگزاری اراضی مین تخفیف کیجائے - اگر آسامی چاہے ممکن الانفساخ ہوگا - بجز اسکے کہ زمیندار اُسقدر لگان لینا قبول کرے جو کلکٹر بر طبق نالش آسامی کے واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے -

(۲) جب وہ رقبہ مقامی جسکے اندر اراضی مذکور واقع ہو زیر بند و بست ہو تو مہتمم بند و بست کو اختیارات کلکٹر محکومہ دفعہ ہذا عمل مین لائے گا -

معاف کیا جانا لگان کا بذریعہ عدالت مگر حکم کے

دفعہ ۵۰ - (۱) باوجود[1] کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین درج ہے اگر بقایاے لگان کی نالش مین ڈگری کرنے کے وقت عدالت کو یہ معلوم ہو کہ اُس مدت کے اندر جسکی بابت بقایاے لگان کا دعوی کیا گیا ہے جوت کا رقبہ بوجہ دریا برد یا اور کسی وجہ سے اسقدر گھٹ گیا یا پیداوار اُس جوت کی بوجہ خشک سالی یا ژالہ زدگی (اولہ پڑنے) یا مرض پیچانے کے یا اسی قسم کی اور آفت سے اسقدر کم ہوئی کہ اُس پوری تعداد لگان کی جو آسامی کے ذمہ اُس مدت کی بابت واجب الادا ہو الفاظاً ڈگری صادر نہین کیجا سکتی ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ کلکٹر کی منظوری پہلے حاصل کرکے اُس لگان مین سے جو آسامی کے ذمہ اس مدت کی بابت واجب الادا ہو اُسقدر معاف کردے جسقدر عدالت کو قرین انصاف معلوم ہو -

[1] یہ دفعہ جدید ہے - ملاحظہ طلب پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی - دفعہ ۲۹ - ایکٹ بنگال ملک اودھ دفعہ ۱۹ -

یہ دفعہ ممالک مغربی و شمالی مین جدید ہے لیکن اودھ مین دفعہ ۱۹ - اور پنجاب مین دفعہ ۲۹ موجود ہے اسکے مقصد کی وضاحت سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے بخوبی ہوتی ہے جو ذیل مین ہے -

" دفعہ ۵۰ - دفعہ تحتی (۱) - ہم نے سطر ۲ مین الفاظ " بقایاے لگان کی نالش مین " بجاے الفاظ " بقایاے لگان کی " کے قایم کردیے ہین - کیونکہ اگر تحقیقات کا نتیجہ یہ ہو کہ کل بقایا معاف کردیجائے تو بقایا کی ڈگری صادر نہ ہوگی - سطر ۴ مین الفاظ " گھٹ گیا " بجاے الفاظ " کم ہوگیا " کے بغرض مطابقت دفعہ ۴۵ (۲) (د) کے قایم کردیے گئے ہین سطر ۵ و ۶ مین الفاظ " اُس مدت کے اندر جسکی بابت بقایاے لگان کا دعوی کیا گیا ہے " درج کردیے گئے ہین اور انھین کے مطابق الفاظ سطر ۹ اور سطر ۱۰ مین درج کیے گئے ہین کیونکہ معافی صرف اُس لگان مین سے کیجا سکتی ہے جو اُس سال کی بابت قابل ادا ہو جسمین آفت واقع ہوئی -

ہم نے دفعہ تحتی (۲) حذف کردی ہے کیونکہ ہم یہ خیال کرتے ہین کہ ایسے معاملہ مین کلکٹر کا حکم قطعی ہونا چاہیے اور اُسکی نسبت اجازت اعتراض کی بر بناے اپیل بغرض ترمیم حکم نسبت دفعہ ۱۸۴ نہ ہونی چاہیے -

(۲) کلکٹر کے حکم حسب دفعہ تحتی (۱) پر جسکے رو سے معافی لگان منظور یا نا منظور کی جائے کسی عدالت دیوانی یا مال مین اعتراض نہ کیا جائیگا۔

(۳) اس دفعہ کے کسی مضمون کی نسبت یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُسکے رو سے اُس لگان مین کوئی معافی کرنے کی اجازت دی گئی ہے جو کسی حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین یا ٹھیکہ دار سے واجب الادا ہو۔

(۴) کسی ایسی معافی سے جو اس دفعہ کے احکام کے بموجب کی جائے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ جو لگان آسامی سے قابل ادا ہے اُسمین سوا اسکے بہ تعلق اُس مدت کے جسکی بابت معافی مذکور کی گئی ہو کسی اور طرح تبدیلی کی گئی ہے۔

۵ جب لگان مین ایسی معافی سے جو اس دفعہ کے احکام کے بموجب کی جائے کسی محال یا پٹی کی نکاسی مین قابل لحاظ کمی ہو جائے تو حکام مال کو لازم ہوگا کہ کسی ایسے دعوی پر جو مالک اُس مالگزاری اراضی مین سے معافی[۱] کے واسطے کرے جو محال یا پٹی مذکور کی بابت واجب الادا ہو لحاظ کرین اور اُسکی نسبت ایسا حکم صادر کرین جو بلحاظ حالات مقدمہ مناسب ہو۔

(۶) اس دفعہ کے احکام لگان کی ایسی معافیون سے متعلق نہ ہونگے جنکا دعوے قطعات دریا برآمد کی نسبت کسی ایسے رواج مختص المقام کے مطابق کیا جائے جسکے رو سے

دفعہ تحتی (۳) - ہم نے وہ حکم خارج کر دیا جو دریا برد وغیرہ سے استثنا کی نسبت تھا۔ کیونکہ آسامیان بشرح معین بذریعہ نالش تخفیف کر سکتے ہین۔ اور ٹھیکہ دارون کی صورت مین ٹھیکہ نامہ اُنکا ہین معمولاً خاص شرطین دریا برد وغیرہ کی نسبت درج ہوتی ہین۔

ہم نے دفعہ تحتی (۵) کو قایم رکھا ہے۔ ایسے احکام کے ایکٹ قبضہ اراضی مین درج کرنے کی نسبت اعتراض کیا گیا ہے اور ہم خیال کرتے ہین کہ یہ اعتراض معقول ہے۔ لیکن کمیٹی کے ایسے ممبر جو زمینداران کے قایم مقام ہین یہ چاہتے ہین کہ دفعہ تحتی قایم رکھی جائے کیونکہ اُسکی وجہ سے اس امر کا کسی قدر اعتماد ہو جائیگا کہ جب کسی آفت ارضی[؟] کی وجہ سے معافی لگان کی ضرورت قرار دیجائیگی اور جب معافی لگان اسقدر زیادہ ہو کہ اُسکی وجہ سے زمینداروں کے ذریعہ ادا سے مالگزاری پر قابل لحاظ اثر پہونچے۔ تو زمینداران کے حق مین اُنکی مالگزاری کی نسبت امداد کیجائیگی چنانچہ ممبران موصوف اقرار کرتے ہین کہ اگر دفعہ ۱۹ ایکٹ لگان ممالک اودھ ۱۸۸۶ء کے احکام اختیار کیے جائین تو وہ پورے طور اختیار کیے جانے چاہئین۔ (لہذا ممبران موصوف کی) اس خواہش پر جو اُنھون نے ظاہر کی ہے لحاظ کر کے ہم نے اس دفعہ تحتی کو اسیطرح قایم رکھا ہے جیسی کہ وہ مسودہ مین درج کیگئی تھی۔ ہم نے ایک جدید دفعہ تحتی (۶) درج کی ہے اضلاع مشرقی مین اور ممکن ہے کہ اور مقامات مین بھی اکثر ایسا رواج مختص المقام ہوتا ہے کہ اسکے ذریعہ سے آسامی نالش لقایا کے جواب مین لگان کا بوجہ اُس نقصان کے جو دریا برد یا ریت پڑ جانے وغیرہ کے سبب سے ہوا ہو دعوی کر سکتے ہین ایسی صورتین اس دفعہ کے احکام سے مستثنیٰ کر دی جانی چاہئین۔ اور یہ مناسب نہین ہے کہ کلکٹر کو اس امر کی تجویز کا اختیار دیا جائے کہ آیا نسبت انکے معافی ...

[۱] یعنی یہ آکام صرف آسامیان غیر دخیلکار و آسامیان دخیلکار سے متعلق ہین۔
[۲] یعنی کہین مغالطہ نہو کہ تخفیف ہمیشہ کے لیے یا ایک میعاد معینہ کے لیے کیگئی ہے۔
[۳] یعنی اگر اس تخفیف سے زمیندار کا کوئی معتدبہ نقصان ہوا تو اسکی تلافی مالگزاری کے گھٹا دینے سے کرنا چاہیے۔

لگان مین ایسی معافی اُن جوتون کی نسبت کی جائی ہو جنکا رقبہ قابل زراعت بوجہ دریابرد یا ریت پڑنے یا اسی قسم کے اور وجوہ کے گھٹ گیا ہو۔

اختیار لگان کے معاف کرنے یا اسکے ادا ملتوی کرنے کا جب مالگزاری معاف کیجائے یا اسکا ادا کرنا ملتوی کیا جائے

دفعہ ۵۱ - (۱) جب[۱] کسی وجہ سے لوکل گورنمنٹ کل یا کسی جزو مطالبہ مالگزاری کو جو کسی اراضی کی نسبت واجب الادا ہو کسی مدت کی بابت معاف کرے یا اُسکا ادا کرنا ملتوی کرے تو اُس کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو جسکو لوکل گورنمنٹ اس امر کا اختیار عطا کرے جائز ہے کہ یہ حکم دے کہ لگان اُن آسامیون کے جو اُس اراضی پر یا اُسکے کسی جزو پر بوساطت یا بلا وساطت (کسی دوسرے شخص کے) مالک کی طرف سے قابض ہین اُس مدت کی بابت معاف یا ملتوی کیے جائین جسکی بابت مالگزاری کا ادا کرنا حسب مرقومہ صدر معاف یا ملتوی کیا گیا ہو۔ جیسی کہ صورت ہو۔ تعداد مین اُسقدر جو اُس تعداد مالگزاری کے دوچند کے برابر ہوگی جسکا ادا کیا جانا اس طرح معاف یا ملتوی کیا گیا ہے یا تعداد مین اُسقدر جو اراضی مذکور کے کل لگان کے ساتھ وہی نسبت رکھے گی جو وہ تعداد مالگزاری جسکا ادا کیا جانا اس طرح معاف یا ملتوی کیا گیا ہو اُس کل مالگزاری سے رکھتی ہے جو اراضی مذکور کی نسبت واجب الادا ہو۔

(۲) جو حکم[۲] دفعہ تحتی (۱) کے بموجب صادر ہو اُسپر کسی عدالت دیوانی یا مال مین اعتراض نہ کیا جائیگا۔

(۳) کوئی نالش واسطے وصول یابی کسی ایسے لگان کے جسکا ادا کرنا معاف کر دیا گیا ہے یا اُس مدت کے اندر جسکے واسطے ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو واسطے وصولیابی کسی ایسے لگان کے جسکا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو۔ دائر نہکیجا سکے گی۔

(۴) جب لگان کا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو تو وہ مدت جسمین وہ التوا قایم رہے اُس میعاد سماعت کے محسوب کرنے مین خارج کر دیجائیگی جو واسطے نالش وصولیابی لگان کے

---

[۱] یہ دفعہ مطابق دفعہ ۳ [illegible] ممالک مغربی و شمالی کے ہے اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے۔ ”دفعہ ۵۱ - دفعہ تحتی (۵) - ہم نے سطر ۱ مین الفاظ “مالک یا آذر” اور سطر ۴ مین الفاظ ”جیسی کہ صورت ہو“ بغرض تشریح معنی الفاظ ”لگان“ کے بعد سطر ۴ مین داخل کر دیے ہین - یہ الفاظ ایسے آسامی کی صورت سے متعلق ہین جسکا لگان اس شرط پر ادا کیا گیا ہو کہ وہ اپنے آسامی شکمی کا لگان معاف کرے“

[۲] یہ فقرہ مع فقرہ جات مابعد جدید ہے دیکھو پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۳۰۔

مقرر کی گئی ہے۔

(۵) اگر کوئی مالک یا زمیندار کوئی ایسا لگان تحصیل کرے جسکا ادا کرنا معاف کردیا گیا ہو یا التواء کی تاریخ گزرنے سے پہلے کوئی ایسا لگان تحصیل کرے جسکا ادا کرنا ملتوی کردیا گیا ہو تو وہ کُل مالگزاری یا لگان جیسی کہ صورت ہو۔ جو اُسکے حق مین معاف یا ملتوی کی گئی یا کیا گیا ہو فوراً اُس سے واجب الادا ہوجائیگی یا ہوجائیگا۔

عہدہ دار کو یہ اختیار دیا جائیگا کہ لگان کی تعداد طے کرے اور انمین تخفیف کرے اور لگان (جنسی) کا مبادلہ کرے

دفعہ ۵۲۔ (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ جب اُسکا یہ اطمینان ہوجاے کہ کسی قبہ معین مین امن عام کی غرض سے اختیارات مندرجۂ ذیل کا عمل مین لایا جانا ضروری ہے تو پہلے نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کی منظوری حاصل کرکے بذریعہ اشتہار مندرجۂ گزٹ کسی کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اوّل کو اختیارات مندرجۂ ذیل یا اُنمین سے کوئی اختیارات رقبہ مذکور کے واسطے عطا کرے۔ یعنے۔

(الف) کل لگانون کے طے کرنے کا اختیار۔

(ب) بروقت طے کرنے لگانون کے لگانون مین تخفیف کرنے کا اختیار اگر عہدہ دار مذکور کی راے مین موجودہ لگانون کا قایم رکھنا کسی جہہ سے خواہ وہ وجہ ایکٹ ہذا مین درج ہو یا نہو۔ غیر واجبی یا خلاف انصاف ہو۔

(ج) جنسی لگانون کو نقدی لگانون مین بدلنے کا اختیار۔

(۲) جائز ہے کہ جس عہدہ دار کو اس دفعہ کے بموجب اختیارات دیے جائین اُسکو اختیارات مذکور خواہ عموماً خواہ بتعلق ایسی صورتون یا ایسی اقسام کی صورتون کے جنکی صراحت کردیجاے دیے جائین اور عہدہ دار مذکور کو کل اختیارات مہتمم ترتیب کاغذات حسب باب ۴ ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی واود ھ مصدرہ سنہ ۱۹۰۱ء کے حاصل ہونگے۔

(۳) اس دفعہ کا کوئی امر اُن لگانون سے متعلق نہوگا جو حقداران قبضہ مستقل یا آسامیان بشرح معین سے قابل ادا ہون۔

(۴) ہر حکم جسکے ذریعہ سے اس دفعہ کے بموجب لگان طے کیا جاے یا لگان کا مبادلہ کیا جاے (تاریخ حکم کے بعد) زمانہ آیندہ مین اُس تاریخ سے نافذ ہوگا جسکی ہدایت عہدہ دار صادر کنندہ حکم مذکور کرے۔

(۵) اس دفعہ کے بموجب صادر کیے ہوئے حکم کا اپیل اُسطرح دائر ہوسکیگا جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے لیکن لازم ہے کہ اس دفعہ کے بموجب صادر کیے ہوئے کسی حکم کی نسبت کسی عدالت دیوانی یا مال مین اور طرح پر اعتراض نہ کیا جاے۔

اضافہ یا تخفیف طے کیے ہوئے لگانون مین

دفعہ ۵۳۔ جب دفعہ عین ماسبق کے بموجب کسی جوت کا لگان طے یا مبادل کیا گیا ہو تو وہ۔

۱۔ بنگال کے ایکٹ قبضۂ اراضی ۱۱۲ سے یہ دفعہ لیگئی ہے۔
۲۔ بنگال کے ایکٹ قبضۂ اراضی ۱۱۳ سے یہ دفعہ لیگئی ہے اور جو رد و بدل ہوا ہے اُسکے اثر سے سکریٹری آف سٹیٹ بنام کاظم الدین ال ر ۲۶ کلکتہ ۲۱۷ یہان متعلق نہوگا۔

(الف) درصورت جوت ساقط الملکیت یا دخیلکاری کے اُس تاریخ سے جس سے کہ لگان طے شدہ یا مبدلہ اثر پذیر ہو دس برس تک قابل اضافہ یا تخفیف نہ ہوگا الّا بربناے وجوہ مندرجہ فقرہ ہاے (د) و (ز) دفعہ ۴۱ کے۔ اور

(ب) درصورت ایسی جوت غیر دخیلکاری کے جو ٹھیکہ دار کی جوت نہ ہو اور پابندی ایکٹ ہذا کے اُن احکام کے جو کاشت ہاے شکمی کی بابت ہیں اُس تاریخ سے جس سے کہ اس طرح طے شدہ یا مبدلہ لگان اثر پذیر ہو سات برس تک بجز بربناے وجوہ مندرجہ دفعہ ۴۸ کے اور طرح قابل اضافہ یا تخفیف نہ ہوگا۔

بجز اسکے کہ اُس حال کی جسمین وہ جوت واقع ہو میعاد بندوبست اس سے پہلے ختم ہو جاے۔

دفعہ ۵۴۔ کسی[۵۱] عہدہ دار کا وہ حکم جسکے ذریعہ سے لگان آسامی غیر دخیلکار کا اس طرح طے یا مبدل کیا جاے سواے بصورت آسامی اراضی سیر یا آسامی شکمی یا ٹھیکہ دار کے وہی قوت اور اثر رکھیگا جیسا کہ بموجب احکام دفعہ ۱۱ کے سات برس کا رجسٹری شدہ پٹہ۔

اثر حکم کا نسبت اسامی غیر دخیلکار کے

حقوق بعد بدل جانے جوت یا کمی یا بیشی لگان کے

دفعہ ۵۵۔ جب[۵۳] اس ایکٹ کے احکام کے بموجب کسی آسامی کی نسبت یہ قرار پایا گیا ہو کہ وہ کسی مقررہ میعاد کے واسطے اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے اور جب میعاد مذکور کے اندر اُس آسامی کی جوت تبدیل کیجاے یا اُس لگان مین جو اُسکی نسبت قابل ادا ہو کمی یا بیشی کیجاے تو آسامی مذکور مستحق اسکا ہوگا کہ جدید معاہدہ کے روسے اُس پوری میعاد کے لیے اراضی پر قبضہ رکھے جسکے لیے ایکٹ ہذا کے احکام کے بموجب اُسکا اراضی پر قبضہ رکھنے کا استحقاق ابتدائً قرار دیا گیا ہو یا اُس سے زیادہ ایسی میعاد کے لیے قبضہ رکھے جسکی نسبت معاہدہ مذکور کے فریقین باہم بضامند ہون

حقوق بعد بدل جانے جوت یا کمی یا بیشی لگان کے

باب ۵

بیدخلی اور حوالہ کردینا اور چھوڑ دینا (جوت کا)

بیدخلی کی وجوہ

دفعہ ۵۶۔ کوئی[۵۵] آسامی سواے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی طرح بیدخل نہ کیا جائیگا

بیدخلی قانون کے مطابق ہونی چاہیے

[۵۱]۔ جدید ہے رپورٹ سلیکٹ کمیٹی حسب ذیل ہے۔
"اس دفعہ مین بھی مثل دفعہ ماسبق کے میعاد برسون کی دس سے سات کردی گئی ہے جو عہدہ دار بموجب دفعہ ۵۲ (۱) مقرر کیا جائیگا اُسکو بموجب باب ۴ مسودہ ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی وادوہ مہتمم ترتیب کاغذات کے اختیارات حاصل ہون گے اور جو فیصلہ کہ عہدہ دار مذکور کریگا اُسکے پابند فریقین کسی ایسی صورت مین نہ ہون گے جس کی نسبت فیصلہ عدالتی صادر نہو۔"

[۵۲]۔ یعنی یہ سات برس کی میعاد حصول حق دخیلکاری کے لیے محسوب نہ ہوگی۔

[۵۳]۔ جدید ہے۔

[۵۴]۔ یعنی جو صورت اُسکو زائد تر فائدہ بخش نظر آئے اُسپر وہ عمل کر سکتا ہے۔

[۵۵]۔ ۴۳ (ب) ممالک مغربی و شمالی۔ رپورٹ سلیکٹ کمیٹی یہ ہے

بیدخل کیے جانے کے وجوہ

دفعہ ۵۷ - ہر آسامی جو حقدار قبضہ مستقل نہ ہو اپنی جوت سے بیدخلی کا مستوجب وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ کی بنا پر ہوگا - یعنی -

(الف) اس بنا پر کہ اسپر یا اُسکے متقدم حقیت پر کوئی ڈگری بقایا ے لگان کی نسبت اُس جوت کے بابت کسی سال زراعتی کے بوقت اختتام سال مذکور غیر مودی باقی رہی ہے -

(ب) بر بنا ر کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے جو اُس جوت کی اراضی کے لیے مضر ہو یا اُس غرض کے خلاف ہو جسکے واسطے اراضی مذکور کاشت پر دی گئی تھی -

"ہم کو ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۹۳ کی عبارت بہتر معلوم ہوئی اور ہمنے اُسکو پھر قائم کر دیا ہے - ہم نے الفاظ "اپنی جوت سے" خارج کر دیے ہین جنکی وجہ سے اُس حالت مین دقت پیش آتی جبکہ حالت مین کہ بیدخلی جوت کے صرف ایک جزو سے ہوتی"

سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کے متعلق یہ تھی -

- فقرہ (الف) "ہمنے الف فقرہ مین اس طور پر ترمیم کر دی ہے کہ یہ صاف ظاہر ہو جاے کہ اسامی سوا اے ایسی اراضی کے جسکی بابت بقایا ے لگان واجب الادا ہو کسی اور اراضی سے بیدخل کیا جائیگا - اور نیز یہ کہ اسامی قبل گذر جانے اُس سال کے جسکی بابت بقایا، واجب الادا ہو بیدخل نہین کیا جا سکتا ہے اور اسامی کا وارث جو جوت کو وراثتاً پائے اُس حالت مین قابل بیدخلی ہوگا جب وہ بقایا جسکی ڈگری اُسکے مقدم حقیت (یعنی پہلے اسامی) پر ہوئی غیر مودی رہ جاے -

- ۳۵ - ممالک مغربی و شمالی کے مطابق ہے - نظائر اسپر حسب ذیل ہین -

(۱) دفعہ ۳۵ کی رو سے اسامی کو بیدخل کرنے کے بعد زمیندار اس سے ممنوع نہین ہے کہ وہ اپنے روپیہ کو بذریعہ اجراے ڈگری مدیون سے وصول کرے - ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء ص ۲۱۷ - فتح سنگھ بنام کریم اللہ

(۲) دفعہ ۳۵ کی رو سے اسامی کو یہ استحقاق نہین ہے کہ جزو زر ڈگری ادا کرکے بقدر پرتہ کے جزو اراضی کاشت پر قبضہ پاے - مساکرام بنام راجا اودھی ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۹

(۳) اسامی کے مرنے پر اُسکے بیٹے کے مقابلہ مین عدالت دیوانی سے زمیندار نے ڈگری بقایا لگان کی حاصل کی - تجویز ہوئی کہ ایسی ڈگری کے ذریعہ سے دفعہ ۳۵ کی کارروائی عدالت مال سے نہین ہو سکتی فیصلہ بورڈ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۶ء کالی چرن بنام جوالا پرشاد -

(۴) بیدخلی دفعہ ۳۵ کی صورت مین بھی اسامی ترقی حیثیت اراضی کا معاوضہ پا سکتا ہے - گنپت پرشاد بنام مادھو ۱۵ نومبر ۱۸۹۶ء - فیصلہ بورڈ -

(۵) ٹھیکہ دار حق زمینداری یا مستاجر بھی قبل انقضا ے میعاد پٹہ کے نادہندی کی حالت مین حسب دفعہ ۳۵ بیدخل ہو سکتا ہے - راجہ گھنسام سنگھ بنام لیلا دھر فیصلہ بورڈ ۲۸ مارچ ۱۸۹۰ء -

(۶) دفعہ ۳۵ کی رو سے وہی اسامی بیدخل ہوگا جسکی مقابلہ مین ڈگری ہوئی ہو مدیون ڈگری کے بیٹے کو ایسی ڈگری مین بیدخل نہین کر سکتے - نراین بنام مسماۃ سکینہ فیصلہ بورڈ ۵ دسمبر ۱۸۹۱ء

(۷) جس عدالت نے کہ حسب دفعہ ۳۵ ایکٹ ہذا حکم بیدخلی کا دیا ہو وہ وجہ موجہ ظاہر ہونے پر اپنی کارروائی کی نظر ثانی کر سکتی ہے - مسماۃ رنجور کنور بنام مہندر سنگھ فیصلہ بورڈ ۲۱ مارچ ۱۸۹۹ء -

(۸) جو شخص صرف جزو اراضی کاشت کے لگان کا مستحق ہو وہ بیدخلی اسامی کی حسب دفعہ ۳۵ نہین کرا سکتا - لیگل ریممبرنسر جلد ۱ ص ۸۱ ستھو اب صاحب کلکٹر جونپور -

(۹) مرتہن حفاظت کاشت کے لیے لگان جمع کر سکتا ہے - لیگل ریممبرنسر جلد ۱ ص ۱۸۱ جواہر بنام گنپت -

(ج) اس بنا پر کہ اُس نے یا کسی شخص نے جو اُسکی طرف سے قبضہ رکھتا ہو ایسی شرط کی خلاف ورزی کی ہے جو اس ایکٹ کے احکام کے خلاف نہ تھی اور جسکی خلاف ورزی سے وہ بموجب معاہدہ خاص کے جو اُسکے زمیندار کے ساتھ ہوا ہے مستوجب بیدخل کیے جانے کا ہے۔

(د) اس بنا پر کہ اُس نے اپنی کل جوت یا اُسکا کوئی جزو بہ خلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکمی پر دیا یا بہ نہج دیگر منتقل کر دیا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ فقرہ (د) کا کوئی امر آسامی بہ شرح معین سے متعلق نہ ہوگا۔

(۱۰) جو اسامی بیدخل ہوتا ہے تو درختان واقع کاشت سے بھی بیدخل ہو جاتا ہے۔ الہ ۲ الہ آباد صفحہ ۴۹۶ ۱۳ الہ آباد صفحہ ۵۶۷۔ اجودھیا بنام سیتل۔

(۱۱) لمبردار جو تنہا ڈگریدار ہو تنہا حسب دفعہ ۳۵ کارروائی بیدخلی کی کر سکتا ہے۔ فیصلہ بورڈ ۵ دسمبر ۱۸۸۴ء۔ پرسرام بنام بھولئی۔

فقرہ (ب) ۳۴ (ج) ممالک مغربی و شمالی کے مطابق ہے اسکے متعلق فیصلہ جات حسب ذیل ہین۔

(۱)۔ زمیندار نے منسوخی انتقال اور دلا پانے دخل اراضی کاشت کا دعوی دیوانی مین کیا۔ تجویز ہوئی کہ انتقال دیوانی سے منسوخ ہو سکتا ہے لیکن دخل دلانا عدالت دیوانی کے اختیار سماعت سے باہر ہے۔ گوکل داس بنام حکمت علی ویکلی نوٹس ۱۸۹۵ء ص ۲۷۱۔

(۲)۔ زمیندار نے اپنے کاشت کار واہب اور موہوب لہ پر دعوی بیدخلی کا رجوع کیا اس بنیاد پر کہ ہبہ ناجائز اور اغراض کاشتکاری کے خلاف ہے۔ واہب دعوی دائر ہونے کے بعد اور سمن پانے کے قبل مر گیا اور صرف موہوب لہ قابض اراضی جوابدہ ہوا۔ تجویز ہوئی کہ جسوقت دعوی رجوع ہوا کاشتکار زندہ تھا اور زمیندار دخل نہین پا سکتا تھا کاشتکار کی موت مابعد نے کوئی فرق نہین ڈالا دعوی ڈسمس ہونا چاہیے۔ گلزار سنگھ بنام کلیان چند ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء ص ۱۰۔ آر الہ آباد ص ۹۹۳۔

(۳)۔ دعوی بیدخلی اسامی کا اس بنیاد پر کیا گیا کہ اسامی نے کھیت مین مویشیون کے رہنے کے لیے تعمیر کی ہے۔ تجویز ہوئی کہ یہ فعل اغراض کاشتکاری کے مخالف نہین ہے اسلیے دعوی ڈسمس ہونا چاہیے۔ ہمراج بنام دمڑ سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۹۸ء ص ۱۲۰۔

(۴) اسامی کی بیدخلی اراضی کاشت سے محض اسلیے نہونا چاہیے کہ اُسنے پکا کنوان اراضی کاشت مین بنا لیا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ فعل اُس کا اراضی کاشت کے مضر اور اغراض کاشتکاری کے خلاف ہے یا نہین۔ باسی بنام ناصر علی ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء ص ۲۔

(۵) اسامی نے درخت اپنے اراضی کاشت مین نصب کیا۔ تجویز ہوئی کہ وہ کل اراضی کاشتکاری سے نہ محض جزو سے بیدخلی کے لائق ہے۔ بھولئی بنام رام سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء ۱۴۰۶۔

(۶) ایک اسامی پر دعوی بیدخلی بربنای تعمیر جدید کیا گیا اسامی نے زمیندار مدعی کی زمینداری سے انکار کیا زمیندار نے اپیل دوم مین یہ حجت کی کہ اسامی نے زمیندار کے حق سے منکر ہو کر خوا دکو مستوجب بیدخلی کر دیا۔ تجویز ہوئی کہ اس نوبت مقدمہ مین یہ حجت سُنی نہ جائیگی۔ منظر حسین بنام حرمت اللہ ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء ص ۵۔

(ب) بر رپورٹ کمیٹی یہ ہے بجاے الفاظ اُسی جوت کے الفاظ اُس جوت اِس غرض سے قایم کیے ہین کہ بیدخلی اُس جوت پر محدود رہے جسپر فعل یا ترک فعل متعلقہ وقوع مین آیا ہو۔

(ج) بر رپورٹ سلکٹ کمیٹی یہ تھی نے

خاص وجوہ اسامیان غیر دخیلکار کے بیدخل کیے جانے کی

دفعہ ۵۸- آسامی غیر دخیلکار علاوہ اُن وجوہ کے جنکی تصریح دفعہ عین ماسبق مین کیگئی ہے وجوہ مندرجہ ذیل مین سے بھی ایک یا زیادہ کی بنا پر مستوجب بیدخلی کا ہوگا - یعنے -

(الف) اس بنا پر کہ وہ صرف بطور ایسے آسامی کے جو سال بسال کے لئے اراضی پر قبضہ رکھتا ہے۔

(ب) اس بنا پر کہ وہ ایسے پٹہ کے ذریعہ سے اراضی پر قبضہ رکھتا ہے جسکی میعاد گزر چکی ہے یا سال زراعتی رواں کے اختتام پر یا اُس سے پہلے گذر جائیگی -

(ج) اس بنا پر کہ اُسنے ایسا پٹہ لینے سے جسمین اُسکی جوت کی تفصیلات موجودہ وقت مطابق احکام دفعہ ۹۶ کے درج تھین اور اُسکی قبولیت دینے سے انکار کیا ہے -

ضابطہ کارروائی

(الف) دربارہ بیدخلی بعلت بقایا

ضابطہ کارروائی دربارہ بیدخلی بعلت بقایاے ڈگری شدہ

دفعہ ۵۹[سہ]- جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو بربناے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۸ کے بیدخل کرنا چاہے- تو زمیندار کو لازم ہوگا کہ اُسی طریقہ کے مطابق جو ڈگری متعلقہ کے اجرا کے واسطے ہو اُس عدالت مین درخواست کرے جو اُسوقت اُسکے اجرا کی مجاز ہو-

"ہمنے فقرہ (ج) مین الفاظ "یا کسی شخص نے جو اُسکی طرف سے قبضہ رکھتا ہو" داخل کردیے ہین- کیونکہ اسامی بصورت کسی ایسی خلاف ورزی کے جو اُس کا اسامی شکمی اُس قسم کی کرے جس کا ذکر فقرہ مذکور مین ہے مستوجب بیدخلی ہے"

سلہ- بجاے دفعہ ۳۶ کے یہ دفعہ ہے لیکن دفعہ ہذا اور دفعات مابعد کے احکام دفعہ ۳۶ مذکور کی کارروائیون سے بالکل جدا ہین اب بجاے اطلاعنامہ جاری ہونے کے نالش ہوگی اور ایک سال کے جوتار کا بھی بیدخل کردینا زمیندار کے اختیار کامل سے باہر ہوگا-

سلہ- قبل از وقت بیدخلی کا سامان کرنا اسلیے ہے کہ وقت پر انتظار نکرنا پڑے-

سہ- رپورٹ سلکٹ کمیٹی کی اس دفعہ پر حسب ذیل تھی

"ہم نے ذکر ایسے پٹہ کا جسکی میعاد نگذرچکی ہو ترک کردیا ہے کیونکہ اسکی کوئی ضرورت نہین تھی"

"دفعہ ہذا و. دفعات ۶۰ و ۶۱ دفعہ ۳۵-

سابق کے اجرا مین اس کے متعلق فیصلجات کا ذکر دفعہ ۵۷ الف کے ذیل مین تصریح کیا گیا ہے اعادے کی ضرورت نہین ہے۔

لیکن علاوہ فیصلجات مذکورہ زیر دفعہ مذکور کے مفصلۂ ذیل فیصلون کا دیکھنا بھی باعث بصیرت ہوگا۔

(۱) بمقدمہ کشن نرائن بنام بشمبھر نرائن لیگل رمیمبرنسر جلد ۱ صفحہ ۳۹ تجویز ہوئی کہ جب اراضی مشترکہ مین کوئی حصہ دار بقدر اپنے حصہ کے ڈگری بقایا لگان کی پائے تو ایسی ڈگری مین وہ کارروائی بیدخلی نہین کرسکتا کیونکہ وہ اراضی جسکے بابت ڈگری ہوئی تھی معین نتھی

(۲) بمقدمہ روپ امیر بنام شیو دیال لیگل رمیمبرنسر جلد ۱ صفحہ ۴۰ یہ تجویز ہوئی کہ زمیندار ڈگری دار کو تعمیل اطلاعنامہ دفعہ ۳۵ کا کامل ثبوت دینا چاہیے اور نیز یہ کہ کارروائی دفعہ ۳۵ کا اصل منشا بیدخل کرنا نہین ہے بلکہ سہولت ادائے لگان مین بہم پہونچانا ہے-

اسامی پر اطلاعنامہ جاری کرایا جائیگا

دفعہ ۶۰۔ درخواست[سلہ] کے موصول ہونے پر عدالت آسامی پر ایک اطلاعنامہ کی تعمیل کرائے گی جسمین وہ رقم مندرج ہوگی جو بموجب اُس ڈگری کے جسکی بابت وہ مستوجب بیدخلی ہے واجب الوصول ہے اور آسامی کو یہ حکم ہوگا کہ اُس اطلاعنامہ کی تعمیل سے پندرہ دن کے اندر رقم مذکور عدالت مین ادا کرے یا وجہ ظاہر کرے کہ وہ اپنی جوت سے کیون بیدخل نہ کیا جائے۔

بقایا کے ادا نہ کیے جانے کی حالت مین بیدخلی

دفعہ ۶۱۔ اگر وقت[سلہ] مذکور کے اندر یا ایسے زائد وقت کے اندر جسکا دینا بربنائے ایسی وجوہ کے جو قلمبند کیجانی چاہئین عدالت مناسب سمجھے رقم مذکور اس طرح ادا نہ کی جائے یا اگر اُسکے ادا کیے جانے کی اطلاع عدالت مین مطابق احکام دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ[سلہ] دیوانی کے نہ کی جائے یا اگر آسامی وجہ اس امر کی کہ وہ حکم کیون صادر کیا جانا چاہیے ظاہر کرنے سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کا حکم دے مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی کوئی دعوی بابت ترقیات حیثیت اراضی کے کرے تو اُس دعوی کی تحقیقات کی جائے گی اور عدالت کو لازم ہوگا کہ نسبت تعداد اُس معاوضہ کے جو ترقیات حیثیت اراضی کی بابت اسامی کو قابل ادا ہو اپنی تجویز قلمبند کرے۔

لیکن واضح رہے کہ اس فیصلہ کا آخری جز اب بیکار ہو گیا کیونکہ اس ایکٹ مین بیدخلی لازمی کر دی گئی ہے۔ دیکھو "لازم ہو" دفعہ ۶۱ ایکٹ ہذا۔

(۳) ڈگری کالعدم ہو جائے تو کارروائی دفعہ ۵۳ کی کالعدم قرار دیے جانے کے لایق ہے خوب سنگھ بنام امین خان فیصلہ بورڈ ۲۴ نومبر ۱۸۹۴ء

کوئی روپیہ جس کا ادا کرنا کسی میعاد کے اندر لازم ہے اگر اُسکے جمع کرنے کی درخواست اندر میعاد گذر جائے اور کارروائی سرشتہ کی وجہ سے جمع کرنے مین تاخیر ہو تو ایسے روپیہ کا جمع کرنا اندر میعاد متصور ہوگا۔ کھدیرن بنام گنیش پرشاد۔ لیگل رمیمبرنسر جلد ۱ صفحہ ۱۴۱۔

(۴) کاشت مشترکہ کے کسی ایک جوتار پر ڈگری ہو تو اُس سے زمیندار دفعہ ۵۳ کی کارروائی نہین کر سکتا کیونکہ اُس اسامی کا کوئی حصہ معین نہین ہے۔ صاحب کلکٹر جونپور۔ لیگل رمیمبرنسر جلد ۱ صفحہ ۸۲

سلہ۔ اس دفعہ کے متعلق رپورٹ سلکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے۔

"بعد الفاظ "ڈگری کے" کے ہمنے الفاظ "جسکی بابت وہ مستوجب بیدخلی ہے" اس غرض سے داخل کر دیئے ہین کہ یہ دفعہ اُس ترمیم سے منطبق ہو جائے جو ہم نے دفعہ ۵۷ کے فقرہ (الف) مین کی ہے"۔

سلہ۔ اس دفعہ پر رپورٹ سلکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی۔

"اس دفعہ مین جیسی کہ وہ مرتب ہوئی تھی وہ زائد مہلت جو عدالت بقایا لگان کے ادا کرنے کے واسطے دیسکتی ہے سال زراعتی تک محدود کر دی گئی تھی۔ اس حکم سے بہت سختی ہونا ممکن تھا کیونکہ ممکن ہے کہ عدالت ایسی درخواست حسب دفعہ ۵۹ کے متعلق کارروائی کرتی ہو جو اختتام سال کے چند ہی روز پہلے داخل کی گئی ہو۔ لیکن زائد مہلت دینے مین مناسب سے زیادہ آزادی کو روکنے کی غرض سے ہم نے یہ حکم درج کر دیا ہے کہ عدالت کو مہلت دینے کے بابت اپنے وجوہ بھی قلمبند کرنے ہونگے اور اس امر کی نسبت اپیل کمشنر کے حضور مین اس حالت مین بھی پیش ہو سکیگا جبکہ حکم کسی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول نے صادر کیا ہو دیکھو دفعہ ۱۹۲

سلہ۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء۔

اگر معاوضہ اُس رقم سے جو آسامی سے بطور بقایا یا اُس لگان کے۔ خواہ اُس کی نسبت ڈگری صادر ہو چکی ہو یا نہ ہو چکی ہو۔ جو اُسکی جوت کی بابت ہو۔ واجب الوصول ہو بشمول خرچہ کے (اگر کچھ ہو)۔ زیادہ ہو تو اُسکی بیدخلی کا حکم اس امر پر مشروط ہوگا کہ زمیندار رقم بقیہ یافتنی آسامی کو اُس مدت کے اندر جسکی عدالت ہدایت کرے ادا کر دے۔

اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہ ہو جو آسامی سے حسب مصرحہ بالا قابل وصول ہو تو آسامی بیدخل کیا جائیگا لیکن وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اُس معاوضہ کو جو اُسکا یافتنی تجویز کیا جائے کسی ایسے دعوی بقایا سے لگان مین بشمول خرچہ (اگر کچھ ہو) مجرا کرے جو اُسکے اوپر زمیندار نے کیا ہو۔

یہ بھی شرط ہے کہ اگر ایسا دعوی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی عدالت مین کیا جائے تو سٹار ایسی لازم ہوگا کہ اُس درخواست بیدخلی کو اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر کے پاس بغرض تصفیہ ارسال کرے۔

دفعہ ۶۲۔ دفعات ۷۱ لغایت ۷۸ کے احکام جہان تک ہو سکے کل ایسی کارروائیون سے متعلق ہونگے جو دفعہ ۵۹ کے بموجب ہون۔

دفعات ۷۱ لغایت ۷۸۔ ایسی کارروائیون سے متعلق ہونگی

نظائر متعلقہ	
سلہ۔ تارک چندر بنام دوندرو ناتھ ان ۹ کلکتہ ۸۳۱۔ یہ طے پایا کہ چند ڈگریدارون مین سے ایک کو عدالت سے باہر مدیون ڈگری روپیہ ادا کرے اور یہ دینا تمام ڈگریدارون کے نفع کے لیے نہو تو عدالت تصدیق نکرے گی اور سلطان محی الدین بنام سول سو الال الر ۵ مدراس ۲۴۳ یہ طے پایا کہ بقدر حصہ اُس ڈگریدار کے تصدیق ہو جائیگی۔ سلہ۔ حسب مد ۱۷۳ الف ایکٹ میعاد سماعت ضمیمہ ۲ تاریخ ادا سے ۹۰ یوم کے اندر درخواست اس دفعہ کے مطابق گذرنا چاہیے ورنہ درخواست مین تمادی عارض ہوگی	دفعہ ۲۵۸۔ اگر کوئی مبلغ جو ڈگری کی روسے واجب الادا ہو عدالت سے باہر ادا کیا جائے یا شئے ڈگری شدہ کل یا جزو کا تصفیہ حسب رضامندی ڈگریدار کے اور طور پر ہو جائے یا اگر کوئی مبلغ براہ تکمیل کسی ایسے اقرار کے دیا جائے جس کا ذکر دفعہ ۲۵۷ (الف) مین ہوا ہے تو ڈگریدار کو لازم ہے کہ ایسے مبلغ کے ادا ہونے یا ایسے تصفیہ کے وقوع مین آنے کی اطلاع اس عدالت مین کر دے جس سے ڈگری کا اجرا متعلق ہو۔ مدیون ڈگری کو بھی اختیار ہے کہ ایسے مبلغ کے ادا یا تصفیہ کی وقوع سے عدالت کو مطلع کرے اور عدالت سے درخواست واسطے جاری ہونے نوٹس بنام ڈگری دار بدین مضمون کرے کہ نامبردہ ایک تاریخ مقررہ عدالت کو حاضر ہو کر اس بابت کی وجہ ظاہر کرے کہ ایسا ادا یا تصفیہ کیون بلفظ تصدیق شدہ قلمبند نکیا جاوے اور اگر بعد تعمیل باضابطہ ایسے نوٹس کے ڈگریدار تاریخ مقررہ کو حاضر نہو یا حاضر ہو کر وجہ اسکی ظاہر نہ کرے کہ ایسا ادا یا تصفیہ کیون بلفظ تصدیق شدہ قلمبند نکیا جاوے تو عدالت اسکو قلمبند کر لیگی۔ تاوقتیکہ ایسی ادا یا تصفیہ کی حسب مذکورہ بالا تصدیق نہ ہو کسی عدالت جاری کنندہ ڈگری مین زر ڈگری کا ادا یا تصفیہ ہونا مسموع نہوگا۔

سلہ یعنے کچھ اسامی کا ترقی اراضی کی مد مین قابل ملنے جب بھی وہ بیدخل ہوگا کیونکہ یہ یافتنی اُسکی بغیر کارروائی بیدخلی کے زمیندار پر واجب الادا نہو تی۔

سلہ۔ بجاے دفعات ۴۱ و ۴۲ کے ہے۔

(ب) دربارہ بیدخلی بربناے وجوہ دیگر

بیدخلی کی نالشین کب دائر کیجائینگی

دفعہ ۶۳- (۱) جب[۱] کوئی زمیندار چاہے کہ کسی آسامی کو سوائے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۷[۲] کے کسی اور وجہ کی بنا پر بیدخل کرے تو اُسکو لازم ہوگا کہ نالش[۳] کی کارروائی کرے - لیکن کوئی نالش واسطے بیدخلی آسامی غیر دخیلکار کے بربنا ر وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸ دائر نہ کی جائے گی الا درمیان تیسوین تاریخ ماہ جون اور پہلی تاریخ ماہ اکتوبر کے۔

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ تحتی (۱) کے جائز ہے کہ کوئی نالش بیدخلی درمیان اکتیسوین تاریخ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء اور پہلی تاریخ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کے دائر کی جائے۔

کاشت شکمی رکھنے والے اور دیگر منتقل الیہم کب مدعا علیہم بنائے جائینگے

دفعہ ۶۴- (۱) کسی نالش[۴] مین جو بیدخلی کے واسطے ہو۔

(الف) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش کاشت شکمی رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کے کسی ایسے فعل یا ترک فعل یا نقص شرط کی بنا پر کیجاے جس سے آسامی کی بیدخلی لازم آتی ہو - یا

(ب) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش بربنا وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵۷ کے کیجائے لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بطور فریق نالش شامل کیا جاسے۔

---

[۱] بجاے دفعہ ۳۸ کے ہے۔

سلکیٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-

"ہم نے اس دفعہ کی عبارت اس طور پر بدل دی ہے کہ اس دفعہ کا تعلق پچھلی اور اگلی دفعہ سے قائم ہوجائے وجوہ مندرجہ فقرات (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۵۶ کی بنا پر اسامیون کی بیدخلی کے واسطے نالشات کا دائر کیا جانا اُن تاریخون پر محدود نہین کیا جاسکتا ہے جو اس دفعہ مین مذکور ہین - کیونکہ ایسا کرنے کا یہ اثر سکتا تھا کہ جو میعاد سماعت ایسی نالشون کے لیے مقرر ہوگئی ہے وہ گھٹ جاتی اور آسایش و آسانی کے لحاظ سے بھی یہ امر ضروری نہین ہے کہ ایسی نالشین ماہ جولائی و اگست و ستمبر مین دائر کیجائین - (مگر دفعہ ۵۷ کے بموجب اسامیان غیر دخیلکار کی بیدخلی کی نالشون کی صورت علیحدہ ہے - یہ امر بہت مناسب ہے کہ اسامی کو زمیندار کے اس قصد کی کہ وہ اُسکو بیدخل کرانا چاہتا ہے بہت پہلے سے اطلاع دیجاے اور ایسی نالشات ایسے وقت مناسب مین دائر کیجائین کہ عدالتین اُنکی نسبت موسم سرما مین تحقیقات کرسکین اور اُنکو سال زراعتی کے ختم ہونے سے پہلے فیصل کرسکین - لیس اس دفعہ مین جیسی کہ وہ ترمیمات کرکے اب قائم کی گئی ہے اسکے مطابق احکام درج ہین"

[۲] اسکے متعلق کارروائیان دفعات ۵۹ لغایت ۶۲ مین مندرج ہین۔

[۳] پہلے اطلاعنامہ حسب دفعہ ۳۶- ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء جاری ہوتا تھا اور اب نالش کرنا ہوگا۔

[۴] بجاے دفعہ ۲۱۰ کے ہے۔ رپورٹ کمیٹی:

"ہمنے اس دفعہ کی عبارت بدل دی ہے - نالشات حسب فقرات (ب) و (ج) دفعہ (۵۶) مین اگر فعل یا ترک فعل یا خلاف ورزی شرط کی اسامی شکمی سے وقوع مین آئے اور کل نالشات حسب فقرہ (د) دفعہ مذکور مین یہ ضروری ہے کہ اسامی شکمی (یا دیگر منتقل الیہ) نالش کا فریق ہو اور اسکی نسبت دفعہ تحتی (۱) مین حکم درج ہے - کل دیگر نالشات بیدخلی مین جائز ہے کہ ہر شخص قابض جو بذریعہ اسامی کے دعویدار ہو بطور فریق نالش شامل کرلیا جاے - ہمنے دفعہ مندرجہ مسودہ اصلی کا فقرہ (ب) اس وجہ سے خارج کردیا ہے"

(۲) کل دیگر نالشات مین جو بیدخلی کے واسطے ہون جائز ہے کہ کوئی شخص قابض جو بوساطت آسامی کے دعوی رکھتا ہو بطور فریق نالش شامل کیا جاے۔

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ خلاف ورزی شرائط وغیرہ کے

دفعہ ٦٥ - (۱) جب[1] کوئی آسامی بربنار وجوہ مندرجہ فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) دفعہ ۵٧ مستوجب بیدخلی تجویز کیا جاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے مگر عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے ایک مہینہ کے اندر یا اس سے اور زاید مہلت کے اندر جو عدالت - بربناے ایسی وجوہ کے جو قلمبند کیجانی چاہئین - دے اُس نقصان کو رفع کردے گا یا ایسا معاوضہ جو عدالت مناسب سمجھے ادا کردے گا تو سواے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجراء نہ کیا جائیگا[2]۔

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ہذا کے زمیندار کو جائز ہوگا کہ علاوہ یا بجاے نالش بیدخلی کے معاوضہ کی نالش کرے - یا مع یا بلا معاوضہ کے - حکم امتناعی کے واسطے یا مع یا بلا معاوضہ کے نقصان یا اتلاف کے رفع کرانے کے واسطے نالش کرے -

ضابطہ کارروائی بیدخلی بموجب ناجائز کاشت شکمی پر دیئے جانے یا دیگر انتقال ناجائز کے

دفعہ ٦٦[3] - (۱) جب کوئی آسامی بربناء وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵٧ کے مستوجب بیدخلی

کہ اُن صورتوں مین جو فقرہ مذکور کے ذیل مین آئینگی کاشت شکمی رکھنے والا اصل اسامی ہو جائیگا اور بطور امر لازمی اُسکے خلاف نالش کی کارروائی ہوگی"۔

[1] بجاے دفعہ ۱۴۹ کے ہے - فرق اتنا ہے کہ پہلے بیدخلی لازمی تھی اختیاری تھی اور اب لازمی ہو گئی - رپورٹ کمیٹی یہ ہے -
"ہمنے اس دفعہ کی عبارت بدل دی ہے اور بجاے دفعات تحتی (۱) و (۲) کے ایک جدید دفعہ تحتی قایم کردی ہے اور اسطرح وہ اعتراضات رفع کردیئے ہین جو نسبت عبارت دفعات تحتی مندرجہ مسودہ کے کیے گئے تھے اور حکم قانون مین کچھ تبدیلی نہین کی ہے"۔
مقدمہ شیو برن راے بنام رام دین - ویکلی نوٹس ۱۸۹٦ء ص ۱۴۵ مین تجویز ہوئی کہ اگر بیدخلی اس بنیاد پر چاہی جای کہ اسامی نے کاشتکاری منتقل کردی ہے تو عدالت حکم دیسکتی ہے کہ ایک مہینہ کے اندر انتقال منسوخ کرکے اسامی قابض اراضی ہوجاے تو بیدخلی عمل مین نہ آئے۔

[2] مثلاً دعوی بیدخلی اسامی اسلیے کیا گیا کہ اسامی نے اراضی کاشت مین گھر بنا لیا تو عدالت پر لازم ہے کہ ڈگری بیدخلی صادر کرے اگر گھر بنانا اغراض کاشت کے خلاف تھا لیکن اسکے ساتھ ہی وہ اگر یہ مناسب سمجھے کہ گھر گرادینے یا معاوضہ دینے کے بعد اسامی بیدخلی سے بچ جاے تو اچھا ہے تو وہ وجوہ لکھکر ایسا حکم دیگی اور ڈگری مین لکھدیگی کہ اسامی اندر میعاد معینہ عدالت ایسا کردے تو صرف خرچہ اُسپر جاری ہوگا -
اور ایسی صورت مین اگر اسامی شروع سے دعوی بیدخلی نکرے بلکہ تعمیر کے رکوانے کا یا انہدام کرانے کا دعوی کرے جب بھی ممکن ہے - پہلے ایسی نالش دیوانی مین ہوتی تھی اب مال مین ہوگی - دفعہ تحتی (۲) اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے -

[3] یہ دفعہ جدید ہے - اسکے متعلق رپورٹ کمیٹی حسب ذیل ہے -
"یہ دفعہ بھی بالکل بدل دی گئی ہے - یہ امر ضروری تھا کہ ایسی صورتوں کی نسبت احکام درج کیے جائین جنمین کاشت شکمی پر رکھنے والا قابض ہو اور یہ بھی ضرور تھا کہ ایسے اصل اسامی کو جو پھر دخل حاصل کرنا چاہتا ہو کاشت شکمی پر رکھنے والے کے بیدخل کرنے مین مدد دیجاے"۔

تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ آسامی - اور کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ دونون کی بیدخلی کے واسطے یا تو (کل) جوت کی نسبت یا اُسکے اُسقدر جزو کی نسبت جسکی عدالت کل حالات مقدمہ[۱] پر لحاظ کرکے ہدایت کرے - ڈگری دے - اگر وہ آسامی آسامی شکمی نہو تو عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ ڈگری کا اجراے کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ پر صرف آسامی کی درخواست پر ہو سکتا ہے - اور یہ کہ اگر آسامی اُس طور پر کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ کو بیدخل کروے اور اُس عرصہ کے اندر اور ایسی شرائط پر جو عدالت مناسب سمجھے اُس اراضی کا دخل پھر حاصل کرے جس سے کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بیدخل کیا گیا ہو تو ڈگری کا اجرا آسامی پر نہ کیا جائیگا الا بہ تعلق[۲] خرچہ کے -

(۲) اگر آسامی بذریعہ اجراے ڈگری کے اپنی جوت کے صرف ایک جزو سے بیدخل کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ لبعد کرنے مناسب کمی کے بابت اُس جزو جوت کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہو وہ لگان مقرر کرے جو لبقیہ جوت کی بابت قابل ادا ہو -

دفعہ ۶۷[۳] - (۱) جب کوئی زمیندار بموجب دفعہ ۵۸ کے کسی ایسے آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش کرے جو بموجب ایسے پٹہ رجسٹری شدہ کے قابض ہو جسکی میعاد سات سال سے کم نہ ہو یا جو لبعد گزر جانے میعاد ایسے پٹہ کے قابض چلا آتا ہو -

ضابطہ کارروائی بصورت نالش بیدخلی ایسے اسامی کے جو بموجب پٹہ رجسٹری شدہ کے جسکی میعاد سات سال سے کم نہو قابض ہو

تو اگر آسامی یہ عذر کرے کہ بیدخلی کی نالش درحقیقت اس وجہ سے کی گئی کہ اُس نے اپنے لگان کے اضافہ پر رضامند ہونے سے انکار کیا ہے اور (اگر) یہ امر متنازعہ اُسکے موافق فیصل کیا جائے -

تو عدالت کو لازم ہوگا کہ یہ تحقیقات کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا - اُن لگانون کا لحاظ کرکے

[۱] - یعنی یہ ضرور نہین ہے کہ خواہ مخواہ اپنی کل جوت سے اسامی بیدخل کر دیا جاوے محض اس لئے کہ اُسنے اپنی جوت کا ایک جز منتقل کیا ہے - پہلے اس بارے مین اختلاف آرا تھا مختلف طور پر فیصلے ہوتے تھے اب صاف طور پہ حکم ہو گیا کہ تمام حالات پر لحاظ کرنے کے بعد مناسب ہو تو عدالت کل جوت سے اسامی کو بیدخل کرے یا اُسکے ایک جزو سے - بیدخل کرے -

[۲] - زیر دفعہ ۷۶ جو تمثیل سمجھانے کے لیے درج کی گئی ہے - اُس کا پڑھنا اس دفعہ کے سمجھنے مین بصیرت عطا کریگا

[۳] - یہ دفعہ جدید ہے اسکے متعلق رپورٹ کمیٹی ذیل دیباچہ مؤلف درج ہے -

جو آسامیان غیر دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدہ والی کی قرب جوار کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہین۔ اضافہ لگان کا دعوی واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے یا نہین۔

(۲) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعوی واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اضافہ مذکور کی تعداد مقرر کردے اور ایسی صورت مین عدالت آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری صادر کرے گی مگر اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے گی کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے پندرہ روز کے اندر عدالت مین اس امر کی اطلاع کرے کہ نامبردہ اس طور کے مقرر کیے ہوئے اضافہ لگان کے ادا کرنے پر رضامند ہے تو سوائے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا نہین کیا جائیگا۔

(۳) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعوی واجبی طور پر اور انصافاً نہین کیا جا سکتا ہے تو اُسکو لازم ہوگا کہ اُس نالش بیدخلی کو خارج کردے۔

ایسی نالش مین ڈگری کا اثر

دفعہ ۶۸ - جب[۵۲] دفعہ ۶۷ کے احکام کے بموجب اضافہ لگان مقرر کردیا گیا ہو اور آسامی اسپر رضامند ہوگیا ہو یا بیدخلی کی نالش خارج کردی گئی ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اُس لگان پر جسمین اس طرح اضافہ کردیا گیا ہو یا اُس لگان پر جو اُسوقت تک قابل ادا تھا جیسی کہ صورت ہو۔ مدت سات سال تک اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے جو تاریخ ارجاع نالش کے عین مابعد واقع ہو یا اس سے اور زیادہ ایسی مدت تک جس پر فریقین رضامند ہون اپنی جوت پر قابض رہے۔ اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے اُس آسامی کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ایسے رجسٹری شدہ پٹہ کے بموجب جو مدت مذکور کے لیے ہے قابض ہے۔

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ نہ قبول کرنے پٹہ اور نہ حوالہ کرنے قبولیت

دفعہ ۶۹ - جب[۵۳] کوئی آسامی بر بنا وجہ مندرجہ فقرہ (ج) دفعہ ۵۸ مستوجب بیدخلی

---

[۵۲] - یہ دفعہ جدید ہے اور اس نئے ایکٹ کے اہم دفعات سے ہے اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی ذیل دیباچہ مؤلف ہے۔

[۵۳] - یہ دفعہ جدید ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ حسب ذیل ہے۔

"ہمنے یہ دفعہ بہ تعلق طرز اُس ڈگری کے جو ایسے مقدمات مین صادر کیجائیگی بدل دی ہے۔ چونکہ آسامی نے اپنے آپکو مستوجب بیدخلی کا کردیا ہے اسوجہ سے ڈگری بیدخلی کیواسطے ہونی چاہیے۔ مگر عدالت کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ اپنی رائے تمیزی سے آسامی کو زائد اختیار اُس پٹہ کے قبول کرنیکا جو اُسکو دیا جاتا ہو اور اس طرح بیدخلی سے محفوظ رہنے کا دے"

[۵۴] یعنے پٹہ نہ لکھنے کی وجہ سے اسکے سمجھنے مین نوٹ زیر دفعہ ۶۵ مدد دے گا۔

تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے مگر اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ اگر تاریخ ڈگری سے پندرہ دن کے اندر یا ایسی اور زاید مہلت کے اندر جو عدالت دے آسامی پٹہ لے لیگا اور اُسکی قبولیت حوالہ کر دے گا تو سوائے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا نہ کیا جائیگا۔

ترقیات حیثیت اراضی کا دعوے قبل بیدخلی فیصل کیا جائیگا

دفعہ ۷۰ - ۱ (۱) باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا مین قبل ازین درج ہو کسی نالش مین آسامی کی بیدخلی کی ڈگری نہین کی جائیگی تاوقتیکہ ایسے دعوی کی جو اُسنے بابت ترقی حیثیت[۲] اراضی کے کیا ہو تحقیقات نہ ہو جائے اور عدالت اُس رقم معاوضہ کی نسبت (اگر کچھ ہو) جو آسامی کو اُسکی بابت واجب الادا ہو تجویز قلمبند نہ کر دے۔

(۲) اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ ہو جو زمیندار کو بابت بقایا ے لگان کے معہ خرچہ کے (اگر کچھ ہو) آسامی سے قابل وصول ہو تو ڈگری بیدخلی اس امر پر مشروط ہوگی کہ وہ رقم بقیہ جو آسامی کو یافتنی ہو اُس مدت کے اندر جسکی عدالت ہدایت کرے ادا کر دی جائے۔

(۳) اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہ ہو جو حسب مندرجہ بالا آسامی سے قابل وصول ہو تو آسامی بیدخل کر دیا جائیگا مگر وہ مستحق اس امر کا ہوگا کہ اُس معاوضہ کو جو اُسکا یافتنی تجویز کیا گیا ہو کسی ایسے دعوی بقایا ے لگان بشمول خرچہ (اگر کچھ ہو) مین مجرا کرے جو اُس پر زمیندار نے کیا ہو۔

بیدخلی کا عمل مین لانا

قبضہ دلایا جاتا

دفعہ ۷۱ - (۱)[۳] ہر ڈگری یا حکم بیدخلی کا اجرا اس طرح کیا جائیگا کہ زمیندار کو اراضی کا قبضہ دلایا جائیگا اور کوئی شخص جو بوساطت آسامی کے دعوی رکھتا ہو مستحق اسکا نہ ہوگا کہ اراضی پر دخیل رہے

---

[۱] - رپورٹ سلیکٹ کمیٹی اسکے متعلق یہ تھی :- "اس طور پر تبدیل کر دی گئی ہے کہ اُسکی مطابقت اُسی قسم کے احکام مندرجہ دفعہ ۶۱ سے ہو جائے جو دفعہ اُس صورت سے متعلق ہے جبکہ اسامی بوجہ نہ ادا کرنے اُس بقایا لگان کے بیدخل کیا جائے جسکی ڈگری اُسپر ہوئی ہو - جہانتک کہ ترقیات حیثیت اراضی کے معاوضہ کے مسئلہ کو تعلق ہے یہ دونون صورتین ایک ہی قسم کی ہین -

[۲] - باب ۶ کتاب ہذا دیکھو -

[۳] - بجائے دفعہ ۱۵۳ کے ہے اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے :- "ہمنے ایسی بیدخلیونکو جو بذریعہ حکم حسب دفعہ ۶۱ ہون اس دفعہ کے احکام کے ذیل مین داخل کر دیا ہے - دفعہ تحتی (۲) مین ہم نے یہ بابت صاف طور سے ظاہر کر دی ہے کہ قبضہ دلانے مین مزاحمت کی صورت مین عدالتہاے فوجداری صرف اُس حالت مین دست اندازی کریگی جبکہ مزاحمت ایسے شخص کی طرف سے ہو

بجز اسکے کہ اُسکا ذیل رہنا ایکٹ ہذا کے احکام کے خلاف نہ ہو۔

(۲) اگر قبضہ دلانے مین کوئی ایسا شخص جو ڈگری یا حکم بیدخلی کا پابند ہو مزاحمت کرے تو مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ حصہ ضلع کو لازم ہوگا کہ عدالت کی درخواست پر قبضہ دلا دے۔

ڈگری کس صورت مین جاری نہین کیجائیگی

دفعہ ۲۱ – اگر زمیندار آسامی کو اراضی پر دخل قایم رکھنے کی صریحاً بذریعہ تحریر اجازت دیدے تو ڈگری جاری نہین کی جائیگی اور جو عہدہ دار آسامی کو بیدخل کرنے کے واسطے متعین کیا گیا ہو اُسکو لازم ہوگا کہ اپنے نام کے وارنٹ کو بلا تعمیل مع اجازت نامہ مذکور کے عدالت جاری کنندہ وارنٹ کے پاس واپس کردے۔

بیدخلی کس وقت سے اثر پذیر ہوگی

دفعہ ۲۲ – (۱) ہر بیدخلی جو بابت اجراے ڈگری بیدخلی کے ہو اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جو تاریخ ارجاع نالش کے عین مابعد واقع ہو۔
مگر شرط یہ ہے کہ اگر ڈگری تاریخ یکم جولائی مذکور سے پہلے صادر نہ کی گئی ہو تو بیدخلی اُس تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جس پر ڈگری کا اجرا کیا جاے۔

جس پر کارروائی بیدخلی کی پابندی لازم ہو جب مزاحمت ایسے شخص کی طرف سے ہو جو کارروائیات بیدخلی مین فریق نہ تھا تو عدالت فوجداری کی مداخلت جائز نہ ہوگی۔

جب ڈگریدار کو دخل باضابطہ دلادیا گیا مگر مدیون بدستور قابض رہا تو اب پھر دخلدہانی بصیغہ اجراے ڈگری نہین ہوسکتی الر ۳۴ – الہ آباد – ۴۸ گوپال داس بنام ٹھاکر سنگھ

سلہ – بجاے دفعہ ۴۱ کے ہے اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی یہ تھی:–

"ہمنے صریح طور پر یہ حکم درج کردیا ہے کہ وہ تحریری اجازت جسکی نسبت یہ ظاہر کیا جاے کہ زمیندار نے دیا ہے وارنٹ کے ساتھ اُس حالت مین منسلک کردیا جاے جبکہ وارنٹ بلا تعمیل واپس کیا جاے تاکہ اگر زمیندار اجازت نامہ سے انکار کرے تو اُسکی نسبت اپنا عذر ثابت کرے لیکن اصل دفعہ یا رپورٹ سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ تحریر بحیثیت زمیندار پیش کیجاے اور بالخصوص جب عہدہ دار کو اسکی اصلیت مین شبہہ ہو تو اُسے کیا کرنا چاہیے۔

(۱) جب زمیندار اطلاعنامہ بیدخلی دفعہ ۳۶ – ایکٹ لگان کاشتکار تابع مرضی پر جاری کرے اور بعد تعمیل اطلاعنامہ مذکور کے اُسکی بیدخلی کے لیے کوئی اور کارروائی مزید نکرے اور اسامی بدستور کاشت کرتا رہے تو تجویز ہوئی کہ اُسکے تسلسل کاشت مین کچھ خلل واقع نہین ہوا اور کاشتکار مدت کاشت ما قبل اطلاعنامہ اپنی میعاد کاشت مین شمار کرسکتا ہے لیگل ریممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۸۰ ستہا بنام ٹھاکر پرشاد

(۲) کارروائی حسب دفعہ ۳۶ – ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء عمل مین آئی لیکن کاشتکاران کو اراضی متنازعہ پر قابض رہنے کی اجازت دیگئی زمینداران نے یہ بحث کی کہ کاشتکاران نے بذریعہ تحریر قبولیت ہاے جنمین کاشتکاران موصوف نے اضافہ لگان منظور کیا قابض کاشت رہے یہ قبولیت دستخطی کاشتکاران نہ تھین – تجویز ہوئی کہ گو قبولیت ہاے صحیح طور سے تحریر ہوئی ہون یا نہون مگر حقوق کاشتکاران بذریعہ فقرۂ اخیر دفعہ ۴۱ محفوظ تھے اور چونکہ بعد مین اُنکو حق دخیلکاری حاصل ہوگیا اس وجہ سے بیدخلی حسب دفعہ ۳۶ – ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء نہین ہوسکتی – فیصلہ بورڈ مورخہ ۲۵ – اگست و ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۵ء نرسنگھ پرشاد بنام راماتہ

سلہ – یہ بجاے دفعہ ۴۳ کے ہے – اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:–

دفعات ۲۲ لغایت ۲۶ اُس تاریخ کے تجویز کرنیمین جس پر بیدخلیان اثر پذیر ہونی چاہیین اس امر کی ضرورت ہے کہ درمیان اُن بیدخلیون جو بذریعہ ڈگری ہوتی ہین اور اُن بیدخلیون کے جو بموجب حکم حسب دفعہ ۲۱ کی ہون فرق قائم کیا جاے اور دفعہ ۲۲ کی عبارت

(۲) ہر بیدخلی جو باجرائے کسی حکم حسب دفعہ ۶۱ کے ہو اُس تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جس پر حکم کا اجرا کیا جائے۔

اسامی کا حق بصورت بےدخلی استعمال کی بابت

دفعہ ۷۴ - تاوقتیکہ بیدخلی اثرپذیر نہو جائے آسامی کو بغرض پیدا کرنے اور محافظت کرنے اور جمع کرنے اور اُٹھائے جانے فصل یا اور پیداوار ہائے زمین کے اراضی کے استعمال کا حق رہیگا۔ لیکن وہ درصورت نہونے کسی ایسے معاہدہ یا رواج مختص المقام کے جو خلاف اسکے ہو مستحق اس امر کا نہوگا کہ کوئی درخت جو اُسکی جوت پر ہوں کاٹے یا اُٹھائے جائے۔

حق فصل کی نسبت جب بیدخلی اثرپذیر ہوجائے

دفعہ ۷۵ - (۱) اگر اُس تاریخ پر جسپر کہ بیدخلی اثرپذیر ہوگی اراضی پر ایسی فصل یا اور پیداوارین ہوں جو جمع نہ کی گئی ہوں تو زمیندار اگر چاہے اُنکو خرید سکیگا اور جب وہ اُنکی قیمت آسامی کو دینے کے واسطے فوراً پیش کرے تو آسامی کا حق بنسبت اُس فصل یا اور پیداوارون کے اور اراضی کو بغرض اُنکی محافظت اور جمع کرنے اور اُٹھائے جانے کے استعمال کرنے کے جاتا رہیگا۔

(۲) اگر زمیندار اُسکو خریدنا نہ چاہے تو آسامی اس امر کا مستحق ہوگا کہ اُس اراضی کو حسب مذکورہ بالا اور زیادہ مدت کے واسطے اُس وقت تک استعمال کرے جب تک کہ فصل یا دیگر پیداوار جمع نہ کرلی جائے اور اُٹھا نہ لیجائے اور اُسکی بابت مناسب لگان ادا کرے۔

فصل کی قیمت کی بابت نزاع کا تصفیہ

دفعہ ۷۶ - (۱) درصورت نزاع کے بنسبت قیمت فصل یا اور پیداوارون کے جنکا خریدنا زمیندار کو بموجب دفعہ تحتی (۱) دفعہ ۷۵ کے چاہے زمیندار یا آسامی کو جائز ہے کہ

سے یہ پایا جاتا ہے کہ اُسکا منشا قسم اول الذکر کی بیدخلیوں سے متعلق کیا جانا مقصود تھا۔ اور ہماری رای مین یہ صحیح ہے۔ درخواست حسب دفعہ ۵۹ سال کے کسی وقت داخل کیجا سکتی ہے اور احکام بیدخلی حسب دفعہ ۶۱ کا ایسے وقت صادر ہونا ممکن ہے جبکہ سال زراعتی کو شروع ہوے بہت تھوڑا عرصہ گذرا ہو۔ جو اسامی اپنا لگان ادا نکرسکتا ہو اور جسکے پاس غالباً جوت کی کاشت جاری رکھنے کا سامان نہین ہے اُسکی نسبت یہ امر مفید نہوگا کہ وہ بقیہ موسم اور اُسکے لگان کی بابت بدستور ذمہ دار رکھا جائے۔ اور دوسرے پہلو پر لحاظ کرنے سے زمیندار کے حق مین یہ امر قرین انصاف نہوگا کہ ایسی صورت مین وہ اراضی متعلقہ کی کاشت کا جدید انتظام کرنے سے باز رکھا جائے جنمین اس امر کا اندیشہ ہے کہ علاوہ اُس بقایا کے جو وہ وصول نہین کرسکتا اُسکو اور ایک سال کے لگان کا نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ مگر سامیان غیر دخیلکار کی بیدخلی کی نالشین کسی اپریل یا مئی مین بمنشا منتشر ایکٹ ہذا نہین کیجاسکتی ہین زیادہ تر صورتون مین ان نالشات کا تصفیہ ۳۰ جون آیندہ تک ہوجایا کریگا اور اس تاریخ سے پہلے بیدخلی کو اثرپذیر ہونے کی اجازت دینے سے سوائے دقت کے اور کچھ نہوگا۔ اسکے ساتھ ہی ہماری یہ رای ہے کہ اگر کسی وجہ سے مقدمہ کا تصفیہ سال زراعتی کے ختم ہونے کے وقت تک ہوجائے (اور ایسا کم اتفاق ہوا کریگا) تو بیدخلی ڈگری کا اجرا ہونے کے وقت سے اثرپذیر ہونی چاہیے اور اس حالت مین اسامی کا حق فصل کی نسبت بوجب دفعات ۷۴ لغایت ۷۶ محفوظ رہیگا (ان پچھلی صورتون مین) اسامی کو کافی وقت پہلے سے اطلاع مل چکی ہوگی اور اگر وہ نئے سال کی کاشت شروع کردیگا تو یہ امر غیر واجبی ہوگا کہ وہ اپنے فعل کے نتیجے برداشت کرنیکا ذمہ دار کیا جائے۔

ہمنے اسی کے مطابق ان دفعات مین ترمیم کردی ہے"۔

۱ - بجائے دفعہ ۴۲ کے ہے۔

اسکی نسبت تصفیہ ہو جانے کے واسطے نالش کرے۔

(۲) عدالت کو لازم ہوگا کہ یا تو قیمت پیش کردہ کو بحال رکھے یا اُس قدر قیمت تجویز کرے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف سمجھے اور رقم مذکورہ کے ادا کرنے کے واسطے ڈگری صادر کرے

(۳) جائز ہے کہ اگر کچھ لگان بابت اُس جوت کے جس سے آسامی بیدخل کر دیا گیا ہے اُس آسامی سے قابل وصول ہو تو اُسکو زمیندار اُس قیمت میں سے منہا کرے جو حسب دفعہ ۷۵ دینے کے واسطے پیش کیجائے یا عدالت اُس رقم میں سے منہا کرے جسکی حسب دفعہ ہذا ڈگری کی گئی ہو۔

لگان قابل ادا کی نسبت تنازع کا تصفیہ کیا جائیگا

دفعہ ۷۷ [سلہ] ایسی نالش میں جو واسطے ایسی بقایا ے لگان کے ہو جو بموجب دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۷۵ کے باقی ہو اگر تعداد لگان قابل ادا کی نسبت نزاع ہو تو عدالت لگان واجبی اور قرین انصاف مقرر کرکے اُسی کے مطابق ڈگری صادر کرے گی۔

بیدخلی کے بعد کی مدت حق دخیلکاری کے واسطے شمار نہ کیجائیگی

دفعہ ۷۸ - اُس مدت [سلہ] کا جسمین آسامی اراضی پر مطابق احکام دفعات ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ کے دخل رکھے کسی نالش یا اور کارروائی میں اُس میعاد کے شمار کرنے میں جو حسب دفعہ ۱۱ بغرض حصول حق دخیلکاری مقرر کی گئی ہے لحاظ نہیں کیا جائیگا۔

ناجائز بیدخلی کی نسبت چارہ ہائے کار

ناجائز بیدخلی کی نسبت چارہ کار

دفعہ ۷۹ [سلہ] (۱) جو آسامی سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح بیدخل کیا جائے وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر

سلہ - یہ دفعہ جدید ہے - رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل ہے "ہمنے اس دفعہ کی دفعہ تحتی (۲) کو یہاں سے خارج کرکے دفعہ ۷۶ کی دفعہ تحتی (۴) کے طور پر درج کر دیا ہے۔ دفعہ تحتی (۱) کے احکام دفعہ ۷۵ کے اخیر الفاظ میں درج ہیں جو ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۲۴ (الف) کے مطابق ہیں - ہمنے ایک جدید دفعہ ۷۷ اضافہ کی ہے - صورتہا حسب دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۷۵ میں لگان قابل ادا کی تجویز کے لیے علیحدہ نالش کیے جانیکا حکم درج کرینگی ضرورت نہیں ہے - بلکہ یہ امر ویسا ہی قابل عمل اور زیادہ آسان ہوگا اور اس سے تعداد مقدمات کی بھی کم ہوگی کہ عدالت اُسوقت یہ تجویز کرے کہ کسقدر لگان اس طور پر قابل ادا ہے جبکہ زمیندار اُسکے وصول کرنیکی نالش کرے کیونکہ اسامی کی ذمہ داری ایسے لگان کے ادا کرنے کی نسبت صریح طور پر قرار دیگئی ہے"

سلہ - یہ دفعہ جدید ہے۔

سلہ - بجائے دفعہ ۹۵ کے ہے سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے -

"ہمنے یہ دفعہ بدل دی ہے اور ایک جدید دفعہ ۸۰ قایم کی ہے - انمین اُن مختلف صورتوں کی نسبت احکام درج کیے گئے ہیں جنمیں نالش معاوضہ کی بابت بیجا طور پر قبضہ اُٹھا دیے جانے کے یا نالش معاوضہ کی بابت ترقی حیثیت اراضی کے یا تو علیحدہ یا بشمول نالش واپس پانے قبضہ کے کیجا سکتی ہے"

(الف) واسطے[a] دلا پانے اپنی جوت کے قبضہ کے - اور
(ب) واسطے معاوضہ کے بابت ناجائز[a] طور پر قبضہ اُٹھا دیے جانے کے - اور
(ج) واسطے معاوضہ کے بابت کسی ترقی حیثیت اراضی کے جو اُسنے کی ہو -
نالش کرے -

گر شرط یہ[a] ہے کہ اگر آسامی اُس سال زراعتی کے گذر جانے کے بعد جسمین ڈگری دیجاے قابض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو عدالت کی ڈگری - خواہ مرافعہ اولی کی یا اپیل کی قبضہ واپس پانے کے واسطے نہ ہوگی بلکہ صرف خرچہ کی بابت ہوگی - یا اگر معاوضہ کا دعوی کیا گیا اور معاوضہ یا فتنی تجویز کیا گیا ہو تو ڈگری صرف معاوضہ اور خرچہ کی بابت ہوگی -

(۲) اگر ڈگری قبضہ واپس پانے کی بابت ہو تو کچھ معاوضہ بابت ترقی حیثیت اراضی کے نہین دلایا جائیگا -

(۳) جب ڈگری ناجائز طور پر قبضہ اُٹھائے جانے کے معاوضہ کی بابت دیجائے مگر قبضہ واپس نہ دلایا جائے تو جو معاوضہ دلایا جائیگا وہ اُس کل مدت کی بابت ہوگا جسمین کہ آسامی قابض رہنے کا مستحق تھا -

(۴) جس آسامی نے صرف قبضہ واپس پانے کی نالش کی ہو وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ بہ تعلق اُسی بناے دعوی کے علیحدہ نالش ناجائز طور پر قبضہ اُٹھائے جانے کے معاوضہ کی بابت دائر کرے

---

[a] (الف) (ب) بجاے ۹۵ (ن) اور (م) کے ہے -
(ج) جدید ہے -

زمیندار کی اجازت سے کوئی غیر شخص اسامی کو بیدخل کردے جب بھی اسامی اس دفعہ کی رو سے دعوی دخل کر سکتا ہے - مولا بنام بچا لا ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۲۹ - ترابت ادجھا بنام رام رتن کنور - انڈین لاء رپورٹ ۵ الہ آباد ۳۸۷ - شکور خان بنام گمانی لال ویکلی نوٹس ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۷ -
لیکن دیکھو دکھنا کنور بنام انکر پانڈے ویکلی نوٹس ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۰۵ -
ورثاے کاشتکار کو زمیندار بیدخل کرے تو اسکا چارہ کار اسی دفعہ مین ہے بینی بائی بنام پا - بتی ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۹۶ -

۵۲ - اگر عدالت کے حکم ناجائز سے بیدخلی عمل مین آئے تو وہ طور ناجائز نہ سمجھا جائیگا - ٹھاکردین بنام منو لال ویکلی نوٹس ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۰۱ -

۵۳ - پہلے یہ قاعدہ تھا کہ ڈگری فرخل اسامی کو ضرور ملتی تھی گو عین مالعبد اسکے پھر اطلاعنامہ دفعہ ۳۶ کا واسطے بیدخلی آسامی کے از جانب زمیندار جاری ہو سکتا تھا - اس نقص کو اس فقرہ نے مٹادیا جب صرف یہ جانتے ہین کہ اسامی پہلے دخل ہو جائیگا تو علاوہ خرچہ اور ہرجہ کے دخل کا دلانا فضول ہے -

(۵) اس دفعہ کے کسی امر سے ایسے آسامی کو جس نے قبضہ واپس پانے کی نالش کی ہو مگر جو اپنی جوت پر پھر قبضہ پانے کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہو اس امر کی ممانعت نہ ہوگی کہ بابت معاوضہ کسی ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو وہ عمل میں لایا ہو علیحدہ نالش کرے

دفعہ ۸۰ - (۱) جب کوئی عدالت اپیل یا نگرانی کسی آسامی کی بیدخلی کی ڈگری یا حکم کو منسوخ کرے اور آسامی بعد گزر جانے اُس سال زراعتی کے جسمین عدالت اپیل یا نگرانی کی ڈگری یا حکم صادر کی گئی یا کیا گیا ہو قابض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو ڈگری یا حکم مذکور قبضہ واپس پانے کے واسطے نہ ہوگی یا نہ ہوگا مگر صرف خرچہ[۱] کے واسطے ہوگی یا ہوگا -

(۲) جب بیدخلی کی کسی ڈگری یا حکم کو کوئی عدالت اپیل یا نگرانی منسوخ کرے تو -

(الف) اگر وہ ڈگری یا حکم جو بصیغہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پانے قبضہ کے ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابت اُس مدت کے جسمین آسامی مذکور قابض نہیں رہا نالش کرے -

(ب) اگر[۲] وہ ڈگری یا حکم جو بصیغہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پانے قبضہ کے نہ ہو - تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابت اُس کل مدت کے جسمیں آسامی مذکور قابض رہنے کا مستحق تھا نالش کرے -

دفعہ ۸۱[۳] - جب کوئی آسامی قبضہ واپس پانے کی نالش حسب دفعہ ۷۹ کرے تو اسکو لازم ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو فی الواقع قابض ہو اور آسامی متعلقہ کے زمیندار کے ذریعہ سے قابض ہونے کا دعوے رکھتا ہو اپنی نالش کا فریق قرار دے - (یہ سمجھا جائے گا کہ) ایسے شخص کے قابض ہونے ہی سے آسامی کو اس امر کی اطلاع ہو گئی ہے کہ شخص مذکور کارروائی متعلقہ سے غرض اور تعلق رکھتا ہے -

پاؤ نہ پانا کا اس صورت میں جب ڈگری یا حکم بیدخلی منسوخ کی یا کیا جائے

نالش حسب دفعہ ۷۹ میں کسکو شامل کرنا لازم ہے

[۱] - یعنی مثلاً آسامی کی بیدخلی کا حکم مرافعہ اولی نے دیا اور حاکم اپیل کی رائے ہوئی کہ بیدخلی بیجا ہوئی آسامی کو دخل واپس پانا چاہیے ایسی صورت میں اگر اگلے سال خود بخود حق مقابلت آسامی کا کسی وجہ سے زائل ہونیوالا ہو تو عدالت اپیل صرف خرچہ دلادے گی دخل واپس نہ دلائیگی -

[۲] - (الف) کا یہ مطلب ہے کہ اگر آسامی سال بھر بیدخل رہکر فصل پائے گا تو سال بھر کا ہرجہ لیگا - اور (ب) کا یہ مطلب ہے کہ سال بھر بیدخل رہنے کے بعد ایسا ہی آسامی کو حکم ملا کہ چھ مہینے اور باقی ہیں ابھی قبل مدت کے بیدخل نہ ہو - تو آسامی ڈیڑھ سال کا ہرجہ پا سکتا ہے -

[۳] - رپورٹ کمیٹی نے ایسے آسامی پر جو قبضہ واپس پانے کے لیے نالش کرے یہ امر لازمی کر دیا

لازم ہوگا کہ بطور مدعا علیہ نالش میں ہر ایسے شخص قابض کو شامل کرے جو اسکے زمیندار کے ذریعہ سے دعوی رکھتا ہو۔

قبضہ دلایا جانا چاہیے

دفعہ ۸۲[۱] دفعہ ۱۰ کے احکام بہ تبدلات ضروری ایسی ڈگری کے اجرا سے متعلق ہونگے جو کسی آسامی کو اسکی جوت پر پھر قبضہ دلانے کے لیے ہو۔

(جوت کا) حوالہ کردینا

آسامی کا جوتکو حوالہ کردینا

دفعہ ۸۳[۲]۔ (۱) ایسے آسامی کو جو کسی ایسے پٹہ یا اور قرارداد کا پابند نہ ہو جو کسی مقررہ میعاد کے لیے ہو جائز ہے کہ کسی سال زراعتی کے اختتام پر اپنی جوت حوالہ کردے۔ لیکن آسامی مذکور اس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ اپنی جوت کا صرف ایک جزو حوالہ کرے۔

(۲) باوجود ایسے حوالہ کردینے کے بجز اُس صورت کے کہ آسامی ماہ اپریل کی پہلی تاریخ سے پہلے زمیندار کو اطلاع تحریری اپنے قصد حوالگی (جوت) کی دیدے آسامی ذمہ دار اس امر کا ہوگا کہ زمیندار کو اُس جوت کا لگان بابت اُس سال زراعتی کے جو تاریخ حوالگی سے عین مابعد واقع ہو ادا کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ آسامی اس طور پر ذمہ دار کسی ایسی مدت کی بابت نہ ہوگا جسمین زمیندار نے جوت کسی اور آسامی کو اٹھادی ہو یا خود اپنی ہی کاشت یا استعمال مین لے لی ہو۔

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے باہمی تصفیہ پر اثر نہ پہونچے گا جسکے ذریعہ سے آسامی اور اُسکا زمیندار کسی کل جوت یا اُسکے کسی حصہ کے حوالہ کردیے جانے کی نسبت باہم رضامند ہو جائین۔

اضافہ لگان ہونے پر (جوتکا) حوالہ کردیا جانا

دفعہ ۸۴[۳]۔ باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ عین ماسبق کے جب کسی جوت کے اضافہ لگان کے واسطے ڈگری یا حکم صادر کی یا کیا جاوے اور اُس جوت کا آسامی اُس ڈگری یا حکم کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر زمیندار کو اطلاع تحریری اس امر کی دے کہ وہ اُس جوت کو

---

[۱] یہ دفعہ جدید ہے۔
[۲] یہ دفعہ بجائے ۳۱ کے ہے۔ رپورٹ حسب ذیل ہے۔
"دفعہ تحتی (۲) مین ہمنے وہ تاریخ مقرر کردی ہے جس کے قبل اسامی کو لازم ہے کہ اپنے زمیندار کو جوت کے حوالہ کرنے کے قصد کی اطلاع دے۔"
[۳] یہ دفعہ بجای ۳۱ کے ہے

اُس مدت کے شروع مین حوالہ کردینا چاہتا ہے جسکی بابت اضافہ مذکور اثر پذیر ہوگا اور اسی کے مطابق اُس جوت کو حوالہ کردے تو وہ اُس جوت کے اُس لگان کا ذمہ دار نہ ہوگا جو اُس حوالہ کردینے کے بعد کی کسی مدت کی بابت قابل ادا ہو۔

(جوت) حوالہ کرنے کے اطلاعنامہ کی تعمیل معرفت تحصیلدار کے

دفعہ ۸۵ ۔(۱)[1] اگر زمیندار کسی ایسے اطلاعنامہ کے لینے سے جو بموجب دفعہ ۸۳ یا دفعہ ۸۴ کے ہو انکار کرے تو آسامی کو جائز ہے کہ قبل گذرنے اُس میعاد کے جو ایسی اطلاع کے دینے کے لیے مقرر کی گئی ہے تحصیلدار کو درخواست دے اور تب اُسکے تحصیلدار اُس اطلاعنامہ کی تعمیل زمیندار مذکور پر کرادیگا اور تعمیل کا خرچہ آسامی ادا کریگا۔

(۲) ہر ایسے[2] اطلاعنامہ کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُسوقت لے لیا گیا جب پہلی مرتبہ وہ (دینے کے لیے) پیش کیا گیا۔

نالش منجانب زمیندار بغرض منسوخی اطلاعنامہ

دفعہ ۸۶ ۔[3](۱) جب کسی ایسے اطلاعنامہ کی زمیندار سے یا اُسپر یا اُسکی تعمیل ہو جاوے تو اُسکو جائز ہے کہ اُس اطلاعنامہ کے ناجائز قرار دیے جانے کے واسطے نالش دائر کرے اور نالش دائر ہونے پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اس نزاع باہمی فریقین کا تصفیہ کرے۔

(۲) اگر زمیندار ایسی نالش دائر نہ کرے تو اُسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے (جوت کا) حوالہ کردیا جانا منظور کرلیا۔

(جوت کا) چھوڑ دینا

اسامی کا جوت کو چھوڑ دینا

دفعہ ۸۷ (۱)[4] ۔جب کسی آسامی نے اپنی جوت کا یا تو خود یا کسی دوسرے شخص کے

---

[1] بجاے دفعہ ۳۲ کے ہے۔ ریورٹ حسب ذیل ہے۔ "ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ درخواستین واسطے تعمیل اطلاعنامہ حوالگی جوت کے تحصیلدار کو دیجانی چاہیین"

[2] بجاے دفعہ ۳۳ کے ہے۔

[3] بجاے دفعہ ۳۳ (الف) کے ہے۔

[4] یہ دفعہ جدید ہے اور بہت ضروری ہے۔ کوئی صاف حکم قانون کا اسکے متعلق ممالک مغربی و شمالی مین نہ تھا۔ گو بنگال مین اسکی بابت پہلے سے حکم موجود ہے۔ دیکھو دفعہ ۸۷۔ ایکٹ بنگال قبضہ اراضی ریورٹ اس کے متعلق حسب ذیل ہے۔ "مسودہ کی نسبت جن آر اپر ہمنے غور کیا ہے اُنمین یہ خواہش بہت اشخاص نے ظاہر کی ہے کہ (جوت کے) "چھوڑ دینے" کی تعریف جو ہوسکے درج کردینی چاہیے۔ ہماری راے مین اس امر کی کوشش کرنا قرین مصلحت نہ ہوگا کہ (جوت) چھوڑ دینے کی کوئی معین تعریف درج کیجاے۔ تعریف کے احاطہ کے اندر اُن کل مختلف اقسام کے حالات کو لے آنا غیر ممکن ہے جنکی وجہ سے (اسامی کا جوت کو) "چھوڑ دینا" سمجھا جاسکتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی ہماری راے مین اُن حالات کا ظاہر کردینا ممکن ہے جنمین

ذریعہ سے کاشت کرنا چھوڑ دیا ہو اور بغیر اسکے کہ اسکا انتظام کر دیا ہو کہ اسکا لگان واجب الادا ہو جانے کے وقت ادا کر دیا جاوے اور بغیر اسکے کہ اس انتظام کی اطلاع زمیندار کو دیدی ہو قرب وجوار سے چلا گیا ہو تو زمیندار کو جائز ہوگا کہ کسی وقت بعد پندرہوین تاریخ ماہ مئی کے اُس جوت پر داخل ہو اور اسکو کسی دوسرے آسامی کو اٹھا دے یا خود اپنی کاشت مین لے لے۔

(۲) قبل اسکے کہ زمیندار اس دفعہ کے بموجب (جوت پر) داخل ہو اُسکو لازم ہوگا کہ تحصیلدار کے دفتر مین ایک اطلاعنامہ آسامی پر تعمیل ہونیکی غرض سے داخل کرے جسمین یہ درج ہو کہ کاشتکار نے جوت چھوڑ دی ہوئی سمجھی ہے اور اسی لحاظ سے وہ اُسپر داخل ہونے والا ہے۔ اور تحصیلدار کو لازم ہوگا کہ ایک اطلاعنامہ اُس طریقہ سے شایع کرائے جسکی نسبت لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ ہدایت کرے۔

(۳) جب کوئی آسامی قبضہ پانے کے لیے بموجب دفعہ ۷۹ کے نالش کرے تو اگر زمیندار یہ ثابت کرے کہ وہ بموجب احکام فقرہ تحتی (۱) دفعہ ہذا کے جوت پر داخل ہونے کا مستحق تھا تو بحالت نہ ہونے ایسی شہادت کے جو خلاف اسکے ہو عدالت کو یہ قیاس کر لینا لازم ہوگا کہ آسامی نے اپنی جوت چھوڑ دی تھی۔

(۴) اگر آسامی قیاس مذکور کی تردید اس طرح کرے کہ عدالت کا اطمینان اس امر کی نسبت کر دے کہ فی الواقع اُسکا قصد اپنی جوت کے چھوڑ دینے کا نہین تھا تو وہ مستحق اسکا ہوگا کہ بپابندی احکام فقرہ تحتی (۱) دفعہ ۷۹ کے اُس کو پھر قبضہ ایسی شرائط پر دیا جاوے جو عدالت مناسب سمجھے[۱]۔

باب ۶

ترقیات حیثیت اراضی

اسامیان دخیلکار و غیر دخیلکار کا حق ترقی کرنے کی نسبت

دفعہ ۸۸[۵۲]۔ ہر آسامی جو آسامی غیر دخیلکار نہو (اراضی کی حیثیت مین) ترقی کرنے کا مستحق ہوگا۔

زمیندار کا یہ فرض کر لینا کہ اسامی نے اپنی جوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اراضی متعلقہ پر دخل کر لینا۔ جائز سمجھا جاویگا اور زمیندار بحالت واپسی کے اسامی کے معاوضہ ادا کرنیکا مستوجب نہ ہوگا۔ اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی ممکن ہے کہ اسامی کا یہ حق قایم رکھا جاوے کہ اگر وہ یہ ثابت کر سکے کہ اُسنے درحقیقت اپنی جوت چھوڑ نہین دی تھی تو اُسکا قبضہ واپس پاوے۔ یہ نئے امر ہین دفعہ ہذا مین (جو ایکٹ قبضہ اراضی بنگال کی دفعہ ۸۷ کے طور پر مرتب ہوئی ہے)

اسی منشا کے حاصل ہونے کی غرض سے احکام درج کیے ہین[۱]

[۵۱]۔ پہلے اس دفعہ کے اخیر مین یہ عبارت تھی لیکن زمیندار کسی صورت مین مستوجب ادا اسیے معاوضہ کا نہ ہوگا" تھی۔ جو بعد کو نکال دی گئی۔

[۵۲]۔ یہ دفعہ جدید ہے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی

مگر شرط یہ ہے کہ۔ در صورت نہ ہونے کسی رواج مختص المقام کے جو خلاف اسکے ہو۔ کوئی آسامی بجز سوائے حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بہ شرح معین کے اس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری زمیندار کے درخت لگائے۔

(حاشیہ: آسامیان غیر دخیلکار کے حق کنوئین بنانے کی نسبت)

دفعہ ۹۹۔ آسامی غیر دخیلکار اس امر کا مستحق ہوگا کہ اپنی جوت کی آبپاشی کے لیے کوئی کنوان مع کل اسکے متعلقہ کاموں کے بنائے اور انکو قایم رکھے اور انکی مرمت کرے۔ لیکن وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ بلا رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے اپنی جوت کی نسبت کوئی اور ترقی عمل میں لائے
مگر شرط یہ ہے کہ اگر زمیندار یہ چاہے کہ وہ خود وہ کنوان بنائے تو اسکو کنوان بنانے کا حق مقدم حاصل ہوگا۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ۔

(۱) کوئی آسامی اراضی سیر کا مستحق اسکا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے کوئی ترقی حیثیت اراضی اپنی جوت کی نسبت کرے۔ اور

(۲) کوئی آسامی شکمی مستحق اس کا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری مالک کے کوئی ترقی حیثیت اراضی اپنی جوت کی نسبت کرے۔

"ہمکو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ ایسی صورتیں ہیں جنمیں واجب العرض میں یہ رواج مختص المقام تحریر ہے کہ اسامی بغیر رضامندی زمیندار کے درخت لگا سکتے ہیں۔ جہان ایسا رواج قائم ہوچکا ہے وہان اُس سے قطع نظر نہیں کیجا سکتی ہے اور اس دفعہ میں اسی کے مطابق ترمیم کر دی گئی ہے"

سلہ۔ بجای دفعہ ۹۹ ممالک مغربی و شمالی کے ہے اور برخلاف دفعہ ۷ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال کے یہاں اسامی غیر دخیلکار کو کسی قسم کا حق ترقی اراضی نہیں دیا گیا ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے۔

"نہ صرف اراضی سیر کے اسامیون کو بلکہ اسامیان شکمی اور دیگر ایسے اشخاص کو بھی جنکو اسامیوں کی جوتیں منتقل کی گئی ہوں بلا رضامندی مالک کنوان بنانے کے حق سے مستثنیٰ کرنا لازم ہے اور ان تینوں صورتوں کی نسبت

ایک عبارت شرطیہ بڑھا دی گئی ہے۔"

"ہماری یہ بھی رای ہے کہ غیر دخیلکاری کی جوتوں میں زمیندار کو کنوان بنانے کا حق مقدم دیا جانا چاہیے۔ یہ رعایت جو اسامی غیر دخیلکار کے ساتھ کی گئی ہے یعنی یہ کہ اُسکو یہ اجازت دی گئی ہے کہ بغیر رضامندی زمیندار کے کنوان بنائے اور اُس کی نسبت بطور ایسی ترقی حیثیت اراضی کے کام کے عمل کرائے جس کی بابت اُسکو بیدخلی کے وقت معاوضہ ملیگا۔ ایک ایسا حق ہے جو قانون موجودہ کے بموجب اسامی مذکور کو حاصل نہیں ہے اور اسامی کے حق میں یہ رعایت کافی اور وافی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی لحاظ سے ہم نے (زمیندار کا حق مقدم ہونے کی نسبت) حکم درج کر دیا ہے۔"

معاوضہ بابت ترقیات حیثیت اراضی کے

دفعہ ۹۰[1] ہر ایسا آسامی جس نے کوئی ایسی ترقی کی ہو جسکے کرنیکا وہ مستحق ہو ترقی مذکور کی بابت صورت ہاے ذیل مین معاوضہ پانے کا مستحق ہوگا۔

(الف) جب اُسکی بیدخلی کا حکم حسب دفعہ ۶۱ صادر کیا جاے۔ اور

(ب) جب اُسکی بیدخلی کی بابت ڈگری حسب دفعہ ۶۳ صادر ہو۔ اور

(ج) جب اُسکے زمیندار نے اُسکی جوت سے اُسکا قبضہ بیجا طور سے اُٹھا دیا ہو۔ اور اُسنے اپنی جوت کا قبضہ واپس نہ پالیا ہو۔

معاوضہ کی تعداد کا قرار دیا جانا

دفعہ ۹۱[2]۔ اُس معاوضہ کی تعداد کا تخمینہ کرنے مین جو آسامی کو بابت ایسی ترقی کے جو اُسنے کی ہو واجب الوصول ہو عدالت (امور مندرجہ ذیل پر) لحاظ کرے گی۔

(الف) اُس مقدار پر جتنی کہ جوت کی مالیت لگان یا جوت کی پیداوار یا اُس پیداوار کی مالیت بوجہ اُس ترقی کے بڑھ گئی ہو۔ اور

(ب) اُس ترقی کی حالت پر اور اس امر پر کہ اُسکا اثر غالباً کب تک رہے گا۔ اور

(ج) اُس محنت اور روپیہ پر جو ترقی مذکور کے کرنے مین درکار ہوئی اور رہوا۔

---

[1] بجای دفعہ ۴۴ کے ہے اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:۔

"ترقیات حیثیت اراضی کی بابت معاوضہ کارروائی حسب دفعہ ۶۱ مین یا کارروائی حسب دفعہ ۷۰ مین جیسی کہ صورت ہو دلایا جائیگا۔ پس ہمنے یہ دفعہ اسطور پر بدلدی ہے کہ اس سے وہ صورتین ظاہر ہو جائین جنمین معاوضہ دلایا جائیگا اور وہ اگلی دفعہ کی تمہید کے طور پر ہو جاے"۔

[2] ملاحظہ طلب ہے بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۸۳ پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۷۲۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:۔

"ہمنے اس دفعہ پر اور اُسکے ساتھ اُسکی ہم مضمون دفعات ایکٹ ہاے قبضہ اراضی بنگال و پنجاب و ممالک متوسط پر غور وخوض کیا معاوضہ ترقیات حیثیت اراضی کی تشخیص کے قواعد بنگال و پنجاب کے ایکٹون مین فی الواقع بالکل یکسان ہین اور ایکٹ قبضہ اراضی ممالک متوسطہ مین زیادہ تر اُنھین کی تقلید کی گئی ہے"۔

"(معاوضہ کا) تخمینہ یا تو اراضی کی مالیت لگان کے

اُس اضافہ کے لحاظ سے جو بوجہ ترقی حیثیت اراضی کے ہو اور اُس مدت کے لحاظ سے جب تک لظن غالب ترقی مذکور (کا اثر) قایم رہیگا کیا جا سکتا ہے۔ یا بلحاظ اُس محنت اور روپیہ کے کیا جا سکتا ہے جو ترقی مذکور کی طیاری کیواسطے درکار تھی درکار تھا۔ نہ کہ (ہر صورت مین) خواہ بلحاظ اُسقدر محنت اور روپیہ کے جو درحقیقت اُسمین کی گئی اور لگایا گیا اور جب اسطرح تخمینہ کیا جاے تو اُسمین اُس امداد کی بابت (اگر کچھ ہو) منہائی کرنی لازم ہے جو زمیندار نے خرچہ طیاری مین دیا ہو اور نیز اُن فائدونکی بابت منہائی کرنی لازم ہے جو اسامی ترقی متعلقہ سے حاصل کر چکا ہو"

"علاوہ ازین بلحاظ تعریف الفاظ ترقی حیثیت اراضی کے جو دفعہ ۳ (۱۲) مین درج ہے اس امر کی بھی ضرورت پائی گئی ہے کہ ایسی صورتون کی نسبت صریح حکم درج کیا جاے جنمین ایسی ترقی حیثیت اراضی کی بابت معاوضہ دیا جاے جسکے اگرچہ وہ کام ترقی کا دوسری اراضی پر طیار ہوا ہو۔ اُس اراضی کو فائدہ پہونچے جس سے اسامی بیدخل کیا جانے والا ہو۔ اور بجلا اسکے۔ اُن صورتونکی نسبت بھی صریح حکم درج کردیا جاے جنمین معاوضہ ایسی ترقی حیثیت اراضی (کے کام) کی بابت

(اول) [1] بہ ملحوظی کسی ایسی تخفیف یا معافی لگان یا کسی اور رعایت کے جو زمیندار نے اُس ترقی کے بدلے آسامی کے حق مین کی ہو۔ اور

(دوم) بہ ملحوظی کسی ایسی امداد کے جو زمیندار نے آسامی کو بہ شکل روپیہ یا سامان یا محنت کے دی ہو اور

(سوم) درصورت اراضی کے بنانے (زراعت کے لایق کرنے) یا اراضی غیر آبپاشی کو اراضی آبپاشی کی حالت مین لانے کے۔ بملحوظی اُس مدت کے جسمین آسامی اُس ترقی سے نفع اُٹھا چکا ہو

دفعہ ۹۲ [2]۔ (۱) جب ترقی سے اُس اراضی کو جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہے اور نیز دیگر ایسی اراضی کو جو اُسی آسامی کے دخل مین ہو نفع پہونچے تو اُس معاوضہ کا جو اُس آسامی کو قابل ادا ہو تخمینہ اس لحاظ سے کیا جائیگا کہ ترقی مذکور سے اُس اراضی کو جس سے وہ آسامی بیدخل کیا جانے والا ہے کسقدر نفع پہونچا ہے۔

ایسی ترقی جس کا نفع اُس اراضی کو پہنچے جس سے اسامی بیدخل نہ کیا جاے۔

(۲) اگر ترقی کا کام اُسی اراضی پر کیا گیا ہو جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہے تو زمیندار بر طبق ادا کرنے اُس معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے اُس ترقی کے کام کا مالک ہو جائیگا۔ لیکن آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اُسکو اس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اُس اراضی کے جو اُسکے دخل مین باقی رہے گی۔ اُسی حد تک اور اُسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اور جس طریقہ سے اُس اراضی کو اس وقت تک اُس ترقی سے نفع پہونچتا رہا ہے۔

(۳) اگر ترقی کا کام اُس اراضی پر کیا گیا ہو جو آسامی کے دخل مین باقی رہے تو زمیندار بر طبق ادا کرنے اُس معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے مستحق اسکا ہوگا کہ اُسکو اُس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اُس اراضی کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہے اُسی حد تک

دیا جاے جو اُس اراضی پر کیا گیا ہو جس سے اسامی بیدخل کیا جانیوالا ہو مگر جس ترقی سے ایسی دوسری اراضی کو فائدہ پہونچتا ہو جو اسامی کے دخل مین	باقی رہے۔ ایسی صورتونکے لیے دفعہ ۹۲ کی طیار کی گئی ہے۔ [1]۔ بجاے دفعہ ۴۷ کے ہے۔ [2]۔ یہ دفعہ جدید ہے۔

اور اُسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اور جس طریقہ سے اُس اراضی کو اُس وقت تک اُس ترقی سے نفع پہونچتا رہا ہے۔

زمیندار کا خود الحاق معاوضہ دینے کا بجز نقد روپیہ

دفعہ ۹۳[1] - (۱) جس صورت مین آسامی کو معاوضہ کا حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۷۶ قابل ادا ہونا تجویز ہوجاے تو زمیندار کو جائز ہے کہ عدالت سے درخواست کرے کہ اُسکو اُس رقم قابل ادا کے بدلے مین یا رقم مذکور کے ایک جزو کے بدلے مین اُس جوت یا کسی اور جوت کا منفعتی پٹہ دیدینے یا کسی اور طرح سے معاوضہ کردینے کی اجازت دیجاے۔

(۲)[2] اگر آسامی ایسے منفعتی پٹہ یا اور طرح کے معاوضہ کے قبول کرنے پر رضامند ہو تو ڈگری یا حکم حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۷۶ کی اُسی کے مطابق ترمیم کردیجائیگی۔

(۳) اگر آسامی منفعتی پٹہ کے قبول کرنے سے انکار کرے اور اگر آسامی کا اظہار لینے اور ایسی زائد تحقیقات کرنے کے بعد جو عدالت ضروری سمجھے عدالت کی یہ راے ہو کہ پٹہ مذکور آسامی کے حالات کے مناسب ہے اور اُس سے آسامی کو کافی بدل ترقی متعلقہ کا بابت کل یا جزو معاوضہ ڈگری شدہ کے - جیسا کہ عدالت تجویز کرے - مل جائیگا اور یہ بھی راے ہو کہ آسامی کوئی جائز وجہ اُس پٹہ کے لینے سے انکار کرنے کی نہین رکھتا ہے - تو عدالت کو لازم ہوگا کہ آسامی کو ایک مہینہ کی مہلت زمیندار سے مصالحت کرنے کے لیے دے اور اگر اُس میعاد کے اندر یا ایسی اور زائد میعاد کے اندر (اگر کچھ ہو) جسکا دینا عدالت مناسب سمجھے آسامی اُس پٹہ کو قبول کرلے اور وہ اُس قبول کرنے کی اطلاع عدالت کو دے تو عدالت وہ کارروائی کریگی جسکی نسبت دفعہ تحتی (۲) مین حکم ہے۔

اور اگر آسامی اُس پٹہ کو میعاد مذکور کے اندر قبول نہ کرے تو اُسکا حق نسبت اُس قدر معاوضہ قابل ادا کے جو پٹہ منفعتی کے ذریعہ سے ادا ہوجاتا زائل ہوجائیگا۔

(۴) لازم ہے کہ بجاے زر نقد کے سواے منفعتی پٹہ کے کسی اور طرح کے معاوضہ

---

[1] بجاے دفعہ ۵۴ کے ہے۔ اسکے متعلق ایکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔ "ہمنے متعلق دفعات ۱۰ و ۷۰ کے جنکے بموجب معاوضہ تجویز کیا جائیگا کچھ لفظی تبدیلات کردی ہین"

[2] "دفعہ تحتی (۲) بدل دی گئی ہے - یہ حکم درج کردینا کافی ہے کہ عدالت کی ڈگری میں مطابق ان مختلف حالات کے جو پیدا ہون ترمیم کیجائیگی" یہاں سے اخیر دفعہ تک جدید ہے۔

کی ڈگری یا حکم بغیر رضامندی آسامی کے صادر ہو گی یا نہ کیا جاوے۔

(۵) لازم ہے کہ ہر درخواست جو بموجب دفعہ تحتی (۱) کے ہو تاریخ ڈگری یا حکم حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۷۱ سے ایک مہینہ کے اندر پیش ہووے۔

ترقی کرنے کے حق وغیرہ کی نسبت نزاعات

دفعہ ۹۴ – اگر مابین آسامی اور اُسکے زمیندار کے کوئی نزاع۔

(الف) نسبت حق ترقی حیثیت اراضی کرنے کے۔ یا

(ب) نسبت اس امر کے کہ آیا کوئی خاص کام ترقی حیثیت اراضی کا کام ہے یا نہیں۔ پیدا ہو تو۔

اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ (فریقین میں سے) کسی فریق کی درخواست پر اُس نزاع کا فیصلہ کر دے اور مشارالیہ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

باب ۶

متفرق احکام نسبت قبضہ ہائے اراضی کے

نالشات نسبت حقوق متعلقہ قبضہای اراضی کے

دفعہ ۹۵ – جائز ہے کہ در اثنا سے قایم رہنے حق قبضہ اراضی کے کسی وقت زمیندار

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے اور بنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۷۸ سے لی گئی ہے فرق یہ ہے کہ وہاں بجائے اسسٹنٹ کلکٹر کے کلکٹر کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل ہے:۔

"ہمنے اس مقام پر ایک جدید دفعہ ۹۴ بطور دفعہ ۷۸ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال ایسی صورتوں کی نسبت احکام درج کرنے کی غرض سے قائم کی ہے جنمیں کسی ترقی حیثیت اراضی کے عمل میں لانے کی حق کی نسبت یا کسی ترقی مجوزہ کے ترقی حیثیت اراضی ہونے یا نہونے کی نسبت کوئی نزاع پیدا ہو اور ہمنے اس امر کو ان امور میں سے علیحدہ کر لیا ہے جو مسودہ سابق کی دفعہ ۳ میں جواب دفعہ ۹۵ ہے درج تھے"۔

[2] اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:۔

"ہم نے دفعات ۹۵ لغایت ۹۸ کو اُن سے پہلے کی دفعات متعلقہ ترقی حیثیت اراضی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور اُنکو بطور ایک جداگانہ باب کے بابت "متفرق احکام نسبت قبضہای اراضی کے" درج کر دیا ہے"۔

"دفعات ... ... و دفعات .... کا کل قسمونکے اسامیون سے متعلق کرنا پٹہ کی ماہیت (یعنے اُسکے عام مفہوم و منشاء) کے اور اسامیان دخیلکار اور دیگر خاص حقوق رکھنے والے اسامیونکی حیثیت کے مخالف ہے۔ پٹہ کی ضرورت صرف بغرض حفاظت اغراض و فوائد اسامیان غیر دخیلکار کے ہے اور صرف ایسے ہی اسامی پٹہ لینے پر مجبور کیے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ فقط اُنھیں کی صورت میں اُنکے دخل کی میعاد کی نسبت معاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اسامیان دخیلکار پٹہ کے قبول کرنے کے مخالف ہیں۔ خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ کیونکہ ایسے قبول کرنے کی نسبت وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اُس سے یہ پایا جاتا ہے کہ اُنکے حقوق پٹہ پر نہ کہ قانون پر مبنی ہیں۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی ضرور ہے کہ کل قسمونکے اسامیونکی

یا آسامی امور ذیل مین سے کسی امر کے استقرار کے واسطے نالش دائر کرے - یعنے -

(الف) نام اور تفصیل جوت کے آسامی کی - اور

(ب) قسم جسمین وہ آسامی داخل ہے - اور

(ج) موقع یا رقبہ یا نمبرہاے قطعات یا حدود جوت کی - اور

(د) لگان جو بابت جوت کے قابل ادا ہو اور یہ کہ آیا وہ زرنقد مین یا جنس مین قابل ادا ہے اور

(ہ) وقت اور مقام اور طریقہ کنکوت یا بٹائی یا حوالگی فصل کا بابت لگان کے - اور

(و) وہ تاریخین جنپر اور وہ قسطین جنمین لگان قابل ادا ہے -

حق واسطے تحریری پٹون اور قبولیتون کے

دفعہ ۹۶ - (۱) آسامی غیر دخیلکار کو استحقاق ہے وہ اپنے زمیندار سے ایک پٹہ تحریری پاسے اور زمیندار آسامی غیر دخیلکار کو ایسا پٹہ حوالہ کرنے یا حوالہ کرنے کے واسطے پیش کرنے پر جو ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق ہو مستحق ہوگا کہ اُس سے ایک قبولیت اُس پٹہ کی پاسے -

(۲) یہ کافی ہوگا کہ ایسے پٹہ یا قبولیت مین تفصیلات مندرجہ دفعہ ۹۵ اور علاوہ اُنکے وہ میعاد جسمین آسامی اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے درج ہون - (بجاے دفعہ ۴۲ کے ہے)

(۳) جائز ہے کہ ایسا پٹہ یا قبولیت اُس (فارم) نمونہ کے مطابق ہو جو ضمیمہ سوم مین درج ہے

(۴) کسی ایسے پٹہ مین کسی ایسے عہد و پیمان یا شرطون کا ترک کیا جانا جو تفصیلات مندرجہ بالا مین سے کسی کے خلاف نہ ہون اُسکے فریقین مین سے کسی فریق کو مانع اس امر کا نہ ہوگا کہ وہ عہد و پیمان

صورت مین خواہ اُنکو کوئی خاص حقوق حاصل ہون یا نہون اُن امور کے متعلقہ نزاعات کی نسبت احکام درج کیے جائین جنکا ذکر فقرہ ہاے (الف) لغایت (ہ) دفعہ ... مین ہے - چنانچہ جدید دفعہ ۹۵ مین ایسا کیا گیا ہے جو مسودہ کی دفعہ ... کی جگہہ قائم کی گئی ہے - اس جدید دفعہ ۹۵ مین سے دفعہ ... کے فقرات (و) و (ز) و (ح) بوجوہ متذکرہ بالا خارج کر دیے گئے ہین اور ہم نے نالش حسب دفعہ ہذا کو بطور نالش استقرار نسبت امر متنازعہ فیہ کے بیان کیا ہے "

"دفعات ... و ... بدل کر بطور دفعہ ۹۶ کے قائم کی گئی ہین اور یہ دفعہ آسامیان غیر دخیلکار کی صورت پر محدود کر دی گئی ہے اور اُسمین یہ حکم درج کر دیا گیا ہے کہ پٹہ مین کل تفصیلات مندرجہ دفعہ ۹۵ اور علاوہ اُنکے وہ میعاد جسکے واسطے پٹہ دیا گیا درج کیجائیگی "

" ہم نے شرط مندرجہ فقرہ (ب) خارج کر دی ہے کیونکہ جوت کا رقبہ منجملہ اُن اُمور کے نہین ہے جنپر لحاظ کرکے ازروے ایکٹ رجسٹری کسی دستاویز کی نسبت یہ قرار دیا جاتا ہے کہ آیا اُس دستاویز کی رجسٹری کیجاتی چاہیے یا نہین - اور فقرہ (ج) مین ہم نے بلحاظ اُن خواہشون کے جو بہت سے مالکان اراضی نے ظاہر کی ہین اور اُن سفارشون کے

یا شرائط مذکور سے مستفید ہونے کا دعوی کرے۔

دفعہ ۹۷ - (۱)[لہ] جب بموجب احکام ایکٹ ہذا یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ء
یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے کسی پٹہ یا قبولیت یا قرارداد متعلقہ قبضہ اراضی
کی نسبت یہ حکم ہو کہ وہ بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے کیا جائے اور وہ پٹہ یا قبولیت یا قرارداد

تصدیق بجاے رجسٹری کے

جو بہت سے عہدہ داروں نے کی ہین۔ تعداد کو پچاس روپیہ سے بڑھا کر ایکسو روپیہ کر دیا ہے۔ ہمنے یہ حکم بھی درج کیا ہے کہ جن پٹہ جات وغیرہ کی تصدیق اس دفعہ کے بموجب ہو سکتی ہے اُن سب کی تصدیق کوئی عدالت مال کر سکتی ہے اور یہ کہ اس بارہ مین قبولیتون کی وہی حالت ہوگی جو پٹونکی ہے"

"ہم نے دفعہ ۱۰۱ کو اس غرض سے رہنے دیا ہے کہ یہ بات صاف ہو جاے کہ زمیندار اپنے اسامی کی اراضی پر اُسکی پیمایش کرنیکے واسطے داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نے دفعہ ... کو خارج کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم کسی ایسے حکم کی ان ممالک مین ضرورت نہین سمجھتے ہین جہان ہر محال کیواسطے مستند پیمایش (کے نقشجات) اور کاغذات حقوق ہوتے ہین اگر زمیندار بعد اسکے کہ وہ اپنی اطلاع کے واسطے اُس رقبہ کو تحقیق کرلے جو اُسکے اسامی کے دخل مین ہو۔ یہ چاہے کہ رقبہ مذکور کا بحکم عدالت استقرار کر دیا جاے اور نقشہ پیمایش اور رجسٹر سالانہ صحیح کر دیے جائین تو وہ حسب دفعہ ۹۵ کارروائی کر سکتا ہے"

"جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس دفعہ کے احکام جسطرح کہ ہمنے اُنکو بدل دیا ہے جدید دفعہ ۹۵ مین پائینگے"

"ہمنے دفعہ ... کو خارج کر دیا کیونکہ جن صورتونکا اُسمین ذکر تھا اُنکی نسبت مسودہ ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی دفعہ ۳۶ مین حکم درج کر دیا گیا ہے"

لہ - یہ دفعہ جدید ہے -

یہ امر صاف نہین معلوم ہوتا کہ رہنامہ کاشت جو اس ایکٹ کے رو سے ممنوع نہین ہے داخل قرارداد ہے یا نہین اور آیا رہنامجات کا اس دفعہ کے رو سے تصدیق کر لینا احکام ایکٹ انتقال سے مستثنی کرتا ہے یا نہین۔ اگر قرارداد سے صرف معاہدات مابین زمیندار و اسامی مراد ہین تو رہن داخل قرارداد نہین ہے۔ احتیاطاً دفعات ایکٹ انتقال متعلقہ رہن اور ٹھیکہ نقل کیے جاتے ہین۔

ایکٹ انتقال جائداد
نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

دفعہ ۵۹ - جب زر کفالت نہ کم از سو روپیہ ہو ایسا رہن صرف بذریعہ رہنامہ رجسٹری شدہ کے کہ جسپر دستخط راہن کے اور اقل درجہ تصدیق دو گواہون کی ہو ہو سکتا ہے اور جب زر کفالت کم از سو روپیہ ہو تو۔ بجز صورت رہن سادہ الحکام رہن بذریعہ دستاویز جسپر دستخط و تصدیق حسب صدر ہو یا بذریعہ حوالگی جائداد جائز ہے۔ مگر دفعہ ہذا سے معاملات رہن بلاد کلکتہ و مدراس و بمبئی و کراچی و رنگون جو بذریعہ حوالگی اسناد ملکیت جائداد یہ ثبت کفالت جائداد مذکور بعوض قرضہ گرفتہ بدست قرضہ دہندہ عمل مین آئے ہین باطل نہ ہونگے۔

کوئی رہنامہ سو روپیہ کا بلا رجسٹری بلا رجسٹری جائز نہین ہے۔ کرشاچرلو بنام کاری بیاسا - الر ۹ مدراس ۴۲۰ -

مقدار مالیت کے لیے صرف زر اصل دیکھنا چاہیے سود نہین دیکھنا چاہیے - رام ددکار بنام ٹھاکر رائے الر ۴ کلکتہ ۶۱ - قربان علی بنام سودھا پرشاد الر ۱۰ کلکتہ ۸۲ - نرسیا بنام گُرُد دیا الر ۱ مدراس ۳۷۸ - محمد کتا مری جگیا بنام بٹیالولٹ چیا الر ۵ - مدراس ۱۱۹ - حبیب اللہ بنام بکھیند الر ۵ الہ آباد ۴۷۴ - ناگوکنا تور با بنام باباجی الر ۸ بمبئی ۶۱۱ -

الہ آباد ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ شخص ناخواندہ کو اپنے دستخط کا نشان بنا دینا چاہیے اگر دستاویز رہنامہ پر اُسکی طرف سے کسی غیر شخص نے دستخط کر دیا تو باوجود رجسٹری ہو جانے کے ایسا رہنامہ کالعدم ہے۔ مہرتی بیگم بنام نوور اور سنگھ علی نوٹس سنہ ۱۸۹۹ء ۱۹۶

(الف) ایسی میعاد کے واسطے جو دس برس سے زیادہ نہ ہو - اور

(ب) ایسے لگان کے واسطے ہو جو ایک سو روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ ہو -

تو ایسے پٹہ یا قبولیت یا قرارداد کے فریقین کو جائز ہے کہ بجائے اُسکی رجسٹری کرانے کے اُسکی تصدیق - کسی عدالت مال یا کسی عہدہ دار مال سے جو رتبہ مین قانون گو سے کم نہ ہو یا ایسے اور شخص سے جسکو لوکل گورنمنٹ اسبارہ مین حکم عام یا خاص کے ذریعہ سے مقرر کرے اور بپابندی ایسی شرائط کے (اگر کوئی ہون) جنکی لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد مرتبہ از روے ایکٹ ہذا ہدایت کرے - کرائین -

(۲) اُس عدالت یا عہدہ دار یا اور شخص کو لازم ہوگا کہ بعد اسکے کہ اُسکا اطمینان نسبت فریقین کی شناخت کے اور اِس امر کے کہ وہ اُس پٹہ یا قبولیت یا قرارداد کی شرائط سے واقف اور اُنپر رضامند ہین ہو جاے اُسپر عبارت ظہری اس مضمون کی لکھے کہ اُسنے اس طرح اپنا اطمینان کر لیا ہے اور اُس پر اپنے دستخط ثبت کرے اور تاریخ لکھے -

(۳) بعد ایسی تصدیق کے وثیقہ مذکور ایسا جائز وثیقہ ہو جائیگا کہ گویا اُسکی رجسٹری مطابق قانون نافذ الوقت متعلقہ رجسٹری دستاویزات انتقال کے ہو گئی ہے -

زمیندار کا حق بابت پیمایش اراضی کے

دفعہ ۹۸ - جب کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہ ہو تو زمیندار مستحق ہوگا کہ اپنے آسامی کی

یہ ضرور نہیں ہے کہ دستخط راہن کا گواہون کے سامنے بنایا جاے - شیخ غازی بنام بھوانی پرشاد دیکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۹ کاتب دستاویز بھی گواہ حاشیہ سمجھا جا سکتا ہے اگر اُسنے اپنا دستخط دستاویز پر کر دیا ہے - محمد علی بنام غضنفر خان دیکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۴۱

دفعہ ۱۰۵ - پٹہ یا کرایہ نامہ جائداد غیر منقولہ کا ایک انتقال ہے اُسکی حق قبض و تصرف کا جو کسی میعاد یا دوام کے لیے بعوض زر قیمت ادا یا موعود شدہ یا بعوض حصہ فصل وغیرہ یا خدمت یا دیگر شے قرار یافتہ جسکا انتقال انتقال دار بشرائط مقررہ لینا قبول کرتا ہے عمل مین آئے - انتقال کنندہ پٹہ دہندہ اور انتقال دار سے پٹہ گیرندہ مراد ہے اور زر قیمت زر پیشگی کہلاتا ہے - اور وہ نقد یا حصہ فصل وغیرہ یا خدمت یا دیگر شے مالیت دار موعودہ زر لگان یا کرایہ کہلاتی ہے -

دفعہ ۱۰۶ - اگر خلاف اقرارنامہ یا قانون مختص المقام یا رواج معتبر کے نہ ہو تو پٹہ تردد اراضی یا طیاری مال کا پٹہ سالانہ متصور ہوگا اور اطلاع ختم پٹہ منجانب پٹہ دہندہ یا پٹہ گیرندہ سال مقابلتاً عملی آخر روز سے چھ ماہ پیشتر دیجائیگی اور پٹہ دیگر جائداد غیر منقولہ کا پٹہ ماہواری سمجھا جائیگا اور اطلاع ختم پٹہ حسب صدر پندرہ روز پیشتر دینی ہوگی - اطلاع تحریری بہ ثبت دستخط اطلاع دہندہ ہو اور جس شخص کو اُسکا پابند کرنا منظور ہے اُسکو یا اُسکے اہل خاندان یا خادم کو دیدی جاے - اور یہ غیر ممکن ہو تو جائداد کے منظر عام پر آویزان کی جائے -

دفعہ ۱۱۷ - شرائط بابت پٹہ جات اغراض کاشتکاری سے متعلق سمجھے جاینگے الا حسب الحکم لوکل گورنمنٹ منظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تشتیر گزٹ چھ ماہ بعدہ

ملہ - جدید ہے - ملاحظہ طلب ہے بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۸۰

جوت پر داخل ہو اور اُسکی پیمائش کرے

باب ۸

ادا اور وصول کیا جانا لگان کا

ادا کیا جانا لگان کا اور بقایاے لگان

لگان کی قسطین

دفعہ ۹۹[1]- آسامی کا لگان بذریعہ ایسی قسطون کے قابل ادا ہوگا جو مطابق قرارداد کے ہون یا جب کوئی قرارداد نہ ہو تو ایسی قسطون مین اور ایسی تاریخون پر قابل ادا ہوگا جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ہذا کے مقرر کرے۔

لگان کس طرح قابل ادا ہوگا

دفعہ ۱۰۰- جائز ہے کہ لگان آسامی (خود) یا بذریعہ اپنے ایجنٹ (کارندہ) کے یا بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ کے یا حسب دفعہ ۱۱۱- عدالت مین داخل کرنے کے ذریعہ سے ادا کرے۔

لگان کس وقت بقایاے لگان ہوجائیگا

دفعہ ۱۰۱[2]- جو قسط لگان کی اُس تاریخ پر ادا نہ کی جاے جسپر وہ واجب الادا ہو وہ اُس سے اگلی تاریخ پر بقایاے لگان ہوجائیگی اور آسامی ایسی بقایا پر سود بشرح ایک فیصدی ماہوار کے ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔

وصول کیا جانا بقایا کا

دفعہ ۱۰۲- (۱) بقایاے لگان بذریعہ نالش کے یا بذریعہ قرقی مطابق احکام ایکٹ ہذا کے یا ان دونون طریقون سے وصول کی جاسکے گی۔

(۲) ایکٹ کورٹ آف وارڈس[3] ممالک مغربی و شمالی واودھ مصدرہ ۱۸۹۹ء کی دفعات

---

[1] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل تھی:
"ہم نے الفاظ "مقررہ رواج خارج کردیے ہین- جس حالت مین کہ کوئی قرارداد نہ ہو اُسمین لگان ایسی قسطون مین قابل ادا ہوگا جو اُن قواعد کے بموجب مقرر کی جائینگی جو اس غرض سے مرتب کیے جائین- ان قواعد مین یہ امر درج کیا جائیگا کہ قسطون کے مقرر کرنے مین کسی ایسے رواج مختص المقام کا لحاظ کیا جاے جسکا موجود ہونا پایا جاے- اور اگر نالش بقایاے لگان کے فریقین اس امر کے مجاز ہون کہ رواج مختص المقام پر استدلال کرین اور عدالتین اس امر پر مجبور کیجائین کہ ہر متنازعہ فیہ کا فیصلہ ہر ایک نالش مین کرین تو اس سے عملاً بہت دقت پیش آئیگی"

[2] یہ دفعہ ۳۴ کے ایکٹ نمبر ۱۲ کے مطابق ہے۔

(۱) سود تاریخ واجب الادا سے واجب ہوگا نہ کہ تاریخ ڈگری سے انڈین لا رپورٹ ۲۴ کلکتہ ۵۹۴-
احسن اللہ بنام قاضی آفتاب الدین-
(۲)- اگر ایک عرصہ تک بقایا لگان پر سود نافذ نکیا جاے تو اس سے آیندہ کے لیے سود کا استحقاق زائل نہین ہوجاتا- الہ ۵ کلکتہ ۱۰۲- جھبو بنام بلب لال

[3] یہ ایکٹ کل اس کتاب کے اخیر مین نقل کیا گیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۴۷- مالگذاری اراضی جو اسی کتاب کے ساتھ مجلد ہے۔

۳۶ لغایت ۲۹ کے احکام بہ تبدلات ضروری اس حکم کے ذریعہ سے کل جائداد ہاے سرکاری مین لگانون کے وصول کیے جانے سے متعلق کیے جاتے ہین۔

معاوضہ بابت جبراً وصول کرنے لگان کے بذریعہ تشدد۔

دفعہ ۱۰۳ ا[1] - (۱) اگر کسی آسامی سے بذریعہ حبس بیجا یا اور طرح کے تشدد کے لگان جبراً وصول کیا جائے خواہ وہ قانوناً یا فقتنی ہو یا نہ ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اُس شخص سے جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہوا اُسقدر معاوضہ وصول کرے جو دو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور جسکی عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے۔

(۲) اس دفعہ کے بموجب معاوضہ کے دلائے جانے سے کسی ایسے تاوان یا سزا کی ممانعت نہو جائیگی نہ اُسپر کچھ اثر پہونچے گا جسکا کہ وہ شخص جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو مجموعہ تعزیرات[2] ہند کے بموجب مستوجب ہو۔

لگان بذریعہ پیداوار

پیداوار کی نسبت حقوق اور ذمہ داریان

دفعہ ۱۰۴[3] (۱) جس حالت مین کہ لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل ایستادہ کے لیا جاتا ہو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ فصل پر بلا شرکت غیرے قبضہ رکھے۔

(۲) جب لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے لیا جاتا ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ کل پیداوار پر اُس وقت تک بلا شرکت غیرے قبضہ رکھے جب تک کہ اُسکی بٹائی نہ ہو جائے لیکن وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ کوئی جزو پیداوار کا کھلیان سے ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لے جاسے کہ وقت مناسب پر اُسکی بٹائی واجبی طور پر نہ ہو سکے۔

(۳) دونون صورتون مین آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ بغیر کسی قسم کی مداخلت منجانب زمیندار کے۔ پیداوار کو کاشتکاری کے معمولی طریقہ پر کاٹے اور جمع کرے۔

(۴) اگر آسامی فصل یا پیداوار کے کسی جزو کو ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لے جاے کہ اُسکا مناسب تخمینہ یا کنکوت یا بٹائی نہ ہو سکے یا اُسکی نسبت ایسے طور پر عمل کرے جو رواج مختص المقام کے خلاف ہو تو جائز ہے کہ پیداوار کی نسبت یہ سمجھا جائے کہ وہ اُس قدر

---

[1] بجاے دفعہ ۹۴ کے ہے۔
[2] ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء
[3] جدید۔ ہے بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۷۱۔ پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعات ۱۲ و ۱۳

زیادہ اور عمدہ تھی جیسی کہ اُس فصل مین قرب وجوار کی ویسی ہی اراضی پر کی سب سے زیادہ اور عمدہ پیداوار اُسی قسم کی ہو۔

(درخواست واسطے مقرر کیے جانے عہدہ دار کے بغرض بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے)

دفعہ ۱۰۵[۵۱]۔ جس حالت مین کہ لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے جنس مین یا بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل استادہ کے لیا جاتا ہو۔

(الف) اگر زمیندار یا آسامی مناسب وقت پر حاضر ہونے مین غفلت کرے۔ یا

(ب) اگر پیداوار کی مقدار یا مالیت یا بٹائی کی بابت کوئی نزاع ہو۔

تو جائز ہے کہ کوئی فریق عدالت مین اس امر کی درخواست پیش کرے کہ اُس بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے واسطے کوئی عہدہ دار متعین کیا جائے۔

درخواست دہندہ کو لازم ہوگا کہ درخواست کے ساتھ اُسقدر فیس داخل کرے جو لوکل گورنمنٹ نے اُن قواعد مین جو اس بارہ مین مرتب ہون مقرر کی ہو۔

(ضابطہ کارروائی نسبت ایسی درخواست کے گزرنے پر)

دفعہ ۱۰۶[۵۲]۔ (۱) ایسی درخواست کے موصول ہونے پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اطلاعنامہ تحریری بنام فریق ثانی اس غرض سے جاری کرے کہ وہ بتاریخ اور بوقت مقررہ اطلاعنامہ حاضر ہو اور کسی عہدہ دار کو متعین کرے جو بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت مذکور کرے گا۔

(۲) اگر فریق ثانی یہ عذر کرے کہ لگان بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے نہین لیا جاتا ہے یا یہ کہ کچھ لگان قابل ادا نہین ہے۔ تو عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ اس عذر کو قلمبند کرے لیکن وہ کارروائی جسکا بعد ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے عمل مین لائے۔

[۵۱]۔ بجائے دفعہ ۴۳ کے ہے۔
اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:۔
"ہم یہ بہتر سمجھتے ہین کہ دفعہ ۴۳ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کی عبارت زیادہ پورے طور سے قائم رکھی جاوے اور یہ بات مناسب سمجھتے ہین کہ اُن تین طریقونکا صریحی طور سے ذکر کردیا جاوے جو واسطے تعین لگان جنسی کے ان ممالک مین رائج ہین۔ ہم نے ایک حکم اس مضمون کا درج کردیا ہے کہ جب حسب باب ہذا امین کے متعین کیے جانے کی درخواست کیجاوے تو اُسکے ساتھ امین کی فیس داخل کردیجاوے"۔

[۵۲]۔ بجائے دفعہ ۴۳ کے ہے۔
اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:۔
"کارروائیات حسب باب ہذا مین ایسی صورتین واقع ہوتی ہین جنمین یہ عذر کیا جاتا ہے کہ لگان جنس مین قابل ادا نہین ہے جیساکہ درخواست حسب دفعہ ۱۰۵ مین درخواست کنندہ نے بیان کیا ہے بلکہ وہ نقد قابل ادا ہے یا یہ بھی عذر کیا جاتا ہے کہ کسی قسم کا لگان قابل ادا نہین ہے مسودہ ابتدائی مین ایسی صورتونکی نسبت کوئی حکم درج نہین کیا گیا تھا اور قانون موجودہ کے اس نقص پر توجہ ہوئی ہے جو عہدہ دار متعین کیا جائیگا وہ ایسے امر کی نسبت عدالتی کارروائی نہین کرسکتا ہے لیکن عہدہ دار مذکور کو چاہیے کہ وہ اس عذر کو اس غرض سے قلمبند کرلے کہ بحالت ضرورت۔ بعدمین عدالت اُسپر غور و خوض کرے۔ لیکن یہ نہایت ضرور ہے کہ کنکوت وغیرہ فوراً عمل مین آئے اور اُسوقت تک ملتوی نکیجائے جب عدالت اُس عذر کا فیصلہ کردے لہذا ہمنے دفعہ ۱۰۶ کو اسطرح بدلدیا ہے کہ یہ دشواری رفع ہوجائے۔

(۳) اگر بتاریخ مقررہ یا اُس سے پہلے اُس نزاع کا تصفیہ نہ ہو جاسئے تو عہدہ دار مذکور کو لازم ہوگا کہ ہر فریق سے یہ ایما کرے کہ قرب و جوار کے ایک ایک باشندہ کو بطور پنچ کے مقرر کرے اور وہ خود بھی ایک باشندہ قرب و جوار کو پنچ مقرر کرے تاکہ وہ پیداوار کی بٹائی یا فصل کے تخمینہ یا کنکوت میں مدد دین۔

(۴) اگر کوئی سا فریق حاضر نہ ہو یا پنچ مقرر کرنے سے انکار کرے تو عہدہ دار تعینہ کو لازم ہوگا کہ ایک پنچ اُسکی طرف سے خود مقرر کر دے۔

(۵) عہدہ دار تعینہ کو لازم ہوگا کہ پنچون کی آرا کو قلمبند کرے اور اپنا فیصلہ کرنے مین اُن آرا پر لحاظ کرے۔

(۶) درصورت بٹائی پیداوار کے اگر فریقین اُس فیصلہ سے رضامند ہو جائین تو اُسکے مطابق بٹائی کر دی جائے گی۔ اگر فریقین ایسی بٹائی پر راضی نہ ہون تو۔ اور (نیز) کل ایسی صورتون مین جنمین لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل استادہ کے قابل ادا ہو عہدہ دار تعینہ کو لازم ہوگا کہ ایک تخمینہ اُس پیداوار فصل کی مالیت کا کرے اور لگان قابل ادا مقرر کرے بعد اُسکے عہدہ دار مذکور اپنا فیصلہ سنا دیگا اور فیصلہ مذکور کو اپنی کارروائی کی رپورٹ کے ساتھ عدالت مین ارسال کرے گا۔

(۷) فریقین کا اختیار ہوگا کہ اُس تاریخ کے بعد جبکہ فیصلہ سُنایا گیا ہو ایک ہفتہ کے اندر اُس فیصلہ کی نسبت عذرات داخل کرین۔ اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اُن عذرات کی سماعت کرے اور اُنپر بعد ایسی تحقیقات مزید کے (اگر کچھ ہو) جو ضروری معلوم ہو احکام صادر کرے۔

اگر یہ عذر داخل کیا جائے کہ لگان بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے قابل ادا نہین ہے یا یہ کہ کچھ لگان قابل ادا نہین ہے اور عدالت اُس عذر کو صحیح قرار دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس فیصلہ کو منسوخ کر دے۔

اگر کوئی اور عذر داخل کیا جائے تو عدالت کو جائز ہے کہ اُس فیصلہ کو ترمیم یا بحال کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور واسطے ادا کیے جانے اُس لگان اور خرچہ کے (اگر کچھ ہو) حکم صادر کرے اور ایسا حکم بقایاے لگان کی ڈگری کا اثر رکھے گا۔

لگان کی بابت رسیدین

اسامی کا حق لگان کی بابت رسید پانیکا

دفعہ ۱۰۷- ہر اسامی جو اپنے زمیندار کو لگان کی بابت کچھ ادا کرے مستحق اسکا ہوگا کہ فوراً زمیندار سے ایک تحریری رسید جس پر اُس زمیندار کے دستخط ہون اُس رقم کی بابت جو اس طرح ادا کی جاوے پاوے۔

جائز رسیدکے مضامین

دفعہ ۱۰۸- ۵ (۱) لازم ہے کہ رسیدمین منجملہ تفصیلات ذیل کے ایسی تفصیلین درج کیجائین جنکی صراحت زمیندار ادا ہونے کے وقت کر سکتا ہو۔ یعنے -

(الف) نام ادا کرنے والے اور پانے والے کے۔ اور

(ب) نام موضع کا مع محال یا پٹی کے۔ اور

(ج) تعداد جو ادا کی گئی۔ اور

(د) تفصیل اُس جوت کی جسکی بابت لگان ادا کیا گیا ہے۔ اور

(ہ) سال اور قسط جسکی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی۔ اور

(و) یہ کہ آیا رقم اداشدہ بطور کل (مطالبہ) کے ادا ہو جانے کے قبول کی گئی یا صرف بطور اُسکے جزو کے۔ اور

سلہ- بجای دفعہ ۴۸ کے ہے- اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی یہ تھی:-

"ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ رسید پر اُس زمیندار کو جو رسید دے اپنے دستخط درج کر دینا لازم ہوگا"

سلہ ۵- سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-

"ہمنے اس دفعہ پر اور اُسکے ساتھ بنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی کی دفعہ ۵۶ پر غور و خوض کیا- جن امور کی تصریح فقرات (ج) و (ہ) مین کی گئی ہے وہ ایسے ہین کہ ممکن ہے کہ زمیندار لگان کے ادا کئے جانے کیوقت (ناواقف ہونے کے سبب) اُنکو بالکل نہ لکھ سکے- زمیندار کو لازم ہے کہ ہر وقت اور ہر جگہ جب اور جہان اُسکو لگان ملے فوراً اُسکی رسید دیدے اور دفعہ تحتی (۱) کے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل نکرنے کے قصور کا دفعہ تحتی (۲) مین سخت تاوان مقرر کیا گیا ہے- پس زمیندار کے حق مین انصاف کی غرض سے یہ ضرور ہے کہ وہ شرط جو بنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی کی دفعہ ۵۶ مین درج ہے- (اس قانون مین بھی) درج کر دیجاوے- لیکن شرط مذکور اصل مسودہ مین ترک کر دی گئی ہے (اگرچہ دفعہ مذکور کے احکام دیگر امور کے لحاظ سے اختیار کئے گئے ہین)- یعنی یہ (شرط) کہ رسید مین ایسی تفصیلات درج کیجائین جنکی صراحت زمیندار ادا ہونے کیوقت کر سکتا ہو- چنانچہ ہمنے ان الفاظ کو دفعہ تحتی (۱) مین درج کر دیا ہے"

"جن تفصیلات کا اس دفعہ تحتی مین حکم ہے اُن مین ہم نے فقرہ (ب) مین نام موضع کے مع محال یا پٹی کے اضافہ کر دیا ہے-"

"فقرہ (ج) مین جو تعداد درج کیجاوے وہ ہمیشہ وہ تعداد ہونی چاہیے جو فی الواقع ادا کی جاوے-"

"فقرہ (د) مین ہمنے الفاظ "تفصیل اُس" درج کر دئیے ہین اس غرض سے کہ اُس جوت کی شناخت ہو جاوے جسکی بابت اسامی نے لگان ادا کیا"

"فقرہ (ہ)- تعداد مطالبہ کے درج کیے جانے مین بہت دشواریان پیدا ہونگی- بجز اسکے کہ زمیندار کے پاس رسید کے دیے جانے کے وقت پٹواری موجود ہو عموماً زمیندار کے لیے یہ غیر ممکن ہوگا کہ اس تفصیل (یعنی تعداد مطالبہ) کو درج کرے- علاوہ ازین ممکن ہے کہ تعداد مطالبہ کی نسبت فریقین مین نزاع ہو- خاص مقصد یہ ہے کہ اسامی کو یہ معلوم ہو جاوے کہ آیا وہ رقم جو اُسنے ادا کی ہے بطور کل مطالبہ جانے کے پوری ادا ہو جانے کے قبول کی گئی ہے یا صرف بطور اُسکے جزو کے- تاکہ وہ بحالت ضرورت فوراً کارروائی کر سکے- ہم نے اسی کے مطابق فقرہ (و) کو بدل دیا ہے-"

(ز) تاریخ جس پر لگان ادا کیا گیا۔

(۲) سلہ اگر رسید مین دراصل وہ تفصیلات نہون جنکا دفعہ ہذا مین حکم ہے تو لازم ہوگا کہ تاوقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہ کیا جاسے اُس رسید کی نسبت یہ قیاس کر لیا جاسے کہ پوری فارغخطی اُس تاریخ تک کے کل مطالبہ جات لگان کی ہے جسپر کہ رسید دی گئی۔

ادا کیا جانا بابت اقساط کے

دفعہ ۱۰۹ سلہ (۱) جب آسامی لگان کی بابت کچھ ادا کرے تو اُسکو جائز ہے کہ وہ سال یا وہ سال اور وہ قسط ظاہر کردے جسکی بابت وہ ادا کی ہوئی رقم کو جمع کرانا چاہتا ہے۔ اور لازم ہوگا کہ وہ ادا کی ہوئی رقم اُسی کے مطابق جمع کی جائے۔

(۲) اگر آسامی کوئی ایسا اظہار نہ کرے تو جائز ہے کہ وہ ادا کی ہوئی رقم بابت کسی ایسی لقایا رسے کے جمع کی جاسے جسمین تمادی عارض نہ ہو اور جسکو زمیندار مناسب سمجھے۔

سلہ۔ اسی کے ہم مضمون دفعہ ۵۶ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال فقرہ ۴ ہے جس کے مطابق بمقدمہ گوپی ناتھ چکرورتی بنام المکند (انڈین لارپورٹ جلد ۲۴ کلکتہ صفحہ ۱۶۹) یہ تجویز ہوئی کہ رسید ایسے کارندہ کی دی ہوئی ہے جو مختار مجاز نہ تھا اسلیے اس رسید کی نسبت فارغخطی ہونے کا قیاس نہوگا۔

سلہ۔ قبضہ اراضی دفعہ ۵۵ بنگال سے یہ دفعہ لیگئی ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اس قانون مین یہ شرط ہے کہ جس مطالبہ مین تمادی عارض ہے اسمین لگان کو زمیندار محسوب نہین کر سکتا اور دفعہ ۵۵ مین کوئی ایسی قید نہین ہے۔

اسکے خلاف دفعہ ۶۱ ایکٹ معاہدہ مین محکوم ہے کہ مدیون کوئی تعین نکرے تو دائن قرضہ تمادی عارض شدہ مین بھی محسوب کر سکتا ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:۔

"ہم نے اُن اعتراضات پر غور کیا جو دفعہ تحتی (۱) کے احکام کی نسبت کیے گئے ہین جو حکم قانون اس دفعہ مین درج کیا گیا ہے وہ وہی حکم ہے جو ایکٹ معاہدہ مین درج ہے۔ اور اسی حکم قانون کے بموجب بالفعل عملدرآمد ہوتا ہے۔ ہماری راے مین یہ امر قرین انصاف نہ ہوگا کہ اسامی زراعت پیشہ کو وہ اختیار نہ دیا جاسے جو ہر ایک دیگر (قسم کے) مدیون کو اس بارہ مین دیا گیا ہے کہ جو رقوم وہ ادا کرے اُنکی محسوبی کی تخصیص جس قرضہ کی بابت چاہے کردے (بعض اشخاص نے) یہ راسے ظاہر کی ہے کہ ایسا حکم درج کیا جاسے کہ کوئی رقم ادا شدہ اُس صورت مین سال روان کی بابت جمع نکیجاسے جب کوئی پہلے کی بقایا واجب الادا ہو۔ (لیکن) ایسے حکم کا یہ نتیجہ ہو سکتا تھا کہ بعلت ایسی بقایای لگان کے قرقی کرنا جائز ہو جاتا جو ایک سال سے زیادہ عرصہ سے واجب الادا رہی ہو"

"ہماری راسے مین زمیندار کو یہ اختیار نہونا چاہیے کہ کسی رقم ادا شدہ کو کسی ایسی بقایاسے لگان کی بابت جمع کرے جس مین تمادی عارض ہو۔ اسامی کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ اپنی ادا کی ہوئی رقم کی نسبت یہ تخصیص کرے کہ وہ کس مطالبہ کی بابت محسوب ہونی چاہیے۔ اور اگر اسامی نے اس امر کو صریحاً ظاہر نکر دیا ہو تو بھی یہ قیاس نہین کیا جا سکتا ہے کہ اُسکی یہ نیت ہے کہ اُس کی ادا کی ہوئی رقم ایسے قرضہ کی بابت جمع کیجاسے جو بذریعہ نالش قابل وصول نہین رہا ہے۔ پس ہمنے اس کے مطابق دفعہ تحتی (۲) کی ترمیم کردی ہے"

رسید دینے سے یا درخواست کیے جانے پر جمع کرنے سے انکار کرنے کی بابت سزا

دفعہ ۱۱۰[1] - اگر کوئی زمیندار بلاوجہ معقول آسامی کو ایسی رسید جس مین وہ تفصیلات درج ہون جو ایکٹ ہذا مین قبل ازین مقرر کی گئی ہین کسی ایسے لگان کی بابت جو آسامی مذکور نے ادا کیا ہو حوالہ کرنے سے انکار کرے - یا اُس لگان کو جو ادا کیا جائے اُس سال اور اُس قسط کی بابت جمع کرنے سے انکار کرے جسکی بابت اُس ادا کی ہوئی رقم کے جمع کرنے کی آسامی مذکور نے درخواست کی ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ زمیندار مذکور سے اسقدر معاوضہ وصول کرے جو اس ادا کیے ہوئے لگان کی مقدار یا مالیت کے دوچند سے زیادہ نہ ہو اور جسکی کہ عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے -

داخل کیا جانا لگان کا عدالت مین

درخواست واسطے داخل کرنے لگان کے عدالت مین

دفعہ ۱۱۱ - صورت ہاے ذیل مین سے کسی صورت مین جسمین کہ لگان زر نقد واجب الادا ہو - یعنی

(الف) جب کوئی آسامی زمیندار کو پوری رقم اُس لگان کی جو اُس سے واجب الادا ہو ادا کرنے کے واسطے پیش کرے اور زمیندار اُسکے لینے سے انکار کرے یا یہ ظاہر کرے کہ وہ اُسکی رسید دینا نہین چاہتا ہے
(ب) جب لگان شرکاو کو مشترکاً واجب الادا ہو اور آسامی کو اُس رقم کی بابت شرکا کی مشترک رسید نہ مل سکے اور کسی شخص کو انکی طرف سے لگان وصول کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو -
(ج) جب دو یا زیادہ اشخاص علیحدہ علیحدہ لگان تحصیل کرنے کے حق کا دعوی کرین یا جب آسامی کو نیک نیتی سے اس امر مین شبہ ہو کہ کون لگان پانے کا مستحق ہے -

آسامی کو جائز ہے کہ عدالت مین درخواست تحریری اس امر کی پیش کرے کہ اُسکو اُس لگان کی پوری رقم کے عدالت مین داخل کرنے کی اجازت دیجائے جو اُسوقت واجب الادا ہو -

مضامین درخواست کے

دفعہ ۱۱۲ - (۱) لازم ہے کہ درخواست مین بیان اُن وجوہ کا ہو جنکی بنا پر وہ کیجاتی ہے اور امور ذیل کا بھی بیان ہو -

صورت (الف) مین نام اُس شخص کا جسکے حق مین جمع ہونے کے واسطے زر امانت داخل کیا جاتا ہو اور

---

[1] - بجاے دفعہ ۸۴ کے ہے - اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی :- لفظ "غفلت" کے استعمال سے زمیندار اُس صورت مین مستوجب تاوان ہوتا جبکہ اُسنے وہ روپیہ لے لیا ہو جو بذریعہ منی آڈر آیا ہو اور اُسکے اسامی نے اُس رسید کو جو بذریعہ ڈاکخانہ آئی ہو کافی سمجھ لیا ہو اور رسید ضابطہ طلب کی ہو - (لیکن فی الحقیقت) زمیندار صرف اُس صورت مین مستوجب تاوان ہونا چاہیے جب وہ ایسی حالت مین رسید کو دینے سے انکار کرے جبکہ اسامی نے تحریری یا غیر تحریری طور سے اسکو طلب کیا ہو

صورت (ب) مین نام اُن شریکون کے جنکو لگان واجب الادا ہوا اور
صورت (ج) مین نام اُس شخص یا اُن شخصون کے جنکو لگان پچھلی مرتبہ ادا کیا گیا تھا اور
اُس شخص یا اُن شخصون کے جواب اُسکا دعوی کرتے ہون -

(۲) لازم ہوگا کہ درخواست کی تصدیق بطور عرضی دعوی کے کیجاے اور اُسکے ساتھ اُسقدر رسوم داخل ہو جسکی لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے ہدایت کرے -

رسید دیجائیگی

دفعہ ۱۱۳[۱] - اگر اُس عدالت کو جسکو درخواست دفعہ ۱۱۱ کے احکام کے بموجب دیجاے یہ معلوم ہو کہ درخواست کنندہ دفعہ مذکور کے بموجب اُس لگان کے داخل کرنے کا مستحق ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس لگان کو لے لے اور اُسکی بابت ایک رسید بہ ثبت مُہر عدالت دیدے -

رسید ایک جائز فارغخطی ہوگی

دفعہ ۱۱۴[۲] - جو رسید دفعہ عین ماسبق کے بموجب دیجاے اُسکا اثر بطور فارغخطی اُس رقم لگان کے جو آسامی سے واجب الادا ہو اور حسب مندرجہ بالا داخل کی گئی ہو اُسی طور پر اور اُسی حد تک ہوگا کہ گویا وہ رقم لگان کی -

دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) مین اُس شخص کو وصول ہوگئی جسکی نسبت درخواست مین یہ لکھا ہو کہ اُسکے حق مین وہ امانت جمع کی جاے -

دفعہ مذکور کی صورت (ب) مین اُن شرکا کو وصول ہوگئی جنکو لگان واجب الادا ہے -

دفعہ مذکور کی صورت (ج) مین اُس شخص کو وصول ہوگئی جو اُس لگان کا مستحق ہے -

زرامانت کے داخل ہونے کا اشتہار

دفعہ ۱۱۵[۳] - جس عدالت مین رقم امانت داخل ہو اُسکو لازم ہوگا کہ فوراً کچہری کے کسی مقام منظر عام پر اور ضلع کی دیسی زبان مین اُس لگان کے داخل ہوجانے کا ایک اشتہار آویزان کراے جسمین آسامی کا نام اور زمیندار کا نام اور رقم لگان کی جو داخل کیگئی ہو اور کوئی اور ایسی تفصیلات جو ضروری ہون درج ہون -

اطلاعنامہ کس کے پاس بھیجا جائیگا

دفعہ ۱۱۶[۴] - اگر رقم امانت کی اُس تاریخ سے جسپر اشتہار اِس طرح آویزان کیا جاے علیٰ اگلے پندرہ دن کی میعاد کے اندر دفعہ عین مابعد کے بموجب ادا نہ ہو جاے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ فوراً -

دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) مین اطلاعنامہ ادخال زر امانت کی تعمیل بلا لینے کسی خرچہ

---

[۱] یہ دفعہ جدید ہے - دفعات ۱۱۱ - لغایت ۱۱۸ اخیر مباحثہ کے بعد بڑھائی گئی ہین -
[۲] یہ دفعہ جدید ہے -

[۳] یہ دفعہ جدید ہے -
[۴] یہ دفعہ جدید ہے -

کے اُس شخص پر کرائے جسکی نسبت درخواست میں یہ لکھا ہو کہ اُسکے حق میں وہ امانت جمع کی جائے۔ اور

دفعہ مذکور کی صورت (ب) میں اطلاعنامہ اور خالی زر امانت زمیندار کے گاؤں کے دفتر یا

جائے سکونت پر یا کسی مقام منظر عام میں اُس گاؤں میں جسمیں جوت واقع ہو آویزان کرائے۔ اور

دفعہ مذکور کی صورت (ج) میں ایک اطلاعنامہ کی تعمیل ہر ایسے شخص پر کرائے جسکی نسبت اُسکو

یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ وہ شخص اُس زر امانت کا دعوی کرتا ہے یا اُسکا مستحق ہے۔

ادا کیا جانا یا واپس کیا جانا زر امانت کا

دفعہ ۱۱۷[۵] — (۱) عدالت کو جائز ہے کہ زر امانت کی رقم کسی ایسے شخص کو جو عدالت کو اُسکا مستحق معلوم ہو ادا کرے یا اگر وہ مناسب سمجھے تو جائز ہے۔ اور اگر زر امانت حسب فقرہ (ج) دفعہ ۱۱۱ داخل کیا گیا ہو تو۔ بجز اُس صورت کے کہ فریق متنازعین درخواست مشترکہ پیش کریں۔ لازم ہے کہ رقم مذکور کو اُسوقت تک رہنے دے جب تک کہ عدالت دیوانی نسبت اس امر کے فیصلہ نہ کرے کہ کون شخص اُسکا مستحق ہے۔

(۲) جائز ہے کہ اگر عدالت اس امر کی ہدایت کرے تو وہ رقم بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ کے ادا کی جائے۔

(۳) اگر قبل گزرنے تین سال کے اُس تاریخ سے جسپر کوئی رقم امانت داخل کی گئی ہو اُس دفعہ کے بموجب وہ رقم ادا نہ کر دی گئی ہو تو جائز ہے کہ بحالت نہ ہونے کسی ایسے حکم عدالت دیوانی یا مال کے جو خلاف اسکے ہو رقم امانت داخل شدہ جمع کرنے والے کو اُسکی درخواست پر اور اُس رسید کو واپس کرنے پر جو اُس عدالت نے دی ہو جسمیں لگان داخل کیا گیا تھا یا زر امانت کے داخل کرنے کی بابت اُسکے اسمی اور شہادت پیش کرنے پر جو عدالت کافی سمجھے واپس کر دی جائے۔

ممانعت نالش کی

دفعہ ۱۱۸[۶] — لازم ہے کہ کوئی نالش یا اور کارروائی بمقابلہ صاحب سکریٹری آف اسٹیٹ بہا جلاس کونسل کے یا بمقابلہ کسی عہدہ دار گورنمنٹ کے نسبت کسی امر کے جو کسی عدالت نے بہ تعلق کسی زر امانت کے بموجب دفعات مندرجہ بالا کیا ہو دائر نہ کی جائے۔ لیکن اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جو ایسے زر امانت کی رقم کے وصول پانے کا مستحق ہو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ اُسکو کسی ایسے شخص سے وصول کرے جسکو وہ دفعہ ماسبق کے بموجب ادا کی گئی ہو۔

---

[۵] دفعات ۱۱۱ لغایت ۱۱۸ جدید ہیں — اخیر مباحثہ کے بعد قایم کی گئی ہیں۔

[۶] یہ دفعہ جدید ہے — اخیر مباحثہ کے بعد قایم کی گئی ہے۔

باب ۹

قرقی

زمیندار کا حق قرقی کا

دفعہ ۱۱۹[۱] - (۱) پیداوار کل اراضی کی جو کسی آسامی کی کاشت مین ہو اُس لگان کی

وصول کیا جانا بقایا رکا بذریعہ قرقی کے

[۱] - یہ دفعہ بجای ۵۶ کے ہے - اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے :-

"ہمنے قانون متعلقہ کاروائیات قرقی مین جو اصلی مسودہ مین درج تھا کوئی بڑی تبدیلی نہین کی ہے - لیکن دفعہ ۱۹ اسکے اس صریح حکم کی وجہ سے - کہ کاشت کرنے والے اسامی شکمی کی فصل پر اُس حالت مین جبکہ اصل اسامی اپنا لگان ادا کرے اُس لگان کا بار کفالت ہوگا - بہت تبدیلیون کی ضرورت ان مختلف صورتون کے لحاظ سے ہوئی کہ قرقی کی نسبت عذرداری کرنیکا حق کبھی واقعی باقیدار کو اور کبھی کاشتکار کو اور کبھی ان دونون کو حاصل ہوگا - اور نیز اس حکم کے درج کرنے کی غرض سے تبدیلی کی ضرورت ہوئی ہے کہ اُس کاشتکار کو جسکی فصل قرق کی گئی ہو قرقی کی باضابطہ اطلاع اور اُسکی نسبت عذرداری کرنیکا موقع دیا جائیگا"

"علاوہ برین دفعات ... و ... و ... و ... جنمین ایسی نالشات کی نسبت حکم ہے جو قبل وقوع نیلام کے قرقی کی عذرداری کے لیے دائر کیجائین - بلا ضرورت پیچیدہ اور پریشان کرنے والی ہین اور عملی کارروائی مین اُن سے دقتین پیش آئی ہین - ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہر شخص کو - خواہ وہ باقیدار یا کاشتکار یا کوئی اور شخص ہو اور خواہ وہ قارق کا استحقاق ملکیت تسلیم کرتا ہو یا نہ کرتا ہو - نیلام وقوع مین آنے سے پیشتر قرقی کی نسبت عذرداری کی اجازت ہو - اور اُن اشخاص کی حالتون کے درمیان فرق قائم کر دیا جائے جو ایسے ہون کہ اُنپر قارق کی درخواست نیلام کے اطلاعنامہ کی تعمیل کر دی گئی ہو اور جو ایسے ہون انکو اس قسم کی کوئی اطلاع نہ دی گئی ہو - دفعہ ۱۴۲ جو ہم نے داخل کی ہے اسی مقصد سے طیار کی گئی ہے اور اسکا اُن کل صورتون پر حاوی ہونا مقصود ہے جن کی نسبت مسودہ کی دفعات ... و ... و ... و ... مین

احکام درج ہین - اور دفعہ ۱۴۳ الخ دفعہ ... اصلی مسودہ کی ہے جو اپنی جگہ پر بعد دفعہ ۱۴۳ کے درج کیگئی ہے - علاوہ ان تبدیلیون کے ہمنے اُن دفعات کی جو دفعہ ۱۳۱ کے بعد ہین ترتیب بدل دی ہے ہمنے ان دفعات (یعنی دفعات ۱۳۲ لغایت ۱۴۱) کو پہلے رکھا ہے جو اُن صورتون سے متعلق ہین جنمین قرقی کی نسبت عذرداری نکی گئی ہو اور اُن مین کل کارروائیات تا اختتام نیلام کی نسبت احکام درج ہین - اسکے بعد وہ دفعات درج کی گئی ہین جنمین ایسی نالشات عذرداری قرقی کی نسبت احکام درج ہین جو قبل وقوع نیلام دائر کیجائین اور اسطرح اُنکی وجہ سے کارروائیات نیلام التوا مین رہین - ان دفعات کے بعد دفعہ ۱۴۵ ٹھیک موقع پر درج کیگئی ہے جسمین اُن صورتون کی نسبت احکام درج ہین جن مین بوجہ ہوجانے نیلام کے اُس شخص کے لیے جسکو ناجائز قرقی سے نقصان پہونچا ہو صرف یہی چارہ کار باقی رہجاتا ہے کہ اُسکی بابت معاوضہ کی نالش کرے - بالآخر دفعات ۱۴۶ لغایت ۱۴۹ مین - عموماً قرقی کے افعال بیجا کی نسبت - اور اُن اسامیان شکمی کے حقوق کی نسبت جنکی فصل بوجہ دہندگی کسی زمیندار کے جسکے وہ ماتحت ہین قرق کیگئی ہو - اور نسبت تقرر امین قرقی بحیثیت زمیندار اور قرقی بذریعہ عدالت کے - اور نسبت اُن سزاوُن کے جو قرقی کرنے اور قرقی کی مزاحمت کرنے مین بددیانتی کا افعال کے لیے ہین احکام درج کیے گئے ہین"

اسکے متعلق فیصلے حسب ذیل ہوچکے ہین -

(۱) قسطوار کی نسبت فصل ہرجگہ قبل کٹنے کی سمجھی جائیگی - اسلیے اگر کوئی غیر شخص فصل کو اپنے ڈگری مین قرق کرانا چاہے تو لگان زمیندار کو ادا کر دے - جلتا تھ پرشاد بنام بھیکارام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۲۲ -

۲۶۲ - یہ کفالت زمیندار کے فائدہ کی واسطے ہے کہ کاشتکار کی فائدہ کیواسطے - اگر کوئی شخص فصل کو دید دانستہ خریدلے تو وہ زمیندار کے ہر حق کا جو زمیندار ہی سے ماخوذ ہے ذمہ دار ہے - شرائیت سنگھ بنام ... ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۱ - امام النسا بنام لیاقت حسین ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء صفحہ ۱

(۲) واسطے اغراض دفعہ ہذا کے درختان کا شمار پیداوار اراضی مین نہین ہے بچی لال بنام ... ویکلی نوٹس ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۲۵ - ... بنام ... ویکلی نوٹس ... لیکن ممکن ہے کہ موجودہ قانون کی لحاظ سے ... جائین -

بابت جو اُس اراضی کی نسبت اُس آسامی سے اور ہر ایسے شخص سے جو مابین اُس آسامی اور مالک کے شخص درمیانی ہو واجب الادا ہو مکفول سمجھی جائیگی اور جب تک وہ لگان بیباق نہ کردیا جائے کوئی دوسرا دعوی پیداوار مذکور کی نسبت بذریعہ نیلام بعلت اجرائے ڈگری عدالت دیوانی یا عدالت مال کے یا اور طور پر نافذ نہ کیا جائیگا۔

(۲) جب بقایائے لگان کسی آسامی سے واجب الادا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ بجائے یا علاوہ اسکے کہ حسب محکومہ بالعہد بقایا کی نسبت نالش کرے اُسکو اُس اراضی کی پیداوار کی قرقی اور نیلام سے جسکی بابت وہ بقایا ہے واجب الادا ہے وصول کرے۔

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے قانون نمبر ۶ سنہ ۱۸۲۳ء کی دفعات ۲ و ۳ و ۴ یا ایکٹ نمبر ۱۲ بابت ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱۱ کے احکام پر کچھ اثر پہونچتا ہے۔

کس صورت میں قرقی کی اجازت نہیں ہے

دفعہ ۱۳[۱]۔ باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ عین ماسبق کے کوئی قرقی۔

(الف) ایسا شریک نہ کرے گا جو مستحق اسکا نہ ہو کہ کُل لگان آسامی سے تحصیل کرے

(ب) ایسا زمیندار نہ کرے گا جس نے قرقی نہ کرنے کا عہد و پیمان کرلیا ہو۔

(ج) کوئی زمیندار کسی ایسی پیداوار کی نہ کرے گا جسکے کُل یا کسی جزو کی قرقی پہلے سے اُس نے کی ہو۔

(د) بابت ایسی بقایا کے نہ کی جائے گی جو ایک سال سے زیادہ عرصہ سے واجب الادا رہی ہو۔

(ہ) بابت ایسی بقایا کے نہ کیجائیگی جس کے واسطے زمیندار نے ضمانت قبول کرلی ہو اور کوئی قرقی نہ کرے گا۔

(و) ایسا ایجنٹ (کارندہ) جو صراحتاً بذریعہ مختار نامہ کے اس امر کا مجاز نہ کیا گیا ہو۔

(ز) ایسے شخص کا نوکر جسکو قرقی کرنے کا اختیار ہو بجز اسکے کہ اُسکے پاس اجازت تحریری قرقی کرنے کی ہو۔

[۱] بجائے دفعات ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ کے ہے۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے:- "ہمنے اس تجویز سے (بعض) الفاظ داخل کردیے ہیں کہ کوئی آسامی یا اسامی شکمی سازش کرکے اُسکی ... کی قرقی ... زمیندار اعلی کے حق قرقی کو بے اثر کردے"

دفعہ ۱۲۱ [۱] - (۱) زمیندار مستحق ہوگا کہ (نیچے لکھی ہوئی چیزین) قرق کرے -

(الف) کوئی فصل یا اور پیداوار زمین کی جو جوت پر کھڑی ہو یا پیڑ سے توڑی یا کھودی نہ گئی ہو -

(ب) کوئی فصل یا اور پیداوار زمین کی جو جوت پر پیدا کی گئی ہو اور کاٹ لی گئی ہو یا توڑ یا کھود لی گئی ہو اور جوت پر یا کھلیان پر یا ناج کے گاہنے (داونے) کی جگہ پر یا کسی اور ایسی ہی جگہ پر خواہ کھیتون مین یا مسکن مین رکھی ہو -

(۲) زمیندار کو استحقاق قرقی نہ ہوگا -

(الف) کسی فصل یا اور پیداوار کا بعد اسکے کہ اسکو آسامی نے ذخیرہ کرلیا ہو -

(ب) کسی اور مال کا خواہ وہ کچھ ہی ہو -

ضابطہ کارروائی

دفعہ ۱۲۲ [۲] - (۱) قرقی کیے جانے سے پہلے یا اُسوقت جب قرقی کیجاے قارق کو لازم ہے کہ باقیدار پر تعداد بقایا کی بابت ایک مطالبہ تحریری مع ایسے حساب کے جسمین وہ وجوہ درج ہون جنکی بناء پر مطالبہ کیا گیا ہو تعمیل کراے -

(۲) اُس مطالبہ اور حساب پر قارق تاریخ لکھے گا اور اپنے دستخط کرے گا اور اُنکی اگر ممکن ہو باقیدار کی ذات پر تعمیل کیجائیگی - یا اگر وہ نہ مل سکے تو وہ اسکے مسکن معمولی پر لگا دیے جائینگے -

دفعہ ۱۲۳ [۳] - (۱) بجز اُس صورت کے کہ رقم مطالبہ کی فوراً بیباق کردی جاے قارق کو

[۱] بجاے دفعہ ۶۱ کے ہے -

[۲] بجاے دفعہ ۶۲ کے ہے - اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی :-

"ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ مطالبہ اور حساب پر قارق کو اپنے دستخط کرنا اور تاریخ لکھنا لازم ہوگا تاکہ اُس تاریخ کی نسبت جس پر قرقی کی گئی تھی کچھ شبہہ پیدا ہونے نہ پاے"

[۳] بجاے دفعہ ۶۳ کے ہے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی :-

"اسی منشاء سے ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ قارق کو لازم ہوگا کہ اپنے مطالبہ (تحریری) اور حساب اور فہرست مال مقروقہ کی ایک نقل تحصیل مین بھی داخل کرے"

"جیسے دفعہ تحتی (۳) داخل کردی ہے -"

"تاکہ اُس کاشتکار کو اُس حالت مین قرقی کی اطلاع عذرداری کرنے کا موقع ملجاے جبکہ اسکی فصل دوسرون کی نادہندگی کی وجہ سے قرق کی گئی ہو"

ایا کیا پیداوار قرقی کی جاسکتی ہے

مطالبہ تحریری اور حساب کی تعمیل باقیدار پر کیجائیگی

قرقی بلحاظ مناسبت تعداد بقایا کے ہوگی اور ...

کو جائز ہے کہ مال مذکورۂ بالا کو جو مالیت مین تعداد بقایا اور خرچہ قرقی کے اسقدر قریب قریب برابر ہو جسقدر ممکن ہو قرق کرے اور اُسکو لازم ہوگا کہ ایک فہرست یا تفصیل مال مذکور کی طیار کرے اور اُسپر تاریخ لکھے اور دستخط کرے اور اُسکو باقیدار کے حوالہ کرے یا اگر وہ نہ مل سکے تو اُسکو اُسکے مسکن معمولی پر لگادے اور ایک نقل اُس فہرست یا تفصیل کی مع ایک نقل مطالبہ تحریری اور حساب کے فوراً تحصیل مین داخل کی جائے گی۔

(۲) اگر قارق[۱] کو اس بات کی اطلاع ہو کہ کاشتکار کوئی اور شخص ہے نہ کہ باقی دار تو ایک نقل مطالبہ اور فہرست یا تفصیل مال کی اُسی طرح کاشتکار کو حوالہ کیجائیگی۔

(۳) سوا[۲] اُسے درمیان طلوع اور غروب آفتاب کے کسی[۳] وقت قرقی نہین کیجائیگی۔

فصل استادہ وغیرہ جب قرق ہو گئی ہو کاٹی اور ذخیرہ کیجا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۲۴[۴]۔ (۱) فصل استادہ اور دیگر ایسی پیداوار کی جو توڑی یا کھودی نہ گئی ہو باوجود قرقی کے کاشتکار محافظت کرسکتا ہے اور اُسکو کاٹ سکتا ہے اور توڑ یا کھود سکتا ہے اور ایسے کھیتوں[۵] اور مقامون مین جنکو اس غرض کے لیے وہ عموماً کام مین لاتا ہو ذخیرہ کرسکتا ہے۔

(۲[۶]) اگر کاشتکار اس امر مین غفلت کرے تو قارق کو لازم ہے کہ فصل یا پیداوار مذکور کی محافظت کرائے یا اُسکو کٹوائے یا تڑوائے یا کھودوائے اور اُسکو قرب وجوار کی کسی جگہ مین جہان آسانی ہو ذخیرہ کرائے۔ اور خرچ کاشتکار کے ذمہ ہوگا۔

(۳) دونون[۷] صورتون مین مال مقروقہ زیر اہتمام کسی ایسے شخص کے جسکو قارق نے اُس غرض سے مقرر کیا ہو رکھا جائیگا۔

ایسی پیداوار جو ذخیرہ نہ کی جا سکین کا نیلام

دفعہ ۱۲۵[۸]۔ جائز ہے کہ ایسی فصل یا پیداوارین جو اس قسم کی ہون کہ ذخیرہ کرکے نہ رکھی جا سکین وہ اُس طرح جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے کاٹنے یا توڑنے یا کھودنے سے پہلے نیلام کردیجائین۔ لیکن ایسی صورت مین لازم ہے کہ قرقی کم سے کم بیس دن پہلے

---

[۱]۔ یہ فقرہ جدید ہے۔
اسکا مطلب یہ ہے کہ مرتہن یا کاشتکار شکمی کے قبضہ مین کھیت ہو تو اُنکو بھی اطلاع دیجائیگی۔

[۲]۔ یہ فقرہ جدید ہے۔

[۳]۔ یعنی رات کو قرقی نہو گی۔

[۴]۔ بجاے دفعہ ۶۴ (الف) کے ہے۔
اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی

"ہم نے دفعات تحتی (۱) و (۲) مین لفظ "محافظت" داخل کردیا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ قرقی کے وقت فصل کٹنے کے لیے طیار نہو۔"

[۵]۔ بجاے دفعہ ۶۴ (ب) کے ہے۔

[۶]۔ بجاے دفعہ ۶۴ (ج) کے ہے۔

[۷]۔ بجاے دفعہ ۶۴ (د) کے ہے۔

اُس وقت سے کیجاے جبکہ فصل یا پیداوارین یا کوئی جزو انکالایق کاٹنے یا توڑنے یا کھودنے کے ہو۔

مقابلہ کی یا مزاحمت کے اندیشہ کی حالت مین قارق کی مدد

دفعہ ۱۲۶[۱]۔ اگر قارق کا مقابلہ کیا جاے یا اُسکو مزاحمت کا اندیشہ ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ عدالت سے درخواست کرے اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر یہ امر ضروری معلوم ہو تو کسی عہدہ دار کو قرقی مین قارق کی مدد کرنے کے لیے متعین کردے۔

نیلام سے پہلے بقایا اور خرچہ پیش ہونے پر قرقی اٹھائی جائیگی

دفعہ ۱۲۷[۲]۔ اگر مال کی قرقی کے بعد اور قبل اُس تاریخ کے جو اُسکے نیلام کے لیے جیسا کہ ایکٹ ہذا مین ابعد ازین حکم ہے مقرر ہو کسی وقت باقیدار یا کاشتکار زر بقایا بابت جو اُس سے مطلوب ہے اور اخراجات قرقی دینے کے لیے پیش کرے تو قارق کو لازم ہے کہ اُنکو لے اور فوراً قرقی اٹھاے۔

نیلام کی درخواست

دفعہ ۱۲۸۔ (۱[۳]) قرقی کیے جانے کے وقت سے پانچ دن کے اندر۔

قارق کو جائز ہے کہ عہدہ دار مجاز سے جو بعد ازین ایکٹ ہذا مین بنام عہدہ دار نیلام موسوم ہے اُس مال کے نیلام کی درخواست کرے جو اُس فہرست یا تفصیل مین درج ہو جو حسب دفعہ ۱۲۳ داخل کی گئی ہو۔

(۲) اگر کوئی ایسی درخواست نہ دیجاے تو فصل یا پیداوارین قرقی سے واگذاشت کر دیجائینگی۔

درخواست کا مضمون

دفعہ ۱۲۹[۴]۔ درخواست تحریری ہوگی اور اُسمین تفصیلات ذیل درج کیجائینگی۔ یعنے۔

(الف) نام باقیدار کا اور اُسکی جاے سکونت۔ اور بصورت محکوئہ دفعہ ۱۲۳ (۲)

---

[۱] بجاے دفعہ ۶۵ کے ہے۔

[۲] بجاے دفعہ ۶۶ کے ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:۔
"زر بقایا یا تو باقیدار یا واقعی کاشتکار ادا کر سکتا ہے اور اسوجہ سے ہم نے بجاے الفاظ "مال کا مالک"، الفاظ "باقیدار یا کاشتکار" قائم کر دیے ہین۔"

[۳] بجاے دفعہ ۶۷ کے ہے۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:۔
"اس کی کوئی وجہ نہین ہے کہ فصل مقروقہ کے نیلام کی درخواست قرقی سے پانچ دن کے اندر کیوں پیش نہ کی جاے۔ خواہ فصل کی پیداوار ذخیرہ کیے جانے کے قابل قسم کی ہو یا نہ ہو یہ بہت قرین مصلحت ہے کہ کارروائی قرقی (جاری رہنے) مین کچھ تاخیر غیر ضروری نہ ہونے پاے کیونکہ اس تاخیر سے عموماً نقصان اور فصل کو ضرر ہوتا ہے پس انھین امور کے لحاظ سے ہمنے اس دفعہ کو ترمیم کر دیا ہے۔"

[۴] بجاے دفعہ ۶۸ کے ہے۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:۔
"ہمنے فقرہ (الف) مین ایسی صورت کی نسبت احکام درج کیے ہین جنمین کوئی اور شخص سواے (واقعی) کاشتکار کے باقیدار ہو۔"

مین کاشتکار کا بھی نام اور اُسکی جاے سکونت - اور

(ب) تعداد واجب الوصول - اور

(ج) تاریخ قرقی - اور

(د) جگہ جسمین مال مقرقہ موجود ہو -

تعمیل اطلاعنامہ کی فیس

دفعہ ۱۳۰ - قارق کو لازم ہے کہ درخواست کے ساتھ عہدہ دار نیلام کو اطلاعنامہ کی تعمیل کرنے کے لیے وہ فیس حوالہ کرے جسکا ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے -

ضابطہ کار روائی درخواست کے وصول ہونے پر

دفعہ ۱۳۱ - (۱) بفور پہونچنے ایسی درخواست اور فیس کے عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ ایک نقل اُس درخواست کی اور اُس فہرست یا تفصیل کی جو حسب دفعہ ۱۲۳ داخل کی گئی ہو اُس عدالت مین بھیجدے جو عذر داری قرقی کی نالش کی سماعت کی مجاز ہو -

اور ایک اطلاعنامہ کی باقیدار پر تعمیل کرے اور اُسمین باقیدار مذکور کی نسبت یہ حکم لکھے کہ وہ اطلاعنامہ کے وصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر یا تو زر مطالبہ ادا کردے یا عذر داری قرقی کی نالش دائر کرے -

(۲) صورت محکومہ دفعہ ۱۲۳ (۲) مین اسی قسم کے اطلاعنامہ کی تعمیل کاشتکار پر کیجائیگی -

(۳) عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم کے نیلام کی ایسی تاریخ مقرر کرے جو درخواست کی تاریخ سے ۳۰ دن سے کم فاصلہ پر نہو اور اُسکو اُس مقام پر مشتہر کرائے جہان مال مقرقہ ہو اور مشار الیہ کو یہ بھی لازم ہوگا کہ ایک نقل اپنے حکم کی عدالت مین اس غرض سے بھیجدے کہ وہ اُسکے دفتر مین آویزان کی جائے -

(۴) اشتہار مین تفصیلات ذیل بھی درج کیجائینگی - یعنے -

(الف) اُس مال کی تفصیل جو نیلام کیا جائیگا - اور

(ب) مطالبہ جسکی بابت اُسکا نیلام کیا جائیگا - اور

سلہ - بجاے دفعہ ۹۶ کے ہے - اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی :-
"ہمنے ایک جدید دفعہ تحتی (۲) اضافہ کردی ہے - جس مین یہ حکم ہے کہ کاشتکار کو اطلاع دیجائے اور ہم نے دفعہ تحتی (۳) اس طور پر بدل دی ہے کہ اشتہار (حکم نیلام) کی مشتہری مطابق طریقہ مندرجہ دفعہ ۲۷۴ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہوا کرے -"

(ج) وہ مقام جہان نیلام عمل مین آئیگا۔

کس حالت مین نیلام کی کارروائی کیجا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۳۲ الف[1]۔ اگر تاریخ مقررہ اشتہار نیلام پر یا اُسکے قبل نالش عذرداری قرقی کے دائر ہونے کی اطلاع عہدہ دار نیلام کو حسب دفعہ ۱۲۴ (۲) نہ کردی گئی ہو تو اُس عہدہ دار کو لازم ہی کہ اگر زر مطالبہ مذکور مع اُس قدر اخراجات قرقی کے جو وہ تجویز کرے کُل نہ ادا کر دیا جائے تو اُس مال کے یا اُسکے اُس قدر جزو کے جو بباقی مطالبہ او ر اخراجات قرقی اور خرچہ نیلام کے واسطے ضروری ہو نیلام کرنے کی کارروائی مطابق اُس طریقہ کے جو ایکٹ ہذا مین لبعد ازین مقرر کیا گیا ہے عمل مین لائے۔

مقام اور طریقہ نیلام کا

دفعہ ۱۳۳[2]۔ (۱) نیلام اُس مقام پر ہوگا جہان مال مقروقہ ہو یا وہان سے سب سے قریب کے مقام مرجع عام مین ہوگا درصورتیکہ عہدہ دار نیلام کی یہ راے ہو کہ وہان وہ غالباً زیادہ فائدہ سے نیلام ہوگا۔

(۲) مال بذریعہ نیلام عام کے ایک یا زیادہ لاٹ مین جس طور پر کہ عہدہ دار نیلام مناسب سمجھے فروخت کیا جائیگا۔

(۳) اگر مطالبہ مع اخراجات قرقی و خرچہ نیلام کے مال کے کسی جزو کے نیلام سے وصول ہو جاے تو باقی مال کی بابت قرقی فوراً اُٹھالی جائیگی۔

اگر واجبی قیمت نہ لگائی جاے تو نیلام ملتوی کیا جاسکتا ہے اور اُسکے بعد نیلام کا ختم کرنا لازم ہوگا

دفعہ ۱۳۴[3]۔ اگر بروقت نیلام مال کے اُسکی واجبی قیمت بہ قیاس عہدہ دار نیلام نہ لگائی جاے اور اگر باقیدار یا کاشتکار دوسرے دن تک۔ یا جس حال مین کہ نیلام کے مقام کے قریب بازار ہوتا ہو دوسرے بازار کے دن تک۔ نیلام کو ملتوی رکھنے کی درخواست کرے تو نیلام اُس دن تک ملتوی رکھا جائیگا اور اُسوقت جو قیمت اُس مال کی لگائی جاے اُسی پر ختم کر دیا جاے گا۔

[1]۔ بجاے دفعہ ۲۰۳ کے ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:۔
"ہم نے اس مقام مین اور نیز دیگر مقامات پر بجاے الفاظ "ناواجبیت (یا عذرداری) مطالبہ" کے الفاظ "عذرداری قرقی" قائم کیے ہین۔ کیونکہ الفاظ آخر الذکر کل ایسی صورتون سے متعلق ہوسکتے ہین جنمین قرقی کی نسبت عذرداری کیجاے۔ خواہ وہ عذرداری اس بناء پر ہو کہ مطالبہ ناواجب ہی یا کسی اور وجہ کی بناء پر ہو۔"

[2]۔ بجاے دفعہ ۲۰۴ کے ہے۔

[3]۔ بجاے دفعہ ۲۰۵ کے ہے۔

ادا کیا جاتا زرثمن کا

دفعہ ۱۳۵ - قیمت[۱] ہر لاٹ کی بذریعہ زر نقد بروقت نیلام یا اُسکے بعد جسقدر جلد عہدہ دار نیلام مذکور ہی سمجھے ادا کرنی ہوگی -

قیمت نہ ادا ہونے کی صورت مین پھر نیلام کیا جاتا

دفعہ ۱۳۶ - [۲] اگر قیمت ادا نہ کی جاسے تو مال کا نیلام پھر عمل مین لایا جائیگا اور رد نیلام کردیا جائیگا اور عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ کمی زرثمن کی (اگر کچھ ہو) جو اس دوسرے نیلام مین واقع ہو اور اُن کل اخراجات کی جو اس دوسرے نیلام مین ہون اطلاع عدالت کو کردے اور وہ رقوم فارق یا باقی دار یا کاشتکار کی تحریک پر اُس خریدار سے جس نے قیمت نہ ادا کی ہو حسب قواعد مندرجہ باب ۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلقہ اجراے ڈگری زر نقد کے وصول کیجا سکے گی -

خریدار کو سارٹیفکٹ دیا جائیگا

دفعہ ۱۳۷ - جب[۳] زرثمن پورا ادا کردیا جاسے تو عہدہ دار نیلام کو لازم ہے کہ خریدار کو ایک سارٹیفکٹ بہ تصریح مال کے جو اُسنے خرید کیا ہو اور بتصریح قیمت کے جو اُسنے ادا کی ہو دیدے -

زرثمن کیا کیا جائیگا

دفعہ ۱۳۸ - [۴] (۱) مال مفروقہ کے ہر ایسے نیلام کے زرثمن سے جو حسب ایکٹ ہذا کیا جائے عہدہ دار نیلام بحساب فی روپیہ ایک آنہ بابت خرچہ نیلام کے وضع کرے گا اور اُس رقم کو جو اس طور سے وضع کی گئی ہو تحصیلدار کے پاس ارسال کردے گا -

(۲) بعد ازین عہدہ دار مذکور فارق کو وہ اخراجات جو فارق کو قرقی کی بابت کرنے ہوئے ہون اور اخراجات اجراے اطلاعنامہ و اشتہار نیلام مندرجہ دفعہ ۱۳۱ اُسقدر ادا کرے گا جنکا ادا کرنا بعد جانچنے کیفیت اخراجات کے جو فارق نے پیش کی ہو عہدہ دار مذکور کے نزدیک مناسب ہو

(۳) بقیہ (زرثمن نیلام) اُس بقایا کے ادا کرنے مین جسکی بابت قرقی کیگئی ہو صرف کیا جائیگا -

---

[۱] - بجاے دفعہ ۶۷ کے ہے -

[۲] - بجاے دفعہ ۶۷ کے ہے - سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل یہ تھی :-

"ہمنے یہ حکم درج کیا ہے کہ عہدہ دار نیلام عدالت کو اس امر کی اطلاع کرے کہ کسقدر رقم اُس خریدار سے جس نے قیمت ادا نہ کی ہو واجب الوصول ہے اور نیز یہ کہ رقم مذکور اُسی طرح قابل وصول ہوگی جسطرح کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین اسی قسم کی صورتون کی نسبت حکم ہے"

[۳] - بجای دفعہ ۶۸ کے ہے -

[۴] - بجاے دفعہ ۷۷ کے ہے - اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی :-

"ہم نے الفاظ" اور بقایاے مذکور کے اُس سود (کے ادا کرنے) مین جو تاریخ نیلام تک ہوا ہو" خارج کردیے ہین - کیونکہ یہ رقم سود کی عموماً بہت خفیف ہوگی اور یہ ضرور

(۴) اگر کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اُس شخص کو حوالہ کر دیا جائیگا جسکا مال نیلام کیا گیا ہو۔

عہدہ داران نیلام اور ملازمان نیلام کو خریدنے کی ممانعت ہے

دفعہ ۱۳۹ - عہدہ[1] داران نیلام اور اُن تمام اشخاص کو جنھین عہدہ داران مذکور مامور کرین یا جو اُنکے ماتحت ہون کسی ایسے مال کے صریحی یا غیر صریحی طور سے خرید کرنے کی ممانعت ہے جسکو عہدہ داران مذکور نیلام کرین -

دفعہ ۱۴۰ - اگر کسی[2] صورت مین کسی ایسے نیلام کے شروع کرنے کے وقت عہدہ دار نیلام کو معلوم ہو کہ حسب ضابطہ قرقی کی اور نیلام مجوزہ کی اطلاع نہین دی گئی ہے تو اُسکو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کر کے اس امر کی رپورٹ عدالت کو کرے اور اسکے بعد عدالت حکم دے گی کہ دوسرا اطلاع نامہ اور اشتہار نیلام حسب دفعہ ۱۳۱ جاری کیا جاوے یا اور حکم جو اُسکے نزدیک مناسب ہو صادر کرے گی -

جب عہدہ دار نیلام ... تو خرچہ کا عاید کیا جانا

دفعہ ۱۴۱ - (۱[3]) جب عہدہ دار نیلام کسی مقام پر حسب ایکٹ ہذا نیلام کرنے کے واسطے جاوے اور نیلام اس سبب سے کہ مطالبہ قارق کا پیشتر بیباق ہو گیا ہو مگر اُس بیباقی کی اطلاع قارق نے عہدہ دار مذکور کو نہ دی ہو وقوع مین نہ آئے تو ایک آنہ فی روپیہ بطور مواجب بابت خرچہ کے عاید کیا جائیگا اور وہ مال مقروقہ کی مالیت تخمینی پر محسوب کیا جائیگا -

(۲) اگر قارق کا مطالبہ اُس تاریخ تک جو نیلام کے واسطے مقرر کی گئی ہو بیباق نہ کیا جاوے تو مواجب مذکور مال کے مالک سے قابل ادا ہونگے - اور جائز ہوگا کہ وہ مال مذکور کے اُسقدر حصہ کے نیلام سے جسقدر کہ ضرورت ہو وصول کیے جائین -

(۳) ہر دوسری صورت مین مواجب مذکور قارق سے قابل ادا ہونگے - اور جائز ہوگا کہ وہ اُس سے بطور بقایا مالگزاری کے وصول کیے جائین -

(۴) کسی صورت مین دس روپیہ سے زیادہ کی کوئی رقم حسب دفعہ ہذا واجب الوصول نہ ہوگی -

---

نہین ہے کہ نیلام مین تاخیر (ہر صورت مین) باقیدار کے قصور سے ہو -"

[1] بجاے دفعہ ۸ کے ہے -

[2] بجاے دفعہ ۹ کے ہے -

[3] بجاے دفعہ ۱۰ کے ہے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:-

"ہم نے الفاظ" اُس وجہ سے جس کا بیان دفعہ ۱۰۰ مین کیا گیا ہے یا" خارج کر دیے ہین - معمولاً یہ امر بوجہ کسی غفلت قارق یا باقیدار کے نہین ہوا کرتا ہے کہ اطلاع نیلام (مجوزہ) کی نہ دی جاوے -"

نالشات متعلقہ قرقی

نالش عذرداری قرقی کی بابت نیلام۔

دفعہ ۱۴۲ - (۱) اگر حسب دفعہ ۱۳۲ یا دفعہ ۱۳۶ - نیلام وقوع مین نہ آیا ہو تو کسی ایسے شخص کو جسکا مال قرق کیا گیا ہو جائز ہے کہ نالش عذرداری قرقی دائر کرے - مگر شرط یہ ہے کہ اگر اطلاع نامہ کی تعمیل مدعی پر حسب دفعہ تحتی (۱) یا دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۱۳۱ ہوگئی ہو تو اُسکو لازم ہوگا کہ اپنی نالش اُس اطلاعنامہ کے پہونچنے سے پندرہ دن کے اندر دائر کرے -

(۲) اگر کوئی نالش حسب دفعہ تحتی (۱) دائر کی جاوے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک سارٹیفکٹ اُس نالش کے دائر ہوجانے کا عہدہ دار نیلام کے پاس بھیجدے - یا اگر ایسی درخواست کیجاوے تو سارٹیفکٹ مذکور مدعی کو حوالہ کر دے - اور جب ایسا سارٹیفکٹ عہدہ دار نیلام کے پاس قبل اسکے کہ نیلام وقوع مین آوے پہونچ جاوے یا عہدہ دار مذکور کے روبرو پیش کیا جاوے تو عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کر دے -

(۳) نالش عذرداری قرقی مین قارق کو حکم دیا جائیگا کہ اُس تعداد بقایا کو ثابت کرے جسکی بابت قرقی کی گئی -

(۴) اگر کسی نالش حسب دفعہ ہذا مین مدعی بافیدار یا کاشتکار ہو اور قارق کا مطالبہ یا اُسکا کوئی جزو واجب الادا تجویز کیا جاوے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس تعداد کی ڈگری قارق کے حق مین کرے اور تعداد مذکور اُس مال سے حسب محکومہ دفعہ ۱۴۴ وصول کیجائیگی -

(۵) اگر قرقی کا بہ نظر ایذا رسانی یا بلا وجہ عمل مین آنا تجویز کیا جاوے تو عدالت کو جائز ہے کہ مال مقروقہ کے واگذاشت کا حکم دینے کے علاوہ - برطبق درخواست مدعی کے - اُسکو اسقدر معاوضہ دلائے جو بلحاظ حالات مقدمہ کے مناسب ہو -

---

سلہ - بجائے دفعات ۷۰ و ۱۷۰ و ۸۲ و ۸۳ کے ہے - اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی :-

" جیسا کہ اوپر بیان ہوا بعوض دفعات مندرجہ مسودہ و غیر مندرجہ ایکٹ ہذا کے قائم ہونے کی غرض سے طیار کیگئی ہے اور اس سے قانون موجودہ مین کچھ تبدیلی نہین ہوتی ہے"

(۱) مقدمہ بیجا قرقی کے دوران مین فصل مقروقہ تلف ہوگئی - لیکن باوجود اسکے فیصلہ حقوق عدالت نے کردیا تجویز ہوئی کہ بعد تلف ہونے فصل کے عدالت کا اختیار ضائع ہوگیا تھا جو کچھ عدالت نے فیصلہ کیا وہ تجویز شدہ کا اثر بوجہ نقص اختیار - عدالت کے نرکھیگا رادھا بنام انو پانڈے - ویکلی نوٹس ۱۹۰۲ع ص ۵۰

(۲) جو دعوی منسوخی قرقی کا ہوا نہین یہ ضرور نہین کہ مدعی خواہ مخواہ کاشتکار ہو - عظیم اللہ بنام نجیب النساء بیبی ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ع ص ۱۶۲

دفعہ ۱۴۳[۱] - (۱) مدعی کو جائز ہے کہ بروقت دائر کرنے کسی نالش متذکرہ بالا کے یا اُسکے بعد کبھی وقت کسی ایسی رقم کے جو باقیدار کے ذمہ واجب الادا تجویز کی جاسے مع سود و خرچہ نالش ادا کرنے کی ضمانت دے۔

(۲) جب ایسی ضمانت دے دیجاسے تو عدالت مدعی کو ایک سارٹیفکٹ اُس مضمون کا حوالہ کرے گی۔ اور اگر یہ درخواست کی جاسے تو اُسکی نسبت اطلاع نامہ کی تعمیل قارق پر کرا دے گی۔

(۳) جب ایسا سارٹیفکٹ قارق کے روبرو پیش کیا جاسے یا اُسپر بہ حکم عدالت تعمیل کیا جاسئے تو لازم ہوگا کہ مال قرقی سے واگذاشت کردیا جاسے۔

ضمانت دینے کی صورت مین قرقی کا اُٹھا لیا جانا

دفعہ ۱۴۴[۲] - (۱) جب مال مقروقہ حسب احکام دفعہ ۱۴۲ قرقی سے واگذاشت نہ کیا گیا ہو اور اگر مطالبہ یا اُسکے کسی جزو کا واجب الادا ہونا تجویز کیا جاسے تو عدالت عہدہ دار نیلام کے پاس ایک حکم بھیجے گی جسمین وہ رقم جسکا واجب الادا ہونا تجویز کیا گیا ہو درج کیجائیگی۔ اور اُسکو اُس مال کے نیلام کرنے کا اختیار دیا جائیگا۔

(۲) برطبق اسکے عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام کے واسطے ایک ایسی تاریخ جو اشتہار کی تاریخ سے کم سے کم پانچ دن یا زیادہ سے زیادہ دس دن آگے ہونی چاہیے مقرر کرے اور اُسکو مشتہر کراسئے اور بجز اسکے کہ تعداد مندرجہ حکم عدالت مع اخراجات قرقی کے ادا کردیجاسے عہدہ دار مذکور مال کا نیلام اُس طریقہ کے مطابق عمل مین لائیگا جسکی نسبت قبل ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے۔

تعداد مطالبہ کے واجب الادا تجویز کیے جانے کی صورت مین مال کا نیلام

دفعہ ۱۴۵[۳] - اگر کسی شخص نے جسکا مال قرق ہوگیا ہو نالش عذرداری قرقی حسب محکومہ

جو اشخاص ایسے وقت پر نالش نہ کرین کہ مال نیلام سے بچ جاتا اُنکو جائز ہے کہ معاوضہ کے واسطے نالش کرین

---

۱ - بجاسے دفعہ ۷۲ کے ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:-
"بعوض دفعہ ... کے قائم کی گئی ہے۔ ہمنے دفعہ ۱۵۲ کی عبارت کی ترمیم اس طور پر کردی ہے کہ یہ حکم قانون مطابق اسی قسم کے ان احکام کے ہوجاسے جو دفعات ۲۵۳ و ۵۴۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین مندرج ہین۔ ادا (ضمانت) زر نقد کی داخل کیجاسکے جسکا عام دستور ہو اور جس مین آسانی ہے۔"

۲ - بجاسے دفعہ ۸۱ کے ہے۔

۳ - بجاسے دفعہ ۸۵ کے ہے۔ اُسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:-
"اس دفعہ مین اُن صورتون کی نسبت حکم ہے جنمین نالش ایسے وقت مین نکی گئی ہو کہ اُس سے نیلام رک سکتا۔ ایسی کل صورتون مین ناجائز قرقی کے معاوضہ کی بابت نالش کی اجازت ہونی چاہیئے خواہ اس امر کی کہ مدعی ایسے وقت نالش نکر سکا کہ نیلام رک سکتا کچھ ہی وجہ ہو۔ یہ امر کوئی اہم امر نہین ہے کہ نالش عذرداری قرقی کی کس بنا پر مبنی ہے۔ اگرچہ نالش واسطے تجویز اس امر کے ہو کہ مال پر کس کا حق ہے تو بھی وہ عذرداری قرقی کی نالش ہے۔ اسوجہ سے ہم نے الفاظ واسطے وصولیابی ایسی مطالبہ وغیرہ" اور الفاظ "یا واسطے تجویز اُس کے کہ مال پر کسکا حق ہے" خارج کردئیے ہین۔"

دفعہ ۱۴۲۔ دائر نہ کی ہو اور اُسکا مال نیلام ہوجاے تو باوجود اسکے اُسکو جائز ہے کہ اُس قرقی اور نیلام کی بابت معاوضہ دلاپانے کے لیے نالش دائر کرے۔

قارق کے بیجا افعال

دفعہ ۱۴۶ [1]۔ اگر کوئی شخص بحیلہ ایکٹ ہذا سواے بہ مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی اور طور پر کسی مال کی قرقی یا نیلام کرے یا اُسکو نیلام کرائے۔

یا اگر کوئی مال مقروقہ اس وجہ سے گم یا خراب یا تلف ہوجاے کہ قارق نے اُسکے رکھنے اور اُسکی حفاظت کے لیے احتیاط مناسب نہ کی ہو۔

یا جس حال مین کہ از روے کسی حکم ایکٹ ہذا کے قرقی کو اُٹھالینا چاہیے قرقی فوراً نہ اُٹھالی جاے۔

تو مالک مال کو جائز ہوگا کہ شخص مذکور پر واسطے معاوضہ کے بابت کسی ایسے نقصان کے جو اس طرح اُسکو پہونچا ہو نالش دائر کرے۔

اگر قارق کارندہ یا ملازم ہو تو جائز ہے کہ اُسکا اصل مالک نالش مین بطور مدعا علیہ کے شامل کیا جاے۔

خاص احکام

حقوق نسبت کاشتکاران شکمی کے

دفعہ ۱۴۷۔(۱) جس [3] صورت مین بقایاے لگان کسی کاشتکار سے بذریعہ کارروائی قرقی کے کسی ایسے شخص نے لی ہو جو اُسکا بلا توسط زمیندار نہ ہو تو کاشتکار مذکور اس طرح لی ہوئی تعداد کو کسی ایسے لگان سے منہا کرنے کا مستحق ہوگا جو کاشتکار مذکور سے اُسکے زمیندار بلا توسط کو واجب الادا ہو اور وہ زمیندار بلا توسط بشرطیکہ وہ باقی دار نہ ہو اسی طرح سے مستحق اسکا ہوگا کہ اُسی تعداد کو کسی ایسے لگان مین سے منہا کرے جو اُس سے اُسکے زمیندار کو واجب الادا ہو

[1] بجاے دفعات ۸۶ و ۵۹ کے ہے۔
اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:۔
"ہم نے اس دفعہ کو اس طور پر بدل دیا ہے کہ نالش بنام قارق یا اُسکے کارندہ کے بغیر اس اندیشہ کے دائر کی جاسکے کہ مدعی کو علیحدہ نالش کی ہدایت اُس حالت مین کی جائیگی جبکہ اصل شخص یہ ثابت کرے کہ اُس شخص نے جو اُسکا کارندہ بیان کیا گیا ہے بلا اختیار و اجازت کارروائی کی تھی اور اسی طور پر ہم نے دفعہ ... کی ضرورت باقی نہین رکھی اور اُسکو خارج کر دیا۔"

[2] بجاے دفعہ ۵۹ کے ہے۔

[3] یہ دفعہ جدید ہے ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی۔ دفعات ۱۳۷ و ۱۳۸۔
اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:۔
"ہم نے بجاے لفظ "آسامی شکمی" کے لفظ "کاشتکار" اس غرض سے قایم کیا ہے کہ یہ معلوم ہوجاے کہ منشا اُس کاشتکار سے ہے جسکا ذکر دفعہ ۱۴۱ (۲) مین ہے"

اور اسی طرح ہوتا جائیگا یہان تک کہ باقی دار کی نوبت پہونچے۔

(۲) آسامی شکمی کو استحقاق ہوگا کہ بجاے منہا کرنے کسی ایسی تعداد کے جو اس طرح لے لی گئی ہو باقیدار سے اُسکے دلاپانے کے لیے نالش دائر کرے۔

(۳) جس حال مین کہ اراضی کاشت شکمی پر دی گئی ہو اور کسی زمیندار اعلی اور ادنی کے دعاوی کی نسبت جنہون نے ایک ہی مال قرق کرایا ہو کوئی تناقض واقع ہو تو زمیندار اعلی اسکے دعوی کو تقدیم ہوگی۔

تناقض درمیان حقوق بابت قرقی زمینداری اور قرقی بذریعہ ڈگری کے

دفعہ ۱۴۸۔ جب[۱] تناقض درمیان حقوق کسی مال کے قارق (بہ حیثیت زمیندار) اور ایسے شخص کے جو اُسی مال کو عدالت دیوانی یا مال کی کسی ڈگری کے اجرا مین قرق یا نیلام کرائے واقع ہو تو قارق (بہ حیثیت زمیندار) کا حق فائق ہوگا۔ لیکن وہ رقم فاضل (اگر کچھ ہو) جو دفعہ ۱۳۸ کے بموجب اُس شخص کو قابل ادا ہو جسکا مال (زمیندار نے) قرق کیا ہے اُس عدالت مین جس نے کہ (بعلت ڈگری) حکم قرقی یا نیلام جاری کیا تھا داخل کردی جائے گی۔

تاوانات

تاوانات بابت بددیانتی سے قرقی کرنے یا قرقی مین مزاحمت کرنے کے

دفعہ ۱۴۹۔ (۱)[۲] اگر کوئی شخص۔

(الف) بحیلہ ایکٹ ہذا بددیانتی سے سواے بہ مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح کسی مال کو قرق یا نیلام کرے یا نیلام کرائے یا

(ب) کسی ایسی قرقی مین جو ایکٹ ہذا کے بموجب باضابطہ کی گئی ہو مزاحمت کرے یا کسی ایسے مال کو جو حسب ایکٹ ہذا باضابطہ قرق ہوا ہو زبردستی سے یا خفیہ طور سے اُٹھا لے جائے۔

---

[۱] یہ دفعہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۳۹۔

[۲] بجاے دفعات ۸۷ و ۹۰ کے۔ ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۸۶۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی "ہم نے الفاظ "بہ حیلہ ایکٹ ہذا بددیانتی سے" داخل کردیے ہین یہ دفعہ مسودہ کی بنظر دفعہ ۱۸۶۔ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال کے طیار کی گئی ہے مگر بنگال مین ترقی جرائم عدالتون کے ذریعہ سے کیجا سکتی ہے اور ملک مذکور مین جو شخص خود قرقی کرے اُسکا فعل ضرور بددیانتی کا ہوگا اور اسوجہ سے وہ انصافاً مستوجب استغاثہ فوجداری کا ہوگا۔ ممالک ہذا مین زمیندار کا خود اپنے اختیار سے قرق کرلینا قانوناً جائز ہے اور یہ امر قرین انصاف نہ ہوگا کہ اگر ایکٹ ہذا کے احکام کی تعمیل مین کوئی قصور ضابطہ کا ہو جاوے تو اُسکو بجز اُس حالت کے کہ مجرم کی کارروائی براہ بددیانتی ہو جرم فوجداری قرار دیا جاوے۔

تو شخص مذکور کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ مداخلت بیجا مجرمانہ کا حسب معنی مجموعہ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوا۔

(۲) جو شخص کسی ایسے فعل کے کرنے مین اعانت کرے اُسکی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ اُس نے جرم مذکور کے ارتکاب مین اعانت کی۔

باب ۱۰

واپسی[1] معافیات لگان کی

[1] رپورٹ کمیٹی۔ اصلی مسودہ کے باب ۷ مین معافیات لگان کی واپسی کی نسبت وہ احکام ہین جو مسودہ ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی دفعات ۹۶ لغایت ۱۰۳ مین درج تھے۔ ان دفعات پر مسودہ مذکور کی سلیکٹ کمیٹی نے بہ احتیاط غور کرکے انکو منظور کیا اور یہ دفعات اب مطابق اُس رای کے جو کمیٹی موصوف نے ظاہر کی اس مسودہ مین منتقل کر دی گئی ہین جو انکے لیے زیادہ موزون ہی۔ یہ باب مسودہ ابتدائی مین درمیان باب ۶ کے۔ جو ترقیات حیثیت اراضی کی نسبت ہی۔ اور باب ۸ و ۹ کے۔ جو اداے لگان اور بیدخلی کی نسبت ہین درج کیا گیا ہی۔ اور یہ ہ تینون ابواب ۱ ﷺ کے اُن احکام سے بہت قریب تعلق رکھتے ہین جو اسامی پر ذمہ داری لگان کے نافذ کیے جانے کی نسبت ہین اسوجہ سے ہمنے اس باب کو بعد باب ۹ کے رکھا ہی اور اب وہ باب ۱۰ ہوگیا ہی۔ ہمارے نزدیک مسودہ ایکٹ مالگذاری اراضی کی سلیکٹ کمیٹی کی رای سے کسی بڑے امر کی نسبت اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہین ظاہر ہوئی اور ہمنے صرف ایک ایسی تبدیلی کی ہی جو محض لفظی تبدیلی نہین ہی مطابق حالات مختلف کے بعض صورتون مین معافیدار لگان معافی کی واپسی وقوع مین آنے پر قبضہ اُٹھائے جانے کا مستوجب ہو سکتا ہی اور بعض صورتون مین بشرط ادای لگان بحیثیت اسامی قابض رہنے کا مستحق ہو سکتا ہی اور بعض صورتون مین بوجہ زیادہ ہونے مدت قبضہ کے معافیدار کو اراضی متعلقہ مین حق ملکیت حاصل ہوگیا ہو اور اسصورت مین وہ مستوجب ادا کرنے اُس مالگذاری کا ہوگا جو اُس اراضی پر تشخیص کی گئی ہو۔ اس غرض سے کہ بہت سی نالشات کی دائر کرنے کی ضرورت نہ ہو دفعہ ۱۵۳ (سابق کی دفعہ ۱۰۸) مین یہ حکم صراحتاً درج کر دیا گیا ہی کہ عدالت کو لازم ہی کہ مالک و معافیدار لگان کے درمیان کل نزاع کا تصفیہ کرے اور یا تو نالش کو بالکل خارج کر دے یا مطابق صورت کے (اراضی) معافی کی واپسی کا حکم دے یا اُسپر لگان تشخیص کرے یا معافیدار لگان کو مستوجب اداے مالگذاری کا قرار دے اور دفعہ ۱۵۵ (سابق کی دفعہ ۱۱۰) سے صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب عدالت یہ فیصلہ کرے کہ معافی مستوجب واپسی کی نہے تو بیدخلی کے واسطے ڈگری صادر کرنا لازم ہوگا۔ دفعہ ۱۵۸ (سابق کی دفعہ ۱۱۳) مین سے ہم نے دفعہ تحتی (۲) خارج کر دی ہے۔ ہماری راے مین صرف ایسے معاملون مین جنپر مالگذاری تشخیص کی گئی ہو معافیدار سابق کو جب وہ مالک قرار دیا جائے بموجب احکام ہذا مستوجب اداے مالگذاری قرار دینا چاہیے۔ محالات معافی مالگذاری مالک کچھ مالگذاری ادا نہین کرتا ہے اور اسوجہ سے قطعہ متعلقہ کے جدید مالک سے کوئی رقم بابت مالگذاری کے وصول کرنے کا مستحق نہین ہے کیونکہ درحقیقت اُس قطعہ پر کچھ مالگذاری تشخیص ہی نہین ہوئی۔ صرف ایک اور امر جسکے خاص طور پر ذکر کرنے کی ضرورت ہے حقیقت ہے ایسے اراضی بعوض خدمت ہین۔ ایسی حقیتون کے قابض ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۸۱ء مین آسامی سمجھے گئے ہین اور ایسے اشخاص کی حیثیت کی نسبت یہ سمجھنا کہ وہ آسامی ہین ویسا ہی قرین عقل ہے جیسا کہ اُنکی نسبت یہ سمجھنا جسے ہم بوجہ زیادہ باعث آسانی ہونے کے بہتر سمجھتے ہین۔ کہ ایسے اشخاص معافیدار بشرط عطیہ معافی لگان کے ہین جو شرط یہ ہے کہ وہ کسی قسم کی خدمت انجام دین اور ہماری یہ راے اُس معنی کے مطابق ہے جو اُس مسودہ دیسی لفظ سے ظاہر ہوتا ہے جو ایسی جوتون کے لیے

اراضی جو بطور معافی لگان قبضہ ہو قابل واپسی قبضہ یا تشخیص لگان یا ادا ے مالگزاری کے جنکی

دفعہ ۱۵۰ - محال یا جزو محال کے مالک کو جائز ہے کہ کسی ایسی اراضی موقوعہ محال یا جزو محال مذکور کا قبضہ واپس لینے یا اُسپر لگان تشخیص کرانے کے واسطے نالش کرے جسکی نسبت بطور معافی لگان - خواہ بذریعہ عطیہ تحریری یا اور طرح کے - قبضہ ہو نا ظاہر ہوتا ہو یا اس غرض سے نالش کرے کہ اراضی مذکور کا قابض اُس مالگزاری کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دیا جاے جو اُس اراضی پر تشخیص ہوئی ہو -

مستثنیٰ ہونا بعض الاضیات مقبوضہ کا بطور معافی لگان کے

دفعہ ۱۵۱ - کل اراضی جو بطور معافی لگان کے قبضہ مین ہو قابل ایسی کے یا تشخیص لگان کے ہوگی یا ایسی اراضی کا قابض مستوجب ادا کرنے اُس مالگزاری کا قرار دیا جائیگا جو اُس اراضی پر تشخیص ہوئی ہو بجز اسکے کہ اُسکا قابض یہ ثابت کرے کہ اراضی مذکور قبل بائیسوین تاریخ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء کے -

(الف) بموجب فیصلہ عدالتی کے بطور معافی لگان قبضہ مین تھی - یا

(ب) بطور جوت معافی لگان کے معاوضہ قیمتی کے بدلے حاصل کی گئی تھی اور اُسکی واپسی کے حق مین دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء[۱] یا ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند سنہ ۱۸۷۱ء کے ضمیمہ دوم کی مد ۱۳۰[۲] عارض ہو گئی تھی -

بولا جاتا ہے یعنے "معافی خدمتی" - ان حقیت ہائے خدمتی کی نسبت ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے بموجب عمل کرنے مین بہت دقت پیش آئی ہے - مالک کسی شخص کی نسبت یہ بیان کرکے کہ وہ بطور آسامی خدمتی قابض ہے اطلاعنامہ بید خلی جاری کراتا ہے - آسامی یہ عذر کرتا ہے کہ مین معافیدار لگان ہون اور مالک کو عدالت یہ ہدایت کردیتی ہے کہ بذریعہ نالش حسب دفعہ ۳۰ چارہ جوئی کرے اور بوجہ اسکے مالک اس امر پر مجبور رہتا ہی کہ اپنے دعوی کو اس طور پر غلط بیان کرے کہ اس امر کا دعوی کرے کہ وہ معافی لگان کو رہا جاسکتا ہی اگرچہ درحقیقت اسکو یہ امر تسلیم نہین ہوتا ہی کہ جوت متعلقہ فی الحقیقت معافی لگان ہے - اگر ایسی اراضی کا قابض جسکی بابت وہ لگان یعنی معمولی ادا نہین کرتا ہی بلکہ اُسپر بلا لگان بشرط خدمت کے قبضہ رکھتا ہی بطور قابض مشروط عطیہ معافی لگان کے سمجھا جاے تو اُسکی نسبت ٹھیک اور کامل طور پر بموجب دفعہ ۱۵۴ (سابق کی دفعہ ۱۰۹) کے عمل کیا جاسکتا ہی اور اس طرح کل کارروائی نالش وغیرہ مابین فریقین کے ختم ہو جائیگی - اگر یہ طریقہ کارروائی اختیار نہ کیا جاے تو یہ حکم درج کرنے کی ضرورت ہوگی کہ اُن آسامیونکی بیدخلی کا ضابطہ جو آسامی خدمتی کہلاتے ہین اُس ضابطے کے مطابق نہین ہونا چاہیے جو دیگر آسامیونکی بیدخلی کے واسطے مقرر ہی بلکہ مثل اُس ضابطہ کے ہونا چاہیے جو معافی لگان کی واپسی کے واسطے مقرر کیا گیا ہی - اور یہ ایک بجید از طریقہ اُسی قسم کے حاصل کرنے کا ہے -"

[۱] دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۵۲ مین ملاحظہ کیجیے -

[۲] ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند سنہ ۱۸۷۱ء ضمیمہ دوم مد ۱۳۰

نالش بغرض ضبطی یا تشخیص لگان اراضی معافی کے ۱۲ سال

جب سے حق ضبطی یا تشخیص لگان اراضی کا شروع ہوا ہو مگر شرط یہ ہے کہ کوئی نالش ایسی حال مین مسموع نہ ہوگی کہ اراضی جزو محال بندوبست استمراری کے ہو اور بندوبست استمراری کے وقت سے معاف چلی آتی ہو -

مگر شرط یہ ہے[۱] کہ کوئی اراضی جو بموجب ایسے وثیقہ تحریری کے قبضہ مین ہو۔ خواہ اُس وثیقہ کی تکمیل قبل یا بعد آغاز ایکٹ ہذا کے ہوئی ہو جسکے رو سے عطاکنندہ نے بصراحت یہ اقرار کیا ہو کہ وہ معافی واپس نہ لیجائیگی عطاکنندہ کے فوت ہونے تک یا جس رقبہ مقامی مین وہ معافی واقع ہو اُسکے بندوبست رواں کی میعاد کے ختم ہونے تک۔ یعنے انہین سے جو امر پہلے واقع ہو (اُسکے وقوع کے وقت تک) قابل واپسی یا تشخیص لگان نہ ہوگی۔

ضابطہ کارروائی جب ضلع زیر بندوبست ہو

دفعہ ۱۵۲-(۱) نالشات حسب دفعہ ۱۵۰ اُس صورت مین جب وہ رقبہ مقامی جسمین اراضی واقع ہو زیر بندوبست ہو مہتمم بندوبست کی عدالت مین دائر کیجائینگی جسکو اختیارات کلکٹر حسب باب ہذا حاصل ہو گئے۔

(۲) کوئی امر مندرجہ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء اس حق مین عارض نہ ہوگا کہ اس ایکٹ کے رو سے نالش ایسی اراضی کی نسبت تشخیص لگان کے لیے دائر کی جائے جس پر بطور معافی لگان قبضہ ہو۔

ضابطہ کارروائی نالشہائے ایسی مین

دفعہ ۱۵۳-(۱) ایسی نالش مین جو بغرض واپسی معافی لگان کے ہو اگر عدالت سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اور وجوہ کی بنا پر۔ یہ تجویز کرے کہ وہ معافی قابل واپسی نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعات ۱۵۶ و ۱۵۸ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا اراضی قابل تشخیص لگان ہے یا آیا اُسکا قابض اُس مالگزاری کے ادا کرنے کا مستوجب ہے جو اراضی مذکور پر تشخیص کیگئی ہو۔

(۲) ایسی نالش مین جو معافی لگان پر لگان تشخیص کرانے کے واسطے ہو اگر عدالت سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اور وجوہ کی بنا پر یہ تجویز کرے کہ اراضی قابل تشخیص لگان نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۱۵۸ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا اُس اراضی کا قابض اُس مالگزاری کے ادا کرنے کا مستوجب ہے جو اراضی مذکور پر تشخیص کی گئی ہو۔

اراضی معافی لگان اس صورت مین قابل واپسی ہوگی

دفعہ ۱۵۴-(۱)[۲] جو اراضی بطور معافی لگان قبضہ مین ہو وہ صرف اُس صورت مین قابل

[۱] بجاے دفعہ ۱۳۰ (ج) کے ہے۔

[۲] یہ دفعہ جدید ہے۔

واپسی ہوگی جب بموجب شرائط عطیہ یا رواج مختص المقام کے اسپر قبضہ -

(الف) عطا کنندہ کی خوشی پر ہو - یا

(ب) بغرض انجام دینے کسی خاص خدمت مذہبی یا دنیوی کے ہو اور مالک اُس خدمت کو آئندہ انجام کرانا چاہے - یا

(ج) کسی شرط پر مشروط یا کسی میعاد کے واسطے ہو اور اُس شرط کی خلاف ورزی کیجائے یا وہ میعاد گزر جاوے -

(۲) ہر نالش واسطے واپسی کے اُس تاریخ سے بارہ برس کے اندر دائر کی جائے گی جبکہ واپس لینے کا حق سب سے اول پیدا ہوا - ایسا حق سب سے اول پیدا ہوگا -

صورت (الف) میں نسبت موجودہ عطیات کے بروقت آغاز ایکٹ ہذا کے اور نسبت عطیات آئندہ کے ایسے عطیہ کی تاریخ پر -

صورت (ب) میں مالک کی طرف سے عطیہ دار (معافی دار) کو اس امر کی اطلاع تحریری ہونے پر کہ وہ خدمت آئندہ مطلوب نہیں ہے -

صورت (ج) میں اُسوقت جب شرط کی خلاف ورزی کیجاوے یا میعاد گزر جاوے

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے مالک کو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ ایسی اراضی پر - جو اس دفعہ کے بموجب قابل واپسی ہو بجائے اُسکی واپسی کے تشخیص لگان کے واسطے نالش دائر کرے -

دفعہ ۱۵۵ - اگر عدالت[1] عطیہ کی واپسی کا حکم دے تو اُسکو لازم ہے کہ اُسکے ساتھ ہی اُسکے قابض کی بیدخلی کے واسطے - جو بپابندی احکام دفعات ۳۷ لغایت ۶۷ کے ہوگی ڈگری صادر کرے اور یہ دفعات اس طرح متعلق ہونگی کہ گویا وہ قابض ایک آسامی ہے -

حکم بیدخلی کا جب اراضی کی واپسی کا حکم دیا جائے

دفعہ ۱۵۶ - جو[2] اراضی دفعہ ۱۵۴ کے بموجب قابل واپسی نہ ہو اور جس سے دفعہ ۱۵۸ کے احکام متعلق نہوں وہ قابل تشخیص لگان کے ہوگی -

اراضی معافی لگان کی جو قابل واپسی نہیں قابل تشخیص لگان ہوگی

دفعہ ۱۵۷ - (۱) جب[3] کسی معافی لگان کی نسبت یہ تجویز کیا جاوے کہ وہ اس قابل ہے

جبکہ اراضی کی قسم کا اور لگان کا تجویز کیا جانا

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے -
[2] یہ دفعہ جدید ہے -
[3] یہ دفعہ جدید ہے -

کہ اسپر لگان تشخیص کیا جاوے تو عطیہ دار (معافی دار) کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ تاریخ عطیہ سے بحیثیت آسامی رہا ہے اور اُسکے حق قبضہ آراضی کی قسم کی تجویز مطابق احکام ایکٹ ہذا کے کی جائے گی۔

(۲) اگر عطیہ دار (معافی دار) اس طور پر آسامی دخیلکار قرار دیا جاوے تو لگان کی ڈگری اُس مروجہ شرح پر کیجائیگی جو آسامیان دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی قرب وجوار کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہون۔

(۳) اگر عطیہ دار (معافی دار) اس طرح آسامی غیر دخیلکار قرار دیا جاوے تو لگان کی ڈگری اُس شرح پر کیجائیگی جو عدالت اُن لگانون کا لحاظ کرکے جو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی قرب وجوار کی اراضی کی بابت آسامیان غیر دخیلکار ادا کرتے ہون۔ واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے۔

(۴) جس آسامی غیر دخیلکار کا لگان اس طرح مقرر کیا گیا ہو وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اُس اراضی پر اُس شرح لگان پر سات برس کی مدت تک قبضہ رکھے۔ اور ڈگری وہی قوت اور اثر رکھے گی جیسا کہ احکام دفعہ ۱۱ کے بموجب رجسٹری شدہ پٹہ۔

(۵) جس لگان کے بموجب دفعہ تحتی (۲) یا دفعہ تحتی (۳) ڈگری کیجاوے وہ تاریخ ارجاع نالش کے عین مابعد کے ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے قابل ادا ہوگا۔

کسی لمبی مدت تک قبضہ اراضی بطور معافی کا ثبوت سے حق ملکیت حاصل ہوجائیگا

دفعہ ۱۵۸ – جو[1] اراضی دفعہ ۱۵۴ کے بموجب قابل واپسی نہ ہوا اور جس پر بطور معافی لگان پچاس برس سے اور اصل عطیہ دار (معافی دار) کے وارث جانشینون کا قبضہ رہا ہو۔ اور جو اراضی دوام کے لیے بعوض جاتے رہنے یا چھوڑ دیے جانے ایسے حق کے جو پیشتر عطیہ دار (معافیدار) کو حاصل تھا۔ یا بذریعہ وثیقہ تحریری اور بمعاوضہ قیمتی حاصل کی گئی ہو۔ اُسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسپر بحق ملکیت قبضہ ہے۔ اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس اراضی کے نالش کو اُسکا مالک۔ اور اُسکی مالگزاری کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دے اور وہ مالگزاری جو شخص مذکور نے قابل ادا ہوگی مقرر کر دے۔

[1] یہ دفعہ جدید ہے۔

باب ۱۱

بقایا مالگزاری و منافع وغیرہ

دفعہ ۱۵۹[1] - لمبردار کو جائز ہے کہ کسی حصہ دار پر - بابت بقایا ایسی مالگزاری کے جو حصہ دار مذکور سے بوساطت لمبردار کے گورنمنٹ کو قابل ادا ہو اور بابت اخراجات دیہی اور دیگر مطالبات کے جنکے ادا کرنے کا لمبردار کو حصہ دار مذکور ذمہ دار ہو - نالش کرے -

نالش ابقایا مالگزاری وغیرہ کی منجانب لمبردار کے

[1] اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی یہ تھی :-

"نہ تو ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین نہ مسودہ مین جس حیثیت سے کہ وہ کونسل مین پیش ہوا کوئی ایسی دفعات ہین جنمین یہ الفاظ صریح نالش بقایا مالگزاری یا منافع کی اجازت درج ہو - ایسی نالش کا حق صرف ضمناً اُس فہرست نالشات سے اخذ کیا جا سکتا ہے جو عدالت ہائے دیوانی کے اختیار سماعت سے مستثنیٰ کردی گئی ہین -

ہماری راے مین یہ مناسب ہے کہ ایسی نالشات کی نسبت ایسی دفعات ہونی چاہئین جنمین صریح حکم درج ہو بالخصوص اسوجہ سے کہ ایسا کرنے سے بعض احکام نسبت نالشات منافع کے اپنے مقام مناسب مین درج کیے جا سکینگے اور ایسے دیگر احکام کے داخل کرنے کا موقع ملیگا جو ضروری معلوم ہوتے ہین -

ہم نے ان تمام دفعات مین سے الفاظ "مندرجہ کاغذات" خارج کردیے ہین کیونکہ ان الفاظ کے درج کرنے سے صرف یہی نتیجہ نکلتا کہ جو حصہ دار مندرجہ کاغذات نہ ہوتا اُسکو عدالت دیوانی مین نالش کرنے کا حق رہتا - ہماری راے مین ان نالشات کی سماعت صرف عدالتہاے مال مین ہونی چاہیے خواہ فریقون کے نام درج کاغذات ہون یا نہ ہون - علاوہ برین اشخاص کو عدالت دیوانی مین نالش کرنے کی اجازت صرف اس بنا پر دینے سے کہ اُنکے نام مندرج کاغذات نہیں ہین مسودہ ایکٹ مالگزاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی دفعہ ۲۳۴ کا منشا رفوت ہو جائیگا -

ہم نے ایسی نالشات منافع مین جو لمبردار کے نام ہون اور ایسی نالش منافع مین جو حصہ دار کے نام ہو فرق قایم کردیا ہے کیونکہ ان دونون کی حیثیت کسقدر مختلف معلوم ہوتی ہے (دیکھیے دفعات ۱۶۴ و ۱۶۵) -

بالفعل عدالتون مین اس امر کی نسبت بہت اختلاف راے اور غلطی ہوا کرتی ہے کہ کونسا دعوی تصفیہ حساب کا اور کونسا دعوی حصہ منافع کا ہے کیونکہ موجودہ ایکٹ لگان مین ان دو اقسام نالشات کے واسطے مختلف میعاد ہاے سماعت مقرر کی گئی ہین - ہمکو تصفیہ حساب کی نالش کے علیحدہ طور پر قایم رکھنے مین کوئی عملی فائدہ نہیں معلوم ہوتا ہے - جب کوئی حصہ دار تصفیہ حساب کی نالش کرتا ہے تو اسی وجہ سے کرتا ہے کہ وہ اپنا حصہ منافع کا چاہتا ہے اسی لحاظ سے ہم نے دفعہ ۱۶۵ اس طور پر طیار کی ہے جس سے یہ ظاہر ہو جائے کہ ایک نالش مین یہ دونون دعاوی آسکینگے اور ہم نے دعوی تصفیہ حساب کو ایسے حصہ دار کی صورت پر محدود رکھا ہے جو دوسرے حصہ دار پر نالش کرے کیونکہ اسکی ضرورت لمبردار کے نام کی نالش مین نہیں معلوم ہوتی ہے"۔

[2] اس کے متعلق فیصلے حسب ذیل ہو چکے ہین -

(۱) وقت نالش کے لمبردار رہنا مدعی کا ضرور نہیں ہے علی احمد بنام بلدیو سنگہ - دیکھی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۶ - اسی طرح لبعد مر جانے لمبردار کے اُسکا بیٹا بھی عدالت مال مین دعوی کر سکتا ہے - بھیکن خان بنام رتن کنور - انڈین لا رپورٹ جلد ۱ - الہ آباد صفحہ ۵۱۲ - سگری بنام وزیر - ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۸ -

(۲) حصہ دار کا مرتہن قابض ہو تو اُسپر بھی بقایا مالگزاری کی نالش از جانب لمبردار عدالت مال مین ہو سکتی ہے - بھیمن سنگہ بنام گھاسی - دیکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۶۳ - ایسے مقدمات مین لمبردار مدعی کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ آسامیون سے وصول کرنے مین اُسنے پوری کوشش کی تھی - دھرم پال بنام مدنموہن ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۷ -

(۳) خریدار نیلام لمبردار کو حصہ رسدی مالگزاری کا ادا کرنے کا ذمہ دار تاریخ بحالی نیلام سے ہوگا نہ کہ نیلام کے وقوع مین آنے کی تاریخ سے - حکیم کرن سنگہ بنام کہان سنگہ ویکلی نوٹس ۱۸۹۸ء صفحہ ۳۴

نالش بابت بقایائے مالگذاری منجانب حصہ دار

دفعہ ۱۶۰ - جو حصہ دار[۱] بقایائے مالگذاری کسی دوسرے حصہ دار کی طرف سے جو باقی ہو ادا کرے اُسکو جائز ہوگا کہ حصہ دار مذکور پر بابت اُس رقم کے جو اس طرح ادا کی گئی ہو نالش کرے -

نالش بقایائے مالگذاری منجانب معافیدار وغیرہ

دفعہ ۱۶۱ - معافی دار[۲] یا عطیہ دار مالگذاری کو جائز ہے کہ بابت ایسی بقایائے مالگذاری کے جو اُسکو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو نالش کرے -

نالش بابت بقایائے مالگذاری یا لگان کی منجانب تعلقدار وغیرہ

دفعہ ۱۶۲ - تعلقدار[۳] یا دیگر مالک اعلیٰ کو جائز ہے کہ بابت بقایائے مالگذاری یا لگان کے جو اُسکو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو نالش کرے -

منافع کب تقسیم ہوگا

دفعہ ۱۶۳ - کوئی تعین[۴] تاریخ منجانب مہتمم بندوبست نہونیکی صورت مین یا حصہ دارونکے درمیان کوئی قرارداد صریح نہ ہونے کی صورت مین منافع کی تقسیم ایسی تاریخون پر ہوگی جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ہذا مقرر کرے -

نالش بابت منافع کے لمبردار پر

دفعہ ۱۶۴ - (۱) کسی حصہ دار[۵] کو جائز ہے کہ لمبردار پر بابت اپنے حصۂ منافع محال کے نالش کرے - عبدالکریم بنام فضل عظیم ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صر ۱۰۲ -

(۴) مقدمہ وزیر محمد بنام امانت خان ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صر ۲۷۱ دیکھو جسمین تمام یافتنی کے ایک ساتھ دعویٰ نہ کرنے سے جز و متروک کی بابت نالش مابعد ممنوع قرار پائی -

[۱] ملاحظہ طلب دفعہ ۹۳ (ک) - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء - لیکن اب حصہ دار کے ساتھ سند رجہ کفالت ہونے کی قید نہین ہے بمقدمہ داتارام بنام سکھرام ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۵۹ حکام ہائیکورٹ نے بقایا مالگذاری کا دعویٰ پٹی مشترکہ کے ایک حصہ دار کی طرف سے بمقابلہ دوسرے حصہ دار کے قابل سماعت عدالت دیوانی تجویز کیا لیکن وجہ نہین لکھی کہ کیون -

[۲] ملاحظہ طلب دفعہ ۹۳ (ط) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اسکے متعلق فیصلے حسب ذیل ہو چکے ہین -

(۱) محال معافی داری مین ایک حصہ دار لمبردار پر دعویٰ واسطے حصہ مالگذاری کے جو ایک زمیندار کو دوسرے زمیندارون سے واجب الادا ہو رجوع کرے تو دفعہ ۹۳ (ط) مین دعویٰ نہین ہو سکتا - عبدالکریم بنام فضل عظیم - ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صر ۱۰۲

(۲) محال معافیداری مین ایک حصہ دار لمبردار پر دعویٰ اُس حصہ مالگذاری کا کیا جو اُس نے زمیندار سے وصول کیا تھا تجویز ہوئی کہ دفعہ ۹۳ (ط) مین مقدمہ نہین آتا - بہ مدرا ئے اسطے ایسے دعویٰ کے ہے جو معافیدار بہ مقابلہ لمبردار کرے - عبدالکریم بنام فضل عظیم ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صر ۱۰۲ -

[۳] ملاحظہ طلب دفعہ ۹۳ (ی) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء -

[۴] ملاحظہ طلب دفعہ ۹۴ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء -

[۵] ملاحظہ طلب دفعہ ۹۳ (ح) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اسکے متعلق حسب ذیل فیصلے ہو چکے ہین -

(۱) لمبردار دوسرے حصہ دارون کو منافع دینے کا ذمہ دار اُسی حد تک نہین ہے جہان تک اُس نے آسامیون سے وصول کیا ہے بلکہ اُس رقم کا بھی ذمہ دار ہے جو اُسکی غفلت سے وصول نہین ہوئی - بشرطیکہ مدعی ابتدا ئً ایسی غفلت کا ثبوت دے - محمد عنایت حسین بنام کرامت اللہ ویکلی نوٹس ۱۸۸۴ء صر ۱۳۱ - اسی نظیر کے مطابق یہ دفعہ مرتب ہوئی ہے -

(۲) اس قسم کی ذمہ داری جو غفلت سے پیدا ہو ذاتی ہے اور اسلیے ورثاء لمبردار کے مقابلہ مین نافذ نہین ہو سکتی - مراد النسا بنام غلام سجاد - ویکلی نوٹس ۱۸۹۷ء صر ۱۵۷ -

(۳) حصہ دار نے دعویٰ منافع کا کیا لمبردار نے وہ رقم مجرا لینا چاہی جو مدعیہ کے شوہر کے کریا کرم مین اُس نے خرچ کی تھی - تجویز ہوئی کہ مجرا ئی کی کارروائی نہین ہو سکتی - مولا کنور بنام الفت سنگہ - ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۷۲ -

(۴) اس قسم کے دعوے مین اگر مدعا علیہ سنہ ما سبق کے سیلے کی کمی بیشی سے حساب کرنا چاہے اُسکو اجازت نہین دیجائیگی - رتن کنور بنام رام رتن ویکلی نوٹس ۱۸۹۸ء صر ۲۵ -

یا اُسکے کسی جزو کے نالش کرے۔

(۲) کسی[۵۱] ایسی نالش مین عدالت کو جائز ہوگا کہ مدعی کو نہ صرف اُس منافع کا جو فی الواقع تحصیل کیا گیا ہو حصہ دلائے بلکہ ایسی رقوم کا حصہ بھی دلائے جنکی نسبت مدعی یہ ثابت کرے کہ وہ بوجہ غفلت یا بداعمالی مدعا علیہ کے تحصیل ہونے سے رہ گئین۔

نالش بابت منافع حصہ دار پر

دفعہ ۱۶۵ (۱) کسی حصہ دار کو جائز ہے کہ دوسرے حصہ دار پر واسطے تصفیہ حساب کے اور واسطے اپنے حصہ منافع محال کے یا اُسکے کسی جزو کے نالش کرے۔

(۲) کسی[۵۲] ایسی نالش مین مدعی کو جائز ہے کہ کسی تعداد حصہ داران پر یکجائی نالش کرے اور ایسی صورت مین لازم ہوگا کہ ڈگری مین یہ تصریح کی جاوے کہ مدعا علیہم مین سے ہر ایک پر اُسکا کسقدر اثر پہونچتا ہے۔

الفاظ لمبردار وغیرہ مین ورثا وغیرہ داخل ہین

دفعہ ۱۶۶[۵۳] الفاظ "لمبردار" و "حصہ دار" و "معافی دار" و "عطیہ دار مالگزاری" و "تعلقدار" و "مالک اعلی" مین باب ہذا مین اشخاص مذکور کے ورثا اور قایم مقامان قانونی اور اوصیا اور مہتمان ترکہ اور منتقل الیہم بھی داخل ہین۔

باب ۱۲

عدالتون کا اختیار سماعت

نالشین اور درخواستین

(۵) لمبردار اور حصہ دار سے یہ معاہدہ ہوا کہ آمدنی موضع کی ایک خاص کام مین لگائی جاوے گی اور جب تک وہ کام ختم نہ ہو منافع فہمی نہ چاہی جائے گی لیکن جب حصہ دار نے دعوی منافع فہمی پیش کیا تو لمبردار کا عذر بربنا اسے معاہدہ مذکور نظر انداز کیا گیا دیا رام بنام فتح رام دیکی نوٹشن سلسلہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰۷۔

[۵۱] ملاحظہ طلب دفعہ ۲۰۹ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء

[۵۲] رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی یہ تھی:-

"ہم نے ایک جدید حکم دفعہ تحتی (۲) مین اضافہ کر دیا ہے جس کی روسے حصہ دار کو یہ اختیار ہوگا کہ کسی تعداد حصہ داران کو ایسی نالش مین بزمرہ مدعا علیہم شامل کرے اور ہم اعتماد کرتے ہین کہ یہ حکم مفید ثابت ہوگا۔"

[۵۳] یہ دفعہ جدید ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی یہ تھی:-

"ہم نے ایسی نالشات کی نسبت احکام درج کیے ہین جو از طرف اور بنام ورثاء اور قائم مقامان قانونی وغیرہ لمبرداران و حصہ داران وغیرہ کے ہون تاکہ ان نالشات کی نسبت بھی عدالت ہائے مال ہی کا اختیار سماعت قائم رہے۔ یہ امر کہ نالش کی سماعت کس قسم کی عدالت (یعنی دیوانی یا مال) مین ہونی چاہیئے نوعیت نالش پر نہ کہ محض اس حیثیت پر جو فریقین کی ہو موقوف ہونا مناسب ہے۔"

نالشیں اور درخواستیں صرف عدالتہائے مال کے قابل سماعت ہوں گی

دفعہ ۱۶۷ - کل نالشات و درخواست ہائے نوعیت مصرحہ ضمیمہ چہارم کی سماعت اور تجویز عدالت ہائے مال کرینگی - اور سوائے بطور اپیل کے جس طرح کہ بموجب ذیل ایکٹ ہذا میں حکم ہے - کوئی عدالت جو عدالت مال نہ ہو کسی ایسے نزاع یا معاملہ کی سماعت نہ کرے گی جسکی نسبت کوئی نالش یا درخواست نوعیت مذکور دائر یا پیش کی جاسکتی ہو -

متعلق کیا جانا ایکٹ میعاد سماعت

دفعہ ۱۶۸ - بپابندی احکام ایکٹ ہذا کے - احکام ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء بہ استثنائے احکام مندرجہ دفعات ۷ و ۸ و ۹ و ۱۹ و ۲۰ و ۳۱ - ایکٹ میعاد سماعت

ف اس دفعہ کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی یہ ہے کہ ہم نے اس دفعہ کو کسی قدر دفعات ۹۴ و ۹۵ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے بموجب بدل دیا ہے کیونکہ دفعات مذکور کی عبارت بہ نسبت مسودہ کی دفعہ کی عبارت کے زیادہ ٹھیک معلوم ہوتی ہے -

اسکے ساتھ ہی ہمنے نالشوں اور درخواستوں کی فہرست جو دفعہ میں درج تھی خارج کردی ہے اور نالشات و درخواستہائے مذکور کو جدول ضمیمہ چہارم میں جو ہم نے طیار کیا ہے درج کردیا ہے اصل مسودہ میں یہ غرض دریافت کرنے میعاد سماعت کسی نالش کی اسبات کی ضرورت ہوا کرتی تھی کہ پہلے اُس نالش کو دفعہ میں تلاش کیا جائے اور بعد اسکے اُس نمبر کے پتہ سے جو اُس نالش کے محاذی دفعہ مذکور میں درج ہے نالش مذکور کو (سابق کے) ضمیمہ چہارم میں دیکھا جائے - اسی طرح رسوم عدالت (کورٹ فیس) قابل ادا دریافت کرنے کے لیے دفعہ پر رجوع کرنا ہوا کرتی تھی کہ نالش کو دفعہ میں تلاش کرکے ضمیمہ سوم میں دیکھیں گا

ف اس دفعہ کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ یہ تھی :

ہم نے دفعات ... و ... کو انکی جگہ سے اٹھا کر بیان درج کردیا ہے کیونکہ انکے واسطے زیادہ موزوں مقام معلوم ہوتا ہے یعنی بر (عین اوپر کی دفعہ میں) اُن نالشوں اور درخواستوں کی نسبت احکام درج ہیں جنسے یہ دفعات متعلق ہیں اور اسکے ساتھ ہی دفعات ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ ایکٹ میعاد سماعت کی اُن دفعات میں اضافہ کردی ہیں جنکی نسبت یہ درج کیا گیا ہے کہ وہ نالشات عدالتہائے مال سے متعلق ہونگی کیونکہ انکے احکام کو ایسے مقدمات یعنی مقدمات عدالتہائے مال سے متعلق کرنا ایک ایسا امر جدید تھا جسکا قایم کرنا ہمارے نزدیک قرین مصلحت نہ تھا "

ف ۳ **ایکٹ نمبر ۱۵ - ۱۸۷۷ء**

فصل ۱ - مراتب ابتدائی

دفعہ ۱ - جائز ہے کہ یہ قانون ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء کہا جاوے - یہ ایکٹ کل قلمرو برٹش انڈیا سے متعلق ہے - لیکن کوئی عبارت مندرجہ دفعات ۲ و ۳ یا فصل ۲ و ۳ کی نالشات مفصلہ ذیل سے متعلق نہ ہوگی -

(الف) نالشات حسب قانون طلاق مجریہ ہند - یا

(ب) نالشات حسب قانون ۶ - ۱۸۶۲ء مجریہ مدراس -

اور یہ ایکٹ یکم اکتوبر ۱۸۷۷ء سے نافذ ہوگا -

دفعہ ۲ - (ایکٹوں کی منسوخی) ایکٹ ۱۲ - ۱۸۹۱ء کے رو سے منسوخ ہوئی -

تمام حوالجات ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۱ء کے ایسے پڑھے جائیں گے کہ گویا حوالجات ایکٹ ہذا کے تھے اور کوئی عبارت اس ایکٹ یا ایکٹ مذکور کی ایسی متصور نہ ہوگی کہ اس ایکٹ یا کسی حکم قانون کے ذریعہ سے جو اس ایکٹ کے رو سے منسوخ کیا گیا جو استحقاق حاصل ہوا تھا اسکی ہرج ہو یا جو استحقاق نالش کا زائل ہوگیا تھا وہ از سر نو قایم ہوا - اور ایکٹ ہذا کی کسی عبارت مندرجہ سے یہ متصور نہ ہوگا کہ وہ معاہدہ کے ایکٹ مجریہ ہند کی دفعہ ۲۵ کی مخل ہے -

مذکورہ کے کل نالشات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا سے

دفعہ ۳- اِس ایکٹ میں اگر مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر خلاف نہو
لفظ "مدعی" میں ہر ایسا شخص بھی داخل ہے جس سے یا جس کے واسطے سے
کوئی مدعی اپنا حق نالش حاصل کرے- اور
لفظ "سائل" میں ہر ایسا شخص بھی داخل ہے جس سے یا جس کے
واسطہ سے کوئی سائل اپنا حق سوال گذراننے کا حاصل کرے- اور
لفظ "مدعا علیہ" میں ہر ایسا شخص بھی داخل ہے جس سے یا جس کے
واسطہ سے کوئی مدعا علیہ مستوجب اسکا ہو کہ اُسپر نالش کی جاوے-
لفظ "شے آسایش" میں وہ حق بھی داخل ہے جسکی وجہ سے کوئی شخص
استحقاق اُٹھانے اور اپنی منفعت کے لیے تصرف میں لانے کسی جز زمین وغیرہ جو
دوسرے کا ملک ہو یا کسی ایسی چیز کا رکھتا ہو جو دوسرے کی زمین میں اُگی ہوئی ہو یا
اُس سے ملحق ہو یا اُسپر موجود ہو اور وہ حق کسی معاہدہ کے روسے نہ پیدا ہوا ہو-
الفاظ "بل آف اکسچینج" میں ہنڈوی اور چک یعنی رقعہ بھی داخل ہے-
لفظ "اقرارنامہ" میں ہر ایسی دستاویز شامل ہے جسکے روسے ایک شخص
دوسرے کو زرنقد ادا کرنے کا اقرار کرتا ہے اِس شرط پر کہ ایک امر خاص کی تعمیل
کیجائے یا نہ کی جائے یعنے جیسی صورت ہو تو وہ اقرار فسخ ہو جائے گا-
الفاظ "پرامیسری نوٹ" سے مراد ہر نوشتہ ہے جسکے روسے اُس نوشتہ کا
لکھ دینے والا قطعی اقرار کسی خاص زرنقد کی بابت دوسرے سے اس نہج پر کرتا ہے
کہ جو بدیت اُسمین لکھی ہے اُسپر یا عند الطلب یا عند المعاینہ ادا کرونگا-
لفظ "امین" میں بینامی دار یا ایسا مرتہن جو بعد ایفاے زررہن کے قابض
رہے یا وہ غاصب جو قبضہ بلا استحقاق رکھتا ہو داخل نہیں ہے-
لفظ "نالش" میں اپیل یا درخواست داخل نہیں ہے-
الفاظ "رجسٹری شدہ" سے یہ مراد ہے کہ مطابق قانون متعلقہ رجسٹری دستاویزات
کے جو بوقت اور بمقام تکمیل اُس دستاویز کے یا دستخط کرنے کے اُس ڈگری یا حکم پر جس کا
ذکر متن میں لکھا جائے نافذ رہے حسب ضابطہ برٹش انڈیا میں رجسٹری ہوگئی ہو-
الفاظ "ملک غیر" سے مراد ہر ملک سواے برٹش انڈیا کے ہے-
اور کسی ایسے امر کا "نیک نیتی" عمل میں لانا متصور نہ ہوگا جو قرار واقعی احتیاط اور توجہ
کے ساتھ نہ کیا گیا ہو-

فصل ۲- میعاد سماعت نالشات اور اپیل اور درخواست

دفعہ ۴- بقید رعایت احکام مندرجہ دفعات من ابتدا سے ۵ لغایت ۲۵ کے
ہر نالش اور اپیل اور درخواست کے واسطے جو میعاد سماعت کہ ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا میں
مرقوم ہے اگر وہ اسکے بعد مرجوع اور پیش اور داخل ہوگی تو لازم ہے کہ خارج کردیجائے
گو کہ عذر تمادی ایام کا فریق ثانی کے جواب میں نہ لکھا گیا ہو-
تشریح- نالش کا رجوع ہونا معمولی صورتوں میں اسوقت متصور ہوگا جبکہ
عرضی دعوی عہدہ دار مناسب کے روبرو پیش کی جائے اور مفلسی کی صورت

(۱) مدعا علیہ عذر تمادی کرے یا نکرے عدالت پر لازم ہے کہ وہ خود تمادی کا خیال رکھے- ریمی بنام بروٹن الہ ۱- ک ۶۵۲
(۲) لیکن عدالت اپیل ثانی پر ایسا لازم نہیں ہے- احمد علی بنام وارث- اله ۱۵- الہ آباد ۱۲۴-

متعلق ہون گے۔ (ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۰۵)

[اسو]قت سمجھا جائیگا جبکہ مفلسی مین نالش کرنیکی اجازت کے واسطے درخواست گذرے اور درصورت دعوی بنام ایسی کمپنی کے جس کے لین دین کا عدالت کے ذریعہ سے تصفیہ ہو اسوقت سمجھا جائیگا جبکہ دعویدار بمرتبہ اول اپنا دعوی عہدہ دار تصفیہ کنندہ دیون متعینہ سرکار کے پاس لکھکر بھیجے۔

تمثیلات

(الف) ایک نالش بعد میعاد سماعت معینہ کے رجوع ہوئی اور فریقثانی نے اپنے جواب مین اسکے منقضی ہونے کا عذر نہین لکھا اور ڈگری بحق مدعی صادر ہوگئی۔ لبعد ازان مدعا علیہ نے اپیل کیا تو عدالت اپیل کو لازم ہے کہ اُس نالش کو خارج کرے۔

(ب) ایک اپیل جو لبعد میعاد معین کے گذر انتھا داخل ہوکر درج رجسٹر کیا گیا تاہم لازم ہے کہ وہ اپیل خارج کیا جاوے۔

دفعہ ۵- اگر میعاد سماعت جو کسی نالش یا اپیل یا درخواست کے واسطے مقرر کی گئی ہے بروز تعطیل عدالت منقضی ہو تو جائز ہے کہ وہ نالش یا اپیل یا درخواست بروز افتتاح عدالت رجوع یا پیش کی جائے۔

ہر اپیل یا درخواست تجویز ثانی کی لبعد میعاد معینہ کے اُس صورت مین منظور ہوسکتی ہے جب کہ اپیلانٹ یا سائل عدالت کو اطمینان اس بات کا کرائے کہ مابین اس میعاد کے جو اسکے واسطے مقرر ہے اپیل یا درخواست کو کسی وجہ کافی سے نہین گذران سکا۔

دفعہ ۵-الف) ہرگاہ بہ تشفی عدالت یہ دکھا یا جائے کہ کوئی اپیل یا درخواست تجویز ثانی فیصلہ لبعد منقضی ہونے میعاد سماعت کے جو اپیل یا درخواست مذکور کے لیے مقرر ہے۔ بوجہ اسکے رجوع ہوا تھا یا گذری تھی کہ اپیلانٹ یا درخواست کنندہ اُس پریزیڈنسی یا صوبہ یا ضلع کی ہائیکورٹ کے کسی حکم یا دستور یا فیصلہ کے باعث مغالطہ مین پڑگیا تھا تو اپیل یا درخواست مذکور بشرطیکہ وہ اور طرح پر مطابق قانون کے ہو- جملہ مقاصد کے لیے تمام عدالتون کے نزدیک یون متصور ہوگا یا متصور ہوگی کہ وہ اندر اُس میعاد سماعت کے جو اسکے لیے مقرر ہے رجوع کیا گیا تھا یا گذرانی گئی تھی۔

دفعہ ۶- جب از روے کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے جو بالفعل برٹش انڈیا مین نافذ ہے یا آئندہ نافذ ہو کوئی میعاد خاص واسطے سماعت کسی نالش یا اپیل یا درخواست کے مقرر ہو تو کسی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا سے وہ میعاد معینہ خلل پذیر نہ ہوگی یا بدل نہ جائیگی۔

دفعہ ۷- اگر وہ شخص جو مستحق نالش کرنے یا درخواست گذراننے کا ہے اُسوقت جب سے میعاد سماعت شمار کی جانی چاہیے نابالغ یا مجنون یا فاتر العقل ہو تو اُسکو جائز ہے کہ بعد موقوف ہوجانے وجہ ناقابلیت کے اُسی میعاد کے اندر نالش رجوع کرے یا درخواست دے جو در صورت نہ ہونے کسی جز نا قابلیت

---

(۳) کم رسوم کے ساتھ جو عرضی پیش کیجاے اُسکا داخلہ بروز پیش کرنے عرضی کے متصور ہوگا حتی کہ بالکل سادہ کاغذ پر عرضی ہو جب بھی۔ بچہ بنام سب کلکٹر- الہ ۱۵-م ۷۷- لیکن الہ آباد مین ایسا نہوگا اگر کچھ بھی اسٹامپ عرضی پر نہین ہے لشنا تھ بنام جگنا تھ- الہ ۱۳- الہ ۳۰۵-

(۴) پیش کرنے اور منظور ہونے مین فرق دکھایا گیا ہے- جینتی بنام بچو- الہ ۱۵- الہ آباد ۶۵-

(۵) دفعہ ۲۶- کورٹ فیس ایکٹ دیکھو

(۱) قانونی ناواقفیت وجہ کافی نہین ہے- سیتارام بنام لمبا- الہ ۱۳ ب ۳۲۰ رام جیون بنام چند الہ ۱- الہ آباد- ۵۸۷

(۲) وجہ کافی کے معنے نرمی کیساتھ لگانے چاہیین- کرشنا بنام جیتھاپن- الہ ۱۳ مدراس ۲۶۹-

غیر متعلق ہے اسلیے پوری دفعہ نقل نہین کی گئی-

دفعہ ۱۶۹ - نالشات اور دیگر کارروائیات مصرحۂ ضمیمہ چہارم

میعاد سماعت مقدمات حسب ایکٹ ہذا مین

کے اُسی میعاد کے اندر نالش رجوع کرے یا درخواست دے جو درصورت نہونے کسی وجہ ناقابلیت کے اُسوقت سے محسوب ہوتی جو ضمیمہ ۲ منسلکہ ایکٹ ہذا کے خانہ سوم مین اس امر کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۸ - جب چند مشترک اشخاص یا دعویداران مین سے ایک بحالت کسی ناقابلیت مذکورۂ بالا کے ہو اور جس حال مین کہ بغیر اتفاق رائے اُس شخص کے فارغخطی لکھدی جاسکتی ہو تو تمادی اُن سب کے مقابلہ مین عارض ہوگی لیکن جس حال مین کہ فارغخطی نہ لکھدی جاسکتی ہو تو اُن مین سے کسی کے مقابلہ مین میعاد سماعت اُسوقت تک محسوب نہ ہوگی کہ ایک اُنمین سے قابل ایسے ہوجاوے کہ فارغخطی بغیر اتفاق رائے دوسرون کے دے سکے۔

غیر متعلق ہے اسلیے پوری دفعہ نقل نہین کی گئی۔

دفعہ ۹ - جس حال مین کہ ایک مرتبہ تمادی شروع ہوجاوے تو جو ناقابلیت یا نالیاقتی رجوع نالش کی کہ بعد پیدا ہو وہ اسکے مرور کو نہ روک سکیگی۔

غیر متعلق ہے اسلیے پوری دفعہ نقل نہین کی گئی۔

دفعہ ۱۰ - باوجود کسی عبارت مندرجہ دفعات بالا کے اگر کوئی نالش ایسے شخص پر جسکو کوئی جائداد کسی خاص غرض کے لیے بطور امانت سفوض ہو یا بنام اُسکے قایم مقامان یا محول الیہم جائز کے (جو ایسے محول الیہم نہ ہون جن سے بدل قیمتی لیا گیا ہو) اس غرض سے کہ اسکے یا انکے قبضہ مین جائداد مذکور پر حق حقدار کا قایم رہے رجوع کی جاوے تو وہ کسی قدر عرصہ کے گذر جانے پر بھی ممنوع السماعت نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۱ - جو نالشات کہ برٹش انڈیا مین بر بنائے ایسے معاہدون کے رجوع ہون جو ملک غیر مین وقوع مین آئے ہون اُنسے بھی قواعد مندرجہ ایکٹ ہذا متعلق ہونگے۔

جو نالش بربناے کسی ایسے معاہدہ کے جسکا وقوع ملک غیر مین ہوا ہو برٹش انڈیا مین رجوع کی جاوے اسکی جواب دہی مین قاعدہ تمادی مروجہ ملک غیر پر استدلال نہ ہوسکیگا الا اُس حال مین کہ اس قاعدہ کے بموجب وہ معاہدہ منسخ ہوگیا ہو اور فریقین اس ملک مین درانثاے میعاد معینہ قاعدہ مذکورہ کے سکونت مستقل رکھتے رہے ہون۔

فصل ۳ - شمار میعاد سماعت

دفعہ ۱۲ - میعاد سماعت جو ہر نالش یا اپیل یا درخواست کے واسطے مقرر ہے اسکے محسوب کرنے مین جس دن سے کہ وہ میعاد شمار ہونی چاہیے وہ داخل نہ کیا جائیگا۔

میعاد سماعت جو واسطے اپیل اور درخواست اجازت اپیل مفلسی کے اور واسطے درخواست تجویز ثانی کے مقرر ہے اسکے محسوب کرنے مین تاریخ سنائے جانے ڈگری یا اس فیصلہ کے جسکی ناراضی سے اپیل یا درخواست مذکور ہو اور وہ عرصہ جو ڈگری یا حکم سزا یا حکم کی نقل کے حاصل کرنے مین گزرے جسکی ناراضی سے اپیل یا درخواست تجویز ثانی کیجاوے شمار نہ کیا جائیگا۔

(۱) ایام ضروری حصول نقل کے متعلق مفصل ذیل فیصلے دیکھیے - پاربتی بنام بھولا ۔ الہ ۱۲ - الہ آباد ۷۹ -
نیز بیجی بنام احسن اللہ - الہ ۱۲ - الہ آباد - ۱۳۴ -
انکا ماحصل یہ ہے کہ ڈگری تیار ہو یا نہ ہو نقل کا سوال اور فیس نقل داخل ہوجانا چاہیے۔

اُس میعاد کے اندر دائر کی جائینگی جو اُن کے واسطے فرداً

جب کسی ڈگری کا اپیل ہو یا اُسکی تجویز ثانی کی درخواست کی جاوے تو جو عرصہ واسطے حاصل کرنے نقل فیصلہ کے جسپر وہ ڈگری مبنی ہے گزرے وہ بھی محسوب نہ ہوگا۔

اور جو میعاد کہ واسطے درخواست تنسیخ فیصلہ ثالثی کے مقرر ہے اسکے محسوب کرنے مین وہ مدت جو اس فیصلہ کی نقل حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہو شمار نہ کی جائیگی۔

دفعہ ۱۳۔ ہر نالش کی میعاد سماعت معینہ کے شمار کرنے مین وہ عرصہ جسمین کہ مدعا علیہ قلمرو برٹش انڈیا سے باہر رہا ہو۔ محسوب نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۴۔ ہر نالش کی میعاد سماعت معینہ کے شمار کرنے مین وہ مدت داخل نہ کی جائیگی جسمین کہ مدعی بہ تندہی قرار واقعی دوسری کارروائی دیوانی کی پیروی مین مصروف رہا ہو تمام اس سے کہ وہ اسی مدعا علیہ کے نام پر عدالت مرافعہ اولی ہو یا عدالت اپیل مین بشرطیکہ وہ کارروائی اسی بنائے دعوی پر مبنی ہو اور بہ نیک نیتی ایسی عدالت مین اُسکی پیروی کی گئی ہو جو بوجہ نقص اختیار سماعت یا اسی طرح کے اور سبب سے اسکو مسموع نہ کرسکتی ہو۔

جو میعاد سماعت ایسی نالش کے واسطے مقرر ہو جسمین کارروائی بہ حکم دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے موقوف رکھی گئی ہو اُسکے شمار کرنے مین وہ عرصہ جو درمیان رجوع نالش اور تاریخ موقوفی کارروائی کے گزرے اور وہ وقت جو اس عدالت سے جسمین کارروائی موقوف رکھی گئی ہو اس عدالت تک جانے مین جہان کہ نالش از سر نو رجوع کی جاوے ضروری ہو محسوب نہوگا۔

جو میعاد سماعت کسی درخواست کے واسطے مقرر ہے اسکے محسوب کرنے مین وہ وقت جسمین کہ سائل اسی دادرسی کے لیے دوسری درخواست کرتا رہا ہو شمار نہ کیا جائیگا بشرطیکہ درخواست اخر الذکر بہ نیک نیتی ایسی عدالت مین گزری ہو جو بوجہ نقص اختیار سماعت یا اسی طرح کے اور سبب سے اس درخواست کو منظور نکرسکتی ہو۔

تشریح (۱) جس عرصہ تک کہ نالش یا درخواست سابق دائر رہی یا گزرانی جاری رہی ہو اُسکے شمار کرنے مین اُس نالش کے رجوع کرنے یا درخواست دینے کا دن اور وہ تاریخ جسمین کہ کارروائی اُسکی ختم کی گئی ہو دونون شمار کیے جائینگے۔

تشریح (۲) مدعی جو ایسے اپیل کا معترض ہو جو بربناے عدم اختیار سماعت پیش کیا گیا ہو حسب معنی دفعہ ہذا کے پیروکار نالش کا متصور ہوگا۔

دفعہ ۱۵۔ ہر ایسی نالش کی میعاد سماعت معینہ کے شمار کرنے مین جسکا رجوع کرنا ازروے حکم امتناعی یا حکم کے ملتوی رکھا گیا ہو مدت قائم رہنے اُس حکم امتناعی یا حکم کی اور وہ تاریخ جسمین کہ وہ حکم امتناعی یا حکم جاری ہوا یا دیا گیا ہو اور وہ تاریخ جسمین کہ وہ حکم فسخ کردیا گیا ہو محسوب نہ ہوگی۔

(۱) مدعی کا نیک نیتی سے غلط فہمی مین رہنا ضرور ہے۔ مکتر بنام ڈیناپانشی الر ۱ ک ۲۶۵۔

(۲) عدالت مال کی کارروائی حسب دفعہ ہذا بھی عدالت دیوانی کی کارروائی سمجھی جاسکتی ہے۔ گرجا ناتھ بنام رام نرائن الر ۲۰ ک ۲۶۴۔

(۳) غلطی قانون کی قابل علت نہین ہے صرف واقعات کی غلطی پر اس دفعہ سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ رام جیون بنام چاند مل الر ۱۰ الہ ۵۸۷ لیکن دیکھو کرشنا بنام چھتھابن۔ الر ۱۳ مدراس ۲۶۹۔

(۴) سابق مقدمہ کا تعدد یر ڈسمس ہونا اس دفعہ مین نہین آتا۔ رام سبھک بنام گوبند۔ الر ۲۔ الہ ۶۲۲ جما بنام احمد الر ۱۲ الہ آباد ۲۰۷۔ لیکن دیکھو نرسما بنام متاین۔ الر ۱۳۔ مدراس ۴۵۱۔

(۵) غلط عدالت مین دعوی رجوع ہو جاوے تو وہ دن ملین گے اگر ناواجب تاخیر نکی گئی ہو۔ جگ لال بنام ہر نرائن۔ الر ۱۰۔ الہ آباد ۵۲۴ مفصلہ ذیل فیصلے دیکھو۔ شب سنگھ بنام سیتا رام۔ الر ۱۳۔ الہ آباد ۷۶ کلکٹر بنام بیتی الر ۱۴۔ الہ آباد ۱۶۲ شن مگم بنام مائیڈین۔ الر ۸۔ مد ۲۲۹

فرد اگر ضمیمہ مذکور مین مقرر کی گئی ہے - (ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۸۴)

دفعہ ۱۶ - جو نالش کہ خریدار نیلام اجرا ڈگری کی طرف سے بمراد قبضہ ہو اسکی میعاد سماعت معین کے شمار کرنے مین وہ عرصہ جسمین مدیون ڈگری انفساخ نیلام کے مقدمہ کی پیروی کرتا رہا ہو محسوب نہ ہوگا -

دفعہ ۱۷ - جس حال مین کہ وہ شخص جو در صورت زندہ رہنے کے استحقاق رجوع نالش یا گذراننے کسی درخواست کا رکھتا - اُس استحقاق کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو جاے تو میعاد سماعت اُس وقت سے محسوب ہوگی جب سے کہ کوئی جائز قایم مقام متوفی کا قابل ارجاع نالش یا ادخال درخواست مذکور ہو

جس حال مین کہ وہ شخص جسپر نالش کرنے یا درخواست گذراننے کا استحقاق در صورت اُسکے زندہ رہنے کے پیدا ہوتا اس استحقاق کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو جاے تو میعاد سماعت اُسوقت سے شمار کی جاے گی جب کوئی اُسکا قایم مقام جائز ہو جسپر مدعی نالش مذکور کر سکے یا درخواست مذکور گذران سکے

دفعہ ہذا کے مضمون بالا کی کوئی عبارت اُن نالشات سے متعلق نہین ہے جو حق شفعہ کے دلانے یا جائداد غیر منقولہ یا منصب موروثی پر قبضہ پانے کی بابت ہون -

دفعہ ۱۸ - جب کوئی شخص جسے استحقاق نالش رجوع کرنے یا درخواست گذراننے کا حاصل ہو بذریعہ فریب استحقاق یا اُس دستاویز کے علم سے جسپر کہ وہ استحقاق مبنی ہو باز رکھا گیا ہو -

یا جس حال مین کہ کوئی دستاویز جو واسطے استقرار حقیت مذکور کے ضروری ہے از روے فریب اُس سے مخفی رکھی گئی ہو -

تو میعاد جو نالش ہذا کے رجوع کرنے یا درخواست گذراننے کے لیے مقرر ہے -

(الف) ایسے شخص پر جو مجرم فریب یا اُسمین شریک ہونے کا ہو - یا

(ب) ایسے شخص پر جو اُسکے ذریعہ سے بغیر نیک نیتی کے اور بلا ادا سے معاوضہ قیمتی کے دعوی کرتا ہو -

اُسوقت سے محسوب ہوگی جبکہ وہ فریب اول مرتبہ اُس شخص کو معلوم ہو جسے اُسکے سبب سے ضرر پہونچے یا در صورت مخفی رکھے جانے دستاویز کے اُسوقت سے شمار کیجائیگی جبکہ بمرتبہ اول وسیلہ اُسکے پیش کرنے یا جبراً اُسکو پیش کرانے کا حاصل ہوا ہو -

دفعہ ۱۹ - اگر قبل منقضی ہونے اُس میعاد کے جو کسی جائداد یا حق کی بابت نالش یا درخواست کے لیے مقرر ہے اُسی جائداد یا حق کی بابت کوئی اقرار ذمہ داری کا تحریر یا کرا کے بدستخط اس شخص کے ہو جائیں جس کے مقابلہ مین اُس جائداد یا حق کا دعوی کیا جاے یا کسی ایسے شخص کے ہون جسکی واسطے سے اُسپر استحقاق یا ذمہ داری عاید ہوئی ہو تو مطابق نوعیت اصل ذمہ داری کے ایک نئی میعاد سماعت اُسوقت سے شمار کیجاے گی جبکہ اقرار مذکور پر اُس طور سے دستخط کیے جائیں -

غیر متعلق ہے اسلیے پوری دفعہ نقل نہین کیگئی

دفعہ ۲۰ - جب سود کسی قرضہ یا مال منرہ کا قبل انقضاے میعاد معین کے اُس شخص نے جو ذمہ دار ادا ے قرضہ یا مال منرہ کا ہو یا اُسکے مختار نے جو حسب ضابطہ اس باب مین مجاز

غیر متعلق ہے اسلیے پوری دفعہ نقل نہین کی گئی -

رسوم متعلقہ جو نالش ہوئی اور جو حقوق کی بابت واجب الادا ہوگی

دفعہ ۱۷۰ - ایکٹ رسوم عدالت مصدرہ ۱۸۷۰ء کی اغراض کے لیے

ہو ادا کیا ہو۔

دفعہ ۲۱ - دفعات ۱۹ و ۲۰ کی عبارت سے یہ لازم نہیں آتا ہی کہ منجملہ چند شریک معاہدہ کرنے والوں کے یا شرکاء یا وارثان یا مہتمان میں سے ایک پر مطالبہ محض اسوجہ سے عاید ہو کہ اقرار تحریری آئین سے کسی اور شریک یا دوسرون کا دستخطی یا دوسرے یا دوسرون کے مختار کا دستخطی ہو یا کسی دوسرے یا دوسرون نے یا کسی دوسرے یا دوسرون کے مختار نے کچھ ادا کیا ہو۔

دفعہ ۲۲ - جب بعد رجوع ہونے کسی نالش کے نیا مدعی یا مدعا علیہ قایم کیا جاے یا زیادہ کیا جاے تو اسکی نسبت نالش کا رجوع ہونا اسوقت سے متصور ہوگا جب کہ وہ اس نہج پر فریق گردانا جاے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مدعی فوت ہو اور نالش اسکے قایم مقامان جائز کی طرف سے دائر رہے تو اس نالش کا رجوع ہونا اسکی نسبت اسوقت سے متصور ہوگا جبکہ وہ مدعی متوفی نے رجوع کی ہو۔

نیز شرط یہ ہے کہ جب کوئی مدعا علیہ فوت ہوا اور نالش اسکے قایم مقام جائز پر دائر رہے تو اسکی نسبت وہ ایسی ہی متصور ہوگی کہ گویا وہ اسی وقت رجوع ہوئی تھی جبکہ بنام مدعا علیہ متوفی کے مرجوع ہوئی تھی۔

دفعہ ۲۳ - درصورت تسلسل خلاف ورزی معاہدہ اور درصورت تسلسل کسی امر ناجائز کے جو معاہدہ سے علاقہ نہ رکھتا ہو جس عرصہ تک تسلسل اس خلاف ورزی یا امر ناجائز کا جیسی کہ صورت ہو۔ قایم رہے ہر لحظہ پر جدید میعاد سماعت شروع ہوگی۔

دفعہ ۲۴ - جو نالش بابت ہرجہ ایسے فعل کے ہو جو کسی بنا دعوی کو نہیں پیدا کرتا ہے مگر اس حال مین کہ کوئی خاص ضرر اس سے فی الواقع منتج ہو میعاد سماعت کی اسوقت سے شمار کی جائیگی جب کہ وہ ضرر منتج ہو۔

تمثیلات

(الف) زید ایک کھیت کی سطح زمین کا مالک ہے اور عمر طبقہ زیر زمین کا مالک ہے عمر اس مین سے بغیر اسکے کہ کوئی حال کا ظاہری نقصان سطح زمین کو پہنچے کوئلہ نکالتا ہے لیکن آخر کو وہ سطح زمین بیٹھ گئی اس صورت مین میعاد سماعت مقدمہ نالش زید بنام عمر بیٹھ جانے کے وقت سے شمار کی جائے گی۔

(ب) زید نے نسبت عمر کے الفاظ تہتک آمیز کہے اور شایع کیے کہ جو برائے فرد لایق نالش کے بغیر اسکے کہ انسے خاص نقصان پیدا ہو نہ تھے مگر اسی وجہ سے بکر نے عمر کو اپنا محرر مقرر کرنے سے انکار کیا۔ پس میعاد سماعت مقدمہ نالش عمر بنام زید بابت ہرجہ اس تہتک کے اسوقت تک نہیں شروع ہوتی ہے کہ جس وقت انکار مذکور کیا گیا۔

دفعہ ۲۵ - تمام نوشتہ جات کا تحریر ہونا واسطے اغراض ایکٹ ہذا کے مطابق انگریزی کلنڈر گریگوری کے متصور ہوگا۔

غیر متعلق ہے۔

مفصلہ ذیل فیصلے دیکھیے

نئے اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ کا بڑھانا۔

ٹیکا - بنام بروطو - الر ۹ - ک ۳۵۵ -

کورٹ بنام گیا - الر ۲۲ الہ آباد ۱۰۷

عدالت اپیل ہر وقت رسپانڈنٹ بڑھا سکتی ہے

سوھنا بنام خالق - الر ۱۳ - الہ ۸۷

آتمارام بنام بال کشن الر ۵ - الہ ۲۶۶

تعداد اُس رسوم کی جو نالشات اور دیگر کارروائیات مصرحہ ضمیمہ چہارم مین واجب الادا ہے حسب مصرحہ خانہ ششم ضمیمہ مذکور محسوب کی جائے گی۔

عدالتون کے درجے

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

دفعہ ۱۷۱۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم[1] کو اُن کل نالشون کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ چہارم کے مجموعہ (الف) مین داخل ہین اور جنمین مالیت شی متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور اُن کل درخواستون کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ مذکور کے مجموعہ (د) مین داخل ہین۔ باستثناے درخواست حسب دفعہ ۹۴ کے۔

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول

دفعہ ۱۷۲۔ اسسٹنٹ کلکٹر[2] درجہ اول کو اُن کل نالشون اور درخواستون کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ چہارم مین درج ہین۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلکٹر کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ نالشات حسب دفعات ۴۰ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۸ کی تجویز کرے۔ بجز اسکے کہ مشار الیہ کو لوکل گورنمنٹ نے اسبارہ مین اختیار دیا ہو۔

تمثیلات

(الف) ایک ہندو نے ایک پرامیسری نوٹ لکھا جسپر صرف ہندی تاریخ لکھی ہے اور وہ تاریخ تحریر سے چار مہینے کے بعد واجب الادا ہے اس صورت مین میعاد سماعت جو پرامیسری نوٹ کی نالش سے متعلق ہے انگریزی کلندر گرگوری کے مطابق چار مہینے کے گذر جانے کی تاریخ سے شمار کی جائے گی۔

(ب) ایک ہندو نے تمسک لکھا جسمین ایک سال کے اندر روپیہ کے ادا کرنے کی صرف تاریخ ہندی لکھی ہے اس صورت مین میعاد سماعت نالش تمسک کی اس ایک سال کے گذر جانے کی تاریخ سے شروع ہوگی جسکا شمار مطابق کلندر گرگوری کے کیا جاے گا۔

[1] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:- "ہم نے اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کے اختیار سماعت کو اُن نالشات پر محدود کر دیا ہے جنکی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو بعض نالشات مندرجہ مجموعہ (الف) مین ایسے دعاوی ہو سکتے ہین جنکی تعداد ہزارہا روپیہ کی ہو اور بالفعل یہ طریقہ جاری ہے کہ اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم پچاس روپیہ یا سو روپیہ سے زیادہ مالیت کی نالشون کی تجویز نہین کرتے ہین۔ علاوہ ازین تحصیلداروں کا وقت ان کل نالشون کے فیصل کرنے مین صرف ہونے کی وجہ سے انتظامی دقت پیش آئے گی۔ ایک سو روپیہ کی حد مناسب معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کے (فیصلون) کے اپیل بحضور کلکٹر دائر ہوتے ہین اور اسسٹنٹ کلکٹران درجہ اول کے فیصلون کے اپیل ایسی نالشون مین جنکی مالیت سو روپیہ سے زیادہ ہو عدالت دیوانی مین دائر ہوتے ہین"

[2] بجاے دفعہ ۹۰ کے ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:- "ایکٹ موجودہ (دفعہ ۱۰۰) کے بموجب کسی ایسے اسسٹنٹ کلکٹر کو جسکو خاص طور سے لوکل گورنمنٹ نے مجاز نہ کیا ہو یہ اختیار نہین ہے کہ مقدمات اضافہ و تخفیف لگان وغیرہ کے تجویز کرے۔ چونکہ یہ مشکل مقدمات ہوتے ہین جنکے تجویز کرنے کے لیے عہدہ داران تجویز کنندہ مین

اختیارات کلکٹر

دفعہ ۱۷۳ - کلکٹر کو وہ کل اختیارات حاصل ہونگے جو ایکٹ ہذا کے رو سے اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو اور کلکٹر کو عطا ہوئے ہین۔ (بجائے دفعات ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع کے ہے)

عدالتین جنمین کوئی نالش دائر کی جائیگی

دفعہ ۱۷۴ - باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے۔ (بجائے دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع کے ہے)

(الف) کل نالشین جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین اور جنمین مالیت شئی متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور کل درخواستین جو مجموعہ (د) مندرجہ ضمیمہ مذکور مین داخل ہین - باستثنائے صورت ہائے محکومہ دفعہ ۵۹ اور دفعہ ۹۴ کے[1] عدالت تحصیلدار[2] مین داخل کیجائینگی۔

(ب) کل نالشین جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین اور جنمین مالیت شئی متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو اور کل نالشین جو مجموعہ (ب) مجموعہ (ج) مندرجہ ضمیمہ مذکور مین داخل ہین اور کل درخواستین حسب دفعہ ۹۴ عدالت اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع مین داخل کیجائینگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع نہ ہو تو کل ایسی نالشین عدالت کلکٹر مین داخل کیجائینگی۔

عدالتون کا اختیار سماعت بہ صیغہ اپیل

اپیل اُس طور پر ہونا چاہیے جسکی اس ایکٹ مین اجازت ہے

دفعہ ۱۷۵ - کوئی اپیل بنا راضی کسی ایسی ڈگری یا حکم کے جو کسی عدالت نے حسب ایکٹ ہذا صادر کیا ہو دائر نہ ہو سکے گا اِلّا اُس طرح جس طرح کہ بعد ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے - (بجائے دفعہ ۱۸۲ و ۱۹۵ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع کے ہے)

اپیل بنا راضی (ڈگریات یا احکام) اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم

اپیل خلاف ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم

دفعہ ۱۷۶ - صورت[3] ہائے ذیل مین اپیل بنا راضی ڈگری یا حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کے بحضور کلکٹر دائر ہو سکے گا۔

(الف) بنا راضی ایسی ڈگری کے جو اُن نالشون مین سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم

خاص لیاقتون کی ضرورت ہوتی ہے لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس حکم کو قایم رکھا جائے چنانچہ ہم نے اُسکو اس دفعہ مین بطور ایک عبارت شرطیہ کے درج کر دیا ہے۔

[1] یہ فقرہ جدید ہے۔

[2] عام اُس سے کہ اُنکو اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات ملین یا نہ ملین۔

[3] بجائے دفعات ۱۸۳ و ۱۹۲ و ۱۹۴ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع کے ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی: "ہم نے فقرات ب و ج کی ترمیم اسطرح کر دی ہے کہ ایسی کل صورتون مین اپیل بحضور کلکٹر ہو سکے۔"

مین داخل ہین کسی نالش مین صادر ہوئی ہو -

(ب) بناراضی کسی ایسے حکم کے جو اُن درخواستون مین سے جو مجموعہ (د) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی درخواست پر صادر ہوا ہو -

(ج) بناراضی کسی حکم متعلقہ تجویز کسی نالش یا درخواست کے -

اپیل بناراضی (ڈگریات یا احکام) اسسٹنٹ کلکٹران درجہ اول

اپیل بعدالت جج ضلع و عدالت ہائیکورٹ

دفعہ ۱۷۷ - ۱ - اسسٹنٹ کلکٹر[1] درجہ اول کی ایسی ڈگری کی ناراضی سے (جو نالشات مفصلہ ذیل مین صادر ہوئی ہو) اپیل بحضور جج ضلع دائر ہو سکے گا - (یعنے) -

اُن نالشون مین سے جو مجموعہ (الف) اور مجموعہ (ب) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی ایسی نالش مین جسمین -

(الف) تعداد یا مالیت شے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو - یا

(ب) وہ لگان جو کسی آسامی سے سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ اولی مین امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو - یا

(ج) تعداد لگان جو منجملہ کئی حصہ داران کے ایک یا زیادہ حصہ دارون کو جُداگانہ قابل ادا ہے عدالت مرافعہ اولی مین امر متنازعہ فیہ رہی ہو اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو -

اور کسی ایسی نالش مین جو حسب دفعات ۱۵۹ اور ۱۶۰ اور ۱۶۱ اور ۱۶۲ اور ۱۶۵ ہو اور جسمین -

(د) تعداد مالگذاری جو سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ اولی مین امر متنازعہ فیہ رہی ہو اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو -

اور کل ایسی نالشات مین جنمین -

[1] بجاے دفعہ ۱۸۹ اسکے ہے - سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- "ہم نے اس دفعہ مین اس طرح ترمیم کر دی ہے کہ جب تعداد مالگذاری سالانہ قابل ادا امر متنازعہ فیہ ہو تو اپیل ہو سکے [دیکھیے جدید فقرہ (د)] اور یہ ترمیم جسٹس ایکمین صاحب کی راے کے مطابق کیگئی ہے اور ہم نے یہ امر بھی صاف کر دیا ہے کہ فقرات (ہ) و (د) کل نالشون سے متعلق ہین - فقرات (ب) و (ج) و (ہ) مین ہم نے الفاظ "اور اُسکا فیصلہ ہو گیا ہو" خارج کر دیے ہین - کیونکہ ہم خیال کرتے ہین کہ ایسی صورت مین جب عدالت مرافعہ اولی کو ایسے مسئلہ کا فیصلہ کرنا چاہیے تھا لیکن اُسنے بطور بیجا ایسا نہ کیا ہو اپیل ہونا چاہیے"

(ہ) مسئلہ استحقاق ملکیت عدالت مرافعہ اولی مین امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل مین[1] امر متنازعہ فیہ ہو - یا

(و) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو -

مگر شرط یہ ہے کہ جب نالش کی شی متنازعہ فیہ کی تعداد یا مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو اپیل بحضور ہائیکورٹ ہو سکے گا -

اپیل بحضور بورڈ

دفعہ ۱۷۸ - بنا[2] ناراضی حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول حسب دفعہ ۲۱۵ اپیل بحضور بورڈ دائر ہو سکے گا -

اپیل بحضور کمشنر

دفعہ ۱۷۹ - بنا[3] ناراضی کسی ایسی ڈگری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے جو اُن نالشون مین سے جو مجموعہ (ج) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی نالش مین صادر ہوئی ہو - اور بنا راضی ایسے حکم کے جس کے رو سے کوئی درخواست حسب دفعہ ۵۹ نامنظور کی گئی ہو یا حسب دفعہ ۶۱ زائد وقت دیا گیا ہو اپیل بحضور کمشنر دائر ہو سکے گا -

اپیل بنا راضی (ڈگریات و احکام) کلکٹران

اپیل بنا راضی ڈگریات و احکام کلکٹر

دفعہ ۱۸۰ - (۱)[4] کلکٹر کی ڈگری یا حکم ابتدائی سے اپیل اُسی طریقہ سے اور انھین شرائط کے بموجب ہو سکے گا جس طریقہ سے اور جن شرائط کے بموجب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ڈگری یا حکم کی ناراضی سے (اپیل ہو سکتا ہے) -

(۲) کلکٹر کی[5] ایسی ڈگری بصیغہ اپیل سے اپیل بعدالت جج ضلع دائر ہو سکیگا جو اُن نالشون مین سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم مین داخل ہین کسی نالش مین صادر ہو اور جس مین -

---

[1] چند فیصلے اس مضمون کے تھے کہ بحث ملکیت مرافعہ اولی مین زیر بحث رہی ہو تو مقدمہ قابل اپیل ہو جاتا ہی بلا لحاظ اسکے کہ وہ اپیل مین زیر بحث ہے یا نہین - اب اس نئے ایکٹ مین ایسا جائز نہین ہی -

[2] یہ دفعہ جدید ہے -

[3] بجائے دفعہ ۱۹۴ کے ہے -

[4] بجائے دفعہ ۱۶۹ و ۱۹۶ کے ہی - اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی :- "ہم جسٹس الکمین صاحب کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہین کہ جو سہولتین (مقدمہ) بالفعل کلکٹر کی ڈگری بصیغہ اپیل سے بربنائے روئداد مقدمہ اپیل ثانی بحضور جج ضلع کی نسبت حاصل ہین ان کو محدود کر دیا جائے لیکن ہم یہ مناسب نہین سمجھتے کہ ان وسیلون کو بالکل موقوف کر دیا جائے لہذا ہم نے اس دفعہ کو اس طرح بدل دیا ہی کہ اُن وجوہ کو محدود کر دیا ہی جنکی بنا پر ایسا اپیل ہو سکے گا -"

[5] اب وہ نظیرین بیکار ہو گئین جنکے ذریعہ سے اپیل ثانی جج کے سامنے پیش ہو سکتا تھا کیونکہ خود ایکٹ مین صاف حکم صادر ہو گیا لیکن چند شرطون کے ساتھ -

(الف) مسئلہ استحقاق ملکیت اپیل اول کی عدالت مین امر متنازعہ فیہ رہا ہے اور اپیل مین امر متنازعہ فیہ ہو - یا
(ب) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو -

اپیل بنا راضی (ڈگریات) کمشنران

اپیل بنا راضی ڈگریات کمشنر

دفعہ ۱۸۱ - کمشنر کی کسی[ⁱ] ایسی ڈگری کے خلاف جو کسی ایسے مقدمہ مین صادر کی گئی ہو جسمین مشار الیہ نے اُس ڈگری کو جسکے خلاف اپیل ہوا ہو - سواے بہ تعلق خرچہ کے اور طرح پر منسوخ یا ترمیم کردیا ہو - اپیل ثانی بحضور بورڈ بربنا رکسی وجہ منجملہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸۴[ⁱⁱ] مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائر ہوسکے گا -

اپیل بنا راضی (ڈگریات) ججان ضلع کے

اپیل بنا راضی ڈگریات جج ضلع کے

دفعہ ۱۸۲ - جج ضلع کی ڈگری بصیغہ اپیل کی ناراضی سے اپیل ثانی بحضور ہائیکورٹ مطابق احکام باب[۵] ۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائر ہوسکے گا -

---

[۱] دیکھو زیر دفعہ ۱۸۲ -	[۳] بجاے دفعہ ۱۹۱ کے ہے -
[۲] بجاے دفعہ ۱۹۸ کے ہے -	[۴] دیکھو زیر دفعہ ۱۸۲ -

[۵] **بیالیسوان باب**

ایکٹ نمبر ۱۴ بابت ۱۸۸۲ء - مجموعہ ضابطہ دیوانی

دفعہ ۵۸۴ - بجز اس صورت کے کہ مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون مین دوسری نہج کا حکم ہو تمام ڈگریات جو بصیغہ اپیل کسی عدالت ماتحت ہائیکورٹ سے صادر ہون انکا اپیل عدالت العالیہ ہائیکورٹ مین وجوہ مندرجہ ذیل سے کسی وجہ پر ہوسکتا ہے یعنی -

(الف) یہ کہ تجویز برخلاف کسی قانون مصرحہ یا ایسے رواج کے ہے جو حکم قانون کا رکھتا ہے -

(ب) یہ کہ تجویز مین تصفیہ فلان ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم قانون کا رکھتا ہے نہین ہوا -

(ج) یہ کہ غلطی عظیم یا سقم ضابطہ محکومہ مجموعہ ہذا یا مصرحہ کسی اور قانون کا واقعہ ہوا جسکے سبب سے غلطی یا سقم مقدمہ کی تجویز روئدادی مین پیدا ہوا ہے -

دفعہ ۵۸۵ - کوئی اپیل ثانی بجز اُن وجوہ کے جو کہ دفعہ ۵۸۴ مین مذکور ہوئین کسی اور وجہ کی بنا پر رجوع نہوگا -

---

اپیل دفعہ ہذا کے خلاف ہو تو سرسری طور پر نامنظور ہو - تالک بورڈ بنام نرائن الر ۱۶ مدراس ۳۱۷ -

عذر نقص اختیار بار اول اپیل دوم مین سنا جائیگا - منتھو سامی بنام نلکنتھا - الر ۱۹ مدراس ۴۱۸ - عدالت اپیل فریق بڑھا سکتی ہے - پاپیہ بنام کامل - الر ۱۹ م ۱۵۱ -

اپیل ثانی مین کمی اشٹامپ پوری نہین ہوسکتی لکھمن داس بنام رام بھیا - الر ۲۰ ب ۷۹۱ -

مفہوم دستاویز زیر بحث ہو تو اپیل ثانی ہوگا - رُدر پرشاد بنام بیج ناتھ - الر ۱۵ الہ ۳۶۷ - واقعات کی تجویز بہ شہادت ہوئی ہو جب بھی ہمنتا بنام بروچندر د - الر ۱۷ - ک ۶۷۵

نظر ثانی

بورڈ کا نظر ثانی کرنا

دفعہ ۱۸۳ - بورڈ کو جائز ہے کہ برطبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے کسی ایسی ڈگری یا حکم کی جو اُسنے خود یا اُسکے کسی ایک ممبر نے صادر کی ہو یا کیا ہو نظر ثانی کرے اور جائز ہے کہ اُسکو منسوخ یا تبدیل کرے یا بحال رکھے۔ (بجاے دفعہ ۲۰۱ (الف) کے ہے)

دیگر عدالتوں کا نظر ثانی کرنا

دفعہ ۱۸۴ - ہر دیگر عدالت مجاز ہوگی کہ اپنی تجویز کی نظر ثانی مطابق احکام باب ۴۷ مجموعۂ ضابطہ دیوانی کے کرے۔

دفعہ ۵۸۶ - کسی مقدمہ از قسم قابل سماعت عدالتہاے مطالبہ خفیفہ مین اپیل ثانی نہ ہوگا - جب تعداد یا مالیت شے مدعا بہا کی جسکی بابت اصل نالش رجوع ہوئی ہو پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

دفعہ ۵۸۷ - احکام مندرجہ باب ۴۱ جہانتک ممکن ہو اُن اپیلون سے بھی متعلق ہونگے جو اس باب کے مطابق رجوع ہون اور اُن ڈگریون کی اجراء سے متعلق ہونگے جو اُن اپیلون مین صادر ہون۔

باب سینتالیسوان

دفعہ ۶۲۳ - جو شخص اپنی حق تلفی سمجھے۔

(الف) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل از روے مجموعہ ہذا جائز ہے مگر اُسکا اپیل ہنوز دائر نہ ہوا ہو - یا

(ب) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل اس مجموعہ کے رو سے جائز نہین ہے - یا -

(ج) کسی فیصلہ سے جو عدالت مطالبہ خفیفہ کے استصواب پر صادر ہوا ہو -

اور جو شخص بوجہ صادر ہونے کسی امر یا شہادت جدید اہم کے جو باوجود قرار واقعی کے بوقت صادر ہونے اُس ڈگری یا حکم کے اُسکو معلوم نہ تھی یا کہ وہ اُسکو پیش نہ کر سکتا تھا یا بوجہ کسی غلطی یا سہو کے کہ جو بالبداہت مسل سے ظاہر ہوتا ہو - یا کسی اور وجہ کافی سے تجویز ثانی اُس ڈگری یا حکم کی چاہتا ہو جو اسکے خلاف مراد صادر ہوا ہو -

تو اسکو اختیار ہے کہ اُس عدالت مین جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا ہو - یا اُس عدالت مین اگر کوئی ہو جہان کام عدالت اول الذکر کا منتقل ہوگیا ہو تجویز ثانی کی درخواست کرے -

جو فریق کہ کسی ڈگری کی نا راضی سے اپیل نہ کرے وہ باوجود دائر ہونے اپیل بجانب کسی اور فریق کے تجویز ثانی کی درخواست کر سکتا ہے بجز اُس صورت کے کہ عذر مندرجہ اپیل مذکور سائل اور اپیلانٹ دونون سے یکسان متعلق ہو - یا جبکہ وہ رسپانڈنٹ ہو عدالت اپیل مین اُسمقدمہ کو جسمین کہ درخواست تجویز ثانی کی کرتا ہے پیش

ایکٹ عدالت مطالبہ خفیفہ نمبر ۹ کا ضمیمہ ۲ مر ۲ ۱۵ مین درج ہے

ڈگری ایکطرفہ مین اس دفعہ کی بھی کارروائی ہو سکتی ہے
امیر حسن بنام احمد الہ ۹ - الہ آباد ۳۶
احکام درمیانی کی تجویز ثانی بمقدمات ذیل مین ہوئی
بلکرن بنام گوبند ناتھ الہ ۱۲ - الہ ۱۲۹ -
اور جی بنام مانک جی الہ ۱۴ ب ۱۴۴ -
ونکٹراو بنام نگادو الہ ۹ م ۴۵۰ -
گوپی ناتھ بنام گولک چندر الہ ۱۶ ک ۲۹۲
سمنتہ بنام سکرٹری آف اسٹیٹ ہند الہ ۲ ک ۳۴۴
اپیل اُٹھا لیجاے تو درخواست تجویز ثانی عدالت مرافعہ اولی مین گزرے گی پنڈو بنام دیوجی الہ ۷ ب ۳۸۷
نئی شہادت عمدہ ہونی چاہیے آیا رادو سائل الہ ۲۳ م ۷۳
دیگر وجہ کافی کی بابت دیکھو :-
ریاست بنام عبداللہ الہ ۲ ک ۱۴۰ -
گوپال چندر بنام سلیمان الہ ۱۳ ک ۶۲ -
مہادیو بنام سپاتی الہ ۲ م ۹۶ -
عیدل بنام رچھا - الہ ۱ - الہ آباد ۳۶۳
سلیمان بنام اور نیٹل بنک الہ ۱۵ ب ۶۷ ۲
راج نراین بنام اننگو موہن - الہ ۲۶ ک ۵۹۹

نگرانی

دفعہ ۱۸۵ - بورڈ کو جائز ہے کہ برطبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے یا بربنائے رپورٹ کے جو کی گئی ہو یا اپنی ہی تحریک سے - سوائے ایسی نالش کے جسمیں ڈگری دفعہ ۱۷۷ اسکے

بورڈ کا اختیار نسبت طلب کرنے مقدمات کے

کر سکتا ہے۔

دفعہ ۶۲۴ - بجز وجہ دریافت ہونے ایسے امر یا شہادت جدید اور اہم کے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے یا بادی النظر میں ڈگری سے واضح ہونے کسی غلطی کاتب کے کوئی درخواست تجویز ثانی فیصلہ کی بجز فیصلہ عدالت ہائیکورٹ کے کسی جج کے اور ویر جج سوائے اُس جج کے جس نے فیصلہ صادر کیا ہو پیش نہ کی جائے گی۔

دفعہ ۶۲۵ - قواعد جو اس مجموعہ میں درباب طریقہ اپیل کرنے کے پہلے بیان ہو چکے ہیں وہ بتبدیل الفاظ تبدیل طلب درخواست ہائے تجویز ثانی سے بھی متعلق ہونگے۔

درخواست تجویز ثانی کے ساتھ ڈگری یا تجویز ضروری نہیں - واجد علی بنام نولکشور - الہ ۱۷ - ۲۱۲

دفعہ ۶۲۶ - اگر عدالت کو دریافت ہو کہ تجویز ثانی کی کوئی وجہ کافی نہیں ہے تو وہ درخواست کو نامنظور کرے گی۔

اگر عدالت کی رائے میں تجویز ثانی کی درخواست منظوری کے لائق ہو تو وہ تجویز ثانی منظور کرے گی اور جج منظوری کی وجوہ اپنے قلم خاص سے قلمبند کرے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ

(الف) ایسی درخواست منظور نہ ہوگی بغیر اسکے کہ پیشتر فریق ثانی کو اطلاع دیجائے تاکہ وہ حاضر ہو کر بتائید اُس ڈگری کے جسکی تجویز ثانی کی درخواست گذری ہو عذرات پیش کرے۔ اور

(ب) ایسی درخواست بربنائے دریافت ہونے امر یا شہادت جدید کے جسکی نسبت سائل بیان کرے۔ کہ سائل کو بروقت صدور ڈگری یا حکم مذکور کے اسکا علم نہ تھا۔ یا جبکہ وہ پیش نہیں کر سکتا تھا بدون اسکے منظور نہ کی جائیگی کہ بیان مذکور کا ثبوت قوی ہو۔ اور

(ج) وہ درخواست جو دفعہ ۶۲۴ کے رو سے اُس صاحب جج کے حضور گذرانی جائے جس نے فیصلہ کیا تھا اگر اُس صاحب جج نے اطلاعنامہ اس دفعہ کی شرط (الف) کے رو سے جاری کرنے کے لیے حکم دیا ہو تو اُسکے قایم مقام کے ذریعہ سے فیصل پا سکتی ہے۔

دفعہ ۶۲۷ - اگر وہ جج یا کئی جج یا اُنمیں سے کوئی ایک جج جس نے وہ ڈگری یا حکم صادر کیا ہو جسکی تجویز ثانی کی درخواست کی جائے بروقت گذرنے درخواست تجویز ثانی کے عدالت میں کار فرما ہو اور بسبب غیر حاضری یا اور کسی وجہ کے سوا اسکے گذرنے سے چھ مہینے تک اس بات سے ممنوع رہا نہ ہو کہ ڈگری یا حکم پر جسکی نسبت

بموجب قابل اپیل ہو۔ کسی اور ایسے مقدمہ کی مسل طلب کرے جو کسی ماتحت عدالت مال کے روبرو پیش ہوا ہو جسمین یہ معلوم ہوتا ہو کہ عدالت ایسا اختیار سماعت عمل مین لائی ہے جو اُسکو قانون کے رو سے تفویض نہین ہوا ہے یا ایسا اختیار سماعت عمل مین لانے مین قاصر رہی ہے

درخواست ہو غور کرے تو اُس جج یا اُن ججون کو یا اُن مین سے کسی کو اختیار ہوگا کہ درخواست کی سماعت کرے اور عدالت کے کسی دوسرے جج یا ججون کو اختیار نہوگا کہ اُسکی سماعت کرین۔

دفعہ ۶۲۸ - اگر سوال تجویز ثانی کی سماعت ایک سے زیادہ جج کرین اور دونون جانب راے مساوی ہو تو وہ سوال نامنظور کیا جائے گا۔

اگر کسی جانب کثرت راے ہو تو تجویز مطابق اُسی کثرت راے کے ہوگی۔

دفعہ ۶۲۹ - حکم عدالت کا درباب نامنظوری اُس درخواست کے قطعی ہوگا لیکن جبکہ ایسی درخواست منظور ہو تو منظوری پر عذر ربنا ے وجوہ مفصلۂ ذیل ہو سکتا ہے

(الف) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۴ ہے۔ یا

(ب) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۶ ہے۔ یا

(ج) یہ کہ بعد گزرنے میعاد سماعت کے جو ایسی درخواست کے لیے مقرر ہے داخل کی گئی ہے اور کوئی وجہ کافی اسکی نہین ہے۔

جائز ہے کہ عذر مذکور اُس درخواست کی منظوری کے حکم کی ناراضی سے فوراً بذریعہ اپیل گزرانا جاسے یا وہ عذر اُس اپیل مین کیا جائے جو مقدمہ کی خیر ڈگری یا حکم کی ناراضی سے ہو۔

اگر درخواست تجویز ثانی بوجہ عدم حضار سائل کے نامنظور ہوئی ہو تو سائل کو اختیار ہے کہ اس مضمون کی درخواست دے کہ درخواست نامنظور شدہ کو بازبنمبر سابق قایم کرنے کا حکم ہو اور اگر حسب اطمینان عدالت ثابت ہو کہ جس وقت درخواست مذکور واسطے سماعت کے پیش ہوئی تھی سائل کسی وجہ موجہ کے باعث حاضر ہونے سے متعذر رہا تو عدالت یہ حکم صادر کرسکیگی کہ درخواست مذکور بپابندی ایسی قیود در بارہ دلانے خرچہ یا دیگر امور کے جو مناسب معلوم ہون بازبنمبر سابق قایم کی جاے اور عدالت اسکی سماعت کیلیے ایک تاریخ مقرر کریگی کوئی حکم اس دفعہ کے بموجب صادر نہ کیا جائیگا الا اُس حال مین کہ سائل نے اپنی درخواست وغیرہ کی اطلاع تحریری فریق ثانی پر جاری کی ہو۔

کوئی درخواست واسطے تجویز ثانی ایسے حکم کے جو صیغہ تجویز ثانی مین یا تجویز ثانی کی درخواست پر صادر کیا جائے منظور نہ ہوگی۔

دفعہ ۶۳۰ - جب درخواست تجویز ثانی کی منظور کی جائے لازم ہے کہ اُسکی یادداشت کتاب رجسٹر مین لکھی جائے اور عدالت مجاز ہوگی کہ فوراً مقدمہ کی سماعت کرنے مین مصروف ہو یا نسبت سماعت کرنے کے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے۔

اس حکم کا اپیل نہوگا جسکے مرافعہ اولی کے حکم منظوری تجویز ثانی کو منظور کیا ہو۔ کنتی چندر امکرجی بنام سالگرام - الرہم ک ۲۱۱

بوجوہ دیگر دوبارہ درخواست تجویز ثانی ہو سکتی ہے گوبند رام بنام بھولاناتھ الر ۵ الک ۲۳۲ سرت کماری بنام رادھاموہن - الر ۲۱ ک ۱۴۰

اپیل صرف انھین وجوہ پر ہوگی جو ان دفعہ مین مندرج ہین - دیالی بنام بدری پرشاد الر ۱۸ - الہ آباد ۴۴۴ -

ہرنندن سہائے بنام بہاری سنگھ الر ۲۱ ک ۴۹۹ عدالت نے بغیر وجہ موجہ کے اپیل منظور کیا یہ کوئی وجہ اپیل کی نہین ہو سکتی - منی رام بنام بشن پرشاد - الر ۲ ک ۸۷۸ -

اپیل ثانی نہین ہوتی - گوپال داس بنام علف خان الر ۱۱ - الہ آباد ۳۸۳ -

یہ دفعہ اثر دفعات ۵۸۶ و ۵۸۸ سے بری ہے - گیا نند بنام بپن موہن - الر ۲۲ ک ۳۴

میعاد درخواست نصف رسوم پر ۹۰ دن اس کے بعد وجہ توقف معقول دکھائی جاے اور پورا رسوم دیا جائے تو ہر وقت درخواست گزر سکتی ہے

جو اسکو قانون کے روسے تفویض ہوا ہی یا اُسنے اپنے اختیار سماعت کے عمل مین لانے مین قانون کے خلاف یا بلحاظ بیضابطگی سے عمل کیا ہو۔ اور بورڈ کو جایز ہے کہ اُسپر ایسا حکم صادر کرے جو وہ مناسب[1] سمجھے۔

مقدمات کا منتقل کیا جانا

ہائیکورٹ کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۶۔ مجموعہ[2] ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۵[3] ۔ اپیل ہاے محکومہ ایکٹ ہذا کے صرف ایسے انتقال سے متعلق ہوگی جو انتقال ہائیکورٹ ایک جج ضلع کی عدالت سے دوسرے جج ضلع کی عدالت مین کرے۔

بورڈ کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۷۔ بورڈ کو جائز ہے کہ کافی وجہ ظاہر کیے جانے پر کسی نالش یا درخواست یا اپیل کو یا کسی قسم کی نالشون یا درخواستون یا اپیلون کو کسی عدالت مال سے کسی اور عدالت مال مین جو اُسکی یا اُنکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کردے۔ (بجای دفعہ ۱۰۰ (الف) کے ہے)

کمشنر کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۸۔ کمشنر کو جائز ہے کہ اپنی قسمت کے حدود کے اندر وہی اختیارات عمل مین لائے جو بورڈ بموجب دفعہ عین ماسبق عمل مین لا سکتا ہے۔ (جدید ہے)

کمشنر کا اپیلوں کو کلکٹر کے پاس منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۹۔ (۱) کمشنر کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری پہلے حاصل کرکے کسی اپیل کو یا کسی قسم کے اپیلون کو جو مشار الیہ کے روبرو دائر ہو یا ہون اپنی قسمت کے اندر کے کسی کلکٹر کے پاس منتقل کردے۔ (بجاے دفعہ ۱۰۰ (ب) کے ہے)

(۲) جو حکم کہ کلکٹر ایسے اپیل پر صادر کرے جسکو اُسکے پاس کمشنر نے بموجب دفعہ تحتی (۱) کے منتقل کیا ہو وہ قابل اپیل و نگرانی اُسی طرح ہوگا کہ گویا اُسکو اُس کمشنر نے صادر کیا تھا

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ حکم کے کسی ایسے اپیل یا اپیلون کی قسم کو جو بموجب دفعہ تحتی (۱) کے کسی کلکٹر کے پاس منتقل کیا گیا یا کیے گئے ہون واپس منگا لے اور

---

[1] بجاے دفعہ ۱۹۹ کے ہے۔

[2] یہ دفعہ جدید ہے۔

[3] "دفعہ ۲۵۔ عدالت ہائیکورٹ یا عدالت ضلع مجاز ہے کہ اُن مقدمہ مین سے کسی کی درخواست پر فریقہاے مقدمہ کو اطلاع دیکر اور جن فریقون کو غرض معروض کرنا ہو اُن کا بیان سُنکر یا خود اپنی مرضی سے بغیر دینے ایسی اطلاع کے کسی مقدمہ کو عام اس سے کہ وہ کسی عدالت ابتدائی مین دائر ہو یا کسی عدالت اپیل مین جو ماتحت عدالت ہائیکورٹ یا عدالت ضلع مذکور کے ہو (جیسی کہ صورت ہو) اپنے پاس طلب کرکے خود اُسکی تجویز مین مصروف ہو۔ یا کسی اور عدالت ماتحت مین تجویز کے لیے منتقل کرے جو لحاظ نوعیت مقدمہ اور تعداد مالیت شی دعوی کے اُسکی تجویز کرنے کی مجاز ہو۔

واسطے اغراض اس دفعہ کے ایڈیشنل جج اور اسسٹنٹ جج کی عدالتین عدالت جج کی ماتحت سمجھی جاینگی۔

اگر کوئی مقدمہ اس دفعہ کے بموجب کسی عدالت مطالبات خفیفہ سے منتقل کیا جاے تو عدالت مجوز مقدمہ مذکور واسطے اغراض اُس مقدمہ کے بمنزل عدالت مطالبات خفیفہ کے سمجھی جاے گی۔"

اُسکو یا اُنکو فیصلہ کے واسطے کمشنر کو سپرد کرے۔

کالکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۹۰۔ کلکٹر[a] کو یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو جو مشارالیہ کے روبرو دائر ہو یا ہون کسی عدالت ماتحت مین جو اُسکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کردے۔

کالکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کا مقدمات کو اُٹھا لینا

دفعہ ۱۹۱۔ کلکٹر کو یا اسسٹنٹ[b] کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو اپنی ماتحت کسی عدالت سے اُٹھا لینگا ئے اور جائز ہے کہ اُس مقدمہ یا قسم مقدمات کی خود تجویز کرے یا اُسکو فیصلہ کے واسطے بھی اور ایسی عدالت ماتحت کو منتقل کرے جو اُسکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو۔

باب ۱۳

ضابطۂ کارروائی

عدالت ہائے مال کا مقام اجلاس

دفعہ ۱۹۲۔ (۱[c]) بورڈ کو جائز ہے کہ واسطے تصفیہ مقدمات حسب ایکٹ ہذا کے ممالک مغربی و شمالی مین کسی ضلع کے صدر مقام مین اجلاس کرے۔

(۲) ہر دیگر عدالت مال واسطے تصفیہ مقدمات مذکور کے اُس طور پر اجلاس کرے گی جسکی نسبت ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۱۸۹ مین حکم ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کا متعلق کیا جانا

دفعہ ۱۹۳۔ مجموعہ[d] ضابطہ دیوانی کے احکام کل نالشات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا کے ضابطۂ کارروائی سے اُس حد تک جہان تک کہ احکام مذکور ایکٹ ہذا کے خلاف نہین ہین اور بپابندی تبدیلات اور اضافہ جات ذیل کے متعلق ہونگے۔

---

[a] بجائے دفعہ ۱۰۲ اکے ہے۔

[b] بجائے دفعہ ۱۰۱ اکے ہے۔

[c] بجائے دفعہ ۲ ھ کے ہے۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:۔ "ہم نے اس دفعہ کو اس طرح بدل دیا ہے کہ وہ بہ تعلق بورڈ کے مطابق قانون موجودہ کے ہوجاے اور نسبت دیگر عدالت ہاے مال کے صرف اسقدر ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ مسودہ ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ کا حوالہ دیدیا جاے جسمین اُنکی نسبت احکام درج ہین"۔

[d] یہ دفعہ جدید ہے ملاحظہ طلب ایکٹ لگان ممالک اودھ دفعہ ۱۳۵-۱ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ یہ تھی:۔ "ہم نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کو یہ معلوم کرنے کے لیے بغور دیکھا کہ مجموعہ مذکور کے کون سے احکام ہماری راے مین مقدمات عدالت ہاے مال سے متعلق کیے جانے چاہئین اور کون سے متعلق نہین کیے جانے چاہئین اور انھیں امور کو ملحوظ رکھ کر ہم نے اس فقرہ کو بدل دیا ہے"۔

(الف) دفعہ ۲۶۶ کی شرط دوم کا فقرہ (الف) اور دفعات ۳۲۰ لغایت ۳۲۶ (مشمول ہر دو) اور رباب ۲۰ ۱ اور دفعہ ۳۷۰ اور رباب ہاے ۲۶ و ۳۳ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۳ و ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کسی ایسی نالش یا کارروائی سے متعلق نہ ہونگے اور دفعہ ۲۵ مجموعہ مذکور کی صرف اُس حد تک متعلق ہوگی جسکی تصریح ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۸۶ مین ہے۔

(ب) جائز ہے کہ درخواست ہاے حسب دفعات ۸۵ و ۱۰۵ و ۱۱۱ و ۱۱۷ و ۱۲۶ کا یکطرفہ[۵۲] فیصلہ کیا جاے۔

(ج) مجموعہ مذکور کے فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۳۷ مین بجاے الفاظ "سکونت نہ رکھتے ہون" کے یہ الفاظ قایم کیے جائین گے۔ "خواہ سکونت رکھتے ہون یا نہ رکھتے ہون"۔

(د) علاوہ[۵۳] اُن تفصیلات (مراتب) کے جنکا حکم مجموعہ مذکور کی دفعہ ۵۰ مین ہے عرضی دعوی مین نام اُس موضع یا محال کا اور اُس پرگنہ یا اور حصہ اراضی کا جسمین وہ اراضی واقع ہو جس سے نالش یا اور کارروائی مذکور تعلق رکھتی ہو درج ہونا لازم ہے اور (سواے اُس صورت کے کہ اراضی متعلقہ کی اور طرح کافی تفصیل ظاہر کی جاسکے) ہر کھیت کا نمبر مطابق پیمایش گورنمنٹ کے درج ہونا لازم ہے۔ اور اگر نالش بقایاے لگان کے واسطے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضی دعوی مین ایک تفصیل حساب کی درج ہو جس سے سالانہ مطالبہ بابت ہر ایسی مدت کے جس سے نالش متعلق ہو اور تعداد وصول شدہ (اگر کچھ ہو) اور وہ تعداد جسکے واجب الوصول ہونے کا دعوی کیا جاے ظاہر ہو۔

اور اگر نالش واسطے بیدخلی آسامی کے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضی دعوی مین وہ وجہ یا وجوہ درج کیجائین جنکی بنا پر بیدخلی کی نالش کی جاے۔

---

[۵۱] یہ دفعہ جدید ہے۔
[۵۲] یعنے بلا اطلاع یا بغیر انتظار فریق ثانی کے۔

[۵۳] ۱۱۰ ممالک مغربی و شمالی - ۱۳۷ اودھ

(ہ) کل نالشات[1] حسب ایکٹ ہذا میں سمن بنام مدعا علیہ واسطے اخیر تصفیہ نالش کے ہوگا سواے اُس صورت کے کہ عدالت کی یہ راے ہو کہ سمن صرف واسطے قرار پانے امور تنقیح طلب کے جاری ہونا چاہیے۔

(د) جائز ہوگا[2] کسی سمن یا اطلاعنامہ کی تعمیل۔ اگر لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے خواہ عموماً یا کسی رقبہ مقامی کے واسطے خصوصاً ایسی ہدایت کرے۔ علاوہ یا بجاے کسی اور طریقہ تعمیل کے اس طرح کی جاے کہ وہ سمن یا اطلاعنامہ بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ میں جسکی رجسٹری منشاے صیغہ ڈاکخانہ کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۹۸ء کے بموجب کی گئی ہو روانہ کر دیا جاے۔ اور جب کوئی سمن یا اطلاع نامہ اس طرح روانہ کیا گیا ہو اور یہ ثابت کیا جاے کہ لفافہ حسب ضابطہ رجسٹری کراکر بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا تھا تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جائز ہے کہ اُس سمن یا اطلاعنامہ کی حسب ضابطہ تعمیل کر دی گئی۔ (جدید ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۴۸)۔

(ز) کسی[3] نالش حسب ایکٹ ہذا میں کوئی رقم مجرا نہیں دلائی جائیگی سواے ایسی رقم کے جو مدعا علیہ کو بابت ایسی ڈگری کے واجب الوصول ہو جسکا ایفا نہ ہوا ہو اور جو اس ایکٹ کے بموجب یا کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب جو اس ایکٹ کے رو سے منسوخ کیا گیا صادر ہوئی ہو۔

(ح) بعد جملہ ۲ دفعہ ۲۰۶ مجموعہ مذکور کے الفاظ ذیل داخل کیے جائیں گے۔
"اگر ڈگری بقایاے لگان کی بابت ہو تو لازم ہوگا کہ اُسمیں وہ تعداد زر بھی (شمول سود کے) درج کی جاے جو بابت ہر ایسے سال زراعتی کے واجب الوصول ہو جسکی نسبت دادرسی کی گئی ہو"۔

(ط) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲۳۲ مجموعہ[4] مذکور کے لازم ہے کہ درخواست اجراے ڈگری اُس ڈگری کا کوئی منتقل الیہ نہ کرے سواے اُس صورت کے کہ انتقال کنندہ کا

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب ایکٹ لگان ملک اودھ دفعہ ۱۳۹ و بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۴۸۔
[2] یہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب ایکٹ لگان ملک اودھ دفعہ ۱۴۰۔
[3] یہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۴۸۔
[4] اسکا منشا یہ ہے کہ ڈگریات مال کا انتقال عام طور پر جائز نہیں ہے۔

استحقاق اُس اراضی مین جس سے وہ متعلق ہو منتقل الیہ مذکور کو حاصل ہوگیا ہو
اور (اُسوقت) حاصل ہو۔

(ی) اُن[1] اشیاء مین جو بموجب دفعہ ۲۶۶ مجموعہ مذکور قابل قرقی یا نیلام نہین ہین
یہ اضافہ کیا جائیگا۔ "کھاد (یا پانس) جو کسی شخص زراعت پیشہ نے اکٹھی کر رکھی ہو"

(ک) ایسے اشجار استادہ جنکی لکڑی عمارت اور اس قسم کے دیگر کامون مین استعمال
ہوتی ہے یا فصل روئیدہ یا اور پیداوار زمین کی اُسی طرح بعلت اجراء ڈگری
قرق اور نیلام کیجا سکتی ہے جس طرح کہ جائداد منقولہ۔ اور اگر جائداد مقروقہ فصل
روئیدہ یا اور پیداوار زمین کی ہو تو مدیون ڈگری اور ڈگریدار کو وہی حقوق نسبت
اُسکی محافظت کرنے اور اُسکے جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے حاصل ہونگے جو فرد "ا"
فرد "ا" کاشتکار اور قارق کو حسب دفعہ ۱۲۴ اُس حالت مین ہوتے کہ وہ فصل یا پیداوار
بابت بقایا لگان کے قرق کی جاتی۔ (یہ دفعہ جدید ہے)

(ل) اگر وہ[2] جائداد جسپر ڈگری کے جاری کیے جانے کی درخواست کی جاسے
کوئی محال یا محال کا حصہ ہو یا کسی حقدار قبضہ مستقل کی جوت ہو تو ڈگری کلکٹر کے
پاس بھیجی جائیگی اور کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اُسکا اُسی طرح اجراء کرے کہ گویا وہ خود اُسی
کی عدالت کی ڈگری تھی۔

(م) باوجود[3] کسی امر مندرجہ دفعہ ۳۴۱ مجموعہ مذکور کے اگر مدیون ڈگری جیل خانہ سے
چھوڑ دیا گیا ہو اور وہ رقم جو بموجب ڈگری کے واجب الادا ہو ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو
تو عدالت کو جائز ہے کہ اُسکو اُس ڈگری کے متعلق ذمہ داری سے آیندہ سبکدوش قرار
دے اور بعد اس حکم کے وہ ذمہ داری ساقط ہو جائیگی۔

دفعہ ۱۹۴- (۱) جس[4] حالت مین کہ کسی حق یا استحقاق یا مرافق مین دو یا زیادہ

نالشات دیگر متعلق حصہ اراضی جائداد غیر منقسمہ کے

[1] یہ دفعہ جدید ہے۔
[2] بجاے دفعات ۱۷۳ - ۱۸۱ کے ہے۔
[3] بجاے دفعہ ۱۶۴ کے ہے۔
[4] ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۵۰ ہے جسمین صرف پہلا فقرہ ہے۔ فقرہ (۲) قدیم سے ۱۰۶ ممالک مغربی وشمالی مین موجود ہے فقرہ (۳) بالکل جدید ہے۔ جس طرح نظائر حال مین طے ہوا تھا کہ بعض مرتہن دعوی نیلام کرنے مین بقیہ مرتہن کو ترتیبی مدعی علیہ کرکے دعوے کر سکتا ہے وہی اصول اس فقرہ (۳) مین بھی روا رکھا گیا ہے — فرق صرف لزوم اور جواز کا ہے

حصہ دار ہوں تو لازم ہوگا کہ وہ کل امور جنکے کرنے کا حکم یا اجازت حق وغیرہ مذکورکے قابض کو ہے وہ لوگ مشترکاً کریں بجز اُس صورت کے کہ انھوں نے کوئی کارندہ[1] اپنی سب کی طرف سے کارروائی کرنے کے واسطے مقرر کیا ہو۔

(۲) دفعہ تحتی (۱) کے کسی امر سے کسی ایسے رواج مختص المقام یا خاص معاہدہ پر اثر نہ پہنچیگا جسکے مطابق کوئی حصہ دار جائداد غیر منقسمہ کا اس امر کا مستحق ہو کہ اُس لگان میں سے جو کسی آسامی سے قابل ادا ہو اپنا حصہ علیحدہ پائے۔

(۳) جب دو یا زیادہ حصہ داروں میں سے ایک تنہا نالش کرنے کا مستحق نہ ہو اور باقی حصہ دار ایسی نالش میں جو ایسی رقم کی بابت ہو جو اُنکو مشترکاً قابل وصول ہو بطور مدعیان شامل ہونے سے انکار کریں تو ایسے حصہ دار کو جائز ہے کہ اُس رقم میں سے اپنے حصہ کی بابت علیحدہ نالش کرے اور بقیہ حصہ داروں کو بذمرہ مدعا علیہم شامل کرے۔

باب ۱۴ اے[2]

اختیار سماعت کا تناقض اور مسایل نسبت استحقاق (ملکیت) کے

[1] اجنٹ کا ترجمہ ہے۔

[2] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-

"بالفعل اس وجہ سے بہت دقت اور غلطی ہوتی ہے کہ قانون کے احکام نسبت حدود اختیارات سماعت کے جو عدالت ہائے دیوانی و مال کو فرداً فرداً حاصل ہیں۔ اور نسبت اس امر کے کہ مسائل استحقاق ملکیت کے بارہ میں عدالت ہائے مال میں کس طرح عمل ہونا چاہیے اور نسبت اس امر کے کہ عدالت ہائے مال کے فیصلوں کا جو ایسے مسائل کی نسبت ہوتے ہیں کیا اثر ہوتا ہے۔ مبہم ہیں۔

یہ امر ایسا اہم معلوم ہوتا ہے کہ صرف اُسی کے واسطے ایک جدا گانہ باب قایم کیا جانا مناسب ہے۔ علاوہ بریں یہ امر زیادہ سہولت کا باعث ہوگا کہ باب ہائے ۱۲ و ۱۳ میں وہی احکام درج ہوں جو عدالت ہائے مال کے معمولی ضابطہ کارروائی سے متعلق ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے دفعات ... لغایت ... کو باب ۱۲ سے علیحدہ کردیا۔

ہماری رائے میں ان دفعات سے یہ امر خاطرخواہ طے نہیں ہوا اور بالخصوص دفعہ ... سے جسمیں مسائل استحقاق کی نسبت احکام درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سر آرتھر اسٹریچی صاحب چیف جسٹس مرحوم اور جسٹس ایکمین صاحب نے بہت قابل قدر اور کارآمد آرا ظاہر کی ہیں اور ہم نے انپر بہ احتیاط غور کیا ہے۔

یہ امر باعث آسانی معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر پہلے ایک ایسے مسئلہ کو طے کیا جائے جو مقدمات بقایاے لگان سے متعلق ہے۔ یہ ظاہر کیا گئی ہے کہ مسودہ میں خاص حکم اس امر کے منتشا ہو جانے کے واسطے درج ہونا چاہیے کہ لگان کے منتقل الیہم کی طرف سے۔ اور اسامیوں کی دستاروغیرہ پر نالش عدالت ہائے مال ہی میں کی جانی چاہیے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ رائے غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اور یہ کہ اسکا جواب چیف جسٹس کی اُس رائے میں موجود ہے جو مقدمہ لیکھراج سنگہ بنام راے سنگہ وغیرہ۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ الہ آباد۔ صفحہ ۱۸۱ میں درج ہے۔ مقدمہ مذکور میں دفعہ ۹۳ (الف) ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے معنی کے پورے مسئلہ پر غور کیا گیا

اختیار سماعت کا تناقض

مسائل متعلقہ اختیار سماعت کی نسبت ہائیکورٹ سے استصواب کا اختیار

دفعہ ۱۹۵ - (۱) اگر کسی ایسی نالش یا درخواست یا اپیل میں جو کسی عدالت دیوانی یا مال میں داخل کی گئی ہو عدالت کو یہ شبہ ہو کہ آیا نالش یا درخواست یا اپیل مذکور عدالت دیوانی میں داخل ہونی چاہیے یا عدالت مال میں - تو عدالت کو جائز ہے کہ مسل مقدمہ کو مع بیان اُن وجوہ کے جنکی بنا پر عدالت مذکور کو شبہ پیدا ہوا ہو ہائیکورٹ کے حضور میں ارسال کرے

(۲) اگر وہ عدالت عدالت مال ماتحت کلکٹر کے ہو تو کوئی ایسا استصواب بجز منظوری کلکٹر کے جو پہلے حاصل کر لی جائے گی نہیں کیا جائیگا -

(۳) کسی ایسے استصواب کے کیے جانے پر ہائیکورٹ کو جائز ہے کہ عدالت (استصواب کنندہ) کو یا تو یہ حکم دے کہ وہ اُس مقدمہ کی کارروائی خود کرے یا یہ (حکم دے) کہ وہ عرضی دعوی یا درخواست یا اپیل کو اس غرض سے واپس کر دے کہ وہ ایسی دوسری عدالت میں پیش کی جائے جسکی نسبت ہائیکورٹ یہ قرار دے کہ وہ اُسکی تجویز کرنے کی مجاز ہے -

(۴) ہائیکورٹ کا حکم جو کسی ایسے استصواب پر ہو قطعی ہوگا -

نسبت اُس عذر کے کہ نالش ایسی عدالت میں دائر کی گئی جسمیں اُسکا دائر ہونا نہ چاہیے تھا

دفعہ ۱۹۶ - جس صورت میں کہ کسی ایسی نالش کا جو عدالت دیوانی یا مال میں دائر کیجائے اپیل جج ضلع یا ہائیکورٹ کے حضور میں ہوسکتا ہو تو (اُسکی نسبت) عدالت اپیل اس عذر کی

اور چیف جسٹس بیج صاحب نے یہ تحریر کیا کہ " واضعان قانون کا صریحاً یہ قصد تھا جیسا کہ اُنھوں نے فی الحقیقت ظاہر کر دیا کہ کل نالشات لقایائے لگان کی قابل سماعت عدالتہائے مال کے ہوں اور صرف عدالتہائے مال ہی کے قابل سماعت ہونی چاہیے - بلالحاظ اس امر کے کہ اُن نالشوں کے فریقین کون ہیں " - جو فیصلہ چیف جسٹس صاحب کا اس مقدمہ میں صادر ہوا اس سے لگان کے منتقل الیہم اور زمینداروں کے ورثاء اور قایم مقامان قانونی اور ورثاء سے آسامیان قابل انفصال اور قایم مقامان قانونی آسامیان - ان سب کی نسبت مسئلہ متخاصمہ کافی طور سے طے ہوگیا - اور ہماری یہ رائے ہے کہ ان حالات میں زمیندار یا آسامی یا لگان کے منتقل علیہم یا کسی کا ذکر ضمیمہ چہارم کی مد نمبر ۳ میں نہیں کیا جانا چاہیے - بلکہ نالش کی قسم بالکل عام طور کی رہنے دی جانی چاہیے جیسا کہ ایکٹ ۱۲ بابت ۱۸۸۱ء میں تھا -

اُن صورتوں کے واسطے جن سے وہ اصول متعلق نہیں ہوسکتے ہیں جنپر مقدمہ مذکور میں استدلال کیا گیا جیسی صورت کہ نالشات

حسب باب ۱۱ کی ہے - ہم نے ایک دفعہ ۱۶۶ (الف) حسب متذکرہ بالا داخل کر دی ہے جسمیں امر متعلقہ کی نسبت حکم درج کر دیا گیا ہے -

سلہ بجائے دفعہ ۲۰۵ کے ہے - اس دفعہ کے متعلق کمیٹی کی رپورٹ یہ تھی:- " دفعات ۱۹۵ لغایت ۱۹۷ ان دفعات میں مسئلہ تناقض اختیار سماعت کی نسبت احکام درج ہیں دفعہ ۱۹۶ میں جو بجائے سابق کی دفعہ ۲۰۰ کے قایم کی گئی ہے ہم نے پھر احکام دفعہ ۲۰۶ ایکٹ ۱۲ بابت ۱۸۸۱ء کے درج کر دیے ہیں - یہ دفعہ صرف اُن مقدمات سے متعلق کیجا سکتی ہے جنمیں اپیل عدالت دیوانی میں ہوسکتا ہے (کیونکہ) عدالت دیوانی کو عدالت ہائے دیوانی اور مال دونوں کے احکام کے اپیلوں کی سماعت کا اختیار حاصل ہے - دفعہ مذکور اپیل کی عدالتہائے مال سے متعلق نہیں کیجا سکتی ہے جنکو مقدمات دیوانی کی نسبت کسی قسم کا اختیار سماعت حاصل نہیں ہے "

" بقیہ دو دفعات دراصل ویسی ہی ہیں جیسی ایکٹ ۱۲ بابت ۱۸۸۱ء اور مسودہ میں تھیں اور انہیں بہت خفیف ترمیمات کی گئی ہیں "

سماعت نہ کرے گی کہ نالش ایسی عدالت مین دائر کی گئی جسمین اُسکا دائر ہونا نہ چاہیے تھا الا اُس حال مین کہ وہ عذر عدالت مرافعہ اولی مین پیش کر دیا گیا ہو۔ بلکہ عدالت اپیل فیصلہ اُس اپیل کا اُسی نہج پر کرے گی کہ گویا وہ نالش ایسی عدالت مین دائر کی گئی تھی جسمین اُسکا دائر ہونا چاہیے تھا

ضابطہ کارروائی جب ایسا عذر عدالت مرافعہ اولی مین پیش نہ کیا گیا ہو

دفعہ ۱۹۷۔ (۱) اگر کسی ایسی نالش مین ایسا عذر عدالت مرافعہ اولی مین پیش نہ کیا گیا ہو لیکن عدالت اپیل کے سامنے تمام مواد ضروری واسطے انفصال نالش کے موجود ہو تو عدالت اپیل اپیل کو اس طرح فیصل کرے گی کہ گویا وہ نالش ایسی عدالت مین دائر کی گئی تھی جسمین اُسکا دائر ہونا چاہیے تھا۔ (بجاے دفعہ ۲۰۷ کے ہے)

(۲) اگر عدالت اپیل کے سامنے تمام ایسا مواد موجود نہ ہو اور وہ مقدمہ کو واپس کرے یا امور تنقیح طلب قایم کرکے واسطے تجویز کے ارسال کرے یا مزید شہادت لینے کی ہدایت کرے تو اُسے جائز ہے کہ اپنا حکم یا تو اُس عدالت کے نام جاری کرے جسمین نالش دایر کی گئی تھی یا اُس عدالت کے نام جاری کرے جسکو وہ اُس مقدمہ کی تجویز کرنے کی مجاز قرار دے۔ (بجاے دفعہ ۲۰۸ کے ہے)

(۳) اپیل مین یا اور طرح پر کوئی عذر نسبت کسی ایسے حکم کے اسوجہ کی بنا پر پیش یا پیدا نہ کیا جائیگا کہ حکم مذکور ایسی عدالت کے نام جاری کیا گیا ہے جو اُس نالش کی تجویز کرنے کی مجاز نہین ہے۔

مسائل استحقاق ملکیت عدالت مال مین

ضابطہ کارروائی جب آسامی یہ عذر کرے کہ مدعی اسکا زمیندار نہیں ہے

دفعہ ۱۹۸۔ (۱) جب[۱] کسی ایسی نالش مین جو حسب ایکٹ ہذا کسی آسامی پر ہو مدعا علیہ

[۱] بجاے دفعہ ۱۸۱ کے ہے۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ یہ تھی:۔ "دفعات ۱۹۸ لغایت ۲۰۱۔ ان دفعات مین اُن مسائل (نزاعات) استحقاق ملکیت کا ذکر ہے جو عدالت ہاے مال مین پیدا ہون۔ ان دفعات کے تحریر کرنے مین جن اصول کی پابندی کی کوشش ہم نے کی ہے وہ حسب ذیل ہین۔ ہماری یہ راے ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق جو نزاعات اصلی فریقین نالش کے درمیان پیدا ہون اُن مین اور اُن نزاعات مین جو مدعی اور کسی تیسرے شخص کے درمیان پیدا ہون فرق کیا جانا چاہیے۔ اگر کسی نالش مین جو زمیندار کسی ایسے شخص پر کرے جسکو وہ اپنا آسامی بیان کرے شخص مذکور یہ عذر کرے کہ وہ درحقیقت کسی تیسرے شخص کا آسامی ہے تو ہماری راے مین اُس تیسرے شخص کو یہ اجازت نہین دیجانی چاہیے کہ وہ (اُس نالش مین) اپنے آپ کو ایک فریق قایم کرالے بلکہ اُس نالش کا فیصلہ صرف بہ تعلق اس امر کے کیا جانا چاہیے کہ وہ آسامی اپنی جوت کا لگان کسکو ادا کرتا ہے۔ اور یہ بات زمینداران متنازعین پر چھوڑ دیجانی چاہیے کہ وہ (خود) اپنے نزاع کا فیصلہ عدالت دیوانی سے کرائین اور آسامیون کو اپنی آڑ نہ بنانے پائین۔ اگر کسی شخص کو یہ غرض ثابت کرنے اپنے استحقاق ملکیت اُسکے پاس جائز ہو کہ وہ کل آسامیون پر نالش کرسکے اور اُسکے مقابل زمیندار کو یہ اجازت ہو کہ وہ اُس مقدمہ مین) اپنے آپ کو ایک فریق قایم کرائے اور عدالت مال کو یہ اجازت دیجائے کہ نزاع استحقاق ملکیت کی نسبت عدالت دیوانی مین رجوع کرنے کی ہدایت کرے

یہ عذر - کہ مدعی کے اور اُسکے مابین تعلق زمیندار اور اسامی کا نہین ہے - اس بنا پر کرے کہ وہ حقیقت مین اور بہ نیک نیتی اپنی جوت کا لگان کسی تیسرے شخص کو ادا کرتا ہے -
تو ایسے تیسرے شخص کو اُس لگان کے ادا کیے جانے کے مسئلہ کی تحقیقات کی جائے گی اور اگر وہ مسئلہ مدعا علیہ کے موافق فیصل ہو تو نالش خارج کر دی جائے گی -

(۲) عدالت کے اُس فیصلہ سے جو ایسے مسئلہ کی نسبت ہوگا کسی ایسے شخص کے - جو اُس جوت کا لگان پانے کا مستحق ہو - اِس حق پر کچھ اثر نہ پہونچے گا کہ اپنے استحقاق کو بذریعہ نالش عدالت دیوانی کے ثابت کرے -

دفعہ ۱۹۹ - (۱) اگر کسی ایسی نالش یا درخواست مین جو عدالت مال مین ایسے شخص کے خلاف داخل کی جائے جسکی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ وہ مدعی کا آسامی ہے مدعا علیہ عذر کرے کہ وہ آسامی نہین ہے بلکہ اراضی متعلقہ مین حق ملکیت رکھتا ہے اور اس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ پہلے سے بہ حکم عدالت مجاز نہ ہو چکا ہو - تو عدالت کو جائز ہے کہ یا تو - (بجاے دفعہ ۲۰۸ (الف) کے ہی)

(الف) بذریعہ حکم تحریری کے مدعا علیہ کو یہ ہدایت کرے کہ تین مہینہ کے اندر عدالت دیوانی مین نالش واسطے فیصلہ اُس مسئلہ استحقاق کے دائر کرے یا -

(ب) اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ خود کر دے -

ضابطہ کاروائی جب مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ آسامی نہین ہے

جیسا کہ ہم عدالت مال کو اِس اختیار کا اُس صورت مین دیا جانا تجویز کرتے ہین جسمین ایسا نزاع نالش کے اصلی فریقین کے مابین ہو - تو اسکا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ کل ضلع مین برسون تک لگان کا تحصیل کیا جانا ملتوی ہو جائے جس عرصہ مین کہ زمیندار اپنے نزاعین اُن مقدمات کو ہائیکورٹ تک بلکہ شاید پریوی کونسل تک جاری رکھین گے - ان مقدمات کی نسبت ہم دفعہ ۱۴۸ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء کے احکام کو بطور اختیار کر لینا بہتر سمجھتے ہین لیکن چونکہ دفعہ مذکور جیسی کہ وہ اب موجود ہے نہایت مبہم ہے اور اسوجہ سے اسکی تعبیر کرنے مین بے انتہا دشواریان پیش آئی ہین لہذا ہم نے اسکی عبارت کو بدل دیا ہے
ایسے نزاعات کا اُن صورتون مین فیصلہ کرنے کے واسطے جب وہ نالش کے اصلی فریقین کے مابین ہون خواہ مدعا علیہ ایسا شخص ہو جسپر بحیثیت آسامی کے نالش کیگئی ہو لیکن جو یہ عذر کرتا ہو کہ وہ آسامی نہین ہے بلکہ اراضی متعلقہ مین حق ملکیت رکھتا ہے

خواہ مدعی نالش حسب باب ۱۱ مین ایسا شخص ہو جسکا نام درج کاغذات نہ ہو اور جسکے حق ملکیت سے انکار کیا جاتا ہو ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ عدالت مال کو جائز ہے کہ ان دو طریقون مین سے ایک طریقہ اختیار کرے - یعنی یا تو خود اُس نزاع کا فیصلہ کر دے یا اُس فریق کو عدالت دیوانی مین بغرض تصفیہ نزاع مذکور رجوع کرنے کی ہدایت کرے - اگر وہ امور جنپر اُس نزاع کا فیصلہ منحصر ہوگا سہل ہونگے تو عدالت بالظن غالب طریقہ اول اختیار کریگی - اور اگر وہ مشکل اور پیچیدہ ہونگے تو دوسرا طریقہ اختیار کرے گی - اگر ایسی نالش مین جو حسب باب ۱۱ ہو مدعی ایسا شخص ہو جسکا نام بطور مالک درج کاغذات ہو تو ہماری رائے مین عدالت مال کو اِس امر کی نسبت تسلیم کر لینا چاہیے کہ وہ اُس نالش مین جو عدالت مذکور کے روبرو پیش ہے شخص مذکور کے استحقاق کا کافی ثبوت ہے - اور جس شخص کو اس کی نسبت حجت ہو اُسکو عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کا اختیار حاصل رہے گا

(۲) جب حسب فقرہ (الف) دفعہ تحتی (۱) کوئی حکم صادر کیا جاوے - تو اگر مدعا علیہ اُس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ اُسکے خلاف کردے - اگر مدعا علیہ بہ تعمیل حکم مذکور نالش دائر کردے تو عدالت مال کو لازم ہے کہ اُس نالش یا درخواست کا فیصلہ جو اُسکے روبرو زیر تجویز ہو عدالت دیوانی بہ صیغہ مرافعہ اولی یا بصیغہ اپیل کے جیسی کہ صورت ہو - اُس فیصلہ اخیر کے مطابق کردے جو اُس مسئلہ استحقاق کی نسبت ہو۔

(۳) اگر عدالت مال یہ طے کرے کہ وہ خود اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ کرے گی تو عدالت مذکور کو لازم ہوگا کہ اُس ضابطہ کارروائی کے مطابق عمل کرے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی مین واسطے تجویز نالشات کے مقرر کیا گیا ہے - اور باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ ہذا کے کل احکام مجموعہ مذکور کے ایسے مسئلہ استحقاق کی تجویز سے متعلق ہونگے -

ضابطہ ایسے مقدمہ کے اپیل مین

دفعہ ۲۰۰ - [۱] اگر کسی ایسے مسئلہ استحقاق کا فیصلہ عدالت مال نے کیا ہو اور وہ اپیل مین عدالت جج ضلع یا ہائیکورٹ مین امر متنازعہ فیہ ہو اور عدالت اپیل مذکور کے سامنے وہ کل سواد موجود نہ ہو جو واسطے فیصلہ اُس مسئلہ استحقاق کے ضروری ہو - تو عدالت مذکور کو جائز ہے کہ یا تو -

(الف) اُس مقدمہ کو عدالت مال مین واپس کردے یا

(ب) اُس مسئلہ استحقاق کی نسبت امور تنقیح طلب قایم کرکے اُنکو واسطے تجویز کے کسی ایسی ماتحت عدالت دیوانی مین ارسال کرے جو اُنکی تجویز کی مجاز ہو -

ضابطہ کلمہ ۱ جبکہ مدعی کے استحقاق سے نالش حسب باب ۱۱ مین انکار کیا گیا ہو

دفعہ ۲۰۱ - (۱) [۲] اگر کسی ایسی نالش مین موجب احکام باب ۱۱ دائر کی جائے مدعی کا غذات سرکاری مین ایسی حیثیت سے درج نہ ہو کہ اُسکو ایسا حق ملکیت حاصل ہے جس سے وہ مستحق ایسی نالش دائر کرنے کا ہے اور مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ مدعی کو ایسا حق ملکیت حاصل نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ بہ تبدلات ضروری مطابق حکم دفعہ ۱۹۹ - کے کارروائی کرے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت اُس ضابطہ کو اختیار کرے جسکی اجازت فقرہ (الف) دفعہ تحتی (۱) دفعہ مذکور مین دی گئی ہے تو مدعی وہ فریق ہوگا جسکو عدالت دیوانی مین نالش کرنے کی ہدایت کیجائیگی -

---

[۱] یہ دفعہ جدید ہے -

[۲] یہ دفعہ جدید ہے -

(۲) احکام دفعہ ۲۰۰ کے بہ تبدیلات ضروری ہر ایسے اپیل سے متعلق ہونگے جو ایسی نالش کی

(۳) اگر مدعی کا غذات سرکاری مین اس حیثیت سے درج ہو کہ اُسکو ایسا حق ملکیت حاصل ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ یہ قیاس کرلے کہ اُسکو حق مذکور حاصل ہے۔

لیکن کوئی امر اس دفعہ تحتی کا کسی شخص کے اس حق پر موثر نہ ہوگا کہ وہ بذریعہ نالش عدالت دیوانی کے یہ ثابت کرے کہ مدعی کو ایسا حق ملکیت حاصل نہین ہے۔

مسائل حق آسامی کے عدالت دیوانی مین

کس حالت مین عدالت دیوانی فریق مقدمہ کو عدالت مال مین رجوع کرنے کی ہدایت کریگی

دفعہ ۲۰۲۔ (۱)[1] اگر کسی ایسی نالش متعلقہ جوت کاشتکاری مین جو عدالت دیوانی مین دائر کی جاوے مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ اراضی مذکور پر بحیثیت آسامی مدعی کے یا ایسے شخص قابض کے قبضہ رکھتا ہے جو مدعی کی طرف سے قابض ہے۔ تو عدالت دیوانی کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم تحریری کے ہدایت کرے کہ تین مہینہ کے اندر نالش عدالت مال مین واسطے تجویز اس مسئلہ کے دائر کرے۔

(۲) اگر مدعا علیہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُس مسئلہ

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:۔ "ایک دیگر امر قابل تصفیہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب عدالت دیوانی مین کوئی بحث نسبت حق آسامی کے پیدا ہو تو کیا ہونا چاہیے۔ جس صورت مین یہ مسئلہ پیش ہو سکتا ہے اُسکی تشریح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مسٹر ایلمین صاحب کی رائے جو مسودہ کی دفعہ کی نسبت ہے نقل کردیجاوے۔ صاحب موصوف نے یہ تحریر کیا ہے۔ "یکم اپریل ۱۹۰۲ء کو ایک زمیندار رام بخش پر عدالت دیوانی مین اس بیان سے نالش کرے کہ اُسنے بیجا طور پر قبضہ کرلیا ہے۔ لہذا وہ بیدخل کردیا جاوے۔ اُسی تاریخ کو رام بخش عدالت مال مین زمیندار مذکور پر حسب دفعہ ۱۰۲ ایکٹ جدید کے (جواب دفعہ ۹۵ ہے) واسطے استقرار اس امر کے نالش کرے کہ وہ (اسامیون کی) کس قسم مین داخل ہے۔ عدالت دیوانی یہ فیصلہ کرے کہ رام بخش نے بیجا طور سے قبضہ کرلیا ہے۔ اور عدالت مال یہ فیصلہ کرے کہ رام بخش آسامی دخیلکار ہے۔ ایسی صورت مین کیا ہوگا۔ "میرے نزدیک دشواری صرف اس طرح رفع کیجا سکتی ہے کہ کل نزاعات نسبت حق آسامی کے بابت کسی جوت کاشتکاری کے عدالت مال مین طے ہونے چاہئین۔ اگر کسی نالش دیوانی کی بحث مین یہ مسئلہ پیدا ہو تو وہ (بغرض فیصلہ) عدالت مال کو سپرد کیا جانا چاہیے یا فریقین کو یہ موقع دیا جانا چاہیے کہ وہ اُسکو عدالت مال سے منفصل کرالین۔ فرض کیا جاوے کہ اُس مقدمہ مین جو اوپر (بطور تمثیل) بیان کیا گیا ہے رام بخش اُس نالش کے جواب مین جو اُسپر عدالت دیوانی مین دائر ہے یہ عذر کرے کہ اُسنے بیجا طور پر قبضہ نہین کیا ہے بلکہ وہ اُراضی کا آسامی ہے تو میری رائے مین اس صورت مین عدالت دیوانی پر یہ لازم ہونا چاہیے کہ ایک مدت مناسب تک اُس مقدمہ کی کارروائی کو اس غرض سے ملتوی کرے کہ مدعا علیہ کو اس امر کا موقع حاصل ہو کہ اپنی اس دلیل (دعوی) کو کہ وہ آسامی ہے عدالت مال سے فیصل کرالے۔ اگر عدالت مال یہ فیصلہ کرے کہ وہ آسامی ہے تو وہ نالش مع اس بیان کے کہ اُسنے بیجا طور سے قبضہ کرلیا ہے اسکی بیدخلی کے واسطے کیگئی ہو فوراً خارج کردیجانی چاہیے۔" ہم نے دفعہ ۲۰۲ ایسی صورتون کی نسبت احکام درج کرنے کی غرض سے تحریر کی ہے جبکہ مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ کسی ایسے شخص کا اسامی ہے جو مدعی کی طرف سے قابض نہین ہے تو اس صورت مین زمینداران متنازعین کا (باہمی) مقدمہ ہوگا اور ہماری رائے مین اسکا فیصلہ عدالت دیوانی پر چھوڑدیا جانا چاہیے وہ کسی ایسے شخص کو بطور مدعا علیہ مقدمہ مین داخل کریگا اور اپنے معاملہ کی خود خبر گیری کرے گا۔"

کا فیصلہ اسکے خلاف کر دے - اگر مدعا علیہ بہ تعمیل حکم مذکور نالش دائر کر دے تو عدالت دیوانی کو لازم ہے کہ اُس نالش کا فیصلہ جو اُسکے روبرو زیر تجویز ہو عدالت مال بصیغہ مرافعہ اولی یا بصیغہ اپیل کے جیسی کہ صورت ہو - اُس فیصلہ اخیر کے مطابق کر دے جو اُس مسئلہ کی نسبت ہو -

باب ۱۵

قواعد مرتب کرنے کا اختیار

لوکل گورنمنٹ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۲۰۳ - لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بعد مشتہری سابقہ کے ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا سے مطابقت رکھتے ہوں مرتب کرے -

(الف) واسطے ہدایت عہدہ داروں کے لگان کے مقرر کرنے اور اُسمین اضافہ اور تخفیف کرنے میں - اور

(ب) واسطے ہدایت عہدہ داران حسب دفعہ ۵۰ - اور

(ج) نسبت تصدیق پٹہ جات یا قبولیتوں یا اقرارنامہ جات کے حسب دفعہ ۹۷ اور

(د) نسبت اُن تاریخوں کے جنمین لگان کی قسطیں واجب الادا ہونگی اور منافع کی تقسیم ہوگی - اور

(ہ) نسبت اُس فیس کے جو حسب ایکٹ ہذا واجب الادا ہوگی - اور

(و) نسبت اُس ضابطہ کارروائی کے جسکے مطابق اُن درخواستوں مین عمل ہوگا جو حسب ایکٹ ہذا ہوں - اور

(ز) نسبت منتقل کیے جانے مقدمات کے بحکم عدالت ہاے مال اور

(ح) عموماً احکام ایکٹ ہذا کے مطابق عملدرآمد کرانے کے واسطے -

کُل ایسے قواعد گزٹ مین مشتہر کیے جائینگے اور ایسی مشتہری کے بعد اُنکا ایسا ہی اثر ہوگا کہ گویا وہ اس ایکٹ کے مندرجہ احکام ہیں -

بورڈ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۲۰۴ - بورڈ کو جائز ہے کہ پہلے لوکل گورنمنٹ کی منظوری حاصل کرکے اور بعد مشتہری سابقہ کے وقتاً فوقتاً ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا اور قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ از روے

ایکٹ ہذا سے (اگر کوئی ہون) مطابقت رکھتے ہون واسطے ہدایت کل اشخاص کے ان امور کی نسبت مرتب کرے جو اس ایکٹ کے نافذ کرنے سے متعلق ہین۔

ضمیمۂ اول

(ملاحظہ طلب دفعہ ۱)

رقبہ جات جو ابتدائً ایکٹ ہذا کے اثر سے مستثنیٰ ہین

۱۔ قسمت کمایون جو اضلاع نینی تال و الموڑا و گڈھوال پر مشتمل ہے۔

۲۔ ضلع مرزاپور کا وہ حصہ جو کوہ کیمور کی جانب دکھن واقع ہے۔

۳۔ علاقہ جات خاندان مہاراجہ بنارس جنمین پرگنہ جات ذیل ہین۔
بھدوہی و کھیڑا منگرور ضلع مرزاپور مین۔ اور
کسوار راجہ ضلع بنارس مین۔

۴۔ وہ قطعہ ملک کا جو ضلع دہرہ دون مین جونسار باور کے نام سے مشہور ہے۔

ضمیمۂ دوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۲)

ایکٹ ہاے منسوخ شدہ

نمبر و سنہ	نام	کس حد تک منسوخ کیا گیا
۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع	قانون لگان ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ع	کل
۱۴ سنہ ۱۸۸۶ع	قانون لگان ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ع	کل
۹ سنہ ۱۸۸۷ع	مفصلات کی عدالتہاے مطالبہ جات خفیفہ کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع	ضمیمۂ اول کا اُسقدر جزو جو ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع سے متعلق ہے
۶ سنہ ۱۸۸۸ع	قرضداران کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ع	دفعہ ۱۰ کی دفعہ تحتی (۲)
۲۰ سنہ ۱۸۹۰ع	ایکٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ع	دفعہ ۶۳ جسقدر کہ وہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع سے متعلق ہے
۱۲ سنہ ۱۸۹۱ع	ایکٹ ناسخ و مرمم مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ع	ضمیمۂ اول کی حصہ اول کا اُسقدر جزو جو ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ع سے متعلق ہے

ضمیمۂ سوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۹۶)

نمونہ (فارم) پٹہ یا قبولیت کا

مجھ (الف-ب / د-ز) ولد (ج-د / ح-ط) ساکن (ی / ی) نے اراضی مندرجہ ذیل واقع محال ک موضع ل (د-ز / الف-ب) ولد (ح-ط / ج-د) ساکن ی (کو پٹہ پر دی / سے پٹہ پر لی)

(یہاں کافی طور سے جوت کی تفصیل لکھنی چاہیے)

سالانہ لگان تعدادی (   ) روپیہ بر جو اقساط ذیل میں اور تاریخ ہاے ذیل پر قابل ادا ہوگا یعنی-

(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر

(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر

(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر

(   ) روپیہ تاریخ (   ) ماہ (   ) پر

پٹہ کی میعاد (   ) سال کی ہے یعنے (تاریخ   ) سے (تاریخ   ) تک

مورخہ تاریخ (   ) ماہ (   ) سنہ ۱۹ء

دستخط / یا نشانی: الف-ب زمیندار / د-ز آسامی

(گواہ - اگر نشانی بنائی جاے) م-ن

ضمیمۂ چہارم

(ملاحظہ طلب دفعات ۱۶۷ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲)

مجموعۂ (الف) - نالشات

(نالشات - درصورتیکہ اُنکی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم - اپیل بحضور کلکٹر (اور) درصورتیکہ اُنکی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول - اپیل بہ عدالت دیوانی)

نمبر سلسلہ وار	دفعہ ایکٹ کی	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس جسے رسوم عدالت کسقدر لینی چاہیے
۱	۷۶	واسطے تجویز نسبت قیمت فصل یا دیگر پیداوار کے جبکا خرید نا زمیندار حسب دفعہ ۷۵ چاہتا ہو	پندرہ دن	بیدخلی کے اثر پذیر ہونے کے وقت سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۸۷۰ء
۲	۱۰۲	واسطے ابقایا لگان کے یا جس حالت میں کہ لگان جنس میں ادا کیا جاتا ہو واسطے زر مساوی لگان مذکور کے۔	تین سال	ابقایا رکے واجب الادا ہونے کے وقت سے	ایضاً
۳	۱۱۰	واسطے معاوضہ کے بوجہ انکار حوالہ کرنے رسید ایسے لگان کے جو ادا کیا گیا ہو یا بوجہ انکار جمع کرنے لگان اداشدہ کے اُس طور پر جسکی آسامی نے درخواست کی ہو۔	تین مہینے	انکار کی تاریخ سے	ایضاً
۴	۱۴۲	دربارہ عذرداری قرقی	حسب مندرجہ دفعہ ۱۴۲	حسب مندرجہ دفعہ ۱۴۲	ایضاً
۵	۱۴۵	واسطے وصول کرنے معاوضہ کے بابت قرقی اور نیلام مال کے	تین مہینے	اس تاریخ سے جسپر نیلام عمل میں آئے	ایضاً
۶	۱۴۶	واسطے معاوضہ کے بابت بیجا افعال قارق کے	ایضاً	اُس تاریخ سے جسپر نالش کرنے کا حق پیدا ہو جائے	ایضاً

نمبر سلسلہوار	دفعہ ایکٹ کی	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنے رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۷	۱۴۷(۲)	واسطے وصول پانے ایسی رقم کے جو آسامی شکمی سے بذریعہ کارروائی قرقی کے لی گئی ہو	تین مہینے	لے لیے جانے کی تاریخ سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۸	۱۵۹	منجانب لمبردار واسطے وصول کرنے بقایاے مالگزاری و اخراجات دیہی و دیگر مطالبہ جات کے۔ حصہ دار سے	تین سال	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے	ایضاً
۹	۱۶۰	منجانب حصہ دار واسطے وصول کرنے کے حصہ دار باقی دار سے ایسی بقایاے مالگزاری جو مدعی نے بابت مدعا علیہ کے ادا کردی ہو	ایضاً	اُسوقت سے جب بقایا ادا کی جاے	ایضاً
۱۰	۱۶۱	منجانب معافی دار یا عطیہ دار مالگزاری کے واسطے ایسی بقایاے مالگزاری کے جو نامبردہ کو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو	ایضاً	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے	ایضاً
۱۱	۱۶۲	منجانب تعلقدار یا دیگر مالک اعلیٰ کے واسطے ایسی بقایاے مالگزاری یا لگان کے جو نامبردہ کو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (تتمہ)

مجموعہ (ب) نالشات

(نالشات قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جنمین اپیل

(اگر دائر ہو سکتا ہے تو عدالت دیوانی مین دایر ہوگا)

نمبر سلسلہ وار	دفعہ ایکٹ کی	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۱۲	۳۶	واسطے معاوضہ کے بابت ایسے لگان یا پیداوار کے جو اُس لگان سے جو قانوناً واجب الادا ہو زیادہ جبراً لے لیا گیا یا لے لی گئی ہو	تین مہینے	جبراً لے لیے جانے کی تاریخ سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۱۳	۶۳	واسطے بیدخلی اسامی کے بربنائے وجہ مصرحہ فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) دفعہ ۵۷ کے	ایک سال	اُسوقت سے جب قصور (قابل ضبطی جوت) عملمیں آئے یا شرط کی خلاف ورزی کیجائے	ایضاً
۱۴	۶۵	واسطے حکم امتناعی کے یا واسطے رفع کرنے نقصان یا اتلاف کے یا واسطے معاوضہ کے	ایضاً	اُسوقت سے جب نقصان کیا جائے یا اتلاف شروع ہو یا شرط کی خلاف ورزی کی جائے	ایضاً
۱۵	۱۰۳	واسطے معاوضہ کے بابت جبراً وصول کرنے لگان کے	ایضاً	جبراً وصول کیے جانے کی تاریخ سے	ایضاً
۱۶	۱۶۴	منجانب حصہ دار کے بنام لمبردار واسطے اپنے حصہ منافع محال یا اُسکے کسی جزو کے۔	تین سال	اُسوقت سے جب حصہ منافع واجب الادا ہو جائے	ایضاً
۱۷	۱۶۵	منجانب حصہ دار کے بنام حصہ دار واسطے تصفیہ حساب اور اپنے منافع محال یا اُسکے کسی جزو کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (تتمہ)

مجموعہ (ج) نالشات

(نالشات قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جنمین اپیل عدالت مال مین ہوگا)

نمبر سلسلہ وار	دفعہ ایکٹ کی	قسم نالش	عرصہ میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۱۸	۳۱ (۲)	واسطے منسوخی ناجائز کاشت شکمی پر دیے جانے کے یا دیگر انتقال ناجائز کے یا واسطے بیدخلی آسامی اور کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ کے یا دونون کے	ایک سال	ناجائز کاشت شکمی پر دیے جانے یا دیگر انتقال ناجائز کی تاریخ سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۱۹	۳۱ (۳)	واسطے منسوخی ایسے ناجائز اقرار کے جو بابت شکمی پر دینے یا اور طرح منتقل کرنے کی نسبت ہو	ایضاً	جب ناجائز اقرار کا علم مدعی کو ہو جاے	ایضاً
۲۰	۴۰ (۱)	واسطے اضافہ لگان آسامی بشرح معین کے	ندارد	ندارد	ایضاً
۲۱	۴۰ (۲)	واسطے تخفیف لگان آسامی بشرح معین کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۲	۴۲ (۱)	واسطے اضافہ لگان آسامی ساقط الملکیت کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳	۴۲ (۲)	واسطے تخفیف لگان آسامی ساقط الملکیت کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴	۴۳ (۱)	واسطے اضافہ لگان آسامی دخیلکار کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵	۴۳ (۲)	واسطے تخفیف لگان آسامی دخیلکار کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۶	۴۸	واسطے اضافہ لگان آسامی غیر دخیلکار کے	ایضاً	ایضاً	وہی رسوم عدالت جو بصورت آسامی دخیلکار کے بموجب ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء ہونی چاہییں
۲۷	۴۸	واسطے تخفیف لگان آسامی غیر دخیلکار کے	ایضاً	ایضاً	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۲۸	۴۹	واسطے منسوخی پٹہ کے جو ایسی مدت کے لیے ہو جو اُس میعاد سے آگے تک ہو جسکی بابت زمیندار کے	ایضاً	اُس وقت سے جب زمیندار کے معاہدہ کی میعاد ختم ہو جاے	مطابق تعداد اُس لگان کے جو بموجب پٹہ کے قابل ادا ہو

نمبر سلسلہ وار	دفعہ ایکٹ کی	قسم نالش	مدت میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
		و کل گورنمنٹ سے معاہدہ (ادا ے اگزار دی) کیا ہو			
۲۹	۶۳	واسطے بیدخلی آسامی غیر دخیلکار کے بربنائے وجود مشرحہ دفعہ ۵۸	ندارد	ندارد	مطابق تعداد اُس لگان کے جو آسامی سے قابل ادا ہو
۳۰	۷۹	واسطے واپس پانے قبضہ جرکے یا واسطے معاوضہ کے یا واسطے ان دونوں کے	چھ مہینے	اُسوقت سے جب بیجا طور پر قبضہ اُٹھایا جاے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۳۱	۷۹	واسطے معاوضہ کے بابت ترقی حیثیت اراضی کے جو بعد سکے دائر کی جاے کہ نالش واپسی قبضہ کی دربارہ بیجا قبضہ پانے آسامی کے خارج ہوگئی ہو۔	تین مہینے	اُس ڈگری کی تاریخ سے جس کے ذریعہ سے آسامی کے جبر قبضہ پانے کی نسبت نامنظوری کردی جاے	مطابق تعداد اُس لگان کے جو آسامی سے قابل ادا ہو
۳۲	۸۰	واسطے معاوضہ کے بابت بیدخلی بموجب ایسی ڈگری یا حکم کے جو بعد میں منسوخ ہوجاے	چھ مہینے	اُس تاریخ سے جس پر ڈگری یا حکم منسوخ ہو	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۳۳	۸۶	بغرض منسوخی اطلاعنامہ حوالگی (رجوع کیے)	پندرہ دن	اطلاعنامہ کے وصول ہونے یا اُسکے تعمیل کیے جانے کی تاریخ سے	آٹھ آنہ
۳۴	۹۵	واسطے استقرار کسی امر مندرجہ دفعہ ۹۵ کے	ندارد	ندارد	ایضاً
۳۵	۹۶	واسطے پٹہ یا قبولیت کے	ایضاً	ایضاً	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۳۶	۱۵۰/۱۵۴	واسطے واپسی معافی لگان کے	حسب مندرجہ دفعہ ۱۰۱	حسب مندرجہ دفعہ ۱۵۴	مطابق سالانہ مالیت لگان اراضی کے بموجب تخمینہ عی
۳۷	۱۵۰/۱۵۶	واسطے تشخیص لگان کے معافی لگان پر	ندارد	ندارد	ایضاً
۳۸	۱۵۰/۱۵۸	واسطے تشخیص مالگزاری کے معافی لگان پر	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمۂ چہارم (تتمہ)
مجموعہ (د) درخواستین

نمبر سلسلہ وار	دفعہ ایکٹ کی	قسم درخواست	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	اکورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۳۹	۵۹	واسطے بیدخلی آسامی کے بربناے وجہ مصرحہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۷	وہ میعاد جو اجراے ڈگری متعلقہ کے واسطے مقرر ہے	مقدمہ متعلقہ مین اخیر ڈگری کی تاریخ سے	آٹھ آنہ
۴۰	۸۵	واسطے تعمیل اطلاعنامہ حوالگی (جوت کے) حسب دفعہ ۸۳ یا ۸۴	حسب مندرجہ دفعہ ۸۵	حسب مندرجہ دفعہ ۸۵	ندارد
۴۱	۹۳	واسطے اجازت اس امر کے کہ معاوضہ اور طرح پر بجاے ادا کرنے زرنقد کے بابت ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو اسامی نے کی ہو دیا جائے۔	حسب مندرجہ دفعہ ۹۳ (۵)	حسب مندرجہ دفعہ ۹۳ (۵)	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۸۷۰ء
۴۲	۹۴	واسطے تجویز کیے جانے اس امر کے کہ آیا کوئی کام (تعمیر) ترقی حیثیت اراضی کا کام ہے یا اس امر کے کہ آیا اسکے کرنے یا بنانے کا حق حاصل ہے	ندارد	ندارد	ایضاً
۴۳	۱۰۵	واسطے تعیناتی عہدہ دار کے بغرض کرنے بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت پیداوار یا فصل کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۴	۱۱۱	واسطے اجازت داخل کرنے لگان کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۵	۱۱۷	واسطے ادا یا واپس کیے جانے لگان کے جو بموجب دفعہ ۱۱۱ داخل کیا گیا ہو	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر سلسلہ وار	دفعہ ایکٹ کی	قسم درخواست	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۴۶	۱۲۶	واسطے امداد کے فارق کو مزاحمت یا اندیشہ مزاحمت کی صورت مین	ندارد	ندارد	حسب شرح ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۴۷		واسطے اجراے کسی ایسی ڈگری زرنقد کے جو بموجب ایکٹ ہذا یا بموجب کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے ہو جو بذریعہ ایکٹ ہذا منسوخ ہوا۔ اور جو اسقدر زرنقد کی ڈگری نہ ہو جو بشمول خرچہ اجراے ڈگری مذکور مگر باستثنا کسی ایسے سود کے جو بابت ڈگری کے رقم ڈگری شدہ پر ہوا ہو۔ پانچ سو روپیہ سے زیادہ ہو	تین سال	مقدمہ کی اخیر ڈگری کی تاریخ سے	ایضاً
۴۸		واسطے اجراے اسی قسم کی ڈگری کے جو وہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ کی ہو	وہ میعاد جو ڈگری عدالت دیوانی کے اجرا کے واسطے مقرر ہے	جیسا کہ بصورت ڈگری عدالت دیوانی کے	ایضاً
۴۹		واسطے اجرا کسی ایسی ڈگری کے جو ڈگری زرنقد نہ ہو	ایک سال	مقدمہ کی اخیر ڈگری کی تاریخ سے	ایضاً
۵۰	۱۸۳ و ۱۸۴	واسطے نظر ثانی تجویز کے	نوے دن	ڈگری یا حکم کی تاریخ سے	ایضاً
۵۱	۱۸۵	واسطے نگرانی کے	ندارد	ندارد	ایضاً

ضمیمۂ چہارم (خاتمہ)

مجموعۂ (ہ) اپیل

اپیل عدالت ہائے مال میں

نمبر وار سلسلہ	دفعہ ایکٹ کی	قسم اپیل	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۵۲		بحضور کلکٹر	تیس ۳۰ دن	اُس ڈگری یا حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل کیا جائے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۸۷۰ء
۵۳		بحضور کمشنر	ساٹھ دن	ایضاً	ایضاً
۵۴		بحضور بورڈ	نوے دن	ایضاً	ایضاً

آر ایچ میکلوڈ

سکرٹیری لیجسلیٹو کونسل

ممالک مغربی و شمالی و اودھ

ایکٹ ہاے متذکرہ ایکٹ ہذا

ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۵۹ء (متعلق صفحہ ۱۰۸)

دفعہ ۲۸- اُسقدر عبارت دفعہ ۱۰- قانون ۱۹ بابت ۱۷۹۳ء اور دفعہ ۱۰- قانون ۴۱ بابت ۱۷۹۵ء اور دفعہ ۶ قانون ۳۱ سنہ ۱۸۰۳ء اور دفعہ ۲۱- قانون ۲ سنہ ۱۸۰۵ء اور دفعہ ۲۴- قانون ۱۲ سنہ ۱۸۰۵ء کی جسمین مالکان اور مستاجران محال اور تعلقہ ہاے شکمی کو اُن مقدمات مین جنمین اسناد بابت قبض و دخل اراضی معافی مابعد تواریخ مفصلہ دفعات مذکور عطا ہوئی تھین اختیار اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اراضی مذکورہ کی بھیج تحصیل کرین اور معافی داران مذکور بعوض باستحقاق ملکیت اراضی مذکور کو بیدخل کرین اور اراضی کو اُس محال یا تعلقہ مین جسمین وہ واقع ہو شامل کرین منسوخ کی گئی پس اگر کسی مالک یا مستاجر کو کسی اراضی معافی پر بھیج لگانا یا اُسکے معافی دار کا بیدخل کرنا منظور ہو تو اُسکو لازم ہے کہ صاحب کلکٹر کے حضور درخواست کرے اور اُس درخواست پر اُسی طرح عمل کیا جائیگا جیسا مقدمات متعلقہ ایکٹ ہذا مین عمل ہوتا ہے اور نالش قسم بالا اُس تاریخ سے بارہ برس کے اندر رجوع کی جاوے گی جب استحقاق اُس شخص کا جو اپنے تئین مستحق لگانے بھیج کا یا بیدخل کرنے معافی دار کا ظاہر کرتا ہو یا استحقاق شخص دیگر کا جو بذریعہ شخص اول لنذکرد عویدار ہو ظہور مین آیا ہو اور اگر میعاد مذکور منقضی ہو گئی ہو یا تاریخ نفاذ ایکٹ ہذا سے دو برس کے اندر منقضی ہو جاوے تو نالش مذکورہ تاریخ انقضا سے دو برس کے اندر رجوع ہو سکتی ہے۔

ایکٹ مطالبہ خفیفہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء

ضمیمہ دوم

دو نالشین جو عدالت مطالبات خفیفہ کی سماعت سے مستثنیٰ ہین

(۷) نالش واسطے تشخیص یا اضافہ یا تخفیف یا تقسیم لگان جائداد غیر منقولہ کے۔

(۸) نالش واسطے دلاپانے لگان غیر کرایہ مکان کے - الاجبکہ عدالت مطالبات خفیفہ کے صاحب جج کو لوکل گورنمنٹ نے اُس بارے مین سماعت کرنے کا اختیار صریحاً بخشا ہو۔

(۹) نالش متعلق اس امر کے کہ اراضی مستوجب تشخیص مالگزاری ہے۔

(۱۰) نالش واسطے انسداد اتلاف کے۔

(۱۱) نالش واسطے ٹھہرا دینے یا جاری کرانے کسی اور حق یا استحقاق کے جائداد غیر منقولہ مین۔

(۱۳) نالش واسطے ادا کرائے جانے زر مواجب یا زر فیس کے جو بالمناسب مالکانہ اور حق کہلاتے ہین یا واسطے ادا کرائے جانے محصولات سس یا دیگر مطالبات کے جبکہ وہ محصولات یا مطالبات کسی شخص کو بوجہ اسکے کہ وہ کسی جائداد غیر منقولہ یا کسی عہدہ موروثی یا کسی زیارت گاہ یا اور مذہبی شے مین حق رکھتا ہے - واجب الادا ہو۔

(۱۴) نالش واسطے دلاپانے کل یا کسی جزو معاوضہ کے اُس شخص سے جسکو ایکٹ بابت حصول اراضی مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ء کے بموجب معاوضہ دیدیا گیا ہو۔

(۲۴) نالش بمراد اعتراض اوپر فیصلہ کے۔

(۳۹) نالش بابت بقایاے زر مالگزاری اراضی یا اخراجات دیہی یا دیگر مبالغ زر کے جو کسی جماعت دیہی کے قایم مقام یا اُسکے وارث یا دیگر جانشین حقیت کو واجب الادا ہون۔

(۴۰) نالش بابت اُن منافع کے جو کسی جماعت دیہی کے قایم مقام یا اُسکے وارث یا دیگر جانشین حقیت سے بعد ادا ے مالگزاری اراضی اور اخراجات دیہی اور دیگر مبالغ زر کے واجب الادا ہون۔

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۸ء ممالک مغربی و شمالی و اودھ

دفعہ ۱۱- کسی ایکٹ یا قانون [illegible] کسی ایسی چیز پر جو ہو چکی ہو یا کسی جرم پر جو کیا گیا ہو یا جرمانہ یا تاوان پر جو عاید کیا گیا ہو یا ایسی کا [illegible] پر جو ابتدا [illegible] کے مطابق اسکے منسوخ ہونے کے قبل شروع ہوئی ہو موثر نہ ہوگی اور کارروائی اسطرح جاری رہیگی کہ گویا ایکٹ مرقوم نافذ نہین ہوا۔

(اقطاع ملک ہند کی نہرون اور پانی کی نکاس کا ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۳ء)

دفعہ ۸ جو نقصان کہ امور مفصلہ ذیل سے ہو اُسکی بابت کچھ معاوضہ نہ دیا جائیگا۔

(الف) پانی کے رسنے یا سیلابی کو بند یا کم کر دینے سے۔

(ب) آب و ہوا یا زمین کی خاصیت کے بگڑ جانے سے۔

(ج) کشتی کی روانگی یا لکڑی کے بیڑے کے چلنے یا مویشی کے پانی پلانے کے وسائل کو بند کر دینے سے۔

(د) مزدورون کے ہٹا دینے سے۔

لیکن جائز ہے کہ زر معاوضہ بابت کسی امر کے منجملہ امور مفصلہ ذیل دلایا جاوے۔

(ہ) بابت بند کرنے یا کم کرنے پانی کی آمد کے ازراہ کسی طبیعی یعنے غیر مصنوعی نالہ کے کسی محدود اور مصنوعی نالہ مین جو بتاریخ اشتہار مذکور مستعمل ہوتا ہو عام اس سے کہ وہ سطح زمین کے اوپر ہو یا نیچے۔

(و) بابت بند کرنے یا کم کرنے آمد پانی کے کسی ایسے کام پر جو کسی نالی پر واسطے امور منفعت کے تعمیر کیا گیا ہو عام اس سے کہ وہ نالی قدرتی یعنے غیر مصنوعی ہو یا مصنوعی اور بتاریخ اشتہار مذکور مستعمل ہو۔

(ز) بابت بند کرنے یا کم کرنے آمد پانی کے ازراہ کسی قدرتی نالی کے جو کہ آبپاشی کی اغراض مین تاریخ اشتہار مذکور سے عین پہلے پانچ برس کے اندر مستعمل ہوتی چلی آئی ہو۔

(ح) بابت نقصان کے جو کسی گول کے استحقاق یا ایسے پانی کے استعمال کے استحقاق مین پہونچا یا گیا ہو جسکا کوئی شخص حسب حصہ ۴۔ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ء کے مستحق ہو۔

(ط) بابت کسی اور واقعی نقصان کے جو ضمن (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) مرقومہ بالا مین سے کسی کے اندر داخل نہو اور اختیارات مفوضہ حسب ایکٹ ہذا پر عمل کرنے سے پیدا ہوا ہو اور بروقت تجویز ویسے معاوضہ کے قابل تحقیق اور تخمینہ کرنے کے ہو۔

ویسے زر معاوضہ کی تعداد کی تجویز کرتے وقت لحاظ اس بات پر کیا جائیگا کہ ملکیت زیر تجویز کی مالیت بوجہ اُس امر کے جسکے سبب سے معاوضہ کا دعویٰ کیا گیا حسب نرخ بازار کس قدر کم ہو گئی ہے۔ اور جس صورت مین کہ ویسی مالیت حسب نرخ بازار تحقیق نہو سکے تعداد زر معاوضہ بہ تعداد دوازدہ گونہ اُس کمی کے ہو گی جو ویسی مالیت کے سالانہ منافع خالص مین حسب ایکٹ ہذا اختیارات مذکورہ کے عمل مین لانے سے ہوئی ہو۔

پانی کی ایسی آمد پر جسکا ذکر دفعہ ہذا کے ضمن (ہ) یا (و) یا (ز) مین ہوا ہے بابت اُس کام یا نالی کے جو بتاریخ صدور اشتہار مستعمل نہو آیندہ کوئی حق بہ مقابلہ گورنمنٹ بجز اسکے کہ خط کیا جاوے یا از روے حصہ ۴۔ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ء کے ہو کسی کو حاصل نہوگا۔

اور کوئی استحقاق کسی فائدہ کا منجملہ فوائد متذکرۂ ضمن (الف) و (ب) و (ج) دفعہ ہذا بمقابلہ گورنمنٹ کے حسب حصۂ مذکور حاصل نہوگا۔

دفعہ ۱۱۔ ہر آسامی جو از روے پٹہ غیر منقضی المیعاد کے قابض ہو یا حق دخیلکاری رکھتی ہو اگر کسی آراضی مین بروقت کسی مسدودی یا کمی پانی کی آمد کے جسکی بابت زر معاوضہ کا دینا بموجب دفعہ ۸ کے تجویز کیا جاوے دخل رکھتی ہو مجاز ہے کہ اُس زر لگان کی تخفیف کا جو آراضی مذکور کی بابت مشترا اُس

واجب الادا اتھا اس بنا پر دعوی کرے کہ اُس تخلل سے اُسکی آراضی مقبوضہ کی مالیت گھٹ جاتی ہے -

دفعہ ۱۲- اگر پانی کی آمد جس سے مالیت ویسی اراضی مقبوضہ کی زیادہ ہوتی ہو من بعد آراضی مذکور مین پھر جاری کیجاے تو جائز ہے کہ ویسی اراضی کی اُس مالیت کی بابت جو کہ اُس پانی کی آمد کے پھر جاری ہونے سے بڑھ گئی ہو لگان ذگی آسامی اُسقدر اضافہ کیا جاے جو تخفیف سے عین پہلے کی تعداد سے زیادہ نہ ویسا اضافہ صرف بابت مکرر جاری ہو جانے پانی کی آمد کے کیا جائیگا اور اگر کسی اور وجہ سے وہ اسامی اضافہ لگان کی مستوجب ہو تو اُس سے کچھ واسطہ نہ رکھیگا -

ایکٹ مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء

ممالک مغربی وشمالی اوراودھ

از ابوالفضل عباسی

تمہید از مؤلف

ایکٹ مالگذاری مین اسقدر ردوبدل نہین ہوا ہے جتنا کہ ایکٹ قبضہ اراضی مین ہوا ہے لیکن پھر بھی ممالک مغربی وشمالی اوراودھ کے لیے ایک ہی ایکٹ نافذ ہونے سے اور ایکٹ قبضہ اراضی کے اثر اور نیز دیگر وجوہ سے اس ایکٹ نے بھی بالکل ہی نئی صورت پیدا کی ہے گو مثل ایکٹ قبضہ اراضی کے اس کے مسودون پر زائد مباحثے نہین ہوئے صرف دو ہی مرتبہ سلیکٹ کمیٹی کو رپورٹ کرنا پڑی لیکن چونکہ ایکٹ قبضہ آراضی کا تتمہ برابر سمجھا گیا اور اودھ کے ایکٹ لگان کی ترمیم بھی اسی سلسلہ مین ہوئی اسلیے اہم ایکٹون مین اسکا بھی شمار ہوتا ہے۔ اس ایکٹ مین کچھ تو نئی باتین ہین اور کچھ ممالک مغربی وشمالی اوراودھ کے سابق ایکٹون سے لی گئین ہین نئی باتون کے لیے رپورٹ کمیٹی کا لکھدینا زیر دفعات متعلقہ توضیح مطالب کے لیے مین نے مناسب تصور کیا۔

سابق ایکٹون سے جو باتین لی گئی ہین اُن کے سمجھانے کے لیے کہین کہین سابق دفعات بھی نقل کردیے گئے ہین تاکہ مضامین سابق کو مضامین حال سے مقابلہ کرکے اصل مفہوم کی طرف آسانی سے ذہن منتقل ہوسکے۔ علاوہ برین فیصلجات صدر دیوانی۔ ہائی کورٹ۔ اور بورڈ آف ریونو کے خلاصے جہانتک مناسب سمجھے گئے مختلف رپوٹون سے منتخب کرکے زیر دفعات متعلقہ لکھدیے گئے ہین۔

اس ایکٹ مین پنجاب اور بنگال کے ایکٹون سے بہت کم اور وہ بھی غیر اہم باتین لی گئی ہین اسلیے مثل ایکٹ قبضہ اراضی کے اُن ممالک کی اعلیٰ عدالتون کے فیصلے اسمین درج نہین کیے گئے۔ مین نے اس کتاب مین اپنی ذاتی راے لکھنے سے گریز کیا ہے۔ جو کچھ لکھا ہے مفصلہ بالا مواد سے لکھا ہے۔ لیکن جہان کہین مطلب سمجھنے مین خود مجھے غور کرنا پڑا وہان مفصل کے قانون پیشون کے لحاظ سے مین نے کچھ توضیح کردی ہے اور مفہوم کے سمجھنے مین جو دقتین پیش نظر تھین وہ رفع کردی گئی ہین

سرکلرات بورڈ غالباً اس ایکٹ کے بعد بہت جلد بدلجائینگے اس لیے تمام سرکلرات متعلقہ کا نقل کرنا نامناسب سمجھا گیا لیکن وہ سرکلر جو ضروری تھے اور جنہین اس ایکٹ نے اہم تبدیلی پیدا نہین کی تھی وہ لبطور تتمہ کے اخیر کتاب مین درج کردیے گئے ہین۔ اس ایکٹ مین بہت سے ایکٹون کا حوالہ ہے۔ جنکے دفعات کا دیکھنا اس ایکٹ کے سمجھنے کے لیے ضروری ہے اسلیے جس قدر دفعات دوسرے ایکٹون کے اس ایکٹ مین مذکور ہوئے تھے وہ سب مع نقشہ ضروری دفعات ایکٹ ہذا کی ذیل مین لکھدیے گئے ہین۔ جس سے پڑھنے والون کو بہت آسانی ہوگی۔

ایکٹہاے ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ء و ۲۳ سنہ ۱۸۶۳ء دایکٹ قانون گویان وپٹواریان ممالک مغربی وشمالی اور اودھ ۹۔ سنہ ۹۰۔ وایکٹ کورٹ افوارڈس ۳ سنہ ۱۸۹۹ء اخیر کتاب مین علیحدہ درج کردیے گئے ہین ایکٹ ۱۹ سنہ ۴۱ کا ذکر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ مین ہے۔ اور ۲۳۔ سنہ ۶۳ کا ذکر اصل ایکٹ مین ہے۔ ۹۔ سنہ ۹۰ سے چند دفعات اس ایکٹ مین لیے گئے ہین اور ایکٹ ۳۔ سنہ ۹۹ وہ ایکٹ ہے جو ایکٹ ۱۹۔ سنہ ۷۳ کے باب ۶۔ اور ایکٹ ۱۷۔ سنہ ۱۸۷۶ء کے باب ۸ کے جگہہ پر قائم ہوا ہے

دفعہ ۷۔ الف ایکٹ لگان ملک اودھ کا تذکرہ متعدد مقامات پر اس ایکٹ مین آیا ہے ہر جگہہ اُس کے نقل کرنے کے بجاے اخیر مین اُسکا لکھدینا مناسب سمجھا گیا یہ دفعہ قدیم نہین ہے بلکہ اسی سنہ کے ایک ایکٹ مرمم سے قایم ہوئی ہے اور اُس ایکٹ مرمم نے ایکٹ لگان ملک اودھ مین اُسقدر ترمیم کی ہے جو مالگذاری اراضی کے سلسلہ مین مناسب تصور کی گئی۔ اسلیے بجاے دفعہ ۷۔ الف نقل کرنے کے وہ ایکٹ پورا نقل کردیا گیا جسنے یہ ترمیم پیدا کی تھی۔

ابوالفضل محمد احسان اللہ عباسی
گورکھپور دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء

فہرست اسمائے فریقین مقدمات متذکرہ کتاب ہذا

نام	نمبر
پھورام بنام میارام	۶۰
لالہ بنام ہیراسنگھ	۴۰
لالارام بنام روپ کشور	۷۱
لال سنگھ بنام گنجن	۱۱۰
مہابیر بنام شیودہیل	۴۰و۵۳
مہابیر بنام پرما	۱۱۷
نکندرام بنام بالکرام	۱۱۴
مسماۃ پارتی بنام گورپرشاد	۴۱
مہنت سرجوداس بنام اوسان	۴۹
مانی لال بنام غلام حسین	۱۱۰
مسماۃ ہتی بنام موہنی رام	۴۲
میگو لال پوری بنام سب پرشاد	۹۷
مغل بیگ بنام گنگارام	۱۲۸
میٹھو لال بنام محمد احمد	۶۰
ملر بنام برندابن	۸۳
مراد علی بنام رامدیال	۱۱۰
محمد عبدالکریم بنام محمد شادی خان	۶۷
مہیش رائے بنام چیندرراے	۱۲۷
متھوکٹی بنام آچانرائن	۱۱۳
میدا بنام دولت	۱۳
محمد بخش بنام مانا	۶۴
محمد عطاء اللہ بنام محب اللہ	۴۶
مولا خان بنام گورے خان	۱۱۷
مراد علی بنام رامدیال	۱۲۷
تنا بنام آیا سامی	۱۱۸
نرسنگھ بنام نصر	۱۱۴
نترسی موٹھو بنام ادی آپا	۱۴
نانک چند بنام رامدین	۱۱۴
ننکو سنگھ بنام مرجاد سنگھ	۱۲۷
نام دسو بنام رام چندر	۱۱۶
نندرام بنام فقیر چند	۱۱۴
نرائن داس بنام ہزاری بھیا	۱۱۶
نرائن بنام کنا	۸۰
نورالحسن بنام رام کمار	۹۸
نیاز بیگم بنام عبدالکریم خان	۶۸
ناصر علی بنام مہر	۱۱۷
نصراللہ بنام محب اللہ	۶۸
نرلیما بنام اپالاچریو	۱۱۷
نام دیو بنام رامچندر رگوباجی	۱۱۷
نیت لال بنام کریم بخش	۹۸
نرائن بنام اموداا	۱۱۷
وندرادو بنام جگدیسر	۱۱۷
والا ہیراجی بنام ہیرا	۸۰
ونکٹا بنام شامان	۹۷و۹۸
ونکٹا نوبریا بنام زمیدار گروٹی نگر	۹۷
ہرچرن سنگھ بنام شنکر سنگھ	۶۷
ہبرادی بنام ہیرالال	۱۰۹
ہردیو بنام ہرپال	۶۸
ہرنرائن بنام بھگونت	۱۱۳
ہنومان بنام کریمن خان	۷۱
ہرسہائی مل بنام مہاراج سنگھ	۶۶
ہردیو بنام نرپت سنگھ	۱۲۷
ہمندن بنام چاندی مل	۱۲۷
ہرمنگل بنام اوکثل	۹۳
یادرام بنام چھچو	۴۲

تطابق دفعات سابق وحال

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
۱	۱	۳۰	
۲	۲	۳۱	
۳	۴	۳۲	۲۲
۴	۵	۳۳	۲۵
۵	۶	۳۴	۲۶
۶	۷	۳۵	۲۷
۷	۸	۳۶	۴۸ و ۵۹
۸	۹	۳۷	۵۹
۹	۲۲۰	۳۸	۶۰
۱۰	۱۰	۳۹	۶۲
۱۱	۱۲ و ۱۳	۴۰	۵۰
۱۲	۱۴ و ۲۲۳	۴۱	۱۹۰
۱۳	۱۵	۴۲	
۱۴	۱۱	۴۳	
۱۵	۱۸	۴۴	
۱۶	۱۹	۴۵	۶۴
۱۷	۲۲۱	۴۶	۶۶
۱۸	۱۹۲	۴۷	۶۷
۱۹	۱۲۱	۴۸	۶۸
	۲۰	۴۹	۷۲
۲۱	۲۲۲	۵۰	۷۴
۲۲		۵۱	۷۴
۲۳	۲۱	۵۲	
۲۴	۲۳	۵۳	۷۵
۲۵	۲۴	۵۴	۷۶
۲۶		۵۵	۷۷
۲۷		۵۶	۷۸
۲۸		۵۷	
۲۹		۵۸	۸۰

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
۵۹	۸۱
۶۰	۸۲
۶۱	۸۳
۶۲	۵۳
۶۳	
۶۴	
۶۵	۸۴ و ۸۵
۶۶	۵۶ و ۸۶
۶۷	
۶۸	۵۵
۶۹	
۷۰	
۷۱	
۷۲	۸۷
۷۳	۸۸
۷۴	۸۹
۷۵	۹۰
۷۶	
۷۷	
۷۸	
۷۹	
۸۰	
۸۱	
۸۲	
۸۳	
۸۴	
۸۵	
۸۶	۹۲
۸۷	۹۳
۸۸	۹۳
۸۹	۹۳
۹۰	
۹۱	۵۷
۹۲	۹۴

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
۹۳	۹۷
۹۴	۳۲
۹۵	
۹۶	۳۷
۹۷	۳۳ و ۳۴
۹۸	
۹۹	۳۳
۱۰۰	۳۸
۱۰۱	۴۱
۱۰۲	۳۹
۱۰۳	۹۸
۱۰۴	۹۹
۱۰۵	۱۰۲
۱۰۶	۴۷
۱۰۷	۱۰۶
۱۰۸	۱۰۷
۱۰۹	۱۰۷ و ۱۰۸
۱۱۰	
۱۱۱	۱۱۰
۱۱۲	۱۰۹
۱۱۳	۱۱۱
۱۱۴	۱۱۲
۱۱۵	۱۱۲
۱۱۶	۱۱۳
۱۱۷	
۱۱۸	۱۱۷
۱۱۹	۱۱۷
۱۲۰	۱۱۷
۱۲۱	۱۲۲
۱۲۲	۱۱۷
۱۲۳	۱۲۴
۱۲۴	۱۱۸
۱۲۵	۱۲۳ و ۱۲۶
۱۲۶	۱۲۰

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
۱۲۷	۱۲۱
۱۲۸	۱۳۰
۱۲۹	۱۱۶
۱۳۰	۱۰۹
۱۳۱	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۳
۱۳۳	۱۳۶
۱۳۴	
۱۳۵	
۱۳۶	۱۳۹
۱۳۷	
۱۳۸	
۱۳۹	۱۴۰
۱۴۰	
۱۴۱	۲۹
۱۴۲	۳۰
۱۴۳	
۱۴۴	۱۴۱
۱۴۵	
۱۴۶	۱۴۲
۱۴۷	
۱۴۸	۱۴۳
۱۴۹	۱۴۵
۱۵۰	۱۴۶
۱۵۱	۱۴۷
۱۵۲	۱۴۸
۱۵۳	۱۴۹
۱۵۴	۱۵۰
۱۵۵	۱۵۱
۱۵۶	۱۵۰
۱۵۷	۱۵۲
۱۵۸	۱۵۳
۱۵۹	۱۵۴
۱۶۰	۱۵۵

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
۱۶۱	۱۵۶
۱۶۲	
۱۶۳	۱۵۷
۱۶۴	۱۵۸
۱۶۵	۱۵۹
۱۶۶	۱۶۰
۱۶۷	۱۶۱
۱۶۸	۱۶۲
۱۶۹	
۱۷۰	۱۶۳
۱۷۱	۱۶۳
۱۷۲	۱۶۴ و ۱۶۵
۱۷۳	۱۶۶
۱۷۴	۱۶۷
۱۷۵	۱۶۸
۱۷۶	۱۶۹
۱۷۷	۱۷۰
۱۷۸	۱۷۱
۱۷۹	۱۷۳
۱۸۰	۱۷۴
۱۸۱	۱۷۵
۱۸۲	۱۷۶
۱۸۳	۱۷۷
۱۸۴	۱۷۸
۱۸۵	
۱۸۶	۱۸۰
۱۸۷	
۱۸۸	۱۸۲
۱۸۹	۱۸۳
۱۹۰	۱۸۶
۱۹۱	۹۵
۱۹۲	۱۸۸
۱۹۳	
۱۹۴	

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
۱۹۵	
۱۹۶	
۱۹۷	
۱۹۸	
۱۹۹	
۲۰۰	
۲۰۱	
۲۰۲	
۲۰۳	
۲۰۴	
۲۰۵	
۲۰۶	
۲۰۷	۱۸۹
۲۰۸	۱۹۳
۲۰۹	۱۹۵
۲۱۰	۱۹۵
۲۱۱	۱۹۶ و ۱۹۸
۲۱۲	۱۹۹
۲۱۳	۲۰۰
۲۱۴	۲۰۱
۲۱۵	
۲۱۶	
۲۱۷	
۲۱۸	
۲۱۹	
۲۲۰	۲۱۵
۲۲۱	
۲۲۲	
۲۲۳	
۲۲۴	
۲۲۵	
۲۲۶	
۲۲۷	
۲۲۸	

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
۲۲۹	۲۰۵
۲۳۰	۲۰۶
۲۳۱	۲۰۷
۲۳۲	
۲۳۳	۲۰۹
۲۳۴	
۲۳۵	۲۲۷
۲۳۶	۲۲۸
۲۳۷	۲۲۹
۲۳۸	۲۳۱
۲۳۹	۲۳۲
۲۴۰	۲۲۶
۲۴۱	۲۳۳
۲۴۲	۲۱۰
۲۴۳	
۲۴۴	۲۱۰
۲۴۵	۲۱۴
۲۴۶	
۲۴۷	
۲۴۸	
۲۴۹	
۲۵۰	۲۱۶
۲۵۱	۲۱۷
۲۵۲	
۲۵۳	۲۱۹
۲۵۴	۲۱۸
۲۵۵	
۲۵۶	
۲۵۷	۲۳۴
۲۵۸	
۲۵۹	

فہرست مضامین ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء
مالگذاری اراضی ممالک مغربی وشمالی و اودھ

تمہید

باب ۱
مراتب ابتدائی

دفعات

باب ۲
تقررات اور علاقہ اختیار

باب ۴

نظر ثانی نقشہ جات و کاغذات کی

باب ۵
بندوبست مالگذاری اراضی

باب ۷

بٹوارہ وشمول محالات

باب ۹

ضابطہ عدالتہاے مال اور عہدہ داران مال کیواسطے

باب ۱۰

اپیل و استصواب و نگرانی

باب ۱۱
احکام متفرق
(الف) اختیارات

نمبر ۳ بابت سنہ ۱۹۰۱ ع

ایکٹ بغرض اجتماع و ترمیم قانون متعلقہ مالگذاری اراضی اور اختیار عہدہ داران مال کے ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین

ہرگاہ اجتماع و ترمیم کرنا اُس قانون کا جو ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین درباب مالگذاری اراضی اور اختیار عہدہ داران مال کے ہے قرین مصلحت ہے۔ لہذا اس تحریر کے روسے حسب ذیل احکام قانونی صادر کیے جاتے ہین۔

باب ۱

مراتب ابتدائی

مختصر نام و وسعت نفاذ و آغاز

دفعہ ۱۔ (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ سنہ ۱۹۰۱ ع موسوم کیا جاوے[۱]۔

(۲) یہ ایکٹ ابتدا ءً اُس تمام قلمرو سے متعلق ہے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر بہادر ملک اودھ کے ہو۔ بہ استثناء اُن رقبہ جات[۲] کے جنکی تصریح ضمیمہ اول مین کی گئی ہے۔

لیکن بہ پابندی احکام قانون بنگال نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۲۵ع لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ[۳] اشتہار مندرجہ گزٹ کُل یا کسی جزو ایکٹ ہذا کو منجملہ اُن رقبہ جات کے جو اس طرح مستثنی کیے گئے ہین کل یا کسی سے متعلق کردے۔

(۳) یہ ایکٹ بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ع نافذ العمل ہوگا۔

تنسیخ

دفعہ ۲۔ (۱) قوانین یا ایکٹ ہاے مندرجہ ضمیمہ دوم[۴] اُس حد تک منسوخ کیے جاتے ہین جسکی تصریح ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم مین کی گئی ہے۔

---

[۱] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱ ۔ اودھ ۔ ۱ ۔
[۲] دیکھو صفحہ ۱۳۲ ۔
[۳] اسمین صرف مقبوضات راجہ بنارس کے متعلق احکام ہین ۔
[۴] دیکھو صفحہ ۱۳۳ ۔

(۲) جب یہ ایکٹ یا اُسکا کوئی جزو کسی ایسے رقبہ جات سے متعلق کیا جائے گا جو ضمیمہ اول میں مستثنیٰ کر دیے گئے ہیں تو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کا جو رقبہ مذکور میں نافذ ہوا اُسقدر جزو از روے ایکٹ ہذا منسوخ ہو جائیگا جو اس ایکٹ کے یا اُسکے اُس جزو کے جو اس طرح متعلق کیا جائے۔ جیسی کہ صورت ہو۔ خلاف ہو۔

(۳) اس ایکٹ کے رو سے کسی قانون یا ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے کوئی ایسا طریقہ عمل جائز نہ ہو جائیگا جو قانون یا ایکٹ مذکور کے نفاذ سے عین پہلے ناجائز تھا۔ اور اُسکی وجہ سے کوئی ایسا حق یا رعایت یا امر یا شے از سرِ نو قایم یا پیدا نہ ہوگا یا نہ ہوگی جو بوقت آغاز ایکٹ ہذا نافذ یا موجود نہو

تحفظ

دفعہ ۳۔ (۱) قوانین یا ایکٹ ہاے منسوخ شدہ از روے ایکٹ ہذا میں سے کسی کے مطابق جو جو قواعد مرتب ہوئے ہوں اور تقررات اور تشخیصات اور بٹوارے اور انتقالات کیے گئے ہوں اور اشتہارات اور اعلانات اور احکام جاری کیے گئے ہوں اور اقتدارات اور اختیارات عطا کیے گئے ہوں اور ٹھیکے دیے گئے ہوں اور کاغذات حقوق اور اور کاغذات طیار کیے گئے ہوں اور حقوق حاصل ہوئے ہوں اور ذمہ داریاں عاید ہوئی ہوں اور لگان تعین کیے گئے ہوں اور مقامات اور اوقات مقرر کیے گئے ہوں اور اور چیزیں کی گئی ہوں جہان تک ہو سکے ایسے سمجھے جائیں گے کہ وہ فرداً فرداً اس ایکٹ کے مطابق مرتب ہوئے اور کیے گئے اور جاری اور عطا کیے گئے اور دیے گئے اور طیار کیے گئے اور حاصل ہوئے اور عائد ہوئیں اور تعین کیے گئے اور مقرر کیے گئے اور کی گئیں۔

(۲) ہر ایسے قانون یا ایکٹ یا دستاویز[۲] کی جسمین کسی ایسے قانون یا ایکٹ کا حوالہ ہو جو اس ایکٹ کے رو سے منسوخ کیا گیا ہی یہ تعبیر کیجائیگی کہ اسمین اس ایکٹ کا یا اسکے جزو متعلقہ کا حوالہ ہے۔

تعریفات

دفعہ ۴۔ ایکٹ ہذا میں اگر کوئی امر از روے مضمون یا سیاق عبارت کے متناقض نہ ہو تو۔

(۱) "بورڈ" سے مراد بورڈ مال ہے۔

---

[۱] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۲

[۲] "دستاویز" سے مراد ہر مضمون ہی جو کسی شی پر بذریعہ حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسایل میں سے ایک سے زیادہ وسیلون کے ذریعہ سے جنکا اُس مضمون کے قلمبند کرنے کے لیے مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہون ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جائے ۔ دیکھو دفعہ ۳ ۔ قانون شہادت ۔

[۳] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۳ اودھ ۔ ۲

(۲) "بار" سے مراد ایسا مواخذہ نسبت اراضی یا دعوی بمقابلہ اراضی ہے جو معاہدہ خانگی سے پیدا ہو۔

(۳) "لمبردار" سے ایسا حصہ دار محال مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کل یا بعض حصہ داران محال مذکور کا قایم مقام مقرر کیا جاوے۔

(۴) "محال" سے مراد۔

(الف) ہر رقبہ مقامی ہے جسپر ادا سے مالگزاری اراضی کے اقرار نامہ جداگانہ کے بموجب قبضہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ۔

(۱) اگر رقبہ مذکور ایک ہی گاؤن یا جزو کسی گاؤن کا ہو تو اُس گاؤن یا جزو کے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہون۔

(۲) اگر اُس رقبہ مین دو یا زیادہ گاؤن یا گاؤن کے جزو ہون تو یا تو کل رقبہ کے واسطے یا ہر موضع یا جزو موضع کے واسطے جو رقبہ مذکور مین داخل ہو علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہون۔ اور

(ب) ہر رقبہ معافی مالگزاری ہے جسکے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہون۔ اور

(ج) اُن اغراض کے لیے جو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے۔ ہر عطیہ اراضی کا ہے جو اس سے پہلے یا آیندہ بموجب قواعد اراضی افتادہ کے دیا جائے۔ اور

(د) ہر ایسا دیگر رقبہ مقامی ہے جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم عام یا خاص کے محال قرار دے۔

(۵) "نابالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جو بموجب دفعہ ۳[1]۔ ایکٹ سن بلوغ مجریہ ہند معدرہ ۱۸۷۵ء سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو۔

---

[1] حاصل اس ایکٹ کا یہ ہے کہ نکاح۔ مہر۔ طلاق۔ نسبت بارسم ورواج مذہبی کے متعلق ہر شخص ہندو ہو یا مسلمان ہو اسکے اپنے مذہب کے مطابق بالغ اور نابالغ سمجھا جائیگا۔ اور باقی امور کے لیے وہ اٹھارہ برس پورے ہونے پر بالغ سمجھا جائیگا۔ لیکن اگر نابالغ کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین ہے یا اُسکی بابت ولی مقرر کیے جانے کا حکم عدالت مجاز سے ہو چکا ہے تو وہ اکیس برس کے پورے ہونے پر بالغ ہوگا اور نظیر سے یہ طے ہوا ہے کہ حکم ہو جانے اور سارٹیفکیٹ ولایت نہ لی جانے کے جب بھی اکیس برس بلوغ کے لیے ضرور ہین۔

(۶) "لگان" اور "اسامی زرعیت" سے وہی مراد ہوگی جو اُنسے ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء مین - جیسی کہ صورت ہومراد ہے -

(۷) "مالگزاری" سے مالگزاری اراضی مراد ہے -

(۸) "عدالت مال" سے سب حکام مندرجہ ذیل یا اُنمین سے کوئی (یعنی) بورڈ اور اُسکے تمام ممبر اور صاحبان کمشنر اور ایڈیشنل کمشنر اور کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر اور مہتمان بندوبست اور اسسٹنٹ مہتمان بندوبست اور مہتمان ترتیب کاغذات اور اسسٹنٹ مہتمان ترتیب کاغذات اور تحصیلدار مراد ہین -

(۹) "عہدہ دار مال" سے ہر ایسا عہدہ دار مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کاغذات مالگزاری کے قایم رکھنے مین یا مالگزاری اراضی کے کام مین مامور ہو -

(۱۰) "معافی مالگزاری" سے جب یہ الفاظ اراضی سے متعلق ہون وہ اراضی مراد ہے جسکی مالگزاری کلاً یا جزءً واگذاشت کی گئی ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑدی گئی ہے یا منقطع کرائی گئی ہو یا عطا کی گئی ہے -

(۱۱) "بندوبست" سے مراد بندوبست مالگزاری اراضی ہے -

(۱۲) "سیر" سے مراد ممالک مغربی و شمالی[1] مین -

(الف) ایسی اراضی ہے جو اخیر کے کاغذات حقوق مین جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا مرتب ہوئے ہون بطور سیر درج کیگئی ہو اور اُسوقت سے برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہو یا جو اگر غلطی یا ترک نہ ہوتا تو برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آتی - یا

(ب) ایسی اراضی ہے جسکو ایکٹ ہذا کے آغاز سے عین پہلے بارہ برس تک

---

[1] ایکٹ نمبر ۱۹ - ۱۸۷۳ء دفعہ ۳: -

(۵) لفظ اراضی سیر سے مراد -

(الف) وہ اراضی ہے جو اس ضلع کے پچھلے بندوبست میں کہ جسمیں وہ واقع ہو بطور سیر قلمبند کیگئی ہو اور اُسوقت سے برابر اسی طور پر لکھی چلی آئی ہو -

(ب) یا وہ اراضی ہے جسکو مالک خود سا اپنے مویشی وغیرہ سے یا بذریعہ اپنے ملازمون یا مزدورون کے برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو یا -

(ج) وہ اراضی ہے جو از روے رواج دیہہ بطور خاص حق مقبوضہ کسی شریک کے تسلیم کیگئی ہو اور درمیان شرکا کے منافع یا اخراجات کی تقسیم مین اسی طور پر متصور ہوتی رہی ہو -

برابر خود مالک اپنے مویشی وغیرہ سے یا اپنے نوکرون کے ذریعہ سے یا مزدورون کے ذریعہ سے کاشت کرتا رہا ہو۔ یا

(ج) وہ اراضی ہے جو از روے رواج ویہ بطور خاص جوت کسی حصہ دار کے تسلیم کی گئی ہو اور حصہ دارون مین منافع یا اخراجات کی تقسیم مین اُسکی نسبت اُسی طور پر عمل ہوتا رہا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو اراضی حسب فقرات تحتی (الف) یا (ب) یا (ج) سیر ہو وہ اُسوقت سیر نرہے گی جب وہ اراضی مقبوضہ آسامی ساقط الملکیت ہو جائے۔

یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی ساقط الملکیت اپنا حق ملکیت اُس آراضی مین جو اُسکے قبضہ مین بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت کے تھی پھر حاصل کرے تو اراضی متذکرہ شرط اوّل پھر اُسکی سیر ہو جائے گی۔

(۱۳) "سیر" سے مراد ملک اودھ مین[۱]۔

(الف) ایسی اراضی ہے جسکی نسبت ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء کے صادر ہونے سے عین پہلے سات برس سے مالک یا مالک ادنی کے منافع اور اخراجات کی تقسیم مین برابر بطور سیر کے عمل ہوتا رہا ہو۔

(ب) ایسی اراضی ہے جسکو ایکٹ مذکور کے صادر ہونے سے عین پہلے سات برس سے برابر مالک یا مالک ادنی خود یا اپنے نوکرون کے ذریعہ سے یا مزدورون کے ذریعہ سے کاشت کرتا رہا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو اراضی بوقت اخیر بند وبست قبل صدور ایکٹ لگان ملک اودھ سیر کے سمجھی گئی ہو۔

---

[۱] ایکٹ ۲۲ ۱۸۸۶ء دفعہ ۳:۔

(۱) دفعات ۴۲ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۵۴ و ۵۶ و ۷۴ اور ۹۴ سے جو حقوق اسامیان کے حق مین پیدا ہوتے ہین وہ مفصلہ ذیل اراضیات مین پیدا نہون گے۔ یعنی:۔

(الف) وہ اراضی جو سات سال عین ماقبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے مالکون یا ادنے مالکون کے منافع اور اخراجات کے تقسیم مین بطور سیر کے سمجھی گئی ہو۔

(ب) اراضی جو سات سال عین ماقبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے برابر مالکون یا ادنے مالکون کہ جوت مین بذاتہ یا ملازمون یا مزدورون کے ذریعہ سے رہی ہو۔

(۲) جو اراضی کہ بند وبست مین سیر لکھی گئی ہو اور تب سے برابر سیر لکھی چلی آتی ہو جب تک خلاف ثابت ہو ایسی اراضی کی نسبت قیاس کیا جائیگا کہ وہ فقرہ (الف) دفعہ ہذا (۱) مین داخل ہے۔

۱۸۸۶ء کے بطور سیر قلمبند کی گئی ہو اور اُسوقت سے برابر ویسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہو اُسکی نسبت یہ قیاس کر لینا لازم ہے کہ وہ اُس قسم کی اراضی ہے جسکا ذکر فقرہ تحتی (الف) مین ہے تاوقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہ ہو۔

یہ بھی شرط ہے کہ جو اراضی حسب فقرات تحتی (الف) یا (ب) سیر ہو وہ اُسوقت سیر نرہیگی جب وہ اراضی مقبوضہ آسامی (رعیت) ساقط الملکیت ہو جائے۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی (رعیت) ساقط الملکیت اپنا حق ملکیت اُس اراضی مین جو اُسکے قبضہ مین بحیثیت آسامی (رعیت) ساقط الملکیت کے تھی پھر حاصل کرے تو اراضی متذکرہ شرط دوم پھر اُسکی سیر ہو جائے گی۔

(۱۴) "تعلقہ" یا "محال تعلقداری" سے ایسا علاقہ موقوعہ اودھ مراد ہے جس سے ایکٹ علاقہ جات ملک اودھ ۱۸۶۹ء کے احکام متعلق ہون۔ اور "تعلقدار" سے ایسے علاقہ کا مالک مراد ہے۔ نمبر ۱ ۱۸۶۹ء

(۱۵) "مالک ادنیٰ" سے مراد اودھ مین ایسا شخص ہے جو اراضی مین حق قابل وراثت اور قابل انتقال رکھتا ہو اور جو اُس اراضی کی بابت لگان ادا کرنے کا ذمہ دار ہو یا اگر کوئی عدالتی فیصلہ یا معاہدہ نہ ہوتا تو ذمہ دار ہوتا۔

باب ۲

تقررات اور علاقہ اختیار

ضبط و نگرانی محاصلات مالگذاری حاکم اعلیٰ

دفعہ ۵۔ ضبط و نگرانی تمام امور متعلقہ مالگذاری اراضی کی ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین بورڈ کو بپابندی احکام لوکل گورنمنٹ کے سفوض ہے[1]۔

تقرر اور علیحدگی ممبران بورڈ کی

دفعہ ۶۔ لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور سے پہلے منظوری حاصل کرکے ممبران بورڈ کو مقرر کرے گی اور اُنکو علیحدہ کر سکتی ہے[2]۔

---

[1] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۴ ۔ اودھ ۔ ۳

[2] ممالک مغربی و شمالی ۵۔

کام کے تقسیم کا اختیار

دفعہ ۷۔ (۱) بپابندی ایسے قواعد یا احکام کے جو لوکل گورنمنٹ وقتاً فوقتاً مقرر یا جاری کرے بورڈ کو جائز ہے کہ اپنے ممبرون کے درمیان اپنے کام کو اس طرح تقسیم کرے اور اپنے علاقہ اختیار کی ایسی تقسیم کرے جیسا کہ بورڈ کو مناسب معلوم ہو۔

(۲) تمام احکام یا ڈگریان جو کوئی ممبر بورڈ مطابق اس تقسیم کار یا تقسیم علاقہ اختیار کے صادر کرکے احکام یا ڈگریان (جیسی کہ صورت ہو) بورڈ کی متصور ہونگی۔

حکم عدالتی کی تبدیل یا تنسیخ

دفعہ ۸۔ جو ڈگری[۲] یا حکم مصدرہ کارروائی عدالتی زیر لحاظ بورڈ بر طبق اپیل یا بر طبق استصواب بموجب دفعہ ۲۱۸ یا بطور نگرانی بموجب دفعہ ۲۱۹ آئے اسکی تبدیل یا تنسیخ بدون اتفاق رائے دو ممبران بورڈ کے نہ ہوگی۔

اختلاف رائے کی صورت میں لوکل گورنمنٹ سے استصواب

دفعہ ۹۔ جب[۳] ممبران بورڈ اپنے امور غیر متعلقہ کار عدالتی مین کسی حکم کے صادر کرنے کی نسبت مختلف الرائے ہون اور دونون جانب رائے مساوی ہو تو جس امر مین کہ اس نہج پر اختلاف واقع ہو وہ انفصال کے لیے لوکل گورنمنٹ کے حضور مین بھیجا جائیگا۔

ممبر بورڈ کو بورڈ کے تحقیقات عمل مین لانے کی اجازت دینے کا اختیار

دفعہ ۱۰۔ باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا مین مندرج ہے لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی ممبر بورڈ کو اس امر کا مجاز کرے کہ خواہ عموماً خواہ کسی مقام خاص کی نسبت کل یا کوئی فرض یا اختیار منجملہ اُن فرایض اور اختیارات کے جو بورڈ پر عاید اور اسکو عطا کیے گئے ہین انجام دے یا عمل مین لائے۔

قسمتون اور ضلعون اور تحصیلون اور حصص ضلع کے مقرر کرنے اور بدلنے اور موقوف کرنے کا اختیار

دفعہ ۱۱۔ (۱) لوکل گورنمنٹ[۵] کو جائز ہے کہ بمنظوری ماقبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نئی قسمتین یا اضلاع قایم کرے یا موجودہ قسمتون یا ضلعون کو موقوف کرے۔

(۲) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی قسمت یا ضلع یا تحصیل کی حدود کو بدل دے اور جائز ہے کہ نئی تحصیلین قایم کرے یا موجودہ تحصیلون کو موقوف کرے اور جائز ہے کہ کسی ضلع کو حصص ضلع مین تقسیم کرے اور جائز ہے کہ حصص ضلع کی حدود کو بدل دے۔

(۳) بپابندی احکام لوکل گورنمنٹ کے جو حسب دفعہ تحتی (۲) صادر ہون کل تحصیلین

[۱] ممالک مغربی و شمالی۔ ۶ اودھ ۳
[۲] ممالک مغربی و شمالی۔ ۷ اودھ۔ ۲
[۳] ممالک مغربی و شمالی۔ ۸ اودھ۔ ۳
[۴] ممالک مغربی و شمالی۔ ۱۰ اودھ ۳
[۵] ممالک مغربی و شمالی۔ ۱۴ اودھ۔ ۴ (ب)

حصص اضلاع سمجھی جائین گی۔

کمشنران قسمت

دفعہ ۱۲- لوکل[1] گورنمنٹ ہر قسمت مین ایک کمشنر مقرر کرے گی اور وہ کمشنر اپنی قسمت کے اندر وہ اختیارات عمل مین لائے گا اور اُن فرایض کو انجام دیگا جو ایکیٹ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت کے روسے کمشنر کو عطا اور اُسپر عاید ہوئے ہون اور وہ بپابندی ضبط و نگرانی بورڈ کے اپنی قسمت کے تمام عہدہ داران مال پر حکومت رکھے گا۔

ایڈیشنل کمشنر کا تقرر اور اُس کے اختیارات اور فرایض

دفعہ ۱۳- (۱) جائز[2] ہے کہ لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری پیشتر حاصل کرکے کسی قسمت مین یا دو یا زیادہ مشترک قسمتون مین ایک ایڈیشنل کمشنر مقرر کرے۔

(۲) ایڈیشنل کمشنر اُس مدت تک اپنے عہدہ پر قایم رہے گا جب تک لوکل گورنمنٹ کی مرضی ہو۔

(۳) ایڈیشنل کمشنر کمشنر کے ایسے اختیارات اور ایسے فرایض (اور) ایسے مقدمات یا اقسام مقدمات مین جنکی لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے یا در صورت نہ ہونے احکام لوکل گورنمنٹ کے کمشنر متعلقہ ہدایت کرے عمل مین لائے گا اور انجام دے گا۔

(۴) یہ ایکٹ اور ہر دوسرا قانون نافذ الوقت جو کمشنر سے متعلق ہو ایڈیشنل کمشنر سے جبکہ مشار الیہ بموجب دفعہ تحتی (۳) کوئی اختیارات عمل مین لاتا ہو یا کوئی خدمات انجام دیتا ہو اس طرح پر متعلق ہوگا کہ گویا وہ کمشنر قسمت ہے۔

کلکٹر ضلع

دفعہ ۱۴- لوکل[3] گورنمنٹ ہر ضلع مین ایک عہدہ دار مقرر کریگی جو اُس ضلع کا کلکٹر ہوگا اور وہ اپنے تمام ضلع مین وہ تمام اختیارات عمل مین لائیگا اور اُن تمام فرایض کو انجام دے گا جو ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت کے روسے کلکٹر کو عطا یا اُسپر عاید ہوئے ہون۔

اسسٹنٹ کلکٹر

دفعہ ۱۵- (۱) لوکل[4] گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع کے واسطے اتنے اور اشخاص جو اُسکی دانست مین مناسب ہون اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا درجہ دوم کے مقرر کرے۔

---

[1] ممالک مغربی وشمالی - ۱۱ اودھ - ۴
[2] ممالک مغربی وشمالی - ۱۱ (الف) اودھ - ۴ (الف
[3] ممالک مغربی وشمالی - ۱۲ اودھ - ۴
[4] ممالک مغربی وشمالی - ۱۳ اودھ - ۴

(۲) تمام[۱] ایسے اسسٹنٹ کلکٹر اور رقاع کے تمام دیگر عہدہ داران مال ماتحت کلکٹر کے ہون گے۔

معطل یا علیحدہ کیا جانا عہدہ دارون کا

دفعہ ۱۶- لوکل[۲] گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی عہدہ دار کو جو بموجب دفعہ ۱۲ یا ۱۳ یا ۱۴ یا ۱۵ کے مقرر کیا گیا ہو معطل یا علیحدہ کرے۔

تحصیلدار اور نائب تحصیلدار

دفعہ ۱۷- لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع مین اسقدر اشخاص کو جسقدر وہ مناسب سمجھے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار مقرر کرے اور لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے عہدہ دارون کو یا اُنمین سے کسی کو معطل یا علیحدہ کرے یا اُنکے مقرر یا معطل یا علیحدہ کرنے کی نسبت اپنے اختیار کو بہ پابندی ایسے قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے (اور حاکم کو) سپرد کرے۔

اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع

دفعہ ۱۸-(۱) لوکل[۳] گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو ایک یا زیادہ حصص ضلع کا اہتمام سپرد کرے اور جائز ہے کہ اسکو اس سے علیحدہ کردے۔

(۲) ایسا اسسٹنٹ کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کہلائیگا اور بپابندی ضبط و نگرانی کلکٹر کے اُن تمام اختیارات کو عمل مین لائیگا اور اُن تمام فرائض کو انجام دیگا جو ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت کے رو سے اسکو عطا اور اسپر عاید ہوئے ہون۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ اپنے اختیارات حسب دفعہ ہذا کلکٹر ضلع کو سپرد کرے اور جائز ہے کہ ایسی سپردگی کو منسوخ کردے۔

ماتحتی عہدہ داران مال کی

دفعہ ۱۹- بپابندی تمام ضبط و نگرانی کلکٹر کے حصہ ضلع کا ہر عہدہ دار مال اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کا (اگر کوئی ہو) ماتحت ہوگا۔ (ممالک مغربی وشمالی - ۱۶ اودھ - ۸)

دفعہ ۲۰- اگر کلکٹر[۴] فوت ہوجاے یا اپنے فرائض انجام دینے کے قابل نرہے تو جو عہدہ دار بطور چندروزہ ضلع کے امور مالی کا انتظام بہ حیثیت اعلیٰ حاکم عامل کے کرے وہ تا وقتیکہ کلکٹر متوفی یا ناقابل کی جگہ کوئی شخص لوکل گورنمنٹ کے حضور سے مقرر ہو اور اپنے اُس عہدہ کا اہتمام لے حسب ایکٹ ہذا کلکٹر متصور ہوگا۔

---

[۱] اودھ - ۵ -
[۲] جدید ہے -
[۳] ممالک مغربی وشمالی - ۱۵ اودھ - ۷
[۴] ممالک مغربی وشمالی - ۲۰ اودھ - ۱۱

باب ۳[a]

قائم رکھاجانا نقشہ جات اور کاغذات کا

(الف) قانونگویان وپٹواریان

پٹواریون کے حلقون کے قایم کرنے اور تبدیل کرنے کا اختیار

دفعہ ۲۱- کلکٹر[b] کو بمنظوری ما قبل بورڈ کے جائز ہے کہ اپنے ضلع کے محالات کو پٹواریون کے حلقون مین تقسیم کرے اور اُسے جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً اُن حلقون کی تعداد اور حدود کو بدلتا رہے۔

لیکن کوئی ایسی تقسیم یا تبدیلی بدون اسکے اور اُسوقت تک قطعی نہوگی جب تک کہ اُسکی منظوری بورڈ کے حضور سے نہوجائے۔

پٹواریون کی تنخواہین

دفعہ ۲۲- پٹواریون[c] کی تنخواہین وقتاً فوقتاً کلکٹر بپابندی احکام بورڈ کے مقرر کرتا رہے گا۔

تقرر و علیحدگی و موقوفی پٹواریون کی

دفعہ ۲۳-(۱) کلکٹر[d] اُس طور پر جیسا کہ بعد ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے ہر حلقہ کے لیے ایک پٹواری مقرر کریگا اور کلکٹر کو جائز ہے کہ باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا مین بعد ازین درج ہو پٹواریون کی علیحدگی یا موقوفی کا بپابندی اُن قواعد کے جوحسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے گئے ہون حکم صادر کرے۔

(۲) جائز ہے کہ کلکٹر کسی پٹواری کو ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ مین صرف مفصلہ ذیل صورتون مین تبدیل کرے۔

(الف) بہ تعلق انتظام رد و بدل حلقہ جات کے جو حسب دفعہ ۲۱ کیا جائے۔

(ب) بہ رضامندی اُن اشخاص کے جنکو اُس حلقہ مین جسمین کہ پٹواری تبدیل کیا جائے نامزدگی کا حق حسب دفعہ ۲۴ (۱) حاصل ہو۔

خالی عہدون پر پٹواریون کا نامزد اور مقرر کیا جانا

دفعہ ۲۴- (۱) جب[e] کسی حلقہ مین پٹواری نہو تو لازم ہے کہ لمبرداران یا اگر کوئی لمبردار نہو تو مالکان حلقہ مذکور یا اُنکے قایم مقامان حقیت کسی شخص کو بطور پٹواری حلقہ مذکور کے نامزد کرین اور بپابندی

---

[b] ممالک مغربی وشمالی ۲۳۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۹۹ء دفعہ ...

[c] ممالک مغربی وشمالی - ۲۳۲

[d] ممالک مغربی وشمالی - ۲۴ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۹ء دفعہ ۱ سنہ ۱۸۹۹ء

[e] ممالک مغربی وشمالی - ۲۵ لغایت ۲۸ - دفعہ ۱ ایکٹ ۹

احکام دفعات تحتی (۵) و (۶) وہ شخص (پٹواری) مقرر کیا جائیگا۔

(۲) درصورتیکہ شخص نامزد شدہ کی نسبت اختلاف راے ہو تو کلکٹر کو لازم ہی کہ رواج مختص المقام کو (اگر کچھ ہو) دریافت کرے اور بپابندی احکام متذکرۂ بالا اُس شخص کو مقرر کرے جو (ایسے رواج) کے مطابق نامزد ہوا ہو۔

(۳) اگر کوئی ایسا رواج دریافت نہ ہوسکے تو کلکٹر کو لازم ہوگا کہ کسی لایق شخص کو پٹواری مقرر کرے خواہ ایسا شخص نامزد کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔

(۴) اگر کوئی علاقہ زیر انتظام خاص سرکار ہو یا مالک علاقہ تحت اہتمام کورٹ آف وارڈس ہو تو کلکٹر جسکے زیر اہتمام علاقہ ہو درباب نامزد کرنے پٹواری کے حسب دفعہ ہذا مالک علاقہ سمجھا جائیگا۔

(۵) اگر کوئی اشخاص جن سے نامزد کرنا پٹواری کا متعلق ہو پٹواری کی جگہ دوسرے شخص کو خلوے عہدہ کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر نامزد کرنے مین غفلت کرین تو کلکٹر بذریعہ اطلاعنامہ (نوٹس) کے اُنکو نامزدگی کرنے کے واسطے ایما کرے گا اور اگر اُس اطلاع نامہ کے پہونچنے کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر وہ نامزد نہ کرین تو کلکٹر خود تقرر عمل مین لائے گا۔

(۶) اگر وہ اشخاص جن سے نامزد کرنا متعلق ہو پٹواری کے نامزد کرنے مین رواج مختص المقام کی رعایت نہ کرین یا کسی ایسے شخص کو نامزد کرین جو پٹواری کی خدمات کے انصرام کے قابل نہ ہو یا کلکٹر کی راے مین ایسی خدمات کے انصرام کے لایق نہ ہو تو کلکٹر اُس شخص کا تقرر نامنظور کرے گا اور اگر کوئی شخص لایق پندرہ روز کے اندر اُس نامنظوری کی اطلاع دہی کی تاریخ سے نامزد نہ کیا جائے تو وہ خود کسی شخص کو خالی عہدہ پر مقرر کردے گا۔

قانونگویوں کا مقرر کیا جانا

دفعہ ۲۵۔ بپابندی[۱] اُن قواعد کے جو بموجب دفعہ ۲۳۴ بنائے جائین ہر ضلع مین ایک یا زیادہ قانونگو سالانہ رجسٹرون کی بطور مناسب نگرانی اور مرتب رکھنے اور اصلاح کے واسطے اور ایسی دیگر خدمات کے واسطے جو بورڈ وقتاً فوقتاً تجویز کرے مقرر کیے جاسکتے ہین۔

تعداد قانونگویوں کی تنخواہ کی

دفعہ ۲۶۔ قانونگویون[۲] کی تنخواہ وقتاً فوقتاً بورڈ حسب احکام لوکل گورنمنٹ مقرر کرتا رہے گا۔

قانونگو اور پٹواری ملازم سرکار متصور ہونگے اور دینگے کاغذات سرکاری کاغذات ہونگے

دفعہ ۲۷۔ ہر قانونگو[۳] اور پٹواری اور ہر شخص جو بطور چند روزہ ایسے کسی عہدہ دار کی خدمات کے انجام دینے کے لیے مقرر کیا جائے ازروے معنی قرار دادہ مجموعہ تعزیرات ہند کے ملازم سرکاری

[۱] ممالک مغربی وشمالی — ۳۳

[۲] ممالک مغربی وشمالی — ۳۴

[۳] ممالک مغربی وشمالی ۳۵ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۹ء دفعہ ۱۷-

سمجھا جائیگا اور تمام ریکرڈ (امثلہ اور رجسٹر وغیرہ) اور کاغذات سرکاری جو کوئی ایسا عہدہ دار مرتب رکھے کاغذات اور مال سرکار سمجھے جائینگے ۔

(ب) نقشہ جات

قایم رکھا جانا نقشہ اور خسرہ کا

دفعہ ۲۸ – کلکٹر[1] بموجب اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے گئے ہون اپنے ضلع کے ہر موضع کا ایک ایک نقشہ اور خسرہ قایم رکھے گا اور ہر سال یا سال بھر سے زیادہ کی ایسی میعاد کے بعد جو بورڈ مقرر کرے اُن نقشون اور خسرون مین وہ تمام تبدیلیان جو ہر موضع یا محال کھیت کی حدود مین ہوئی ہون درج کرائے گا اور اگر ایسے نقشہ یا خسرہ مین غلطیون کا ہونا ظاہر کیا جائے تو اُنکی تصحیح کرا دے گا ۔

ذمہ داری مالکان کی نسبت قایم رکھنے نشانات حدبندی کے

دفعہ ۲۹ – مواضع[2] یا محالات یا کھیتون کے تمام مالکان کو لازم ہے کہ جو مستقل نشانات حدبندی کے اُنپر بطریق جائز قایم کیے گئے ہون اُنکو اپنے صرف سے قایم اور درست سے درست رکھین اور جائز ہے کہ کلکٹر کسی وقت ایسے مالکان کو یہ حکم دے کہ ۔

(الف) اُن مواضع یا محالات یا کھیتون پر مناسب نشانات حدبندی کے قایم کرین ۔

(ب) جو نشانات حدبندی اُنپر بطریق جائز قایم کیے گئے ہون اُن سب کی ایسی شکل مین اور ایسے مصالحہ سے جو کلکٹر تجویز کرے مرمت یا تجدید کرین ۔

اگر تاریخ اطلاع دہی سے ۳۰ دن کے اندر ایسے حکم کی تعمیل نہ کی جائے تو کلکٹر کو لازم ہے کہ اُن نشانات حدبندی کو قایم کرائے یا اُنکی مرمت یا تجدید کرائے اور اُن مالکان سے جنکو تعلق ہو ایسے حساب رسدی سے جو مشارالیہ کی دانست مین مناسب ہو جو کچھ صرف ہوا ہو اُسکو وصول کرے ۔

تشریح ۔ اس دفعہ اور دفعہ مابعد مین لفظ "مالکان" مین مالکان ادنی اور ٹھیکہ داران اور مرتہنان اور دیگر اشخاص قابض اراضی متعلقہ بھی داخل ہین ۔

نشانات حدبندی کو ضرر پہونچانے یا اُنکے دور کرنے کی سزا

دفعہ ۳۰ – جائز[3] ہے کہ کلکٹر اُس شخص کو جسکی نسبت کسی نشان حدبندی یا نشان پیمایش کے عمداً مٹانے یا دور کرنے یا ضرر پہونچانے کا جرم مشارالیہ کے اجلاس مین ثابت ہوا اُسقدر روپیہ ادا کرنے کا حکم دے جو ہر مٹائے ہوئے یا دور کیے ہوئے یا ضرر پہونچائے ہوئے نشان کی بابت

---

[1] جدید ہے
[2] ممالک مغربی و شمالی ۱۴۱ – اودھ ۱۰۳
[3] ممالک مغربی و شمالی – ۱۴۲ و ۱۴۳ – اودھ ۱۰۴ و ۱۰۵ –

پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور جو نشان کے پھر قایم کرنے اور اُس مخبر کے انعام دینے کے واسطے ضروری ہو جو باعث ثبوت جرم ہوا ہو۔ جب اس روپیہ کا حاصل کیا جانا ممکن نہ ہو یا اگر مجرم کا پتہ چل نہ سکے تو کلکٹر ایسے نشان کو پھر قایم کرے گا اور اُسکا خرچ ہم سرحد مواضع یا محالات یا کھیتون کے ایسے مالکان سے وصول کرے گا جنسے وہ مناسب سمجھے۔

(ج) رجسٹر

محالات مالگذاری ومحالات معافی مالگذاری کے رجسٹر

دفعہ ۳۱- کلکٹر[ا] فہرست ہاے ذیل طیار کرے گا اور قایم رکھے گا۔

(الف) ایک فہرست تمام محالات مالگذاری کی جسمین ہر محال کی مالگذاری مشخصہ اور لمبردار یا دیگر شخص کی جسکی معرفت وہ قابل ادا قرار دی جائے تصریح ہو۔

(ب) ایک فہرست تمام محالات معافی مالگذاری کی جسمین اُس سند کی اور اُن شرایط کی تصریح ہو جن کے بموجب وہ محالات اداے مالگذاری سے بری کیے گئے ہین۔

کاغذات حقوق

دفعہ ۳۲- ہر محال[۲] کے لیے جُدا جُدا کاغذات حقوق ہونگے یا اگر ایک محال دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع پر مشتمل ہو تو جائز ہے کہ ہر ایسے موضع یا حصہ کے لیے جُدا جُدا کاغذات حقوق طیار کیے جائین۔

کاغذات حقوق مین رجسٹر ہاے ذیل شامل ہونگے۔

(الف) رجسٹر محال کے جملہ مالکان کا بشمول مالکان خاص خاص رقبہ جات اراضی کے جسمین ہر ایک مالک کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

(ب[۳]) اودھ مین اُن تمام محالات یا پٹیون کے لیے جنپر ایسے بندوبست شکمی (پختہ داری) کے بموجب یا ایسے قابل وراثت و نا قابل انتقال ٹھیکہ کے بموجب قبضہ ہو جس مین لگان واجب الادا اہتمم بندوبست یا کسی اور حاکم مجاز نے مقرر کر دیا ہو ایک رجسٹر تمام حصہ داران ملکیت ادنی یا شریک ٹھیکہ داران کا جسمین ہر ایک حصہ دار یا شریک ٹھیکہ دار کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

۵۳-۵۶	[ا]- اودھ ۵۶ [۲]- اودھ ۵۷- ممالک مغربی و شمالی ۹۴

(ج) اودھ مین ایک رجسٹر محال کے تمام دیگر مالکان ادنی کا اور تمام دیگر ٹھیکہ داران کا جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کردیا ہو جسمین ہر ایک کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

(د) ایک رجسٹر جملہ اشخاص قابض اراضی معافی مالگزاری کا جسمین ہر ایک کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

(ہ) ایک رجسٹر اُن تمام اشخاص کا جو اراضی کی کاشت کرتے ہون یا اور بنہج اُس پر قابض ہون جس مین امور محکومۂ دفعہ ۵۵ کے تصریح ہو۔

جب تک کہ جدید کاغذات حقوق حسب دفعہ ۳۲ مرتب نہ ہون اُسوقت تک موجودہ کاغذات حقوق کاغذات حقوق مقررہ حسب دفعہ ہذا ہونگے۔

تشریح۔ دفعہ ہذا مین الفاظ "مالک" اور "مالک ادنی" مین وہ شخص بھی داخل ہے جو حقوق ملکیت یا حقوق ملکیت ادنی پر رہن یا ٹھیکہ کے بموجب قابض ہو۔

رجسٹرہاے سالانہ

دفعہ ۳۳۔ (۱) کلکٹر[ل1] کاغذات حقوق قایم رکھے گا اور اس غرض کے لیے ہر سال یا سال بھر سے زیادہ کی ہر ایسی میعاد کے بعد جو بورڈ مقرر کرے ایک تصحیح شدہ سلسلہ رجسٹرہاے مندرجہ دفعہ ۳۲ کا طیار کراتا رہے گا۔

جو رجسٹر اس طور پر طیار کیے جائین وہ رجسٹرہاے سالانہ کہلائین گے۔

(۲) کلکٹر تمام تبدیلات کو جو وقوع مین آئین اور ہر معاملہ کو جو حقوق یا امر اوفق قلمبند شدہ پر موثر ہو سالانہ رجسٹرون مین درج کرائے گا۔

اور اُنہین اُن غلطیون کی صحت کرے گا جنکا کاغذات حقوق مین یا کسی سالانہ رجسٹر مرتبہ سابق مین واقع ہونا ثابت ہو۔

(۳) کوئی ایسی تبدیلی یا معاملہ جو اُن رجسٹرون پر موثر ہو جو حسب فقرہ جات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲ مقرر کیے گئے ہین بغیر حکم کلکٹر یا جیساکہ بعد ازین ایکٹ ہذا مین محکوم ہے بغیر حکم

ل1۔ ممالک مغربی و شمالی — ۹۷و۹۹ — اودھ — ۶۱ و ۶۳ —

تحصیلدار کاغذات مین درج کیا جائیگا۔

وراثت یا انتقال قبضہ کی اطلاع

دفعہ ۳۴-(۱) جو[1] شخص کسی محال یا جزو محال کے یا اُسکے منافع کے یا اُسکے اندر کے کسی خاص قبضہ کے کسی حق ملکیت پر یا دیگر حق پر جسکا رجسٹرہاے محکومہ فقرہ جات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲ مین مندرج ہونا ضروری ہے ازروے وراثت یا انتقال قابض ہو اُسکو لازم ہے کہ وراثت یا انتقال مذکور کی اُس تحصیل کے تحصیلدار کو اطلاع دے جسمین کہ وہ محال یا اُسکا کوئی جزو واقع ہو۔

(۲) وراثت کی حالت مین یا ایسے انتقال کی حالت مین جو رہن یا ٹھیکہ کے سوا اور کسی ذریعہ سے ہو اطلاع فوراً اُسکے وقوع کے بعد دینی لازم ہوگی ۔

(۳) رہن یا ٹھیکہ کی صورت مین اطلاع فوراً اُسکے بعد دینی لازم ہوگی جبکہ مرتہن یا ٹھیکہ دار اُسکے بموجب قبضہ حاصل کرلے ۔

(۴) اگر وہ شخص جو اس نہج پر وراثت پائے یا کسی اور نہج سے قبضہ حاصل کرے نابالغ یا اور نہج سے ناقابل ہو تو جو ولی یا اور شخص اُسکی جائداد کا اہتمام رکھتا ہو وہ اطلاع محکومہ دفعہ ہذا کرے گا۔

(۵) کوئی عدالت مال ایسی نالش یا درخواست کی جو اُس شخص کی طرف سے ہو جسکو اسطور پر وراثت ملی ہو یا جس نے کسی اور نہج پر قبضہ حاصل کیا ہو اُسوقت تک سماعت نہ کرے گی جب تک کہ ایسا شخص اطلاع محکومہ دفعہ ہذا نہ دے چکا ہو۔

بنا بر اطلاع عمل اطلاع دیے جانے کی صورت مین

دفعہ ۳۵- تحصیلدار کو ایسی اطلاع کے پہونچنے پر یا کسی اَور[2] ذریعہ سے اُن امور سے آگاہ ہونے پر لازم ہے کہ جو تحقیقات ضروری معلوم ہو عمل مین لائے اور غیر نزاعی صورتون مین اگر معلوم ہو کہ وراثتاً ملنا یا انتقال وقوع مین آچکا ہے تو اُسکو سالانہ رجسٹرون مین درج کرلے ۔

---

[1] ممالک مغربی و شمالی - ۹۰ اودھ - ۵۸

[2] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:- "ہم نے یہ حکم درج کردیا ہے کہ ضروری تصحیحات رجسٹرون مین کرلی جائین اگرچہ اشخاص متعلقہ اُس اطلاع کے دینے سے قاصر ہین جس کی نسبت حکم ہے۔

اگر وراثت یا انتقال کی نسبت نزاع ہو تو تحصیلدار مقدمہ کو استصواباً بحضور کلکٹر بھیجے گا اور شاید ایسے نزاع کو بموجب احکام دفعہ ۴۰ طے کرکے مقدمہ کو فیصل کر دے گا۔

دفعہ ۳۶ (۱) جب[1] کوئی حق وخیلکاری (قبضہ داری) کسی آسامی ساقط الملکیت کا حسب احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو پیدا ہوا ہو تو کلکٹر اثنائے کارروائی داخلخارج حسب دفعہ ۳۴ مین بطور علیحدہ کارروائی کے اگر اسمین زیادہ آسانی ہو۔ ایک حکم صادر کرے گا جسمین اُس آراضی کی تصریح ہوگی جسمین ایسا حق وخیلکاری (قبضہ داری) حاصل ہوا ہے اور وہ لگان جو اُس آراضی کی بابت حسب احکام دفعات مذکور واجب الادا ہو مقرر کرے گا

(۲) جو لگان اس طور پر مقرر کیا جائیگا وہ بپابندی احکام قانون میعاد سماعت متعلقہ بقایائے لگان اُس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب کہ قبضہ بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہوا اور بجز صورت ہائے محکومہ دفعہ ۴۱ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۳۵ (ب) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء کے۔ یہ لگان دس سال تک کی مدت تک قابل اضافہ یا تخفیف کے نہوگا الا بہ حکم مہتمم بندوبست حسب دفعہ ۸۷ ایکٹ ہذا

(۳) اگر ایسی صورت ہو جسمین بحالت دیگر تحصیلدار کو اختیار صادر کرنے حکم داخلخارج اسما کا حسب دفعہ ۳۵ حاصل ہوتا تو وہ مقدمہ کو بطور استصواب بحضور کلکٹر بھیج دے گا۔

(۴) اگر کسی وجہ سے حکم جسمین اراضی کی تصریح کی جاوے اور لگان واجب الادا مقرر کیا جائے حسب دفعہ تحتی (۱) صادر نہوا ہو تو جائز ہے کہ زمیندار یا آسامی یا کوئی حصہ دار جو براہ راست اس معاملہ سے تعلق رکھتا ہو کسی وقت دراثنائے زمانہ قبضہ بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت ایسے حکم کے اجرا کی درخواست دے۔

دفعہ ۳۷۔ (۱) لوکل[2] گورنمنٹ کو جائز ہے کہ رجسٹرون مین داخلخارج کیے جانے کی بابت رسوم مناسب مقرر کرے۔

دفعہ ۳۷ داخلخارج کے رسوم مقرر کرنے کا اختیار۔

---

[1] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:- ایسی ہی وجوہ سے جو دفعہ ۳۴ کے تیسرے فقرہ کی نسبت درج کی گئی ہین ہم نے اس دفعہ کی اس طرح ترمیم کی ہے کہ کارروائی داخلخارج قبل ختم ہونے کارروائی نسبت حقوق قبضہ بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت کے جسمین بہت دیر ہو سکتی ہے ختم ہو سکے۔ ۳۴

[2] ممالک مغربی وشمالی ۹۶ اودھ ۲۰۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی رسوم واسطے داخلخارج واحد کے ایک سو روپیہ سے زیادہ نہوگی

(۲) رسوم مذکور اُس شخص سے لیجائیگی جسکے حق مین داخلخارج کیا جائے اور وہ اُس طور پر خرچ کی جائے گی جو لوکل گورنمنٹ مناسب سمجھے۔

اطلاع دینے مین غفلت کرنے کی علت مین جرمانہ

دفعہ ۳۸۔ جو شخص[۹] اطلاع محکومہ دفعہ ۳۴ رہن یا ٹھیکہ کے بموجب قبضہ حاصل کرنے کی تاریخ سے یا وراثتاً ملنے یا دیگر انتقال کے وقوع مین آنے کی تاریخ سے تین مہینے کے اندر نہ دے وہ مستوجب جرمانہ کا ہوگا جو اُس رسوم کی تعداد کے پانچ گونے سے زیادہ نہ ہوگا جو حسب دفعہ ۳۷ درصورت دینے اطلاع کے واجب الوصول ہوتی یا جس صورت مین کہ کوئی رسوم واجب الوصول نہ ہو اُس تعداد سے زیادہ نہ ہوگا جو بورڈ نے بذریعہ قاعدہ کے مقرر کی ہو

سوا حقوق ملکیت کے دیگر حقوق متعلقہ اراضی کے انتقالات کا درج کاغذات کیا جانا

دفعہ ۳۹۔ (۱) تمام انتقالات[۱۰] اور تبدیلات جو حقوق متعلقہ اراضی پر موثر ہون بجز اُنکے جنکا ذکر دفعہ ۳۴ مین ہوا ہے اُن قواعد کے بموجب کاغذات مین درج کیے جائینگے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے جائین۔

(۲) کوئی تقسیم[۱۱] ایسی جوت کی جو دو یا زیادہ آسامیون کی مقبوضہ ہو اور کوئی تقسیم ایسے لگان کی جو اُسکی بابت قابل ادا ہو درج کاغذات نہ کی جائے گی جب تک کہ زمیندار اور تمام آسامیون کی جنکو کہ تعلق ہے رضامندی کی تصدیق کسی عدالت مال یا قانونگو کے روبرو نہ ہو جائے۔

(۳) تمام صورت ہائے نزاعی کی نسبت تحصیلدار کو رپورٹ کی جائے گی اور تحصیلدار ایسی تحقیقات جو ضروری معلوم ہو عمل مین لائے گا اور اپنی کارروائی کے کاغذات کلکٹر کے حضور مین بھیجے گا اور کلکٹر بعد ایسی تحقیقات مزید کے جو ضروری ہو حکم بپابندی احکام مندرجہ ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی وشمالی ۱۹۰۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو صادر کرے گا اور اگر ضرورت ہو تو سالانہ رجسٹرون کی ترمیم کرائے گا

تصفیہ ایسے منازعات کا جو رجسٹرہائے سالانہ کے اندراجات کی بابت ہون

دفعہ ۴۰۔ (۱) رجسٹرہائے سالانہ کے اندراجات کے متعلق تمام منازعات کا تصفیہ[۱۲] قبضہ کی بنا پر کیا جائیگا

---

[۹] ممالک مغربی وشمالی ۔ ۱۰۰ اودھ ۔ ۴

[۱۰] ممالک مغربی وشمالی ۔ ۱۰۲ اودھ ۔ ۶۶

[۱۱] جدید ہے ۔ ایکٹ قبضہ اراضی مین اسکے متعلق مشرح احکام ہین کہ تقسیم بمقابلہ زمیندار کالعدم ہے یہان پر صرف اتنا ہی لکھنا کافی تھا کہ جب وہ ناجائز ہو تو درج کاغذات نہونا چاہیے ۔ دیکھو دفعہ ۳۲ ۔ قبضہ اراضی

[۱۲] قبضہ کا لفظ صراحۃً لکھ دیا گیا تو اب وہ فیصلہ غیر ضروری ہوگئے جو ایکٹ ہائے سابق مین اس لفظ کے صریحاً نہ ہونے سے ضروری سمجھے جاتے تھے ۔ مثلاً:- بھیکم سنگھ بنام گجادھر ۔ نیگل ہ مبر نسر جلد ۳ صفحہ ۱۲

(۲) اگر دوران تحقیقات مین جو حسب دفعہ ہذا کسی نزاع کی نسبت عمل مین آئے کلکٹر اپنا اطمینان اس امر کی نسبت نہ کرسکے کہ کون فریق قابض ہے تو شار الیہ سرسری تحقیقات سے یہ امر دریافت کرے گا کہ سب سے زیادہ مستحق جائداد متعلقہ کا کون شخص ہے اور شخص مذکور کو قبضہ دلادے گا۔

(۳) کوئی حکم جو قبضہ کے بارہ مین حسب دفعہ ہذا صادر ہو اس امر کا مانع نہ ہوگا کہ کوئی شخص کسی عدالت دیوانی یا مال مین جسکو اختیار سماعت حاصل ہو جائداد متعلقہ کی نسبت اپنا استحقاق ثابت کرے۔

تصفیہ تنازعات متعلقہ حدود

دفعہ ۴۱[۱] - (۱) تمام تنازعات[۲] متعلقہ حدود کا تصفیہ جہان تک ممکن ہو بربنا سے موجودہ نقشہ جات پیمایش کے کیا جائیگا لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو حدود بربنا سے قبضہ واقعی قایم کیجائینگی۔

(۲) اگر دوران[۳] تحقیقات مین جو حسب دفعہ ہذا کسی نزاع کی نسبت عمل مین آئے کلکٹر اپنا اطمینان اس امر کی نسبت نہ کرسکے کہ کون فریق قابض ہے یا اگر یہ ظاہر کیا جائے کہ جائداد متعلقہ کے قابضان جائز کو بیجا طور پر بیدخل کرکے قبضہ قبل از آغاز تحقیقات تین ماہ کے اندر حاصل کیا گیا ہے تو کلکٹر کو لازم ہوگا کہ

---

[۱] جدید ہے۔ ممالک مغربی و شمالی - ۱۴۴ - اودھ - ۱۰۶ -

[۲] ممالک مغربی و شمالی - ۱۰۱ اودھ ۶۵ - جدید ہے -

[۳] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-

"ہم نے ان دفعات کو بدل دیا ہے اور ہم نے تنازعات حدود اور ان تنازعات کے درمیان مین جو جسٹر ہاے سالانہ کے اندراجات کے متعلق ہین فرق قایم کر دیا ہے۔ اگر اُس نقشہ کی بنا پر جسکی تصحیح حسب دفعہ ۲۹ کی گئی ہو جس تصحیح کا بغیر کافی تصدیق یا تحقیقات کے کیا جانا ممکن ہو کسی نزاع متعلقہ حدود کا تصفیہ کیا جائیگا تو دقتین پیدا ہوسکتی ہین۔ ان تصحیحات کا اُسی قدر لحاظ کیا جائیگا جسقدر عہدہ دار تصفیہ کنندہ نزاع مناسب خیال کرے۔ وہ نقشہ جسکی بنا پر ایسے نزاع کا تصفیہ بطور مناسب کیا جا سکتا ہو صرف نقشہ پیمایش ہے۔ اور ہم نے اسی کے مطابق حکم درج کردیے ہین۔

"ہم نے اس حکم کو کلکٹر سرسری تحقیقات سے یہ امر دریافت کرے کہ سب سے زیادہ مستحق جائداد کا کون شخص ہے اور کسی قدر ایسے شخص کو بیدخل کرے جس نے قبل کے تین ماہ کے اندر قابض جائز کو بیدخل کرکے بیجا طور پر قبضہ حاصل کیا ہو۔ صرف تنازعات حدود سے متعلق کیا ہے۔ اولاً اس حکم مین وہ صورت داخل نہین ہے جسمین کسی جائداد کے وارث جائز کو قبضہ حاصل کرنے نہ دیا گیا ہو مگر جسکی نسبت یہ نہ کہا جا سکتا ہو کہ وہ بیدخل کیا گیا ہے۔ یہ صورت نہایت عام طور پر واقع ہوا کرتی ہے اور اسکی نسبت حکم صادر کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسکی نسبت کامل طور سے ایکٹ نمبر ۱۲ بابت ۱۸۸۱ء مین حکم درج ہے جسکے بموجب جج ضلع کو اختیارات نسبت تحقیقات سرسری اور نسبت دلانے قبضہ کے اس شخص کو جو سب سے زیادہ مستحق ہو حاصل ہین۔ اسلیے اس امر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہے کہ کلکٹر کو اسی قسم کے اختیارات دیے جائین (کیونکہ) ایسا کرنے سے تناقض اختیارات سماعت ہوسکتا ہے۔ دیگر صورتون (یعنی) انتقال جدید جائداد اور ان تنازعات کی نسبت کی نسبت جو انتقال مذکور کی وجہ سے متعلق بابت پیدا ہون ایکٹ داد رسی خاص ... اور کوئی چارہ کار قانونی کے واسطے احکام موجود ہین" (ملاحظہ ہو ضمیمہ خاتمہ پر درج ہے)۔

(الف) اول صورت مین سرسری تحقیقات سے یہ دریافت کرے کہ سب سے زیادہ مستحق جائداد متعلقہ کا کون شخص ہے اور شخص مذکور کو قبضہ ولا دے۔

(ب) دوسری صورت مین جو شخص اس طور پر بیدخل کیا گیا ہو اُسکو قبضہ ولا دے۔ اور بعدہٗ اُسکے مطابق حدود قایم کردے۔

آسامی کی قسم کا تجویز کرنا

دفعہ ۴۲ – (۱) جس[1] صورت مین کہ نزاع کسی آسامی کی قسم یا حق قبضہ کے بارہ مین ہو تو کلکٹر موافق اصول مندرجہ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی ۱۹۰۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء کے۔ جیسی کہ صورت ہو۔ فیصلہ کرے گا۔

(۲) تنازعات حسب دفعہ ہذا کی تجویز کرنے مین کلکٹر وہ ضابطہ کارروائی عمل مین لائے گا جو اُسی قسم کے مقدمات کی تجویز کے لیے ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی وشمالی ۱۹۰۱ء کے بموجب یا نالشات کی تجویز کے لیے ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء کے بموجب۔ جیسی کہ صورت ہو۔ مقرر کیا گیا ہے۔

ضابطہ کارروائی جس صورت مین کہ لگان واجب الادا کی نسبت نزاع ہو

دفعہ ۴۳ – جس صورت مین کہ نزاع اُس لگان کی نسبت ہو جو کسی آسامی سے واجب الادا ہے تو کلکٹر اُس نزاع کو منفصل نہین کرے گا بلکہ اُس سال کی بابت جس سے رجسٹر سالانہ متعلق ہو اُسقدر لگان بطور لگان واجب الادا درج کردے گا جسقدر سال گزشتہ کی بابت لگان واجب الادا تھا بجز اسکے کہ اُس لگان مین کسی ایسے حکم یا معاہدہ کے بموجب اضافہ یا تخفیف کی گئی ہو جو حسب ایکٹ ہذا یا ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی وشمالی ۱۹۰۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء کے ہو۔

"صرف تنازعات متعلقہ حدود کی صورت مین جدید حکم غالباً مفید اور ضروری ہوگا اور ایسی ہی صورتون کے واسطے ہم نے اُسکو قایم رکھا ہے۔"

"متعلق احکام دفعہ ۴۱ اس امر کے بھی درج کرنے کی ضرورت ہے کہ جو حکم قبضہ کی نسبت بعد تحقیقات سرسری کے صادر کیا جائے وہ ایسا حکم نہین ہے جسکی پابندی عدالت ہائے مال پر فریقین کے درمیان حق متنازعہ فیہ کی نسبت نزاع کی باقاعدہ تجویز مین واجب ہوگی۔ مثلاً ایسا سرسری حکم جسکے رو سے ایک آسامی منجملہ اُن دو آسامیون کے جنکے باہم نزاع ہو قابض قرار دیا گیا ہو یا اُنمین سے ایک کو قبضہ دلا یا گیا ہو مانع اس امر کا نہ ہونا چاہیے کہ دوسرا فریق درخواست بغرض بحالی (قبضہ) کے زمیندار کے مقابلہ داخل کرے دفعہ ۴۱ کے صحیح معنی سمجھ لیے جانے کے بعد شاید حکم مذکور مانع نہ سمجھا جاتا مگر ہماری راے مین اس امر کا بالکل صاف کردینا بہت مناسب ہے۔"

[1] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-

"چونکہ جو فیصلے اس دفعہ کے بموجب صادر ہونگے اُنکی پابندی اب کل عدالت ہائے مال پر واجب ہوگی لہذا ہم نے ایک دفعہ تحتی اضافہ کی ہے جسمین یہ حکم درج ہے کہ مقدمات کی تجویز مین اُسی ضابطہ کے مطابق عمل کیا جائے جسکے مطابق اُسی قسم کے مقدمات حسب ایکٹ ہائے لگان مین عمل کیا جاتا ہے۔"

جیسی کہ صورت ہو۔

قیاس نسبت صحت اندراجات کے اور پابندی فیصلوں مال کا پابند ہونا

دفعہ ۴۴۔ لازم ہے کہ اُن تمام اندراجات کی نسبت جو سالانہ رجسٹرون مین حسب دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۳۲ کیے جائین یہ قیاس کر لیا جائے کہ وہ صحیح ہین تاوقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے[۱] اور بہ پابندی احکام دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۴۰ تمام فیصلہ جات مصدرہ حسب دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ کی پابندی نسبت امور متنازعہ کے ہمارہ عدالت ہاے مال پر واجب ہوگی۔ لیکن کوئی ایسا اندراج یا فیصلہ کسی شخص کے اس حق پر مؤثر نہ ہوگا کہ وہ اراضی مین اُس استحقاق کا عدالت دیوانی مین دعوی اور اسکو ثابت کرے جسکا رجسٹر ہاے مقررہ حسب فقرات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲ مین درج کیا جانا ضروری ہے۔

تقرر لمبرداران

دفعہ ۴۵۔ (۱) اگر دراثناے میعاد بند و بست کسی محال یا حصہ محال مین لمبردار کا عہدہ خالی ہو یا اگر کسی وقت کلکٹر یہ فیصلہ کرے کہ ایک یا زیادہ لمبرداران زائد مقرر کیے جانے چاہیین تو مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ ایک اشتہار بدین ایماء جاری کرے کہ حصہ دار لوگ جنکو کہ تعلق ہو ایک لمبردار نامزد کرین اور بہ پابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے جائین ایسا نامزد شدہ شخص مقرر کر دیا جائیگا۔

(۲) اگر اجراے اشتہار مذکور سے ایک مہینہ کے اندر کوئی شخص نامزد نہ کیا جائے یا اگر شخص نامزد شدہ کو قابلیت حاصل نہ ہو یا وہ کام کرنے سے انکار کرے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ محال یا حصہ محال متعلقہ کو قرق کر لے اور اُسکو انتظام خاص سرکار مین اُسوقت تک رکھے جب تک کہ کسی قابل نامزد شدہ شخص کا تقرر عمل مین نہ آئے۔

ایسے قرق شدہ محال یا حصہ محال کے زر تحصیل شدہ مین سے مالگذاری اور مصارف اہتمام اور کوئی ایسے اخراجات جو اُس محال یا حصہ محال پر عاید کیے جا سکتے ہین ادا کیے جائینگے اور جو کچھ زر فاضل ہو وہ باہم حصہ داران مندرجہ کاغذات کے بحصہ رسدی اُن اوقات پر

---

[۱] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:۔ "اس دفعہ کے بموجب جیسی کہ وہ تحریر تھی اُس سالانہ جمعبندی کی صحت کی نسبت جو پٹواری مرتب رکھتا ہے ایک ایسا قیاس کیا جا سکتا تھا جو مناسب نہ ہوتا اور جسکا اثر مضرت رہان سکتا تھا۔ اسلیے ہم نے اِس قیاس کو رجسٹر ہاے ملکیت کے اندراجات پر جو بموجب حکم کلکٹر یا تحصیلدار کے کیے جاتے ہین محدود کر دیا ہے۔ اس اعتراض کے رفع کرنے کی غرض سے کہ اس دفعہ کے پچھلے حصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت دیوانی کو ایسے مقدمات کی نسبت اختیار سماعت دیا گیا ہے جو صرف قابل تجویز عدالت مال کے ہین ہم نے اس دفعہ کی عبارت کو بدل دیا ہے"

جنہین کہ منافع حسب معمول تقسیم کیا جاتا ہے تقسیم کردیا جائیگا۔ (یہ دفعہ جدید ہے)

ذمہ داری ایسی اطلاع دینے کی جو واسطے طیاری کاغذات کے ضرور ہے

دفعہ ۴۶۔ ایسے[1] ہر شخص کو جسکے حقوق یا مرافق یا ذمہ داریون کی نسبت کسی ایکٹ یا قانون نافذ الوقت یا کسی ایسے قاعدہ کے رو سے جو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب مرتب ہوا ہو یہ حکم ہے کہ انکو کسی سرکاری رجسٹر مین قانونگو یا پٹواری درج کرے۔ لازم ہوگا کہ بر طبق درخواست قانون گو یا پٹواری کے یا کسی عہدہ دار مال کے جو رجسٹر مذکور کو مرتب کرتا ہو ایسی کل اطلاع دے جو رجسٹر مذکور کے صحیح صحیح مرتب ہونے کے لیے ضروری ہو۔

کاغذات کا معاینہ

دفعہ ۴۷۔ تمام نقشہ[2] جات و خسرہ جات و رجسٹر ہاے مرتبہ حسب ایکٹ ہذا کو اُن اوقات مین اور اُن شرایط ادائے رسوم یا دیگر شرایط پر جو لوکل گورنمنٹ[3] وقتاً فوقتاً مقرر کرتی رہے لوگ معاینہ کر سکین گے۔

باب ۴

نظر ثانی نقشہ جات و کاغذات کی

اشتہار نسبت کارروائی ترتیب کاغذات کے

دفعہ ۴۸۔ اگر لوکل گورنمنٹ[4] کو کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی مین کاغذات کی نظر ثانی عام یا جزوی یا پیمایش ثانی یا دونون کا کیا جانا مناسب معلوم ہو تو وہ ایک اشتہار اس مضمون کا مشتہر کرے گی۔

اشتہار کا اثر

اور ہر ایسے رقبہ مقامی کی نسبت اس اشتہار کی تاریخ سے ایسے دوسرے اشتہار کے جاری ہونے کی تاریخ تک جسمین اُس کارروائی کے ختم ہونے کا اعلان کیا جاے یہ سمجھا جاے گا کہ وہ زیر کارروائی ترتیب کاغذات یا کار پیمایش یا دونون کے ہے۔ جیسی کہ صورت ہو۔

مہتمان ترتیب کاغذات

دفعہ ۴۹۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ایک عہدہ دار جو لعد ازین بنام مہتمم ترتیب کاغذات موسوم ہے کارروائی ترتیب کاغذات یا پیمایش یا دونون کے اہتمام پر۔ جیسی کہ صورت ہو

[1] دفعہ ۱۹۔ ایکٹ قانون گویان و پٹواریان نمبر ۹ مصدرہ ۱۸۸۹ء۔

[2] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۰۶ ۔ اودھ ۶۷

[3] سرکلر متعلقہ اہم و قابل تذکرہ نہین ہے۔

[4] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۳۶ اودھ ۔ ۱۴

کسی رقبہ مقامی مین اور اُسقدر اسسٹنٹ مہتمان ترتیب کاغذات جسقدر گورنمنٹ کو مناسب معلوم ہون مقرر کرے اور ایسے عہدہ داران تمام اختیارات کو جو اُنکو حسب ایکٹ ہذا عطا کیے گئیے ہین اُسوقت تک عمل مین لائین گے جب تک کہ وہ رقبہ مقامی زیر کارروائی ترتیب کاغذات یا کار پیمایش جیسی کہ صورت ہو رہے

مہتمم ترتیب کاغذات کے اختیارات نسبت قایم کیے جانے نشانات حدبندی کے

دفعہ ۵۰ - جب[1] کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی پیمایش ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات کو اختیار ہے کہ بذریعہ اجراے اشتہار مواضع اور محالات اور کھیتون کے تمام مالکان کو ہدایت کرے کہ ایسے نشانات حدبندی جو عہدہ دار مذکور کی دانست مین موضعون یا محالون یا کھیتون کی حدود کے تعین کے لیے ضروری ہون پندرہ روز کے اندر قایم کرین - اور اگر مدت مندرجہ اشتہار کے اندر وہ تعمیل اس امر کی نہ کرین تو مشارالیہ کو اختیار ہے کہ خود اُس طور کے نشانات حدبندی قایم کرا دے اور کلکٹر مالکان اراضی سے اُس حدبندی کے قایم کرنے کا خرچہ وصول کرے گا -

تشریح - اس دفعہ مین لفظ "مالکان" مین مالکان ادنی او ٹھیکہ داران او مرتہنان اور دیگر اشخاص قابض اراضی متعلقہ بھی داخل ہین -

تصفیہ نزاعات

دفعہ ۵۱ - جب بابت کسی حدود کے تنازعہ ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اُس نزاع کا تصفیہ اُس طریقہ سے کرے گا جو دفعہ ۴۱ مین مقرر کیا گیا ہے -

کاغذات کا بوقت پیمایش ثانی طیار کیا جانا

دفعہ ۵۲ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی پیمایش ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اُس رقبہ مقامی کے ہر ضلع کے لیے ایک نقشہ اور ایک خسرہ طیار کرے گا جسکو بعد ازان کلکٹر حسب محکومہ دفعہ ۲۸ بجاے نقشہ و خسرہ موجودہ سابق کے قایم رکھے گا -

جب کاغذات [illegible] کیا جانا

دفعہ ۵۳ - جب[2] کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی ترتیب کاغذات ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اُس رقبہ مقامی کے ہر محال کے لیے کاغذات مرتب کرے گا جنمین رجسٹرہاے مُتذکرہ دفعہ ۳۲ یا اُنمین سے ایسے رجسٹر ہونگے جنکی نسبت لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے اور کلکٹر بعد ازان بجاے اُن کاغذات یا جزو کاغذات کے جو پہلے سے قایم ہون کاغذات یا جزو کاغذات

---

[1] ممالک مغربی و شمالی - ۴۰
سلیکٹ کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-
"آسانی اور توضیح کی غرض سے ہم نے اس دفعہ مین "تشریح" درج کردی ہے جو پچھلے باب کی دفعہ ۲۹ مین جو اسی مضمون کی ہے درج ہے "

[2] ممالک مغربی و شمالی - ۶۲

مرتبہ حال کو حسب دفعہ ۳۳ - مرتب رکھے گا۔

تصدیق اندراجات و تصفیہ نزاعات

دفعہ ۵۴ - کاغذات حقوق کے تمام غیر نزاعی اندراجات کی تصدیق فریقین متعلق کو کرنی لازم ہے اور مہتمم ترتیب کاغذات کو لازم ہے کہ ایسے کل نزاعات متعلقہ اندراجات مذکور کو جنکا فیصل کرنا وہ خود اپنے طور سے یا بر طبق درخواست کسی فریق متعلق کے اختیار کرے مطابق احکام دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ کے طے کرے۔

امور تفصیلات جو فہرست آسامیان (رجسٹر) مین درج کی جائینگی

دفعہ ۵۵ - اُس رجسٹر مین جو حسب فقرہ (ہ) دفعہ ۳۲ - اُن اشخاص کے واسطے مقرر کیا گیا ہے جو اراضی کی کاشت کرتے ہون یا اور نہج سے اُسپر قابض ہون ہر ایک آسامی کی نسبت امور ذیل کی تصریح لکھی جائیگی۔

(الف) آسامی (رعیت) کے حق قبضہ (اراضی) کی نوعیت و قسم جو بموجب ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو۔ تجویز کی گئی ہو۔

(ب) لگان جو اسامی (رعیت) سے قابل ادا ہو۔

(ج) ممالک مغربی و شمالی مین اگر اسامی غیر حق دار دخیلکاری ہو تو تعداد اُن پورے سالوں کی جنمین وہ اُس اراضی پر قابض رہ چکا ہے جو اُسوقت اُسکے قبضہ مین ہو۔ اور بیا مندی اُن قاعدون کے جو بورڈ حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کرے۔

(د) ہر ایک دیگر شرط حق قبضہ (اراضی) کی خواہ وہ پٹہ تحریری مین داخل ہو یا نہ ہو۔ رجسٹر مذکور مین تصریح ایسے مالکان یا مالکان ادنی کی بھی (اگر کوئی ہون) ہوگی جنکے قبضہ مین اراضی بطور سیر کے ہو یا جو ایسی اراضی کو جو سیر نہ ہو بطور آسامیون کے نہین بلکہ اور طور پر کاشت کرتے ہون اور اراضی آخر الذکر کی نسبت یہ درج ہوگا کہ کتنے پورے سالون تک اُن لوگون نے اسکی اس طرح پر کاشت کی ہے۔

تشریح دفعہ ہذا کی اغراض کیلیے وہ سال جسکے لیے رجسٹر مرتب کیا جاتا ہے بطور پورے سال کے سمجھا جائیگا۔

---

[1] ممالک مغربی و شمالی - ۶۸
سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:- "الفاظ "پورے سال" کی تعبیر مین جو دقت ہوتی ہے اُسکو رفع کرنے کی غرض سے ہم نے ایک ضروری تشریح اضافہ کردی ہے - ہم نے وہ حکم خارج کردیا ہے جو ملک اودھ کے رعایاے قانونی کی صورت مین برسون کی تعداد درج کرنے کی نسبت تھا ایسے اندراج کی ضرورت نہین ہے اور فی الحقیقت یہ اندراج اُس صوبہ مین نہین کیا جاتا ہے جو بالفعل ہوا ہے"

ممالک مغربی و شمالی مین اُن ابواب کا درج کیا جانا جو علاوہ لگان کے واجب الادا ہون

دفعہ ۵۶ - ممالک[1] مغربی و شمالی مین جو ابواب آسامیون سے بابت دخل اراضی کے واجب الادا ہون اور جو ایسے لگان کی نوعیت کے ہون جو علاوہ لگان آسامیان کے واجب الادا ہو یا جن کے عوض مین حقوق ملکیت حسب دفعہ ۸۷ فقرہ (ب) دیے جا سکتے ہین اُن سب کو جن نامون سے کہ وہ مشہور ہین مہتمم ترتیب کاغذات درج کردے گا - اور کوئی ابواب جو اس طرح درج نہ کیے گئے ہون کسی عدالت دیوانی یا مال مین قابل وصول نہونگے -

[1] ممالک مغربی و شمالی - ۶۶ جزد (ا) اور باقی جز کے لیے دیکھو دفعہ ۸۶ ایکٹ ہذا -

اس بحث پر جو نظایر پہلے سے ہین وہ حسب ذیل ہین

(۱) مدعی نے بطور زمیندار کے نصف پیداوار باغ کی بابت اپنا استقرار حق عدالت دیوانی سے چاہا اور اپنے حق کو رواج مندرجہ واجب العرض پر مبنی کیا - تجویز ہوئی کہ ایسا دعوے نہ تو لگان کا دعوی ہی اور نہ ہرجہ کا دعوے ہی بلکہ حسب دفعہ ۶۶ کے دعوی ابواب ہے اور جبکہ رواج مظہرہ مدعی اوس طرح مندرج نہین ہوا جسطرح قانون کی رو سے ہونا چاہیے تو بحیثیت دعوی ابواب کے لایق سماعت نہین ہی - الاکہ رای بنام رام سرن سنگھ (ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۰)

(۲) لیکن بمقدمہ بھگوتی پرشاد بنام گجادہر (ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۵) مین یہ تجویز ہوئی کہ قیمت درختان بیعہ مین زمیندار ایک چہارم کا دعوے بر بنار رواج دیہہ کے رجوع کرے تو اسکی بابت بہ منظوری گورنمنٹ اندراج ہونا ضرور نہین ہی اس لیے کہ داخل ابواب نہین ہے -

(۳) بمقدمہ امیر حسن وغیرہ بنام گوبند (دیکھو ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۷۷) یہ تجویز ہوئی کہ بابت استعمال اراضی آبادی کے جو کچھ زمیندار کو آسامی سے ملے وہ داخل تعریف ابواب نہین ہے بلکہ حسب دفعہ ہو قانون لگان کے داخل لگان ہے -

(۴) بلدیو سنگھ وغیرہ بنام بینی سنگھ (دیکھو ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۵۷) کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق بیائی (یا وزن کشی) داخل منافع محال ہی اور اسکی نسبت کوئی اندراج کاغذی نہ ہو جب بھی زمیندار اسکو پا سکتا ہے -

(۵) مالکان و دیگر حقوق سے جو زمیندار کو رقم بہنیٹھ و خوراک کی مطابق اندراج واجب العرض کے واجب الوصول ہو وہ قابل ڈگری ہی اور اُس سے مدا ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء تنبیس ضمیمہ دویم ایکٹ سماعت ۵ سنہ ۱۸۷۰ء کی تشریح اور میعاد بارہ سال کی متعلق ہوگی - راحت علی بنام مہابیج (ویکلی نوٹس الہ آباد صفحہ ۸ سنہ ۱۸۹۳ء) لیکن اس مین اس امر کا لحاظ نہین کیا گیا ہے کہ اندراج گورنمنٹ کی منظوری سے ہوا تھا یا نہین -

(۶) نالش رقم وزن کشی کی اگر حسب دفعہ ۶۲ مندرج نہین ہوئی ہی تو اسکے دلا پانے کی نالش عدالت مال مین نہوگی - کالو بنام چھوٹے (فیصلہ بورڈ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۸۷ء) -

(۷) پریوی کونسل سے بمقدمہ تلک دھاری سنگھ بنام چولھن مہتو (انڈین لا رپورٹ ۷ کلکتہ صفحہ ۱۳۱) لفظ ابواب کی تشریح ہوئی ہے اور لگان سے اُس کا فرق دکھایا گیا ہے -

(۸) بمقدمہ نہال بیر بنام شیو دیہل (ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۳۲) یہ تجویز ہوئی کہ کاشتکار ایک جزو پیداوار اراضی باغ کا اپنے زمیندار کو دے تو یہ از قسم لگان ہی ابواب نہین ہے - اور یہی فیصلہ بورڈ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء پنڈت بدری پرشاد بنام بھیم سنگھ مین بھی تجویز ہوئی ہی -

(۹) وہ ابواب سوضع جو عام نہ ہو اور جسکو لوکل گورنمنٹ نے منظور نکیا ہو - دفعہ ۶ ہ کے مطابق عدالت دیوانی سے بھی نہین دلائی جا سکتی ہے - لالا بنام ہیرا سنگھ (انڈین لا رپورٹ جلد ۲ الہ آباد صفحہ ۴۹)

قیاس نسبت صحت اندراجات کے

دفعہ ۵۷- لازم[۱] ہے کہ ان تمام اندراجات کی نسبت جو کاغذات حقوق مرتبہ حسب احکام باب ہذا مین کیے جائین یہ قیاس کرلیا جائے کہ وہ صحیح ہین تاوقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے - اور بپابندی احکام دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۱۰۴ کے تمام ایسے فیصلجات کی پابندی جو حسب باب ہذا صورت ہاے نزاعی مین صادر ہون نسبت اُن امور کے جنکی بابت وہ نزاعات ہون کل عدالتہاے مال پر واجب ہوگی - لیکن کوئی ایسا اندراج یا فیصلہ کسی شخص کے اس حق پر موثر

لیکن اکبر خان بنام شیو رتن (انڈین لا رپورٹ جلد ۳ سلسلہ الہ آباد صفحہ ۷۲۳) مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ گو بغیر اندراج بندوبست کے ابواب کو حکام مال نہین دلا سکتے لیکن قانون مین کوئی ایسا امر نہین ہے جو عدالت دیوانی مین نالش استقرار حق کا مانع ہو-

(۱۰) درگا پرشاد بنام راجہ شیو راج سنگھ مین ہائیکورٹ الہ آباد نے ۲۵ جولائی سنہ ۱۸۷۳ء کو یہ تجویز کیا تھا کہ جب تک بندوبست مین ابواب تسلیم نکیے جاوین کوئی عدالت مال اُسکی سماعت نہین کرسکتی اور اسی کے قریب پورا فیصلہ صدر دیوانی عدالت آگرہ جون سنہ ۱۸۶۰ء کا بمقدمہ مسماۃ پارتبی بنام گور پرشاد ہے -

---

خلاصہ سرکلر بورڈ مال مرتبہ سنہ ۱۸۹۰ء

مد ۱- نمبر ۱- مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۷۶ء

ابواب حسب دفعہ ۶۶- ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء

ابواب جنکی تجویز ضرور ہے تین قسم کے ہین-

(۱) وہ ابواب جو اسامیون پر بابت دخل اراضی واجب الادا ہون اور تشخیص مالگذاری مین محسوب کی گئی ہون-

(۲) وہ ابواب جو اسامیون پر بابت دخل اراضی واجب الادا ہون اور تشخیص مالگذاری مین محسوب نہ کیے گئے ہون-

(۳) جملہ دیگر ابواب جو گانون کے رواج کے موافق اسامیون یا اور لوگون سے لیے جاتے ہون-

جملہ ابواب جو مد اول مین داخل ہونگے ان مین شامل کردینے چاہیے تھے-

دوسری صورت مین یعنی نسبت اُن ابواب کے جو اسامیون پر بابت دخل اراضی کے واجب الادا ہون اور تشخیص مالگذاری مین محسوب نہ کیے گئے ہون صاحبان بورڈ کا یہ منشا ہے کہ ایسے ابواب عموماً کاغذات مین درج نہ ہونے چاہیین اگر کہین ہوگئے ہون تو خارج کردیے جائین جو بندوبست بالفعل جاری ہین اُن مین صاحبان مہتمم بندوبست کو احتیاط کرنی چاہیے کہ مشار الیہم ابواب کو کس طرح سے جزو لگان قرار دیے ہین بالعموم وہ ابواب جو بطور ایک شرح معین کے لگان پر یا دیگر بناء خاص پر محسوب ہوئے ہون جزو لگان متصور نہ ہونگے مثلاً اگر یہ مسلم ہو کہ کوئی اسامی اپنی لگان کے ساتھ ایک آنہ روپیہ یا ایک سیر فی من بطور خرچ کے برابر ادا کرتا رہا ہے تو یہ ابواب واجب التسلیم ہونگے اور جزو لگان قرار پائیگا اگر ابواب مین بھوسہ کی گٹھریان یا اُپلے وغیرہ داخل ہون تو وہ نہ جزو لگان متصور ہونی چاہیین اور نہ قلمبند ہونے چاہیین -

تیسری صورت کے متعلق واضح ہو کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری نہین ہے اسیلئے اُن کا اندراج کاغذات مین نہونا چاہیے - لیکن ملحوظ رہے کہ رقم سائر جھیل تالاب چراگاہ پولے بناوے جنگل کی آمدنی جدا چیز ہے -

[۱] ممالک مغربی و شمالی - ۹۱ اودھ - ۱۷

سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-

"یہ امر واضح کرنے کی غرض سے کہ جس قیاس کے کیے جانے کا اس دفعہ مین حکم ہے وہ صرف ایسے کاغذات کی بناء پر کیا جاسکتا ہے جو اُن طریقون کے مطابق طیار کیے گئے ہون جنکی نسبت اس باب مین بغرض اطمینان صحت حکم ہے ہم نے الفاظ "مرتبہ حسب احکام باب ہذا" داخل کردیے ہین - ہم نے اور ترمیمات بھی مطابق اُن ترمیمات کے کردی ہین جو دفعہ ۵۰ مین کیگئی ہین "

نہ ہوگا کہ وہ اراضی کی نسبت ایسے استحقاق کا عدالت دیوانی مین دعوی اور اُسکو ثابت کرے جسکا رجسٹر آ مقررہ حسب فقرات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲ مین درج کیا جانا ضروری ہے -

دفعہ ۹۱ ایکٹ ۱۹ کے متعلق حسب ذیل فیصلے ہین۔

(۱) بورڈ سے تجویز ہوئی کہ مسل بندوبست کتنی ہی احتیاط سے مرتب اور مصدق ہو مگر یہ ایسا طول طویل کام ہے کہ غلطیان واقع ہوسکتی ہین لہذا اُسکی پابندی تصدیق کرنیوالے پر بھی نہین ہر ہر ایک فریق اُس کے نسبت عذر کرسکتے ہین اور بمنشاء دفعہ ۹۱ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع اندراج بندوبست اُسوقت تک صحیح متصور ہوگا جب تک کہ اُسکے خلاف ثابت نکیا جاے لیکن اگر اندراج بندوبست کسی حکم یا فیصلہ حاکم بندوبست کے مطابق عمل مین آیا ہو تو وہ فریق جس سے وہ متعلق ہو اُسکے پابند ہونگے فیصلہ لیگل رممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۵۲ مساۃ سجے منی بنام موسئی رام —

(۲) جو امور کہ کاغذات بندوبست اور جمعبندی موضع مین بہ نسبت واقعات کاشت کے مندرج ہون وہ نہایت مضبوط قسم کی شہادت سے رہو سکتے ہین کاغذات آبپاشی کو اندراج بندوبست پر ترجیح نہین ہے لیگل رممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ سنہ ۱۸۷۹ع یادرام بنام چھجو۔

(۳) ایک مقدمہ دفعہ ۳۹ - ایکٹ لگان مین کاشتکار نے اندراج بندوبست پر جسمین وہ دخیلکار لکھا گیا تھا استدلال کیا اور یہ بیان کیا کہ برضامندی مختار عام زمیندار کے وہ بندوبست مین دخیلکار لکھا گیا ہے بورڈ سے تجویز ہوئی کہ مسل مین کوئی ثبوت معاہدہ یا رضامندی زمیندار یا دستخط مختار عام زمیندار مذکور کا نہین ہے کہ جسکی تصدیق ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے کی ہو بلا ثبوت امور مذکورہ بالا کے جسقدر کہ مسل مین موجود ہے مقدمہ ہذا ناتمام ہے فیصلہ بورڈ سنہ ۱۸۹۶ع مورخہ ۱۵ - فروری سنہ ۱۸۹۷ع - شیخ سبحان بنام دوارکا تیواری۔

(۴) بورڈ سے تجویز ہوئی کہ کوئی اندراج کاغذات بندوبست باوجودیکہ فریقین متعلقہ نے تصدیق کیا ہو حسب دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱۹ - سنہ ۱۸۷۳ع نزاعی ہوکر ثابت کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ اندراج عدالتانہ بحال نہ رہ چکا ہو فیصلہ بورڈ مورخہ ۷ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ع چھون لال بنام مساۃ جیورانی۔

(۵) اسمیر سنگھ و گھور لیٹ تیواری زمینداران نے محکمہ بندوبست مین تنازعہ کیا کہ رام کرن سنگھ کاشتکار غیر دخیلکار لکھا جاوے تاریخ ۹ - ستمبر سنہ ۱۸۸۴ع کو بحاضری سیمر سنگھ حصہ دار ۱۲ ار ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے حکم لکھا کہ حسب رضامندی زمیندار کے رام کرن بطور کاشتکار دخیلکار کے درج کیا جاوے بعد اُس کے صرف گھور لیٹ تیواری حصہ دار ۴ر آنہ نے صحت مسل بندوبست کی درخواست دی اور ڈپٹی کلکٹر موصوف نے بحکم ۱۷ - جون سنہ ۱۸۸۵ع ہدایت کی کہ اسامی بطور غیر دخیلکار کے درج کیا جاوے - سنہ ۱۸۸۶ع مین ہردو زمینداران نے اسامی مذکور پر اطلاع نامہ بیدخلی بموجب دفعہ ۳۶ - جاری کرایا اور اسامی نے بموجب دفعہ ۳۹ - ایکٹ لگان کے عذرداری کی اور حکم بندوبست مورخہ ۹ - ستمبر سنہ ۱۸۸۴ع پر استدلال کیا اور زمینداران نے حکم بندوبست مورخہ ۱۷ - جون سنہ ۱۸۸۵ع پیش کیا اسسٹنٹ کلکٹر نے مطابق حکم بندوبست مورخہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۸۵ع اور عدالت اپیل ماتحت نے مطابق حکم بندوبست مورخہ ۹ - ستمبر سنہ ۱۸۸۴ع کے فیصلہ کیا بورڈ سے تجویز ہوئی کہ ہردو فیصلجات کی کارروائی مین نقص عظیم ہے لہذا اُسپر کچھ لحاظ نہین کیا سکتا اور چونکہ اندراج مسل بندوبست حسب شرایط دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع ہے اس لیے اُسکی تنقیح و تجویز از سر نو ہوسکتی ہے و بمنسوخی فیصلجات عدالت ہاے ماتحت مقدمہ مرافعہ اولی مین واسطے تجویز رویدادی واپس بھیجا گیا - فیصلہ بورڈ ۵ - جون سنہ ۱۸۸۹ع رام کرن سنگھ بنام گھور لیٹ تیواری۔

باب ۵

بندوبست مالگزاری

تشخیص مالگزاری

دفعہ ۵۸ - (۱) تمام[۵۱] اراضی خواہ وہ کسی کام مین لائی جائے اور خواہ وہ کہیں واقع ہو ذمہ وار اداے مالگزاری سرکار ہے سواے ایسی اراضی کے جو بموجب خاص عطیہ یا معاہدہ گورنمنٹ کے یا بموجب احکام کسی قانون نافذالوقت کے ایسی ذمہ داری سے کلاً مستثنی کردی گئی ہو۔

(۲) جائز[۵۲] ہے کہ اراضی پر مالگزاری تشخیص کی جائے باوجودیکہ وہ مالگزاری بوجہ اسکے کہ عطا کی گئی ہو یا واگذاشت کی گئی ہو یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہو یا منقطع کرالی گئی ہو گورنمنٹ کو واجب الادا نہ ہو۔

مالگزاری کی ذمہ داری کا تحفظ

(۳) کوئی[۵۳] اراضی کسی مدت قبضہ کی وجہ سے یا اسوجہ سے کہ اُسکے مالک نے اُسکو عطا کردیا ہو اداے مالگزاری کی ذمہ داری سے بری نہ ہوگی۔

بندوبست کا اشتہار

دفعہ ۵۹ - جب[۵۴] لوکل گورنمنٹ کی راے مین کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی قابل بندوبست کا بندوبست کیا جانا مناسب ہو تو وہ ایک اشتہار اس مضمون کا مشتہر کرے گی - اور ہر[۵۵] ایسا رقبہ مقامی اُس اشتہار کی تاریخ سے دوسرے اشتہار کے صادر ہونے کی تاریخ تک جسمین رقبہ مذکور کے کار بندوبست کے ختم ہونے کا اعلان کیا جائے زیر بندوبست سمجھا جائے گا۔

جب تک ختم ہونے کا اشتہار دیا جائے بندوبست جاری سمجھا جائیگا

مقرر کیا جانا مہتممان بندوبست کا اور انکے اختیارات

دفعہ ۶۰ - لوکل[۵۶] گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ایک عہدہ دار جو بعد ازین مہتمم بندوبست کے نام سے موسوم ہے باہتمام بندوبست کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی کے مع اُسقدر اسسٹنٹ مہتممان بندوبست کے جو گورنمنٹ موصوف مناسب سمجھے مقرر کرے - اور وہ عہدہ دار اپنے ایسے تقرر کی حالت مین اُن اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا اُنکو تفویض

۵۱ پنجاب - ۴۸ (۱)
۵۲ پنجاب - ۴۸ (۳)
۵۳ اودھ - ۴۱ فقرہ ۲
۵۴ ممالک مغربی وشمالی - ۳۶ (۱) اودھ - ۱۴

۵۵ ممالک مغربی و شمالی - ۳۷ - اودھ - ۱۸ -
۵۶ ممالک مغربی و شمالی - ۳۸ - اودھ - ۱۹ -

گیے گئے ہین اُسوقت تک عمل مین لائینگے جب تک کہ وہ رقبہ مقامی زیر بندوبست رہے۔

کلکٹر کے فرائض کا مہتمم بندوبست کو منتقل کیا جانا

دفعہ ۶۱ – جب[1] کوئی رقبہ مقامی زیر بندوبست ہو تو جائز ہے کہ نقشہ جات اور خسرہ جات کے مرتب رکھنے اور سالانہ رجسٹرون کے تیار کرنے کا فرض منصبی کلکٹر سے مہتمم بندوبست کو بموجب احکام بورڈ منتقل کردیا جائے اور اس صورت مین مہتمم بندوبست وہ تمام اختیارات عمل مین لائے گا جو حسب باب ۳ کلکٹر کو عطا کیے گئے ہین۔

گورنمنٹ لوکل تشخیص کی نسبت قواعد جاری کریگی

دفعہ ۶۲ – لوکل[2] گورنمنٹ کو لازم ہے کہ بموجب اُن عام اصول کے جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل نے منظور فرمائے ہون مالگذاری تشخیص کرنے مین مہتمم بندوبست کی ہدایت کے لیے قواعد مرتب کرے۔

لگان کی شرح اور تجاویز تشخیص مالگذاری

دفعہ ۶۳ – مہتمم بندوبست بموجب اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۶۲ مرتب کیے جائین لگان کی شرح بغرض تشخیص منتخب کرے گا اور اُنکی نسبت اپنی رپورٹ بغرض منظوری بورڈ ارسال کرے گا اور ایسی منظوری کے موصول ہونے پر اپنی تجاویز تشخیص کی نسبت مرتب کرے گا اور اُنکی رپورٹ بغرض صدور حکم بورڈ کے ارسال کرے گا۔

جمع مشخصہ کا اعلان

دفعہ ۶۴ – ایسی[3] تجاویز کے متعلق بورڈ کے احکام موصول ہونے کے بعد اور بپابندی احکام مذکور کے مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ ہر محال کی جمع مشخصہ کا اُس شخص سے اعلان کرے جسکے ساتھ اُس محال کا بندوبست عمل مین آنے والا ہو۔

اگر کسی محال مین دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع شامل ہون تو مہتمم بندوبست ہر ایسے موضع یا حصہ موضع کی جمع مشخصہ کا اور نیز پورے محال کی مجموعی جمع مشخصہ کا اعلان کرے گا۔
اعلان مذکور اُسوقت اور اُس مقام پر کیا جائے گا جسکو مہتمم بندوبست مشتہر کرے گا۔

کس کے ساتھ بندوبست کیا جائیگا

دفعہ ۶۵ – (۱) بپابندی احکام فقرہ ۲ بندوبست اس طور پر کیا جائیگا۔
(الف) محال تعلقداری کی صورت مین تعلقدار کے ساتھ۔
(ب) دیگر محالات[4] کی صورت مین مالک محال کے ساتھ یا اگر دو یا زیادہ مالک ہون تو لمبرداروں کے

[1] جدید ہے۔
[3] ممالک مغربی و شمالی – ۳۹
[4] ممالک مغربی و شمالی – ۵۸ اودھ – ۲۹
[5] اودھ ۳۰ – ممالک مغربی و شمالی مین منہا حقدارونکے تقسیم بندوبست ہوتا تھا۔

ساتھ الا اُس صورت مین کہ مہتمم بندوبست بوجوہ خاص یہ قرار دے کہ جملہ مالکان کے ساتھ بندوبست کیا جانا چاہیے۔

(۲) اگر کوئی تعلقدار یا دیگر مالک جسکے ساتھ بحالت دیگر بندوبست کیا جاتا۔

(الف) اپنے محال یا حصہ کا قبضہ کسی مرتہن کو دے چکا ہو تو بندوبست ایسے مُرتہن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

(ب) مجنون یا نابالغ ہو یا اور ایسا شخص ہو جو قابل معاہدہ کرنے کے نہ ہو تو اُنکی طرف سے بندوبست اُسکے قایم مقام قانونی کے ساتھ کیا جایگا۔

جن جمع مشخصہ کا اعلان کیا جاے اُسپر رضامند ہونے کا اثر

دفعہ ۶۶ – اگر وہ[۱] اشخاص جو اپنے ساتھ بندوبست کرانے کا استحقاق رکھتے ہین اُس جمع مشخصہ پر جسکا اس طور پر اعلان کیا گیا ہے راضی ہون تو وہ اور وہ اشخاص جنکے وہ قایم مقام ہون اُس جمع کے ادا کرنے کے مستوجب ہونگے۔

(الف) اگر بندوبست سابق کی میعاد منقضی نہین ہوئی ہے تو اُس تاریخ سے جسپر کہ وہ میعاد منقضی ہو۔

(ب) اگر میعاد مذکور منقضی ہوگئی ہو تو اُس رضامندی کی تاریخ یا اُس تاریخ مابعد سے جو بورڈ قرار دے۔

جمع مشخصہ کا تقسیم کیا جانا

اور اُن محالات مین جنمین اراضی یا حصہ اراضی (چند اشخاص کے) قبضہ جداگانہ مین ہو مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ اُس جمع مشخصہ کو اُس اراضی پر جو اُس نہج سے قبضہ مین ہو تقسیم کردے۔

حصہ داران کے مابین از سر نو تقسیم اراضی اور تجویز مالگزاری کے متعلق رواج کا نافذ کیا جانا

دفعہ ۶۷ – جس[۲] محال مین حسب رواج مقررہ اراضی یا تعداد مالگزاری جو ذمہ ہر حصہ دار کے واجب الادا ہو بہ اوقات معین از سر نو تقسیم یا تجویز ہوا کرتی ہو مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ حصہ دارون کی درخواست پر اُسی رواج مقررہ کے موافق اُسی طور پر از سر نو تقسیم یا تجویز کرادے۔

خارج کیا جانا کسی ایسے شخص کا جو بندوبست پر رضامند ہونے سے انکار کرے

دفعہ ۶۸ – اگر وہ[۳] شخص جسکے ساتھ بندوبست ہونا چاہیے جمع اعلان کردہ مہتمم بندوبست

[۱] ممالک مغربی و شمالی – ۴۶	[۳] ممالک مغربی و شمالی ۴۸ – اودھ ۱۵
[۲] ممالک مغربی و شمالی – ۴۷	دفعہ ۴۸ پر یہ فیصلے مین –

کے منظور کرنے سے ۳۰ دن کے اندر اُس تاریخ سے کہ مہتمم بندوبست نے حسب دفعہ ۶۴ اُس جمع کا اعلان کیا ہو انکار کرے یا (عرصہ مذکور کے اندر) اُسکے منظور کرنے مین قاصر رہے تو مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ اُسکی رپورٹ معرفت کمشنر کے بورڈ کی خدمت مین بھیجے۔

اور بورڈ کو یہ حکم صادر کرنے کا اختیار رہے کہ جس شخص نے اس نہج پر انکار کیا ہو یا جو اس طرح قاصر رہا ہو وہ اُس مدت تک جو بورڈ مناسب تصوّر کرے اور حکم مذکور کی تاریخ سے پندرہ سال سے زیادہ نہ ہو بندوبست سے خارج کیا جائے۔

اور کلکٹر کو اختیار رہے کہ بورڈ کی منظوری پہلے حاصل کر کے محال کو اُس عرصہ تک یا اُسکے کسی جزو تک یا تو مستاجری پر دے یا زیر انتظام خاص سرکار (بطور خام تحصیل) رکھے اور کلکٹر کو لازم ہے کہ اُس شخص کو جو اس طرح بندوبست سے خارج کیا جائے سالانہ حق مالکانہ جسکا وہ حسب دفعہ ۷۴ مستحق ہو[1] ادا کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر محال محال تعلقداری ہو تو تعلقدار اپنے کل محال کے بندوبست سے بلا حصول منظوری ماقبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل یا محال مذکور کے کسی حصہ کے بندوبست سے بلا منظوری لوکل گورنمنٹ خارج نہ کیا جائیگا۔

مستاجری قبول کرنے کے واسطے مالک ادنی سے کہنا۔

دفعہ ۶۹۔ اگر تعلقہ دار اپنے[2] تعلقہ کے کسی جزو کے بندوبست سے حسب دفعہ ۶۸ خارج کیا جائے اور اگر ایسا جزو مقبوضہ کسی مالک ادنی کا بطور بندوبست شکمی (یا پختہ داری) ہو تو اُس مالک ادنی سے بپابندی اُن شرایط کے جنکی نسبت بورڈ ہر صورت میں ہدایت کرے اُس جزو کی مستاجری قبول کرنے کے لیے کہا جائیگا۔

تعلقدار

خارج از بندوبست کا حق مالکانہ

دفعہ ۷۰۔ اگر ایسا[3] مالک ادنی جمع مشخصہ قبول کرے تو وہ تعلقدار جو اس طرح خارج کیا گیا ہو جزو مذکور کے منافع سے اُسقدر حق مالکانہ پانے کا مستحق ہوگا جو بورڈ مقرر کرے

(۱) حاکم بندوبست نے اگر حق مالکانہ دلانا تجویز نہین کیا تو حق مذکور عدالت دیوانی سے نہین ملسکتا۔ صدر دیوانی عدالت آگرہ مورخہ ۲۹ رمئی ۱۸۶۶ء گلاب سنگھ بنام ٹھکورانی صاحبہ۔

(۲) جبکہ اراضی منضبطہ کے ادائے مالگذاری سے اصلی قابض نے انکار کیا ہو اور بندوبست اُنھین اراضی کا کسی غیر شخص کے ساتھ ہوا ہو تو تجویز ہوئی کہ ایسے بندوبست سے کوئی حق مخالف استحقاق اصل قابض کے بعد اختتام بندوبست حاصل نہین ہوتا اصلی قابض کو اختیار دعویٰ بندوبست کا ہے ہائی کورٹ الہ آباد یکم دسمبر ۱۸۶۶ء محمد عطاء اللہ بنام محمد محب اللہ۔

[1] اودھ ۳۲۔
[2] اودھ ۳۳۔
[3] اودھ ۳۴۔

لیکن مقدار اُس مالکانہ کی اُس حصہ نکاسی خام سے - اگر کچھ ہو - زاید نہ ہوگی جسکے پانے
کا وہ تعلقدار درصورت قبول کرنے جمع کے مستحق ہوتا -

اور صورتون مین وہ تعلقدار جو اس طرح برخارج کیا گیا ہو (بپابندی
احکام بورڈ) جز و مذکور کے منافع سے اُسقدر حق مالکانہ پانے کا مستحق ہوگا جسکی تعداد جمع مجوزہ کی تعداد
پر پانچ روپیہ فیصدی سے کم اور پندرہ روپیہ فی صدی سے زیادہ نہ ہوگی -

خارج کیے ہوئے مالک سے بندوبست قبول کرنے کے لیے کہنا

دفعہ ۷۱ - جب میعاد معینہ دفعہ ۶۸ منقضی ہو جائے تو کلکٹر اُس شخص سے جو اُسوقت
مستحق بندوبست کا ہو اُس رقبہ مقامی کی باقی ماندہ میعاد بندوبست کے لیے جسمین کہ محال متعلقہ
واقع ہو اُس جمع پر جسکی نسبت بورڈ ہدایت کرے محال کے بندوبست کے منظور کرنے کے لیے
کہے گا - اگر وہ شخص اُسکے منظور کرنے سے انکار کرے تو جائز ہے کہ بمنظوری بورڈ اور بپابندی
احکام دفعہ ۶۹ کے جس حد تک کہ وہ احکام متعلق ہون وہ شخص بندوبست سے اُس قدر مدت
تک کے لیے جسکی بورڈ ہدایت کرے اور جو اُس رقبہ مقامی کی باقی ماندہ میعاد بندوبست سے
زیادہ نہ ہو خارج کر دیا جائے -

ضابطہ عمل اُس صورت مین جب چند مالکان مین سے تکمیل جمع کے قبول کرنے سے انکار کرین

دفعہ ۷۲ - اگر کسی[1] ایسے محال مین جسکی اراضی یا جسکی اراضی کا کوئی حصہ چند اشخاص کے
قبضہ جداگانہ مین ہو اور جسکی نسبت مہتمم بندوبست نے یہ تجویز کر لیا ہو کہ جملہ مالکان کے ساتھ
حسب دفعہ ۶۹ بندوبست کیا جائے کوئی حصہ دار اُس تاریخ سے جبکہ مہتمم بندوبست نے
حسب دفعہ ۶۴ اعلان کیا ہو تمیں ۳۰ دن کے اندر اُس جمع کے منظور کرنے سے
جسکا اس طرح اعلان کیا گیا ہو انکار کرے یا قاصر رہے تو مہتمم بندوبست کو جائز ہوگا کہ اُس شخص
کے حصہ کو جو اس نہج پر انکار کرے یا قاصر رہے ایسی میعاد کے لیے جو پندرہ سال سے زیادہ
نہ ہو محال کے کل حصہ داران باقی ماندہ کے نام یا اُنمین سے کسی کے نام منتقل کر دے جو
اس انتقال کے قبول کرنے پر رضامند ہون یا ہو - اور وہ حصہ داران جو انتقال کو قبول کرین

---

[1] ۔ ملاحظہ دفعہ ممالک مغربی و شمالی - ۱۹ (۱) ... سے لی گئی ہے - اس کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ یہ ہے: "ہمنے اس دفعہ مین بجاے الفاظ " تو مہتمم بندوبست ... منتقل کر دیگا " کے الفاظ " تو مہتمم بندوبست کو جائز ہوگا کہ ... منتقل کر دے " قائم کر دیے ہین یہ ضروری ہو کہ یا تو یہ تبدیلی کیجائے ورنہ یہ حکم درج کیا جائے کہ جس حالت مین کہ مہتمم بندوبست مناسب سمجھے اُس مدت مین اضافہ کر دے جس کے اندر جمع قبول کیجا سکتی ہے - اگر ایسا نہ کیا جا تو اکثر ایسی صورتین پیدا ہونگی جنمین صریح سختی ہو گی "

اُس مالک کو کوئی سالانہ حق مالکانہ جبکا کہ وہ حسب دفعہ ۴۷ مستحق ہے ادا کرین گے۔

اگر کوئی حصہ دار ایسے انتقال کو قبول نہ کرے تو تمام محال کی نسبت حسب دفعہ ۲۸ اس طرح عمل کیا جائیگا کہ گویا کل حصہ دار جمع کے قبول کرنے سے انکار کر چکے ہین یا قاصر رہے ہین۔

جس حصہ دار کا حصہ منتقل کیا گیا ہے اُس سے اپنا حصہ لینے کے لیے کہنا

دفعہ ۴۳ ۔ جب میعاد معینہ حسب دفعہ ۴۲ منقضی ہو جاے تو اگر وہ حصہ دار جسکا حصہ منتقل کیا گیا ہے اُسوقت جمع اعلان کردہ مہتمم بندوبست کو قبول کرے تو کلکٹر اُس حصہ دار کو اُس کے حصہ پر قابض کر دے گا۔

اگر ایسا حصہ دار اس طور پر قبول نہ کرے تو باقی ماندہ میعاد بندوبست محال مذکور کے لیے انتقال برقرار رکھا جائیگا۔

حق مالکانہ جو بندوبست سے خارج کیے ہوئے مالک کو یا ایسے حصہ دار کو جسکا حصہ منتقل کیا گیا ہو دیا جائیگا

دفعہ ۴۴ ۔ جو[1] مالک حسب دفعہ ۲۶ بندوبست سے خارج کیا گیا ہو یا جسکا حصہ حسب دفعہ ۴۲ ۔ منتقل کیا گیا ہو وہ ایسے اخراج یا انتقال کے زمانہ مین مستحق ہو گا کہ ۔

(الف) اگر اُسکے پاس ایسی اراضی نہ ہو جس پر اُسکو اپنے حقوق ملکیت کے انتقال پر بطور اسامی ساقط الملکیت کے حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہوتا تو وہ سالانہ حق مالکانہ جسکی تعداد مالگذاری تشخیصہ محال یا حصہ متعلقہ کے فی صد پانچ سے کم اور فی صد پندرہ سے زیادہ نہ ہو پاتا رہے ۔ یا

(ب) اگر اُسکے پاس ایسی اراضی ہو تو اُسپر جو ادا ہے ایسے لگان کے قابض رہے جو مہتمم بندوبست بہ مطابقت احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی

[1] دفعات پچانوے و ۱۵ ممالک مغربی و شمالی و ۴۳ ۔ ۳۷ ۔ ۳۸ ۔ اودھ۔

سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل ہے

"۴۴ (۱) ہم نے ضروری الفاظ بغرض توضیح اس امر کے داخل کر دیے ہین کہ خارج شدہ مالکان اُس عرصہ کے لئے رہینگے جو بندوبست سے خارج رہین بطور اسامیان ساقط الملکیت سمجھے جائینگے "

"۴۴ (۲) ۔ اس فقرہ کا یہ منشا ہے کہ جو رعایت لگان کی ہر روپے مین چار آنہ کی اسامی ساقط الملکیت کے ساتھ کی جاتی ہے وہ بطور جزاُس حق مالکانہ کے محسوب کیا جائے گی "

سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو مقرر کرے اور اگر ایک ثلث اُس لگان کا جو اس طرح مقرر کیا جائے محال یا حصہ متعلقہ کی مالگذاری کے فیصد پندرہ سے کم ہو تو اُسقدر رسالانہ حق مالکانہ پاتا رہے کہ اگر وہ ایک ثلث مذکورہ بالا میں جوڑ دیا جاوے تو ایسی مالگذاری کر فی صد پانچ سے کم اور فی صد پندرہ سے زیادہ نہ ہو۔

ممالک مغربی وشمالی میں اختیار بہ حکم دینے کا کہ جو مختلف فریق علیحدہ اور مختلف حقوق رکھتے ہوں اُن میں سے کسیکے ساتھ بندوبست کیا جاوے اور منافع کی تقسیم کا طریقہ مقرر کر دینے کا اختیار

دفعہ ۷۵ - ممالک مغربی وشمالی میں جب چند اشخاص کسی محال میں حقوق ملکیت جداگانہ قابل وراثت اور قابل انتقال رکھتے ہوں اور وہ حقوق اقسام جداگانہ کے ہوں تو مہتمم بندوبست کو لازم ہوگا کہ حسب قواعد مجوزہ (امور مفصلۂ ذیل) تجویز کرے۔

(الف) یہ کہ اُن اشخاص میں سے کس کے ساتھ معاہدہ ادائے مالگذاری کا کیا جاوے مگر یہ بات اس طور پر ہونی چاہیے کہ دیگر اشخاص کے حقوق کے حفظ کے لیے انتظام فرار واقعی عمل میں آئے - اور

یہ دفعہ مطابق ۵۳ ممالک مغربی وشمالی ہے[1]

(ب) یہ کہ جو چند اشخاص حقوق متذکرۂ بالا جداگانہ رکھتے ہوں اُنپر محال کا منافع خالص تا میعاد بندوبست کس طریقہ سے اور کس حساب سے منقسم کیا جائے۔

اختیار نسبت اس امر کے کہ ایسے محال کے مالک اعلیٰ کی طرف سے جو دفعہ ۷۵ کے ذیل میں آسکتا ہو مالک ادنیٰ سے بندوبست شکمی (پختہ داری) کیا جاوے

دفعہ ۷۶ - (۱) اگر کسی ایسے محال میں جس سے احکام دفعہ ۷۵ تعلق رکھتے ہوں حقیت ہائے ملکیت جداگانہ کے باہم تعلق حقیت علیٰ اور حقیت ادنیٰ کا ہو اور بندوبست اُس فریق کے ساتھ کیا جائے جو حقیت اعلیٰ رکھتا ہے تو مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ مالک اعلیٰ کی طرف سے بندوبست شکمی (پختہ داری) مالک ادنیٰ کے ساتھ کرے اور اُس بندوبست کے رو سے اُس مالک ادنیٰ کو لازم ہوگا کہ اُس محال کی بابت جسقدر مطالبہ سرکاری ہو مع اُس حصۂ منافع محال کے جو حسب دفعہ ۷۵ مالک اعلیٰ کے واسطے قرار پایا ہو مالک اعلیٰ کو ادا کیا کرے۔

جس کا مالک خارج شدہ مستحق ہے - اس امر کو زیادہ صاف اور مختصر طور سے اس تحریر کو کر دیا گیا ہے کہ وہ رعایت آسامی مذکورہ کے ساتھ بہ تعداد ایک ثلث لگان مقررہ کے تحریر کر دی گئی ہو - (اس طرح سے) محسوب کرنے کے ایک پیچیدہ طریقہ کی اور اتفاقیہ مالیت سالانہ کے اسقدر کی جسکے واسطے ایک خاص آمدنیت کا ہونا لازم آتا ہے ضرورت باقی نہ رہی۔

[1] (۱) بعد اختتام میعاد بندوبست زمیندار مستحق تھے کہ بجمع متعاشدہ اُنکے ساتھ بندوبست کیا جائے کیونکہ اُنھونے اپنے حقوق ملکیت کو بحق معافیداران صرف میعاد بندوبست تک چھوڑا تھا لیگل ریممبرنسر جلد ۲ - صفحہ ۴۴ مہنت سرجوداس بنام اوساں (۲) بندوبست اُن اشخاص کے ساتھ ہونا چاہیے جو انعام کا لکا ذکر کرتے رہے نہ کہ ان کا لکا نہ پانیوالوں کے ساتھ لیگل ریممبرنسر جلد ۲ صفحہ ۱۳ مہنت بھگوانداس بنام بہادر۔

(۲) اگر مالک ادنی ایسے بندوبست شکمی (پختہ داری) کو منظور کرنیسے انکار کرے تو محال تا میعاد بندوبست مالک اعلی کو دیا جائیگا اور مالک ادنی اُس اراضی کو اگر کچھ ہو جسکی کاشت وہ خود بتاریخ انکار کرتا ہو بطور اسامی ساقط الملکیت کے اُس شرح لگان پر جو مہتمم بندوبست بمطابقت احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۱ء مقرر کرے اپنے قبضہ مین رکھیگا۔

(۳) اگر ایک ثلث اُس لگان کا جو اس طرح مقرر کیا جاے اُس زرمنافع کے فیصد پندرہ سے کم ہو جو حسب دفعہ ۷۵ مالک ادنی کے لیے مقرر کیا جاے تو مالک اعلی اُسقدر رسالانہ حق مالکانہ مالک ادنی کو ادا کرے گا کہ جو اگر ایک ثلث متذکرہ بالا مین جوڑ دیا جاوے تو ایسے زرمنافع کے فی صد پانچ سے کم اور فی صد پندرہ سے زیادہ نہ ہو۔

(۴) اگر مالک ادنی ایسے انکار کرنے کی تاریخ پر کسی اراضی کو کاشت نہ کرتا ہو تو مالک اعلی اُسکو اُسقدر رسالانہ حق مالکانہ ادا کرے گا جسکی بنسبت بورڈ ہدایت کرے اور جو اُس زرمنافع کے فی صد پانچ سے کم اور فی صد پندرہ سے زیادہ نہ ہو جو اُسکے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

یہ دفعہ مطابق ۵۴ ممالک مغربی وشمالی ہے۔

تشخیص مالک ادنی پر جبکہ بندوبست اُسکے ساتھ کیا جاوے

دفعہ ۷۷۔ اگر ایسے محال کا بندوبست مالک ادنی کے ساتھ کیا جائے تو جو رقم کہ اُسکو ادا کرنی چاہیے اُسکو مہتمم بندوبست ایسی تعداد مین مقرر کریگا جو ایسے محال کی جمع مشخصہ اور نیز اُس حصۂ منافع کے مساوی ہو جو مالک اعلی کے واسطے تجویز کیا جائے اور اس صورت مین حصہ مالک اعلی کا بطور مالگذاری کے وصول کیا جائیگا اور کلکٹر اُسکو اُسکا حصہ ادا کرے گا۔

یہ دفعہ مطابق ۵۵ ممالک مغربی وشمالی کے ہے

ممالک مغربی وشمالی مین اختیار ایسے اشخاص کے نفع کیواسطے انتظام کرنیکا جو ایسے حقوق رکھتے ہین جن سے استحقاق بندوبست حاصل نہ ہو

دفعہ ۷۸۔ اگر ممالک مغربی وشمالی مین کسی محال مین ایسے اشخاص ہون جو اُس محال مین قابض ایسے حقوق ملکیت کے ہون جو اس قسم کے نہ ہون کہ اُنکے قابض کو استحقاق بندوبست کا حاصل ہو تو مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ ایسا انتظام کرے کہ اُن اشخاص کے حقوق موجودہ یا اُنکے بدل مساوی کے قبضہ کا تحفظ اُنکے واسطے ہو جاوے۔

یہ امر اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ

لہ۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسپر یہ ہے "ہمنے اس دفعہ تحتی مین	وہی تبدیلی کردی ہے جو ہمنے دفعہ ۷۴ کی دفعہ تحتی (۲) مین کی ہے"

(الف) مالکون کی طرف سے اُن اشخاص کے ساتھ بابت کسی ایسی اراضیات کے جو فی الواقع اُنکے قبضہ مین ہون بندوبست شکمی کیا جائے۔ یا

(ب) اُن محالات مین جنکا قبضہ بطور جائداد غیر منقسمہ مشترکہ کے ہو اور جس حال مین کہ وہ حقوق یہ حقوق ہون کہ اسامیون سے کسی قدر روپیہ یا حصہ پیداوار زراعت کا لیا جاتا ہو اُسکے عوض مین محال کے کسی حصہ مین جسکا منافع مہتمم بندوبست کی راے مین مساوی اُس روپیہ یا حصہ پیداوار کے ہو حق ملکیت اُنکو دیا جاسئے۔ یا

(ج) ایسے اور کسی طور پر جس سے اشخاص متذکرہ فقرہ اول دفعہ ہذا کو اُنکے حقوق موجودہ یا اُنکے بدل مساوی کا تمتع حاصل رہے۔ - یہ دفعہ مطابق ۵۶ ممالک مغربی و شمالی

اودھ مین مقرر کرنا لگان یا قنتی ٹکہ کا

دفعہ ۷۹ - اودھ[1] مین محال کی جمع مشخصہ کے اعلان کرنے کے بعد مہتمم بندوبست مطابقت احکام ایکٹ بندوبست شکمی (پختہ داری) ملک اودھ سنہ ۱۸۶۶ء جہان تک کہ احکام مذکور متعلق ہوسکین اور بپابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے جائین وہ لگان مقرر کرے گا جو محال کے تمام مالکان ادنی کو خواہ اُنکے ساتھ بندوبست شکمی (پختہ داری) ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور تمام اُن اشخاص کو جنکے پاس ٹھیکہ جات قابل وراثت و ناقابل انتقال ہون اور جو بموجب فیصلہ عدالتی کے اراضی پر قابض ہون ادا کرنا ہوگا۔

جب لگان حسب متذکرہ بالا مقرر کردیا جائے تو حصہ دارون کو اختیار ہے کہ اس امر کا اقرار کرین کہ اُنمین سے ایک شخص بطور اُنکے قائم مقام کے وہ لگان ادا کیا کرے گا اور مہتمم بندوبست ایسے اقرار کو قلمبند کرے گا لیکن اس قسم کا کوئی اقرار اُس ذمہ داری پر جو تمام حصہ داران پر بالاشتراک اور بالانفراد اُس لگان کی بابت ہے مؤثر نہ ہوگا۔

کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا اُس اسامی (رعیت) کے لگان واجب الادا سے متعلق نہ ہوگا جسکو حسب احکام ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء حق دخیلکاری (قبضہ داری) حاصل ہو۔

---

[1] - یہ دفعہ قریب قریب اودھ مالگذاری ایکٹ کی دفعہ ۴۴ ہے - بمقدمہ بندھا سنگھ بنام مساۃ آلہی خانم ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو بورڈ مال سے یہ تجویز ہوئی کہ جو لگان دفعہ ۴۰ کی رو سے مقرر کیا جاے اُسکا اضافہ دفعہ ۳۳ کی رو سے نہین ہو سکتا - اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ ڈگری بندوبست گذشتہ مین لفظ قبضہ داری جو مندرج ہے اُس سے دخیلکاری مراد نہین ہے

دفعہ ۸۰ - ممالک[۱] مغربی و شمالی مین جو اراضی افتادہ از روے تجویز عدالتی کسی محال کے جزو قرار نہ دی گئی ہو اور نہ بر وقت کسی بند و بست سابق کے کسی محال کی حدود کے اندر داخل کی گئی ہو اُسکی نشان بندی مہتمم بند و بست کو کرنی لازم ہے -

اور مشار الیہ کو لازم ہے کہ ایک روبکار لکھے جسمین یہ قرار دے کہ اراضی مذکور ملکیت سرکار ہے اور اسی مضمون کا ایک اشتہار جاری کرے اور آئین یا ایما کرے کہ کل اشخاص جو اُس اراضی پر کوئی دعوی رکھتے ہون - تاریخ اشتہار سے تین مہینہ کے اندر اپنا دعوی پیش کرین -

دفعہ ۸۱ - یہ[۲] اشتہار حسب منشاے دفعہ ۱ - ایکٹ ۲۳ - مصدرہ سنہ ۱۸۶۳ء (ایکٹ بغرض انضباط قواعد واسطے تصفیہ دعاوی اراضی افتادہ کے) اس اراضی کی نسبت [illegible] کا اشتہار سمجھا جائیگا - اور جو شخص دعوی اُس اراضی پر رکھتا ہو اُسکو اُسی ایکٹ کے احکام کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے اور ایسے دعاوی کے فیصل کرنے مین مہتمم بند و بست کو اُس ایکٹ کے بموجب کلکٹر کے اختیارات حاصل ہونگے -

(۲۳ سنہ ۱۸۶۳ء خاتمہ کتاب ہذا پر دیکھو)

دفعہ ۸۲ - اگر[۳] کسی افتادہ اراضی [illegible] کی بابت کوئی [illegible] اُسکی نسبت یہ تجویز ہو کہ وہ ملکیت سرکار [illegible] محال [illegible] کی چرائی یا اغراض زراعت کے لیے متعلق [illegible] بند و بست کو جائز ہے [illegible] اراضی افتادہ مین سے حسب مقدار کہ مناسب [illegible] اُس محال کے متعلق کر دے اور باقی اراضی کی نشان [illegible] ملکیت سرکار قرار دے -

دفعہ ۸۳ - اگر دعوی[۴] دار حسب [illegible] ایکٹ ۲۳ مصدرہ سنہ ۱۸۶۳ء [illegible] کو [illegible] کے اُس اراضی افتادہ کے کل یا جزو کی نسبت ڈگری حاصل کرے تو مہتمم بند و بست کو لازم ہوگا کہ جس اراضی کی بابت اُس طریقہ پر استحقاق ثابت کیا جاوے اُسکے بند و بست حسب احکام باب ہذا عمل مین لائے -

(ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۳ء خاتمہ کتاب ہذا پر دیکھو)

دفعہ ۸۴ - (۱) جس[۵] علاقہ مین ایک سے زیادہ مالکان ہون اُسمین مہتمم بند و بست

[Margin: ضابطہ عمل ممالک مغربی و شمالی مین ایسی اراضی افتادہ کی نسبت جو سابق کے بند و بستون مین کسی محال مین داخل نہ کی گئی ہو]

[Margin: یہ اشتہار بطور اشتہار حسب ایکٹ ۲۳ مصدرہ سنہ ۱۸۶۳ء سمجھا جائیگا -]

[Margin: ضابطہ عمل نسبت ایسی اراضی افتادہ کے جسکی نسبت کسی کا دعوی نہ ہو یا گورنمنٹ کی ملکیت تجویز کی جاوے]

[Margin: بند و بست ایسی اراضی افتادہ کا جو دعویدار کی ملکیت تجویز کی جائے]

[Margin: انتظام جسپر حصہ دار رضامند ہون قلمبند کیا جانا چاہیے]

[۱] - مطابق ممالک مغربی و شمالی ۵۸
[۲] - مطابق ممالک مغربی و شمالی ۵۹
[۳] - مطابق ممالک مغربی و شمالی ۶۰
[۴] - مطابق ممالک مغربی و شمالی ۶۱
[۵] - مطابق ممالک مغربی و شمالی ۶۵
دفعہ ۸۰ پر حسب ذیل فیصلے قابل ملاحظہ ہین:

اس انتظام کو قلمبند کرے گا جس پر اور درباب امور مفصلہ ذیل کے اشخاص متعلقہ راضی ہوئے ہوں:

(الف) درباب تقسیم منافع کے جو جماعت مالکان کے وسائل مشترک سے پیدا ہوتے ہوں۔

(ب) درباب نوعیت و تقسیم حصہ رسدی اخراجات دیہہ کے۔

(ج) جس صورت میں کہ محال بر پاٹی پر یا محال کے اور حصہ ذیلی پر قبضہ مالکان بالاشتراک کا ہو تو درباب اُس طریقہ کے جسکے بموجب حصہ داران اپنا اپنا حصہ اُس مالگزاری کا ادا کریں گے جو مہتمم بندوبست نے اُس محال پر مقرر کی ہو یا اُس پٹی یا حصہ ذیلی پر تقسیم کر کے قایم کی ہو

(د) درباب اُس طریقہ کے جسکے بموجب لمبردار یا حصہ دار کاشتکاروں سے تحصیل کریں گے

سلہ۔ لمبردار اور حصہ داروں کے منافع کا گو ذمہ دار ہو لیکن اُنکا امانت دار نہیں ہے اور اسلئے وہ بمقابلہ حصہ داروں کے اپنا قبضہ مخالفانہ ثابت کرنے سے ممنوع نہیں ہے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۴) طوطارام بنام ہرکشن۔ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۰۰ رام نرائن بنام مادھو۔

سلہ۔ جہاں کہ کلکٹر ضلع اپنے حکم سے کسی کو لمبردار مقرر کر دے ایسا لمبردار بندوبست میں مقرر ہوئے لمبردار کی طرح اسامیان سے لگان وصول نہیں کر سکتا اور نہ بحالت نہ ہونے کسی انتظام مندرجہ بندوبست حسب دفعہ ۵۶ کے یا رواج مقامی یا معاہدہ خاص کے کوئی حصہ دار اس امر کا مجاز ہے کہ لگان کل محال کی بابت کسی اسامی سے تنہا وصول کرے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۹ ۱) پار بتی بنام گیا دار۔

سلہ۔ اسامی سے جو حصہ رسدی پیداوار کا ملے وہ لگان ہے نکہ ابواب مہابیر بنام شیو دیال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲۳)

لیکن بمقدمہ ابلاکو راسے بنام رام سرن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۰۸ - یہ طے پایا کہ زمیندار کا دعوے واسطے استقرار حق نصف پیداوار باغ بر بنائے رواج رجوع ہو تو یہ دعوے لگان کا نہیں ہے بلکہ ابواب کا ہے۔

مفصل بیان ابواب کا زیر دفعہ ۵۶ صفحات ۳۴۰ و ۳۴۱ کتاب ہذا میں درج ہے

سلہ۔ دستور دیہی جس کاغذ میں لکھتے ہیں اُسے واجب العرض کہتے ہیں پہلے اسکا نام ایڈمنسٹریشن پیپر تھا اب دستور دیہی اور ضمیمہ کھیوٹ سے بھی موسوم ہونے لگا ہے شرط شفع بھی اسی کاغذ میں لکھی جاتی ہے گورکھپور و بستی کی نسبت سرکار بورڈ نے یہ حکم دیا کہ گاؤں مسلمانوں کے قبضے میں ہو جسمیں دار رواج شفع چاہیں اور ثابت بھی کریں تو اندراج کیا جائیگا اس سرکلر کا پتہ سادھو سا ہو بنام رامبرن (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۶ الہ آباد [illegible]) اندراج بندوبست کا پہلے تو معا ہدے کے حکم میں تھا لیکن اب صرف رواج رہگیا فیصلہ مقدمہ سادھو ساہو مذکورہ بالا پڑھنا چاہیے۔

فیصلہ مذکور سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر رواج ہو تو ایسا اندراج بندوبست کے ختم ہو جانے کے بعد بھی برقرار رہتا ہے۔

اگر تقسیم عمل میں آئے اور جدید واجب العرض نہ بنے تو سابق واجب العرض کی وقعت کیا ہوگی اسکے متعلق دیکھو بنام کالکا سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۱۱ میں بخوبی بحث کی گئی

جو دعوی واجب العرض پر مبنی ہو اسکے لیے الفاظ واجب العرض قابل لحاظ ہوتے ہیں مثال [illegible]

تصفیہ نزاعات

(۲) اگر کسی انتظام پر رضامندی نہ ہوئی ہو تو مہتمم بندوبست اُن تمام نزاعات کو جو امور متذکرہ بالا مین سے کسی کے متعلق ہون مطابق موجودہ رواج دیہہ کے فیصل کریگا اور اُسی کے بموجب کاغذات حقوق مرتب کریگا۔

رواج دیہہ کا قلمبند کیا جانا

(۳) مہتمم بندوبست اُس موجودہ رواج دیہہ کو بھی دریافت کر کے قلمبند کریگا جو کسی دیگر امر کی نسبت ہو اور جسکے قلمبند کرنے کی اُسکو بموجب قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ ہدایت ہو۔

قیاس نسبت صحت اندراجات کے

(۴) تمام اندراجات کی نسبت جو حسب دفعہ ہذا کاغذات حقوق مین کیے جائیں صحت کا قیاس کیا جانا لازم ہوگا تاوقتیکہ اُسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔

انتظامات کا مقرر اور قلمبند کیا جانا

دفعہ ۸۵ — مہتمم بندوبست کو لازم ہے کہ بپابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ (ب) بنائے جائیں امور مفصلہ ذیل مقرر اور قلمبند کرے۔

دیکھو کُنجیان [illegible] بنام [illegible] موہن (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد [illegible] صفحہ ۱۴۲)

اگر واجب العرض مین زرثمن کی تعداد بھی مندرج ہو تو بھی اُسکو مقدمات شفعہ مین قابل پابندی سمجھنا چاہیے کریم بخش خان بنام [illegible] بی بی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۲)

[illegible] اس فقرہ نے اور نیز شروع دفعہ مین اس تحریر [illegible] دفعہ ہذا کے مطابق صرف اُس [illegible] جب ایک سے زیادہ حصہ دار [illegible] سے بے نیاز کر دیا جنکا ماحصل یہ ہے۔

[illegible] بندوبست کے وقت درج واجب العرض [illegible] پابند ہوتا فریقین پر لازم ہے۔

۲— [illegible] شرائط واجب العرض کی پابند نہیں ہے [illegible] واجب العرض ہوتا تجویز کا حکم نہیں رکھتا اُسکی تردید شہادت سے کیجا سکتی ہے [illegible] اپنے دستخط سے لکھدیا کہ اُس کو اختیار [illegible] نہیں ہے تو وہ ایسی تحریر کا جب تک دیوانی سے منسوخ نہو پابند [illegible]

۵— [illegible] واجب العرض تجویز نہین ہے بلکہ شہادت [illegible] عدالت دیوانی سے اسکو منسوخ کرانا اُس فریق کے لیے جو اُس سے ناراض ہو ضرور ہے۔

۶— واجب العرض کی پابندی اُس حصہ دار پر بھی [illegible] جس نے اپنا دستخط واجب العرض پر نہ کیا ہو۔

۷— تحریر واجب العرض اُس شخص کا اقبال ہے جس نے اس پر دستخط کیا ہے۔

(۱) — شرائط واجب العرض جن سے [illegible] یا شرح محمدی کے احکام وراثت کی تبدیلی لازم آتی ہے نافذ نہ ہونگے — ہائیکورٹ الہ آباد ۱۰ جولائی ۱۸۸۲ء مسماۃ سروپی بنام ٹکو رام۔

(۲) نالش مین جو لمبردار محال مشترکہ کی جانب سے دایر ہوئی تھی یہ جواب پیش ہوا کہ کاشتکار نے لگان ایک حصہ دار کو ادا کر دیا ہے — واضح ہوتا ہے کہ منشاء واجب العرض یہ ہے کہ لگان کی تحصیل لمبردار کرے تجویز ہوئی کہ ایکٹ ۱۲ ار ۱۸۸۱ء کے نافذ کرنے مین واضعان قانون کا منشا یہ تھا کہ محال مشترکہ مین صرف لمبردار کو لگان ادا کیا جاوے اسلیے اگر اسامی نے کسیکو لگان ادا کر دیا تو وہ اپنی ذمہ داری سے جو بمقابلہ لمبردار کے ہے سبکدوش نہین ہوا گنگا سہائے بنام گنگا بخش ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۔

حاشیہ ۵ — دفعہ ہذا اور دفعہ عین ماقبل دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۵ ایکٹ ۱۹ ار ۱۸۷۳ء کے قائم ہوئی ہین اسلیے جو کچھ دفعہ عین ماقبل دفعہ ہذا کے نیچے لکھا گیا ہے اُس سے

(الف) تعداد ہاے اقساط زرلگان اور اُنکے ادا کرنے کی تاریخ ہاے معینہ - اور
(ب) وہ تاریخین واسطے اداے کسی ایسی رقم کے جو مالکان اونی سے مالکان اعلیٰ کو بموجب دفعہ ۷۵ واجب الادا ہو - اور
(ج) وہ تاریخین جن پر زرمنافع لمبرداروں کے درمیان تقسیم کیا جائیگا - اور
(د) کوئی اور امر جسکے مقرر کردینے اور قلمبند کرنے کے لیے از روے قواعد مذکور اُسکو ہدایت ہو -

ابواب کا قلمبند کیا جانا

دفعہ ۸۶ - (۱) اُن الوٰاب کے سواے جنکا دفعہ ۵۶ مین حوالہ دیا گیا ہے باقی کل ابوابون کی جو حسب رواج دیہ وصول کیے جاتے ہون بشرطیکہ اُنکی بابت منظوری لوکل گورنمنٹ کی بطور عام یا خاص ہوچکی ہو مہتمم بندوبست ایک فہرست قلمبند کرے گا اور کوئی ابواب جو اس طور پر قلمبند نہ کیے گئے ہون کسی عدالت دیوانی یا مال مین قابل وصول نہ ہونگے - اور دوران میعاد بندوبست فہرست مذکور مین ترمیم یا اضافہ نہ کیا جاسکے گا -

شرائط نسبت تحصیل ابواب کے

(۲) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً کسی ایسے ابواب کی تحصیل کے لیے جو اسطرح منظور کیے گئے ہون وہ شرائط جو مناسب جانے درباب صفائی یا پولیس یا اور عملہ ہاے متعلقہ دیہ یا بازار یا میلہ کے جس مین یا جسکی بابت وہ ابواب لیے جاتے ہون مقرر کرتی رہے -

(۳) جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کو اختیار ہے کہ شبہ کی صورت مین یہ اعلان کرین کہ حسب مراد اس دفعہ کے کیا شے ابواب سمجھی جائے گی -

(۴) یہ دفعہ اودھ سے متعلق نہ ہوگی اِلّا اُس صورت مین اور اُس وقت جبکہ قبت نظر ثانی بندوبست ایک فہرست الواب حسب مندکرہ بالا مہتمم بندوبست اُس طریقہ کے موافق جو اس دفعہ مین مقرر کیا گیا ہے قلمبند کر چکا ہو -

مقرر کیا جانا
[illegible]

دفعہ ۸۷ - (۱) زمیندار یا آسامی (رعیت) ساقط الملکیت یا آسامی (رعیت) دخیلکار قبضہ (؟) کی

ساتھ پڑھنا چاہیے -
سلہ - دفعہ ۸۶ ممالک مغربی و شمالی کا ایک جزو دفعہ ۵۶ ایکٹ ۱۸۷۳ء [illegible] شامل ہوا اور دوسرے جزو سے [illegible] دفعہ ۶۶ مذکور کے متعلق جتنی باتین قابل

تذکرہ تھین وہ سب دفعہ ۵۶ کے تحت مین ذکر [illegible] ہین اسکے متعلق انکو بھی پڑھ لینا چاہیے -
سلہ - یہ دفعہ بجاے ۶۲ ممالک مغربی و شمالی [illegible] ہر دفعہ مذکور بہت نامناسب تھی - اس دفعہ مین [illegible]

درخواست پر مہتمم بندوبست کو لازم ہے اور نیز خود اپنی تحریک سے اختیار ہے کہ ایسے اسامیون کا لگان واجب الادا خواہ بطور اضافہ یا تخفیف یا اور طور پر تجویز اور مقرر کرے۔

(۲) ایسے لگانون کے مقرر کرنے مین مہتمم بندوبست امور ذیل پر لحاظ کرے گا۔

(الف) درصورت آسامیان ساقط الملکیت کے احکام دفعہ ۱۰۔ ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷۔ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء کا جیسی کہ صورت ہو۔

(ب) درصورت آسامیان دخیلکار کے۔

(اول) احکام ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء کا جیسی کہ صورت ہو۔ جو ایسے لگان کے اضافہ یا تخفیف سے متعلق ہین۔ یا

(دوم) بمنظوری ماقبل لوکل گورنمنٹ کے لگان کی اُن شرحون کا جو بورڈ نے بوقت صدور احکام رپورٹ مرسلہ حسب دفعہ ۶۳ پر ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فوائد کی اراضی کے لیے منظور کی ہون جو اُس حلقہ مین ہو جسمین آسامی متعلقہ کی جوت واقع ہے یا لگان کی اُن خاص شرحون کا۔ اگر کوئی ہون جو بغرض تشخیص منظور کی ہو یا مطابق اُس شرح لگان کے مقرر کرے گی جو اُسی قسم اور اُسی طرح کے فوائد کی اراضی کے لیے اُسی حلقہ یا تحصیل مین مروج ہو۔

دفعہ ۲ بجنسہ نقل کردی جاتی ہے۔
ان دونون کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس مین کس قدر [illegible] کی گئی ہے۔

دفعہ ۲ ۔ جب کوئی زمیندار واسطے اضافہ اُس [illegible] کے درخواست کرے جو اُس کی کوئی اسامی دخیلکار پیشتر سے ادا کرتی رہی ہو۔

یا کوئی اسامی دخیلکار واسطے تخفیف اُس لگان کے [illegible] کرے جو کہ وہ پیشتر سے ادا کرتی رہی ہو۔

یا جو لگان کہ کسی اسامی دخیلکار کو ادا کرنا چاہیے اُس کے بابت تنازعہ ہو۔

تو عہدہ دار بندوبست لگان اُس شرح معینہ کی مطابق تجویز کرے گا جو صاحبان بورڈ نے اُسی قسم اور اُسی طرح کے فوائد کی اراضی کے لیے اُسی حلقہ یا [illegible] جہان کہ اُس اسامی کی اراضی واقع ہے

جو اضافہ اسطرح ہوگا وہ زمیندار اور اسامی مین واجب التعمیل ہوگا۔ لیکن اگر زمیندار مقدمہ بقایا لگان مین مصالحت کرکے بندوبست کے اضافہ کو بیکار کردے تو پھر وہ اس سے آیندہ چلکر فائدہ نہین اُٹھا سکتا فیصلہ بورڈ ۲ اگست سنہ ۱۸۸۲ء رنجیت بنام کوری۔

اسی طرح ایک اقرارنامہ مابین زمیندار و اسامی ہوا تھا کہ کبھی [illegible] لگان نہ ہوگا عدالتہای ماتحت نے میعاد بندوبست کو ختم ہونیکی وجہ سے اسکا لحاظ نہین کیا لیکن ہائیکورٹ نے اس اقرارنامہ کی پابندی زمیندار پر عائد کی ہائیکورٹ الہ آباد ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء دیوی بنام منگل

اس محال کی تشخیص مالگذاری کے لیے جبین کہ ایسی جوت واقع ہے کام مین لائی گئی ہون ۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب یہ امر ثابت ہو کہ کسی رسم یا رواج مختص المقام[۵۲] کے مطابق ۔

(الف) آسامیون کے لگان واجب الادا کے تجویز کرنے مین ذات کا لحاظ کیا جاتا ہے ۔ یا

(ب) کسی قسم کے اشخاص اراضی پر بشرح رعایتی لگان کے قابض ہین ۔

تو لگان بلحاظ ایسی رسم یا رواج کے مقرر کیا جائیگا مگر اسکی تعداد اسقدر نہوگی کہ وہ کسی صورت مین جوت مذکور کی مالگذاری واجب الادا اور اُسپر اُسکے بیس[۵۲] فیصدی زائد کی میزان) سے کم ہو ۔

(یہ دفعہ اس طور پر قائم ہوئی ہے کہ سابق کا سرکلر لا اثر ہو گیا ہے)

اختیار تبدیل کرنے لگان جنسی وغیرہ کا بمقررۂ لگان زر نقد سے

دفعہ ۸۸ ۔ اُن صورتون[۵۳] مین جنمین لگان پیشتر سے بذریعہ جنس یا قیمت تخمینی کسی حصہ فصل کے ادا ہوتا رہا ہو یا ایسی شرح سے ادا ہوتا رہا ہو جو فصل کے ساتھ بدلتی ہون یا جزؤ ان طریقون مین سے کسی طریقہ سے ادا ہوتا رہا ہو اور جزؤ انمین سے کسی اور طریقہ یا طریقون سے ۔ تو اُس لگان کو لگان زر نقد معینہ سے تبدیل کرنے کی درخواست زمیندار یا آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا اودھ مین مالک ادنی یا ٹھیکہ دار جسکا لگان مہتمم

اگر اسامی ثابت کرے کہ وہ لگان شرح مالگذاری بعوض چھوڑ دینے کسی حق ملکیت کے ادا کرتے ہین تو وہ مستوجب بیشی لگان کے نہین ہوسکتی ۔ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۷ء کیسری بنام پت رام ۔ اسی طرح معافیدار جس کے ساتھ بندوبست اراضی کا اسطرح ہو کہ وہ لگان بتوسط زمیندار ادا کرے وہ اس قسم کی رعیت نہو گا کہ اسپر اضافہ لگان ہوسکے ۔ فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء کیدار پوری بنام کلن جان ۔ ۔۔ بمقدمہ بھولو دلیپ سنگھ ۔ بنام زور آور ۔ بورڈ مال نے بتاریخ ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء تجویز کی کہ رعایتی لگان کے لیے رواج مختص المقام ثابت کرنا چاہیے ۔ رواج خاندانی دکھانا کہ اسامی بوجہ قرابت داری کے مستحق رعایت ہے ۔ کافی نہین ہے اور ایسی ہی تجویز مقدمہ دولت بنام بھولا سنگھ

فیصلہ بورڈ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۷۹ء ہوئی ہے کہ شرح رعایتی کے لیے دستور یا عملدرآمد مقامی پر لحاظ ہونا چاہیے محض قرابت مندی کوئی چیز نہین ہے ۔

[۵۲] یعنی مثلاً اگر پرتہ مالگذاری کا اراضی کاشت پر پانچ روپیہ ہوتا ہے تو لگان رعایتی کسی حالت مین چھ روپیہ سے کم نہوگی ۔

---

[۵۳] سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کے متعلق حسب ذیل ہے ۔

ہم نے اس دفعہ مین اخیر کے الفاظ جو رعایا سے قانونی سے متعلق ہین خارج کر دئیے ہین ۔ ہم اس رای سے جس کا اظہار اصرار کے ساتھ کیا گیا ہے اتفاق کرتے ہین کہ یہ امر نامناسب اور غیر ضروری ہے کہ ایسی رعایا کو اُنکے مالکان اراضی کی خواہش کے خلاف لگان جنسی کی تبدیل کرنیکا استحقاق دیا جاسے ۔"

بندوبست نے مقرر کیا ہے مہتمم بندوبست سے کرسکتا ہے۔

ضابطۂ عمل تبدیل لگان کی درخواست کے موصول ہونے پر

دفعہ ۸۹۔ ایسی [۱] درخواست کے موصول ہونے پر مہتمم بندوبست کو لازم ہی کہ اس معاملہ مین اُسی نہج پر عمل کرے کہ گویا درخواست حسب دفعہ ۸۷ گذری ہے اور جو رقم تبادلہ مین ادا کی جائیگی وہ مطابق احکام دفعہ مذکور کے جہان تک کہ وہ متعلق ہو تجویز کردے۔

مگر شرط یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ کسی مہتمم بندوبست کو یہ اختیار دے کہ جب قسم مذکور کی کوئی درخواست اُسکے روبرو گزرے اور اُسپر اعتراض کیا جائے تو اُس درخواست کو بربنا ایسی وجوہ کے جو شمار الیہ کو قلمبند کرنی چاہیئن نامنظور کرے۔

شامل ہونا اسامیون کا درخواست ہاے متعلقہ لگان مین

دفعہ ۹۰۔ (۱) جائز [۲] ہے کہ درخواست اضافہ یا تخفیف لگان یا تبادلہ لگان کی مشترکاً بنام یا منجانب چند آسامیون کے مہتمم بندوبست کے روبرو پیش کی جائے بشرطیکہ وہ سب آسامیان ایک ہی زمیندار کی آسامیان ہون اور تمام جوتین جنکی نسبت ایسی درخواست پیش کی جائے ایک ہی محال مین واقع ہون۔

(۲) کسی ایسی نالش مین کوئی حکم جو کسی شخص کے حقوق پر مؤثر ہو صادر نہ کیا جائیگا الا اس حال مین کہ مہتمم بندوبست کو اطمینان اس امر کا ہو جائے کہ اُس شخص کو موقع حاضر ہونے اور اُسکے بیان کے سُنے جانے کا حاصل تھا۔

(۳) اس حکم مین تصریح کی جائے گی کہ ہر آسامی پر حکم مذکور کس قدر مؤثر ہوگا۔

کس تاریخ سے لگان واجب الادا ہوگا

دفعہ ۹۱۔ جو لگان [۳] بحکم مہتمم بندوبست حسب ایکٹ ہذا مقرر کیا گیا ہو وہ آسامی ساقط الملکیت کی صورت مین بپابندی احکام قانون میعاد سماعت متعلقہ بقایاے لگان اس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب سے کہ حق قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہوا ہو اور دیگر صورتون مین اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے واجب الادا ہوگا جو ایسے حکم کی تاریخ کے عین بعد ہو۔ الا اُس صورت مین کہ بربنا کسی وجہ کے جو قلمبند کی جائے گی مہتمم

[۱] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۴۔

[۲] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۵ ۔

[۳] سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کے متعلق یہ ہے

"ہم نے اس دفعہ کی ترمیم بغرض درج کرنے اس حکم کے کردی ہے کہ آسامیان ساقط الملکیت کی صورت مین وہ لگان جو مقرر کیا جائے حق قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت کے شروع ہونے کے وقت سے قابل ادا ہوگا۔"

بندوبست نہ حکم صادر کرنا مناسب سمجھے کہ لگان متذکرہ بالا کسی تاریخ ماقبل سے واجب الادا ہوگا۔

> بعض صورتوں میں اراضی معافی مالگذاری کی نسبت تحقیقات

دفعہ ۹۲۔ مہتم[1] بندوبست کو لازم ہے کہ جو اراضیات مشروط بشرائط یا کسی میعاد کے لیے ادائے مالگذاری سے بری کی گئی ہوں اُن سب کی تحقیقات کرے اور اگر مشارالیہ کو معلوم ہو کہ اُن شرائط سے خلاف ورزی کیگئی یا وہ میعاد منقضی ہو گئی ہے تو ایسی اراضیات کی نسبت جمع تشخیص کرے۔

> بطور معافی مالگذاری قبضہ رکھنے کا استحقاق ثابت کرنا ہوگا

دفعہ ۹۳۔ (۱) جو شخص[2] ایسی اراضی کی معافی مالگذاری کا دعویٰ کرے جو کاغذات میں بطور معافی مالگذاری نہ لکھی گئی ہو اُسے لازم ہے کہ اُس اراضی پر بطور معافی مالگذاری قبضہ رکھنے کے استحقاق کو ثابت کرے۔

> استحقاق ثابت ہونے کی صورت میں گورنمنٹ کے حضور میں رپورٹ کا ارسال کیا جانا

(۲) اگر وہ اپنا استحقاق حسب اطمینان مہتم بندوبست ثابت کر دے تو اس معاملہ کی رپورٹ لوکل گورنمنٹ کو بھیجی جائیگی اور لوکل گورنمنٹ کا حکم جو اُس پر صادر ہو قطعی ہوگا۔

> ثابت نہونیکی صورت میں تشخیص جمع کو بندوبست کا کیا جانا

(۳) اگر استحقاق[3] اس طرح ثابت نہ کیا جائے تو مہتم بندوبست اُس اراضی پر جمع تشخیص کرے گا اور اُس شخص کے ساتھ جو فی الواقع قابض ہو بطور مالک کے بندوبست کرے گا۔

> بندوبست کی منظوری اور تشخیص کی نظر ثانی

دفعہ ۹۴۔ (۱)[4] کوئی بندوبست حسب باب ہذا قطعی نہ ہوگا تا وقتیکہ لوکل گورنمنٹ اُسے منظور نہ کرے۔

> مدت جس کے واسطے بندوبست کیا جائیگا

(۲) لوکل گورنمنٹ کو لازم ہوگا کہ بوقت منظوری بندوبست اُسکی میعاد مقرر کرے۔

> تشخیص کی نظر ثانی قبل منظوری

(۳) جائز ہے کہ اگر لوکل گورنمنٹ ایسا حکم دے تو تشخیص کی نظر ثانی کسی وقت قبل منظوری بندوبست کے کی جائے اور ایسی صورت میں تشخیص نظر ثانی شدہ کا اعلان کیا جائیگا اور احکام دفعات ۸۶ لغایت ۹۰ (دستبول ہر دو) متعلق ہونگے۔

---

[1] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۸۶ ۔ اودھ ۔ ۴۲ ۔

[2] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۸۷ ۔

[3] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۸۸ ۔

[4] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۹۱ ۔

[5] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۹۲ ۔ اودھ ۔ ۳۴ لغایت ۳۵ ۔

ازدو قبضہ اراضی بعد انقضائے میعاد بندوبست تاوقتیکہ بندوبست جدید نہ کیا جائے

دفعہ ۹۵۔ تمام اشخاص جنکے ساتھ اراضی کا بندوبست کیا گیا ہے اگر بعد انقضائے میعاد بندوبست کے اُس اراضی پر قابض رہین توجب تک کہ جدید بندوبست نہ کیا جائے اُسی بندوبست کی شرایط پر قابض رہین گے۔

باب ۶

نظر ثانی تشخیص اور دیگر کارروائیات کی دوران میعاد بندوبست مین

کم میعاد کے بندوبست

دفعہ ۹۶۔ جب[۵۲] کسی محال یا قسم محالات کی میعاد بندوبست اُس میعاد سے کم ہو جو اُس رقبہ مقامی کے لیے مقرر کی گئی ہے جسمین وہ واقع ہین اور میعاد منقضی ہوجائے تو کلکٹر ایسے محالات کی تشخیص اور اُنکا بندوبست اُن قواعد کے مطابق کریگا جو حسب دفعہ

---

[۵۱] - دفعہ ۱۹۱ ممالک مغربی وشمالی کے فقرہ اول کی جگہہ پر یہ دفعہ قائم ہوئی ہے۔ فقرہ دوم دفعہ مذکور کا یہ تھا "تمام مقدمات مین حقوق موجودہ مندرجہ کاغذات اُس وقت تک نافذ رہین گے کہ نئے کاغذات تیار کیے جائین"

اس نئے ایکٹ مین یہ فقرہ دویم قائم نہین رہا اور اس لیے یہ نہین کہا جاسکتا کہ ہائی کورٹ الہ آباد کے مفصلہ ذیل فیصلون کا جو فقرہ دوم مذکور پر مبنی تھے اب کیا حشر ہوگا۔

بمقدمہ گوگل سنگھ بنام منولال (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۷۷) یہ تجویز ہوئی کہ بعد بندوبست کے کوئی گاؤن تو محالات جداگانہ مین تکمیل تقسیم ہو جائے توجو شرایط شفعہ کے واجب العرض مین مندرج تھے وہ بجنسہ قائم رہینگے صرف اتنا فرق ہوگا کہ بجای موضع کی محال قائم ہوگا یعنی جس طرح حصہ داران موضع کو درمیان مین شفع جائز تھا اُسیطرح ہر محال کی حصہ دار باہم اُس محال کے اندر حق شفع قائم رکھنے کے مستحق ہون گے یہی فیصلہ شام سندر بنام امانت بیگم (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۴) مین مانا گیا ہے۔ کنور دت پرشاد سنگھ بنام ناہر سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۷ مین بھی اسی کی پیروی کی گئی صرف اتنا اور بڑھایا گیا کہ سابق واجب العرض کی پابندی اُسیوقت ہوگی جب تقسیم کے ساتھ کوئی واجب العرض جدید مرتب نہ ہوا ہو۔ رام جیون ساہو بنام رنوراج سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۸۱ کا بھی یہی مفہوم ہے۔

لیکن موضع کی تکمیل تقسیم ہوجانیکے بعد ایک محال کا حصہ دار دوسرے محال مین حق شفع نافذ کرسکتا ہے یا نہین یہ مسئلہ کسیقدر بحث طلب ہے۔ لچھو رام بنام میا رام (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۵۸) مین پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ ایک محال کے حصہ دار کو دوسرے محال مین شفع کا حق بربنا واجب العرض سابق نہین ہے۔ کلن مل بنام ہرموہن (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۷) میٹھو لال بنام محمد احمد۔ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۹۱ کا بھی یہی مضمون ہے۔ کوئی زمین دونون محال مین مشترک ہو جب بھی یہی اصول قائم رہیگا۔ گھورے بنام مان سنگھ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۶) دل گنجن بنام کالکا سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۱۱ مین اتنا اور ہے کہ واجب العرض مین کوئی مضمون اُسکے خلاف ہو تو اُسکی پابندی ہوگی۔

[۵۲] - سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کے متعلق یہ ہے "ہمنے اس دفعہ کو باب ۶ مین۔ جس مین اس دفعہ کا درج ہونا زیادہ مناسب ہے۔ منتقل کردیا ہے۔ اور اس طور پر ہمنے اس دفعہ کو دفعہ ۹۴ کے اثر سے نکال دیا ہے۔ یہ مقصود نہین ہے کہ محالات دریابرآمد وغیرہ مین کم میعاد کے بندوبستون کی تجدید کیواسطے لوکل گورنمنٹ کی منظوری حاصل کیجائے"۔

۲۳۴ مرتب کیے جائیں۔

کسی عہدہ دار کو اختیارات مہتمم بندوبست عطا کرنے کا اختیار

دفعہ ۹۷۔ درِ اثنائے بقایائے بندوبست ہر وقت لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ اُن حدود کے اندر اور اُن قیود کے ساتھ اور اُس میعاد کے لیے جو گورنمنٹ موصوف مناسب سمجھے کسی عہدہ دار کو اختیارات مہتمم بندوبست حسب باب ۵ مفوض کرے۔ لیکن نہ اس قسم پر کہ مشار الیہ کسی محال کی مالگذاری میں اضافہ کر سکے۔

سالانہ تحقیقات نسبت عطیات معافی مالگذاری کے

دفعہ ۹۸۔ کلکٹر[1] اُن تمام اراضیات کی بابت جو اسے مالگذاری سے مشروط بشرائط یا کسی میعاد کے لیے بری کی گئی ہوں سالانہ تحقیقات کیا کرے گا۔

اگر شرط مذکور کا نقص عمل میں آیا ہو تو مشار الیہ اس[2] امر کی رپورٹ صدور حکم کے لیے کمشنر کی خدمت میں بھیجے گا۔

اور اگر میعاد منقضی ہو گئی ہو یا (جبکہ معافی حین حیات معافی دار ہو) اگر معافی دار فوت ہو گیا ہو تو مشار الیہ اراضی کی جمع تشخیص کرے گا اور اپنی کارروائی کی رپورٹ کمشنر کی خدمت میں منظوری کے لیے بھیجے گا۔

بندوبست ایسی اراضی کا جو بوجہ دریا برآمد کے بڑھ جاوے اور نظر ثانی تشخیص کی جب رقبہ

دفعہ ۹۹۔ (۱) جسقدر اراضی بوجہ دریا برآمد کسی محال میں بڑھ جاوے جائز ہے کہ اُسکی تشخیص اور اُسکا بندوبست کلکٹر اُن قواعد کے بموجب کرے جو حسب دفعہ ۲۳۴ کے مرتب کیے جائیں۔

(۲) جب رقبہ قابل زراعت کسی محال کا بوجہ سیلاب (یا پانی کی کاٹ وغیرہ[3]) گھٹ جائے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ ایسے محال کی صورت میں جسکا بندوبست استمراری ہو مالگذاری ملتوی کرے اور ایسے محال کی صورت میں جسکا بندوبست استمراری نہ ہو تشخیص مالگذاری کی نظر ثانی کرے۔

اودھ میں مالک اور ... ٹھیکہ دار سے لگان واجب الادا کا تجویز کرنا

دفعہ ۱۰۰۔ جب[4] ایسی تشخیص مالگذاری یا نظر ثانی تشخیص کسی ایسی جوت واقع اودھ کی

---

[1] ممالک مغربی وشمالی ۹۳ - اودھ - ۱۵ -

[2] ممالک مغربی وشمالی - ۱۰۳ - کے مطابق ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اب اسسٹنٹ کلکٹر کو اختیار تحقیقات نہیں ہے اور رپورٹ کی جگہ پر کمشنر کے پاس رپورٹ جائے گی۔

[3] یہ فقرہ جدید ہے سلیکٹ کمیٹی لکھتی ہے:- "ہم نے اس دفعہ میں کی ترمیم کر کے محالات بندوبست استمراری کی اراضی دریا برد کی نسبت حکم درج کر دیا ہے۔"

[4] اودھ - ۸۴

نسبت کی جائے جس سے احکام دفعہ ۹۷ متعلق ہون تو کلکٹر وہ لگان تجویز کرے گا جو مالک ادنی یا ٹھیکہ دار کے ذمہ حسب احکام دفعہ ۹۷ واجب الادا ہوگا۔

دفعہ ۱۰۱۔ جب[۱] مالگذاری مشخصہ اُس اراضی کی جو ممالک مغربی وشمالی مین مالک قسم ادنی کے قبضہ مین یا اودھ مین ایسے شخص کے قبضہ مین ہو جس سے احکام دفعہ ۹۷ متعلق ہون تخفیف کی گئی ہو یا جزءً ملتوی یا معاف کی گئی ہو تو کلکٹر پابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے جائین اُس رقم مین جو ایسے مالک قسم ادنی یا ایسے شخص سے ایسی اراضی کی بابت واجب الادا ہو رسدی تخفیف یا التوا یا معافی کر سکتا ہے۔

جو رقم مالک قسم ادنی یا ٹھیکہ دار سے واجب ہو اُسمین تخفیف یا اُسکا التوا یا اُسکی معافی

دفعہ ۱۰۲۔ (۱) حسب[۲] دفعات ۹۶ و ۹۸ و ۹۹۔ بندوبست یا نظرثانی تشخیص جمع کے عمل مین لانے کی غرض سے کلکٹر کو اختیارات مہتمم بندوبست حاصل ہونگے۔

کلکٹر کو اختیارات مہتمم بندوبست حاصل ہونگے

(۲) کوئی بندوبست یا نظرثانی تشخیص یا التوا ے مالگذاری جو حسب دفعات مندرجہ بالا باب ہذا عمل مین آئے اُسوقت تک قطعی نہ ہوگا جب تک کہ کمشنر اُسکو منظور نہ کرے۔

دفعہ ۱۰۳۔ اگر دوران ثنا ے بقاے بندوبست کسی معینہ حصۂ محال کے سواے کسی اور رقبہ خاص کا قبضہ مالکانہ منتقل ہوگیا ہو تو کلکٹر حصہ رسدی مالگذاری جو اُسکی بابت واجب الادا ہوگی تجویز کر سکتا ہے۔

ایسے رقبہ جات خاص پر جو دوران اثنا ے بقاے بندوبست منتقل ہوئے ہون حصہ مالگذاری تجویز کرنے کا اختیار

دفعہ ۱۰۴۔ لوکل[۳] گورنمنٹ کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کے۔

(الف) احکام دفعات ۸۸ لغایت ۹۰ کا مقدمات مبادلہ لگان مین کسی ضلع یا جزو ضلع سے جو زیر بندوبست نہ ہو متعلق ہونا قرار دے۔

(ب) اعلان کرے کہ کن عہدہ دارون کو اختیار سماعت و تجویز درخواستہاے حسب دفعہ ۸۸ کا اُس ضلع یا جزو ضلع مین حاصل ہے اور اُنکی ہدایت کے لیے قواعد منضبط کرے۔

(ج) کسی اشتہار کو جو حسب دفعہ ہذا پیشتر مشتہر ہوا ہو ساقط الاثر قرار دے۔

اثناے بقاے بندوبست لگان کا مبادلہ و ۱ سماعیان کا ان درخواستون مین شامل ہونا جو لگان سے متعلق ہون

[۱] ملا اودھ - ۹۴ زیر ممالک مغربی وشمالی ۱۰۵ - اودھ - ۵۰	[۲] یہ دفعہ جدید ہے - [۳] ممالک مغربی وشمالی - ۸۰ -

درخواستین اور کارروائیان جو مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کے روبرو بوقت ختم ہونے کارروائیات کے زیر تجویز ہون

دفعہ ۱۰۵- جب کارروائی ترتیب کاغذات یا بندوبست بذریعہ اشتہار حسب دفعہ ۴۸ یا دفعہ ۵۹ ختم ہو جائے تو تمام درخواستین اور کارروائیان جو اُسوقت مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کے روبرو زیر تجویز ہون کلکٹر کے حضور مین منتقل ہو جائینگی اور اُنکے انفصال کے لیے کلکٹر کو اختیارات مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست حاصل ہونگے۔

باب ۷

بٹوارہ و شمول محالات

بٹوارہ سے کیا مراد ہے

دفعہ ۱۰۶- "بٹوارہ"[۱] سے مراد ہے کسی محال یا جزو محال کی تقسیم ایسے دو یا زیادہ حصون مین جنمین سے ہر ایک ایک یا زیادہ حصون پر مشتمل ہو۔

"بٹوارہ غیر مکمل" مین (محال کے) حصص مختلف مشترکا اُس مالگزاری کے ذمہ دار ہوتے ہین جو کل محال پر تشخیص کی جائے۔

"بٹوارہ مکمل" مین کل محال منقسم ہو جاتا ہے اور اُسکے مختلف حصے جُداگانہ محالات بن جاتے ہین اور ان مین سے ہر ایک حصہ بالانفراد اُس مالگزاری کا ذمہ دار ہوتا ہے جو اُسپر تقسیم سے مقرر ہو۔

جو ضابطہ عمل باب ہذا مین مقرر کیا گیا ہے اُسکی پابندی تمام بٹوارون مین عام اس سے کہ غیر مکمل ہون یا مکمل ہون کیجائیگی اِلّا اُس صورت مین جسمین صراحتاً خلاف اسکے قرار دیا گیا ہو۔

درخواست بٹوارہ

دفعہ ۱۰۷- لازم ہے کہ درخواست بٹوارہ کے ساتھ ایک مصدقہ نقل سالانہ رجسٹر

[۱] بٹوارہ یعنی تقسیم مکمل یہ معنی ہین کہ زمین بٹ جاے اور اُس کے ساتھ مالگذاری کی ذمہ داری بھی علیحدہ ہو جاسے۔ یہ علیحدگی بے مرضی گورنمنٹ کے ظاہر ہے کہ نہین ہو سکتی اسیلیے اس قسم کی تقسیم کے لیے ضرور ہے کہ باب ہذا کے احکام کی پیروی کی جاسے باقی اور تمام قسمون کی تقسیمین دوسرے طور پر بھی ہو سکتی ہین یعنی بٹوارہ ناکمل خانگی اقرارنامہ رجسٹری شدہ سے ہو سکتا ہے اور باب ہذا کی روسے بھی ہو سکتا ہے ہندو خاندان مشترک کی تفریق باہمی اقرارنامہ سے ہو سکتی ہے اور عدالت دیوانی کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر تقسیم اس طرح کی جاسے کہ مسلم محال حصون مین بٹرین جب بھی خانگی بانٹ سے بٹوارہ ہو سکتا ہے

مالکان مقررہ حسب دفعہ ۲۳۳ کی پیش کی جائے اور جائز ہے کہ ایسی درخواست کو محال کے حصہ داران مندرجہ کاغذات مین سے ایک حصہ دار یا دو یا زیادہ حصہ دار مشترکہ پیش کرین۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی حصہ کسی مرتہن کے قبضہ مین ہو تو کوئی درخواست بٹوارہ راہن یا مرتہن مین سے کسی ایک کی جانب سے اسوقت تک مسموع نہ ہوگی جب تک دونون ایسی درخواست مین شریک نہ ہون۔

ایسے محال کا بٹوارہ جو چند اضلاع مین واقع ہو

دفعہ ۱۰۸۔ جب کوئی محال دو یا زیادہ ضلعون مین واقع ہو تو درصورتیکہ اضلاع مذکور ایک ہی قسمت مین ہون بٹوارہ منجملہ ان اضلاع کے اس ضلع مین عمل مین آئیگا جسکی کمشنر ہدایت کرے یا درصورتیکہ وہ اضلاع مختلف قسمتون مین واقع ہون تو منجملہ انکے اس ضلع مین عمل مین آئیگا جسکی بورڈ ہدایت کرے۔ (ممالک مغربی وشمالی - ۱۰۹ - اودھ ۷۰)

بٹوارہ کے موقوف کرنے کا اختیار

دفعہ ۱۰۹۔ (۱) اگر درخواست کے موصول ہونے پر یا کارروائی بٹوارہ کی کسی اور

مفصلہ ذیل فیصلے دیکھیے۔

(۱) اسامیان دخیلکار باہم آراضی دخیلکاری کی تقسیم عدالت دیوانی سے کرا سکتے ہین گو وہ تقسیم جہانتک کہ زمیندار سے تعلق ہے کالعدم سمجھی جائیگی۔ محمد بخش بنام ماتا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۸۲۔

(۲) ٹکڑہ آراضی کی تقسیم کا دعوی دیوانی مین ہو سکتا ہے کیونکہ ایسی تقسیم بٹوارہ مکمل اور غیر مکمل دونون سے جدا ایک چیز ہے۔ رام دیال بنام سیگہ لال۔ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۶۵

(۳) بیوہ لاولد جو اپنے شوہر متوفی کی قائم مقامی سے کسی محال کے ایک حصہ پر جو اسکے شوہر کا جداگانہ مقبوضہ تھا قابض ہوئی اور اسکا نام بطور حصہ دار محال کے درج ہوا تو وہ مثل اور حصہ دارون کے مستحق ہے کہ تقسیم مکمل محکمہ مال مین کرالے یہ حجت کہ بعد علیحدگی کے شاید وہ اپنا حصہ دوسرے کے ہاتھ منتقل کر دے گی تقسیم کو روک نہین سکتی اگر وہ ایسا کرے گی تو وارثان عودی اسکی روک تھام کر لین گے جھونا کنور بنام جین سکھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴

له ممالک مغربی وشمالی دفعہ ۱۰۹ کے بجائے یہ دفعہ ہے مفصلہ ذیل فیصلے قابل دید ہین

(۱) بورڈ مال نے بصیغہ نگرانی تجویز کیا کہ راہن بیخانہ اگر تقسیم کی درخواست دے اور دوسرے حصہ داران محال اس تقسیم پر راضی نہون تو کلکٹر درخواست تقسیم نامنظور کر سکتا ہے۔ جوہری مل بنام حبیب اللہ خان ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵

(۲) بمقدمہ غلام مولا بنام فراست النسا ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۴ اور فیصلہ بورڈ ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء یہ طے پایا کہ اگر کوئی ٹکڑا اراضی کسی محال کی متعلق ہو لیکن اسکے لیے کوئی جدا کاغذات حقوق مرتب نہون تو وہ محال جداگانہ نہین ہے اور ایسے ٹکڑہ اراضی کے قابض یہ درخواست دیسکتے ہین کہ بصیغہ بٹوارہ مکمل وہ ٹکڑہ اراضی ایک جداگانہ محال قرار پا جاوے۔

(۳) الفاظ حصہ دار مندرجہ کھیوٹ جو دفعہ ۱۰۷ مین ہے اسمین راہن مندرجہ کھیوٹ اور مرتہن مندرجہ کھیوٹ بھی شامل ہین اور حیثیت کہ راہن مندرجہ کھیوٹ مرتہن قابض کے ساتھ شریک درخواست بٹوارہ نہو بٹوارہ سے انکار کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۰۷ مین کل حصہ کے تقسیم کی درخواست ہونا چاہیے سائل کہ جز حصہ مقبوضہ کی بابت ہونا چاہیے ابدام سنگھ بنام نند کشور فیصلہ بورڈ ۲۸ فروری ۱۸۹۷ء۔

(۴) حاکم بٹوارہ پر فرض ہے کہ جتنے محالات از رو بٹوارہ قایم ہون انپر مالگذاری کا پرتہ پھر سے لگائے اور مقدار مالگذاری تعاین کر دے۔ پانڈے جواہر لال بنام جیپال سنگھ فیصلہ بورڈ ۱۷ مئی ۱۸۹۷ء

نوبت پر قبل منظوری کوئی وجہ کافی بٹوارہ کے نامنظور کرنے یا موقوف رکھنے کی معلوم ہو تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ خود اپنے طور سے یا اسسٹنٹ کلکٹر بٹوارہ کنندہ کی رپورٹ کی بنا پر بٹوارہ کو موقوف رکھے اور کارروائی (بٹوارہ) کے مسترد کیے جانے کا حکم صادر کرے۔

(۲) بٹوارہ[۱] کمل کے ذریعہ سے کوئی محال نہ بنایا جائیگا جب تک ایسے محال کا رقبہ کم سے کم سو ایکڑ نہ ہو یا اگر رقبہ سو ایکڑ سے کم ہے تو جب تک کہ ایسے محال کی مالگذاری کم سے کم سو روپیہ نہ ہو اور اگر بٹوارہ کمل کی درخواست کے رو سے ایسے محال کا بنانا لازم آتا ہو جو ان شرائط کے خلاف ہو تو درخواست مذکور نامنظور کی جائے گی۔

دفعہ ۱۱۰ — (۱) بٹوارہ[۲] کی درخواست موصول ہونے پر کلکٹر کو لازم ہے کہ اگر وہ درخواست باضابطہ ہو اور بادی النظر میں قابل اعتراض نہ ہو تو ایک اشتہار بدین ایماء جاری کرے کہ محال متعلقہ کے ایسے حصہ داران مندرجہ کاغذات جو درخواست بٹوارہ میں شریک نہ ہوئے ہوں مشارالیہ کے حضور میں اصالتاً یا بذریعہ ایجنٹ (مختار) مجاز بضابطہ کسی ایسی تاریخ پر جو اجراے اشتہار کی تاریخ سے تیس دن سے کم یا ساٹھ دن سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو حاضر ہو کر بٹوارہ کی نسبت اگر انکو کوئی عذر ہوں تو پیش کریں۔ لازم ہے کہ اگر ممکن ہو ایک ایک نقل اشتہار مذکور کی ہر حصہ دار کی ذات پر تعمیل کرائی جائے۔

درخواست بٹوارہ کا اشتہار۔

(۲) کوئی حصہ[۳] دار مندرجہ کاغذات جو ابتدائی درخواست میں شریک نہ ہوا ہو بروقت قبل اس تاریخ کے جو اشتہار مجریہ حسب دفعہ ہذا میں مقرر کی جائے بٹوارہ کی درخواست کر سکتا ہے اور ایسی حالت میں اُس حصہ دار کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ابتدائی درخواست میں شریک تھا۔

---

[۱] یہ جزو جدید ہے اور اس سے جو سختی پیدا ہوتی ہے اسکا علاج دفعہ ۱۲۹ میں کر دیا گیا ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی تقسیم ناکمل کے ذریعہ سے علیحدہ کر دیا جائے اگر حاکم تقسیم مناسب سمجھے۔ پہلے یہ تھا کہ اگر کلکٹر سمجھے کہ [illegible] بہت ہی چھوٹا ہو جائیگا تو وہ تقسیم سے انکار [illegible] ۔ [illegible] نیا [illegible] ۔ جون سنہ ۱۹۰۲ع [illegible] مگر اب اس فقرہ نے بے اثر معاف کر دیا۔

[۲] ممالک [illegible] ۔ ۱۱۱

دفعہ ۱۱۱ ۔ لغایت ۱۱۵ ممالک مغربی وشمالی کی جگہ پر دفعات ۱۱۰ ۔ لغایت ۱۱۴ ۔ قایم ہوئی ہیں ۔ ان دفعات میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر دوران تقسیم میں بحث وقبت ملکیت پیدا ہو جاے تو کیا کرنا چاہیے اسکے متعلق ہر ایک فیصلہ میں [illegible] وہ سب دیکھے جاتے ہیں ۔

[۳] پہلے [illegible] اسکے بمضمون تھے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس قسم کی ہر درخواست نامنظور کی جائے گی اگر اس سے ایسے محال کا بنانا لازم آئے جسکی نسبت دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۱۰۹ مین ممانعت کی گئی ہے۔

عذر جس سے استحقاق کی نسبت نزاع پیدا ہو

دفعہ ۱۱۱۔ (۱) (الف) اگر اُس تاریخ پر جو اس طرح مقرر کی جاے یا اُسکے قبل کسی حصہ دار سند جمع کاغذات کی جانب سے ایسا عذر پیش ہو جسمین کوئی ایسا نزاع بابت استحقاق ملکیت کے پیدا ہو جسکا تصفیہ کسی عدالت ذی اختیار نے پہلے نہ کر دیا ہو تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ۔

(الف) جب تک تصفیہ اُس نزاع کا کسی عدالت مجاز سے نہ ہو لے اُس درخواست کو منظور نہ کرے۔ یا

سے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی۔ "ہم نے اس دفعہ کے نقرہ (ب) کے احکام کی جو کسی قدر غیر معین تھے ترمیم کر دی ہے۔ اب جیسا کہ فقرہ مذکور بدل دیا گیا اُسکے رو سے کلکٹر کو یہ تجویز کرنے کا اختیار ہوگا کہ کس فریق کو عدالت دیوانی مین رجوع کرنے کی ہدایت کرنی چاہیے اور اگر فریق مذکور نالش دایر کرنے سے قاصر رہے تو وہ امر نزاعی جو پیدا ہوا ہو فریق مذکور کے خلاف فیصل کر دیا جائیگا"

ممالک مغربی و شمالی ۱۱۱ – ا و ۳ – ۴ ۷ کے مطابق یہ دفعہ ہے اور دفعہ ۱۱۱ سابق مطابق ہے ۱۱۰ کے اور ۱۱۲ سابق مطابق ہے ۱۰۹ کے اور ۱۱۴ و ۱۱۵ سابق مطابق ہین ۱۱۲ کے ذیل کے فیصلون مین دفعات سابق کا حوالہ ہے سمجھنے کے لیے دفعات حال سے مطابقت کر لینا چاہیے۔

(۲) غلام محمد نے اپنے حصہ کی بابت درخواست بٹوارہ پیش کی۔ جان محمد نے عذر کیا کہ وہ مالک اور قابض اُس حصہ کا ہے کلکٹر نے ۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۷۹ء کو تحقیقات موقع کا حکم دیا عہدہ دار تحقیقات کنندہ نے رپورٹ کی کہ غلام محمد بے دخل تھا۔ ۱۱ مئی سنہ ۱۸۸۰ء کو کلکٹر نے حکم دیا کہ نام غلام محمد کا درج کاغذات ہے اسلیے کارروائی کی جائے اور جان محمد عدالت دیوانی مین جائے۔ بر تق اپیل جج ضلع نے مقدمہ بتجویز ثانی کے لیے واپس بھیجا۔ کلکٹر نے اپنا حکم قایم رکھا لیکن ایکی یہ تجویز کی کہ غلام محمد مالک اور قابض ہے اور عذر جان محمد کا نامنظور کیا اُس حکم کا اپیل ہوا تو یہ حکم بصیغہ اپیل سے بحال رہا۔ اپیل ثانی مین جان محمد نے یہ بیان کیا کہ فیصلہ کلکٹر مورخہ ۱۸ مئی سنہ ۱۸۸۰ء کا قابل اپیل تھا کیونکہ

بحیثیت حقیت کا اُسنے فیصلہ نہین کیا تھا اور اسلیے جج کو کوئی اختیار اُس فیصلہ کی اپیل سننے کا نہ تھا۔ تجویز ہوئی کہ گو کلکٹر کی کارروائی ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۹ء اور ۱۱ مئی سنہ ۱۸۸۰ء ناقص اور بے ضابطہ تھی تاہم وہ دفعہ ۱۱۳ کے مطابق تھی اور اسلیے اپیل جج ضلع کے وہان ہو سکتا تھا جگیشر بنام گھنشیام۔ ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۳۰۔

(۲) جب کارروائی بٹوارہ مین کوئی مسئلہ ملکیت مابین فریقین پیش ہو کر طے ہو جاے تو پھر عدالت دیوانی مین ڈکرٹ اس بنیاد پر پیش نہین کیجا سکتی کہ فیصلہ کلکٹر کا بعض باتون مین بیضابطہ یا ناقص تھا۔ ہر سہاے بنام مہاراج سنگھ۔ انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ بشیر الحق بنام فیض الحسن ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۰۔

(۳) اگر درخواست بٹوارہ اس بنیاد پر نامنظور ہو کہ موضع ناقابل تقسیم تھا تو یہ فیصلہ عدالت دیوانی مین دعوی اثبات حق رجوع کرنے کا مانع نہ ہوگا اور دیوانی سے یہ تجویز ہو سکتی ہے کہ فریقین کا حق موضع مین یکسان ہے کیونکہ عدالت مال اس فیصلہ کرنے کی مجاز نہ تھی۔ جگت سنگھ بنام درجن لال۔ ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۔

(۴) عدالت مال نے جو دفعہ ۱۱۲ و ۱۱۳ کے مطابق عمل کر رہی تھی ایک کیفیت لکھی جسمین فریقین کے حقوق کی نوعیت درج کی اور یہ تحریر کیا کہ آئندہ تقسیم کس طرح عمل مین آئے گی اس کارروائی کے ساتھ کرائی ڈگری مرتب نہین ہوئی تجویز ہوئی کہ یہ کارروائی عدالت دیوانی مین زیر بحث

(ب) کسی فریق مقدمہ کو تین مہینے کے اندر عدالت دیوانی مین ایسے نزاع کے تصفیہ کے لیے نالش رجوع کرنے کا حکم دے — :

(ج) اُس عذر کے جواز اور عدم جواز کی تحقیقات مین مصروف ہو —

(۲) جس حالت مین کہ کارروائی حسب فقرہ (ب) ملتوی کردی گئی ہو اور فریق مذکور ایسے حکم کی تعمیل مین قاصر رہے تو کلکٹر نزاع کا تصفیہ اُسکے خلاف کردے گا — اگر فریق مذکور نالش رجوع کرے تو کلکٹر مقدمہ کو بموجب فیصلہ عدالت دیوانی کے فیصل کرے گا —

(۳) اگر کلکٹر کی یہ راے قرار پاوے کہ اُس عذر کے جواز یا عدم جواز کی تحقیقات کی جائے تو مشار الیہ کو لازم ہے کہ اُس ضابطہ کے مطابق عمل کرے جو نالشات مرافعہ اولی کی تجویز کرنے کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی مین مقرر کیا گیا ہے —

کلکٹر کی ڈگریات متعلق ڈگریات عدالت دیوانی کے ہونگی

دفعہ ۱۱۲ — اُن تمام ڈگریات کی نسبت جو دفعہ تحتی (۳) دفعہ عین ماقبل کے مطابق صادر ہون یہ سمجھا جائیگا کہ وہ عدالت دیوانی کی ڈگریان مرافعہ اولی کی ہین اور اُنکا اپیل عدالت جج ضلع یا عدالت ہائیکورٹ یا عدالت جوڈیشل کمشنر مین — جیسی کہ صورت ہو — بموجب

نہین ہوسکتی — بھولا بنام رام دہین — دیکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۸۴ —

(۵) تجویز ہوئی کہ نتیجہ دفعات ۱۱۱ لغایت ۱۱۵ کا یہ ہے کہ صرف عدالت دیوانی مجاز سماعت نزاع حقیت کی ہے جا ہے وہ بصیغہ ابتدائی حسب دفعہ ۱۱۳ کارروائی کرے یا بصیغہ اپیل سماعت کرے — جہان اسسٹنٹ کلکٹر یا کلکٹر نے حسب دفعہ ۱۱۲ خود ابتدائی کارروائی کی ہو — محمد عبد الکریم بنام محمد شادی خان — دیکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۸ء ص ۱

(۶) عدالت مال جو دفعہ ۱۱۳ کے مطابق کارروائی کرتی ہو اُسکی کارروائی محض اسلیے ناقص سمجھی جائے گی کہ اُس نے کسی ایسے عذر کی سماعت کی جو اُسکی مقرر کی ہوئی میعاد کے اندر پیش نہین کیا گیا تھا — تلبشی پرشاد بنام مشردل — دیکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۰ —

(۷) کارروائی تقسیم مین یہ بحث ہوئی کہ اراضی مشترکہ کس طرح تقسیم کی جائے باعتبار پٹیون کے حصہ کے یا باعتبار مقبوضات کے — اس بارہ مین عدالت

مال کا دفعہ ۱۱۴ کا فیصلہ سمجھا گیا اور عدالت دیوانی اُسکے متعلق دوسری نالش کی سماعت کرنے سے ممنوع قرار پائی — امیر سنگھ بنام نعمتی پرشاد — دیکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۸ء ص ۵۳ —

(۸) درخواست تقسیم از جانب رہن دار اس بنا پر پیش ہوئی کہ رہن بیبات ہوگیا راہن نے عذر کیا لیکن اُسکا عذر سُنا نہین گیا اور تقسیم عمل مین آئی اور امر نزاعی اُسکے خلاف فیصل ہوا بعد ازان نالش بنبری انفکاک رہن کی از جانب راہن رجوع ہوئی فیصلہ مال مانع تجویز ہو کر دعوی ڈسمس ہوا اپیل سے فیصلہ بحال رہا — ہر جیرن سنگھ بنام ہر شنکر سنگھ دیکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۴ء ص ۱۳۷ — اور یہی فیصلہ اپیل فرمان شاہی سے بھی بحال رہا —

(۹) نصرت اللہ بنام نجیب اللہ (دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء ص ۱۷) مین یہ طے پایا ہے اگر عدالت مال دفعہ ۱۱۳ یا دفعہ ۱۱۴ کی کارروائی نہ کرے تو عدالت دیوانی فریقین کے لیے کھلی ہوئی ہے اور دعوی انفصال تقسیم کرا پانے کا دیوانی مین قابل سماعت ہے

اُن قواعد کے جو عدالت ہاے مذکور کے اپیلون سے متعلق ہون رجوع ہو سکتا ہی اور عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ پر یپٹ (حکم) بنام کلکٹر باین امیار صادر کرے کہ انفصال اپیل بٹوارہ موقوف رکھے۔

بٹوارہ کون عمل مین لائیگا

دفعہ ۱۱۳۔ جب بٹوارہ کا عمل مین آنا تجویز ہو جائے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ فریقین کو اجازت دے کہ وہ باہم بٹوارہ کرلین یا اس غرض کے لیے ثالث مقرر کرین یا مستار الیہ خود بٹوارہ کرے۔ یا کسی اسسٹنٹ کلکٹر سے کرا لے۔

اگر بٹوارہ ثالثان عمل مین لائین تو اُنپر احکام دفعہ ۱۱۷ کی پابندی لازم نہ ہوگی بلکہ وہ فیصلہ ثالثی صادر کرین گے اور اُسمین اُن حصص کی تصریح کرین گے جنمین محال تقسیم کردیا جائے اور اُن فریقون کے نام درج کرین گے جنکے لیے وہ حصے معین کیے گئے ہون۔

روبکار متعلق تقسیم

دفعہ ۱۱۴۔ اگر کلکٹر بٹوارہ خود کرے یا کسی اسسٹنٹ کلکٹر سے کرائے تو کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر ایک روبکار تحریر کرے گا اور اُسمین اشخاص درخواست دہندہ بٹوارہ کے اور کسی ایسے اشخاص کے جن پر بٹوارہ کا اثر ہوپہنچے حقوق کی نوعیت و مقدار قرار دے گا اور اس امر کی تقریر کرے گا کہ بٹوارہ کس طور پر عمل مین آئے گا اور تمام امور متنازعہ کو جو اُسکے متعلق پیدا ہوئے ہون فیصل کرے گا۔

اگر یہ روبکار اسسٹنٹ کلکٹر نے قلمبند کیا ہو تو وہ کلکٹر کے پاس بغرض منظوری بھیجا جائے گا۔

[illegible]

دفعہ ۱۱۵ جب بٹوارہ کرنا قرار پا جائے تو کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ بمنظوری کمشنر محال کو زیر انتظام خاص تا بٹوارہ کے ختم ہونے تک رکھے۔

جو رقوم آمدنی محال کی تحصیل ہون اُنسے مالگذاری اخراجات انتظام و اخراجات بٹوارہ اور کوئی اور اخراجات

(۱۰) عدالت مال کو دفعہ ۱۱۳ کی کارروائی اسی وقت لازم ہی کہ اندر میعاد معینہ دفعہ نوٹس ۱۱۱ کے بحث ملکیت پیدا کی جائے اگر ایسا نہ ہوا اور اسلیے محکمہ مال نے کوئی فیصلہ نہ کیا تو عدالت دیوانی مین وہ عذر مسموع ہوگا۔ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۰۲۔
ہردیو سنگھ بنام نربت

(۱۲) جو فیصلہ کارروائی دفعہ ۱۱۳ مین عدالت مال سے صادر ہو ساتھ ایک ڈگری بھی مرتب ہونا چاہیے۔ بحث بنام الٰہی دیکھو نوٹس ۱۵ سنہ ۱۸۹۳ء لیکن نیاز بیگم بنام عبد الکریم خان۔ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۶۲۔ مین تجویز ہوئی کہ ڈگری مرتب ہونا لازم نہین ہے

جنکا محال ذمہ دار ہو ادا کیے جائینگے اور جو کچھ بچت ہو گی وہ حصہ داران مندرجہ کاغذات کے درمیان بشرح حصہ رسدی موافق اُنکے اپنے حصون کے اُن اوقات مین تقسیم کی جائے گی جنمین کہ منافع حسب معمول تقسیم کیا جاتا ہے۔

اخراجات کا تخمینہ کرنا اور وصول کرنا

دفعہ ۱۱۶ — جب[1] روبکار طرز تقسیم حسب دفعہ ۱۱۴ منظور ہو جائے تو کلکٹر بٹوارہ کے اخراجات کا تخمینہ مرتب کرائیگا اور ہدایت کرے گا کہ یہ خرچہ اولاً خواستگار بٹوارہ سے یا جملہ حصہ داران محال سے ۔ ایسی اقساط مین اور دوران کارروائی بٹوارہ مین اُن اوقات پر جو قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ مین مقرر کی گئی اور کیے گئے ہون ۔ وصول کیا جائے۔

اگر تعداد پہلے تخمینہ کی غیر کافی ثابت ہو تو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً تخمینہ کا تتمہ مرتب ہوتا رہے اور تعداد مزید حسب محکوئہ بالا وصول کی جائے۔

بورڈ[2] واسطے تجویز کرنے خرچہ بٹوارہ حسب ایکٹ ہذا کے اور طریقہ تقسیم حصہ رسدی کے خرچہ مذکور کے قواعد مرتب کرے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ خرچہ پیمایش محال کا جبکہ واسطے بٹوارہ کے ایسی پیمایش ضروری ہو بطور حصہ رسدی تمام حصہ داران محال کو مطابق اُنکے اپنے اپنے حصہ واقع محال کے ادا کرنا ہوگا۔

بٹوارہ ایسی اراضیات کا جو قبضہ جداگانہ یا قبضہ مشترکہ مین ہون

دفعہ ۱۱۷ — بٹوارہ[3] کرنے مین کلکٹر بپابندی احکام دفعات ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۵ — کے خواستگار بٹوارہ کے لیے اوّل وہ اراضیات اگر کوئی ہون جو اُسکے قبضہ مین بطور اُسکی سیر کے ہون یا اُسکے قبضہ جداگانہ مین ہون معین کر دے گا ۔ اور بعدہ اراضیات مقبوضہ مشترکہ مین سے اگر کوئی ہون اسقدر حصہ معین کر دیگا جس سے اُس کو حتی الامکان محال کا ایک حصہ اسکے حصہ واقع محال کے متناسب القیمت ملجائے بجز اسکے کہ کوئی رواج دیہہ اُس کے خلاف ہو یا فریقین کے باہم اور نہج پر رضامندی ہو جائے۔

[1] ایکٹ بنگال نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۶۳ء دفعہ ۳۹۔
[2] ممالک مغربی و شمالی ۱۲۹۔
مقدمہ سیتارام بنام کنگمیر بالوان لیگل ریمembrancer جلد ۳ صفحہ ۱۵ — تجویز ہوئی اگر خرچہ تقسیم کا خواہان کسی منقسمہ پٹی کا حصہ دار ہو تو خرچہ بقدر اسی پٹی کے لیا جائے گا

[3] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۲۔
اودھ ۔ ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۴ و ۸۶ ۔
اگر کوئی رواج نہو تو کلکٹر کو یہ اختیار نہین ہے کہ وہ پٹی اور مقبوضات کی کمی بیشی اراضی مشترکہ سے پوری کرے بلکہ اسکو چاہیئے کہ اراضی مشترکہ بحصہ رسدی تقسیم کرے۔ لالہ بنام پتی دین ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۸۵ء بورڈ شیخ نبی بخش بنام شاہ علی لیگل ریمembrancer جلد ۱ صفحہ ۳۴

دفعہ ۱۱۸ – اگر بٹوارہ کے عمل مین لانے مین یہ بات ضروری ہو کر جو جزو ایک حصہ دار کے لیئے معین کیا جائے اُسمین ایسی اراضی شامل کی جائے جس پر دوسرے حصہ دار کا مکان مسکونہ یا اور عمارت جو اُسکے قبضہ مین ہو واقع ہو تو حصہ دار موخر الذکر اُسکو مع اُن عمارات کے جو اُسپر واقع ہون اس شرط پر اپنے قبضہ مین رکھنے کا مجاز کیا جائیگا کہ جس حصہ دار کے حصہ مین وہ زمین شامل کی گئی ہے اُسے اُس زمین کا لگان معقول ادا کرتا رہے ۔

ایسی اراضی کی حدود اور وہ لگان جو اُسکی بابت ادا کیا جاے کلکٹر مقرر کردے گا ۔

ایسی صورتون مین مالک مکان کے لیے حتی الامکان ایک معین راستہ اُسکے مکان سے کسی شارع عام تک یا اُس سے متعلقہ قطعہ اراضی کے کسی جزو تک جو اُسکے لیے معین کیا گیا ہے قائم کردیا جائے گا ۔

ایک حصہ دار کے مکان کا اُس اراضی پر واقع ہونا جو دوسرے حصہ دار کیلیے معین کی جاے

دفعہ ۱۱۹ – جائز ہے کہ جو قاعدہ دفعہ عین ماسبق مین مندرج ہے وہ اُن باغون یا باغیچون یا کسی اور ایسی اراضی یا جائداد سے متعلق کیا جائے جو اُسکے مالک قابض کے نزدیک بوجہ اُن اصلاحات زرعیات کے جو اُسپر عمل مین لائی گئی ہون یا ایسے خاص استعمال کے جسمین وہ اراضیات لائی جاتی ہون خاص طور سے قابل قدر ہون ۔

قاعدہ مندرجہ دفعہ عین سابق کا باغات وغیرہ سے متعلق ہونا

دفعہ ۱۲۰ – تالاب اور کنوئین اور کول اور بند پشتے اُس اراضی سے متعلق سمجھے جائینگے جسکے فائدے کے لیے وہ ابتداءً بنائے گئے ہون ۔

درصورتیکہ بباعث وسعت یا موقع یا وضع ساخت ایسے کامون کے یہ ضروری ہو کر وہ اُن حصون کے جو محال کی تقسیم سے بنے ہون دو یا زیادہ حصص کے مالکون کی ملکیت مشترک کے طور پر رہنے دیے جائین تو کلکٹر اس بات کی تجویز کرے گا کہ ہر حصہ کے مالک کسقدر (یا کس حد تک) اُن کامون کو اپنے استعمال مین لاسکتے ہین اور کسقدر رحصہ رسدی اُن کامون

تالاب اور کنوئین اور کول اور بند یا پشتے

سنہ ممالک مغربی شمالی – ۱۴۴ ا – اودھ ۸۶ –	مول ویتہ بنام ابوالقاسم وکیلی نوٹس سنہ ۱۸۸۲ع صفحہ ۱۳۶ –
دفعہ ۱۴۴ – تقسیم زمین الف سکو ایک کمرہ زمین (ب) کا چبوترہ تھا اور [illegible] ہدایت پائی گئی [illegible] تعلق کا زمین کی تقسیم مین [illegible] تجویز ہوئی کہ دالف اُس چبوترہ کے نکلوانے کا دعوی کر سکتا ہے	سنہ ایکٹ بنگال نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۶ء دفعہ ۹۱
	سنہ ایکٹ بنگال نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۶ء یہ دفعہ جدید ہے
	سنہ ممالک مغربی و شمالی ۱۲۶ اودھ ۸۷

کی مرمت کے خرچ کا اُسیے اُنھون پر عاید کیا جائیگا اور وہ طریقہ تجویز کرے گا جسکی رو سے منافع - اگر کچھ ہو - جو اُن کو سون سے حاصل ہو تقسیم کیا جائیگا۔

مقامات پرستش اور قبرستان

دفعہ ۱۲۱ - مقامات پرستش اور قبرستان جو قبل بٹوارہ کسی محال کے مالکون کے قبضہ مشترک مین ہون وہ بدستور اُنھی طور پر رہین گے الا اُس حال مین کہ اُنکے مالکون مین خاص کسی اقرارنامہ کے بموجب جو کاغذات مین داخل کیا جائیگا اور طور پر تصفیہ کرین -

تبادلہ سیر اور اراضی مقبوضہ جداگانہ کا باہمی برضامندی

دفعہ ۱۲۲ - کلکٹر کو لازم ہے کہ کسی ایسے تبادلہ اراضیات مقبوضہ بطور سیر یا بطور قبضہ جداگانہ شمولہ محال کو جسپر فریقین قبل منظوری بٹوارہ راضی ہوئے ہون جائز اور نافذ کرے بجز اسکے کہ کوئی اعتراض معقول اُسکی نسبت ہو -

بٹوارہ غیر مکمل مین سیر اور اراضی مقبوضہ جداگانہ کا انتقال بلا رضامندی ممنوع ہے

دفعہ ۱۲۳ - بٹوارہ غیر مکمل کرنے مین کوئی اراضی جو بطور سیر یا مقبوضہ جداگانہ ایک حصہ دار کی قبضہ مین ہو بلا اُسکی رضامندی کے اُس حصہ مین شامل نہ کی جائیگی جو دوسرے حصہ دار کے لیے معین کیا جائے

سلہ ممالک مغربی وشمالی ۷ - ۱۲۷ -
سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-
"چونکہ ایسا بٹوارہ کرنا جو کامل طور سے یکبائی ہو شاذ و نادر صورتون مین ممکن ہوتا ہے لہذا بعض اسی بنا پر بٹوارہ کی نامنظوری صرف ایسی صورتون مین کیا چاہیئے جب حصص بہت علیحدہ اور متفرق ہون - اور اب چونکہ چھوٹے چھوٹے رقبہ کے لیے محال نہین بن سکین گے لہذا اس امر سے مدد لینے کی ضرورت زیادہ نہین ہوا کرے گی - اسوجہ سے ہم نے وہ قاعدہ جو پہلے سے موجود تھا جسکے رو سے بورڈ کی منظوری کی ضرورت ہے از سر نو قایم کر دیا ہے"

سلہ ممالک مغربی وشمالی - ۱۲۱ اودھ ۹۳ (ل)
مقدمہ دیبی بنام گوردھن لیگل رممبرنسر جلد ۱ صفحہ ۶ - یہ تجویز ہوئی کہ جو اراضیات کسی حصہ دار کے قبضہ جداگانہ مین ہون تو اُنکو وقت تقسیم کے عدالت مال حسب دفعہ ۱۲۱ کے کسی دوسرے حصہ دار کے محال مین جبتک کہ ہر فریق کی صریح رضامندی نہ ہو داخل نہین کر سکتی -

سلہ ممالک مغربی وشمالی - ۱۲۵ -
(۱) فریقین نے یہ دست برداری حقوق سرپنچون سے تقسیم کرانے کا اقرار کیا اور مطابق اسکے فیصلہ ہوا اور فیصلہ اسکے مطابق دخل قبضہ ہو گیا تو وہ حصہ دار دفعہ ۱۲۳ کی بنیاد پر اپنی اراضی سیر کو جو دوسرے کے قرعہ مین پڑ گئی ہے چھوٹ نہین سکتا - تلشی پانڈے بنام بھگوان پانڈے دیکھی نوٹس ۱۸۸۳ء الہ آباد صفحہ ۱۸۱ -

(۲) جب سیر ایک حصہ دار کی دوسرے کے قرعہ مین پڑ جائے تو آخر الذکر کو تشخیص لگان کرانا چاہیے یا پٹہ لکھوا لینا چاہیئے بغیر ایسا کیے ہوئے وہ دعوی ہر جہ کا عدالت دیوانی مین نہین کر سکتا - رام پرشاد بنام دین کنور دیکھی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۲۱ - بھولہرا بنام جیولال سنگھ دیکھی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۳ -

(۳) اگر ایک حصہ دار کی اراضی سیر دوسرے حصہ دار کے محال مین پڑ جائے تو اول الذکر کا حق سیر و کاشت باوجود اسکے کہ اُسنے صریح معاہدہ اُسکے ترک کا کیا ہو زایل نہین ہوتا کیونکہ دفعہ ۲۳ قانون معاہدہ کے رو سے ایسا معاہدہ کالعدم ہے اندر سنگھ بنام خوشی دیکھی نوٹس ۱۸۸۶ء صفحہ ۸۸ ہنومان رائے بنام کرسن جان دیکھی نوٹس ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۸۵

(۴) تالہ رام بنام روپ کشور فیصلہ بورڈ

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کسی حصہ دار کے قبضہ مین اُسکے حصہ کے رقبہ سے زیادہ اراضی بطور اُسکی سیر کے ہو تو جسقدر زیادہ ہو بلا اُسکی رضامندی کے اس طرح شامل کردی جا سکتی ہے۔

یکجائی نہ ہو سکنا ایک وجہ بٹوارہ مکمل کے نامنظور کرنے کی۔

دفعہ ۱۲۴۔ بٹوارہ مکمل کرنے مین حصص مختلف حتی الامکان یکجائی کیے جاینگے مگر شرط یہ ہے کہ بجز منظوری بورڈ کے کوئی بٹوارہ صرف یکجائی نہ ہوسکنے کی بنا پر نامنظور نہ کیا جایگا

بحالات بٹوارہ مکمل سیر اراضی مقبوضہ جداگانہ کا دوسرے حصے مین شامل کیا جانا

دفعہ ۱۲۵۔ بٹوارہ مکمل کرنے مین اگر بٹوارہ اور نہج پر بسہولت نہ ہوسکے یا حصص باد نہج پر یکجائی نہ کیے جاسکین تو کلکٹر یا بمنظوری کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر بٹوارہ کنندہ کو اختیار رہے کہ بلا رضامندی فریقین متعلقہ کے ایک حصہ دار کی اراضی مقبوضہ بطور سیر یا بطور قبضہ جداگانہ اُس حصہ مین شامل کردے جو دوسرے حصہ دار کے لیے معین کیا جاے بشرطیکہ کوئی معقول عذر اُسکی نسبت نہ پیش کیا جائے۔

ایک حصہ دار کی اراضی سیر جو دوسرے حصہ دار کے حصہ معینہ مین شامل کردیجائے

دفعہ ۱۲۶۔ جب سیر کا کوئی تبادلہ عمل مین لایا جاے تو ایسی سیر اُس حصہ دار کی سیر ہو جائیگی جسکے حصہ مین وہ شامل کیگئی ہے۔ اور جب کوئی ایسی اراضی جو کسی حصہ دار کے قبضہ مین بطور سیر کے ہو تبادلہ سیر کے سوا کسی اور نہج پر اُس حصہ مین شامل کردیجاے جو دوسرے حصہ دار کو دلایا گیا ہے اور حصہ دار اول الذکر بعد بٹوارہ کے اُسکی کاشت کرتا رہے تو وہ اُس سیر کا اسامی ساقط الملکیت ہوگا اور جو لگان اُسکی بابت ادا کیا جائیگا اُسکو کلکٹر قبل منظوری بٹوارہ مقرر کردے گا۔

بعض دیگر اراضی کی نسبت بطور سیر کے عمل کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۲۷۔ حسب دفعات ۱۱۷ و ۱۲۳ و ۱۲۵ (اراضی کے کسی حصہ دار کے لیے معین کرنے کی اغراض سے ایسی اراضی کی نسبت جو کسی حصہ دار کی کاشت مین ہو اور جسپر در صورتیکہ اُسکے حقوق ملکیت منتقل ہوجاتے وہ بہ حیثیت اسامی (رعیت) ساقط الملکیت کے حسب احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو۔ قبضہ رکھنے کا مستحق ہوتا بطور سیر عمل کیا جائیگا اور جب ایسی اراضی اُس حصہ مین شامل کیجاے جو دوسرے حصہ دار کے لیے معین کیجاے تو احکام دفعہ ۱۲۶ متعلق ہونگے

(۶) بمقدمہ کنہیا لال بنام کنور فرزند علی لیگل رمیمبرنسر جلد ... صفحہ ۱۶۵ - شیاری رام بنام ... سنگھ ... نمبر ... جلد ۱۰ صفحہ ۹ - تجویز ہوئی کہ قبضہ اراضی سیر قائم رہیگا
سلہ ممالک مغربی و شمالی ۱۲۳ - اودھ ۸۵
سلہ یہ دفعہ جدید ہے۔
سلہ ممالک مغربی و شمالی ۹۸-

مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء کے خلاف جدید ایکٹ سے بجاے حق دخیلکاری کے حق ساقط الملکیت ... جس حصہ دار کو دیا جسکی سیر دوسرے کے حال مین شامل ہوجاتی ہے
(۵) مقدمہ رام پرشاد بنام للو رنگ کے خلاف ہے مور ... رنجیت سنگھ بنام ... ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۵۰ بطور ہبہ کے لگان کا دلانا جائز متصور ہوا۔

اسامی کی جوت کی تقسیم

دفعہ ۱۲۸- جب[1] دوران بٹوارہ مین کسی اسامی کی جوت تقسیم ہو جاوے تو کلکٹر ایسی جوت کا لگان اُسکے حصص منقسمہ پر بحصہ رسدی تقسیم کر دیگا۔

جب بٹوارہ کمل نامنظور ہو جائ تو بااختیار ہے کہ بٹوارہ غیر کمل منظور کیا جاوے

دفعہ ۱۲۹- جب[2] بٹوارہ کمل حسب دفعہ ۱۰۹- یا حسب دفعہ ۱۱۰- یا حسب دفعہ ۱۲۴ نا منظور کیا جاوے تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ بلا کسی جدید درخواست کے غیر کمل بٹوارہ کر دے اگر خواستگار بٹوارہ کی ایسی خواہش ہو۔

بروقت بٹوارہ مالگذاری کی رسدی تقسیم

دفعہ ۱۳۰- تمام[3] صورتون مین عام اس سے کہ بٹوارہ ثالثون نے کیا ہو یا اور طرح پر کیا گیا ہو محال متعلقہ کی مالگذاری کی رسدی تقسیم اُن مختلف حصص پر جنمین کہ محال منقسم ہوا ہے کلکٹر کرے گا۔

منظوری بٹوارہ

دفعہ ۱۳۱- بٹوارہ[4] تکمیل کو نہ پہونچے گا جب تک کہ کلکٹر اُسکی منظوری کا حکم صادر نہ کرے۔

جب بٹوارہ منظور ہو جاوے تو کلکٹر اُسکا ایک اشتہار جاری کرے گا اور بٹوارہ کا اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے عملدرآمد ہوگا جو اُس اشتہار کی تاریخ کے عین بعد ہو۔

اپیل بمقدمات بٹوارہ

دفعہ ۱۳۲- (۱) بٹوارہ[5] اس وجہ سے موقوف نہ کیا جائیگا کہ حکم حسب دفعہ ۱۱۱ کے سوا کسی اور حکم صدرہ اسسٹنٹ کلکٹر کی ناراضی سے اپیل دائر ہے۔

(۲) جب روبکار طرز تقسیم کلکٹر کے حضور مین بغرض منظوری حسب دفعہ ۱۱۴ بھیجا جائے تو کلکٹر بعد انقضاے اُس میعاد کے جو روبکار طرز تقسیم کی ناراضی سے اپیل دائر کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے اُن جملہ اپیلون کے فیصل کرنے مین جو اسسٹنٹ کلکٹر کے احکام صدرہ سابق کی

[1] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:- "ہم ایک دفعہ داخل کر دی ہے جسمین یہ حکم ہے کہ لگان اسامی کی جوت کے اُن حصون پر تقسیم کر دیا جائے جنمین جوت مذکور دوران بٹوارہ مین منقسم کی گئی ہو۔ مالکان اراضی کی نسبت دفعہ ۱۳۹ مین حکم مندرج ہے"۔

[2] یہ دفعہ جدید ہے۔

[3] ممالک مغربی و شمالی ۱۲۸- اودھ ۹۰-

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ جدید میں کچھ ترمیم کی گئی ہے اور اسطرح ہوا کہ ... کا ... پر ... سے گھٹ ... نیا ... کلکٹر نے مالگذاری کا ... حصہ

پر تہ سے الگ ہو کر گھٹا بڑھا دیا۔ تجویز ہوئی کہ اچھا کیا۔ یادر ہے جواہر لال بنام رچپال سنگھ۔ فیصلہ نمبر ۵- ۱۷ مئی ۱۸۸۳ء-

[4] ممالک مغربی و شمالی ۱۳۱- اودھ ۹۱-

[5] سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی "ہم نے دفعہ ۱۳۲ کو بدل دیا ہے اور ایک جدید دفعہ ۱۳۳- اضافہ کی ہے جسمین جدید احکام جو مقدمات بٹوارہ مین اپیلون کی نسبت مین زیادہ واضح طور پر بیان کیے گئے ہین۔ اور ہم نے میعاد ایسے اپیل کی جو کمشنر کے حضور مین حکم منظوری بٹوارہ کی ناراضی سے دائر کیا جائے ایک ماہ سے گھٹا کر چھ ہفتے رکھی ہے"۔

ناراضی سے ہوئے ہون اور اُن تمام اپیلون کے فیصل کرنے مین جو خود روبکار طرز تقسیم کی ناراضی سے ہوئے ہون مصروف ہوگا اور بعد آزان روبکار طرز تقسیم کو منظور کرے گا یا ایسا اور حکم صادر کرے گا جیسا کہ مشارالیہ مناسب سمجھے۔

(۳) جب (مقدمہ) بٹوارہ کلکٹر کے حضور مین بغرض منظوری حسب دفعہ ۱۳۱ بھیجا جائے تو وہ اُن تمام اپیلون کے فیصل کرنے مین مصروف ہوگا جو اسسٹنٹ کلکٹر کے اُن احکام کی ناراضی سے دائر ہوئے ہون جو روبکار طرز تقسیم کی منظوری کے بعد صادر ہوئے ہون اور بعد ازان بٹوارہ کو منظور کرے گا یا ایسا اور حکم صادر کرے گا جو مشارالیہ مناسب سمجھے۔

احکام قابل اپیل

دفعہ ۱۳۳۔ (۱) ؛ بپابندی احکام دفعہ ۱۱۲۔ اپیل احکام مندرجہ ذیل کی ناراضی سے جو کلکٹر نے دوران بٹوارہ مین صادر کیے ہون اور نہ کسی اور ایسے حکم کی ناراضی سے۔ دائر ہو سکے گا۔

(الف) احکام حسب دفعہ ۱۰۹۔ جسکے رو سے بٹوارہ موقوف کیا جائے اور کارروائیان مسترد کی جائین یا بٹوارہ نامنظور کیا جائے۔

(ب) احکام حسب دفعہ ۱۱۴ جنکے رو سے روبکار طرز تقسیم قلمبند کیا جائے۔

(ج) احکام حسب دفعہ ۱۳۲ دفعہ تحتی (۲) جو روبکار طرز تقسیم کے متعلق ہون۔

(د) احکام حسب دفعہ ۱۳۲ دفعہ تحتی (۳) جو بٹوارہ کی منظوری یا نامنظوری کے متعلق ہون۔

(۲) اپیل[1] بناراضی اُس فیصلہ کچہری کے جسکے رو سے حسب دفعہ ۱۳۱ بٹوارہ منظور کیا جائے بٹوارہ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر کمشنر قسمت کے اجلاس مین دائر کیا جا سکے گا۔

بٹوارہ ایسے دو یا زیادہ محالات کا جو ایک ہی مالکون کی ملکیت ہون

دفعہ ۱۳۴۔ جب ایک ہی مالکان کے دو یا زیادہ محالات کی نسبت بٹوارہ کی درخواست گذرین تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ وہ بٹوارہ کی کارروائی اس طور پر شروع کرے کہ گویا وہ محالات

[1] ممالک مغربی و شمالی ۱۳۲- اودھ ۹۲-
دفعہ ۱۳۲۔ اپیل تمام احکام کا جو کلکٹر ضلع بٹوارہ کے عمل مین لانے یا منظور کرنے مین صادر کرے بٹوارہ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر کمشنر قسمت کے حضور رجوع ہوگا۔
اس دفعہ پر بمقدمہ مہدی علی بنام مادھو سنگھ لیگل ریممبرنسر

جلد ۱ صفحہ ۴۷ یہ طے پایا تھا کہ صرف حکم اخیر کی ناراضی سے اپیل کرنے کی بابت یہ دفعہ ہے۔ لیکن اب اس نئے ایکٹ مین صاف طور پر بتا دیا گیا ہے کہ کن کن احکام کا اپیل اس دفعہ کے رو سے ہوگا۔
اجودھیا بنام فضل حق دیکھو نوٹس ۱۸۸۵ع ص ۵۰ امین
یہ تجویز ہوئی کہ حکم اخیر بٹوارہ کسی طرح دیوانی مین اپیل نہین ہو سکتا۔

محال واحد ہین۔

ایسا بٹوارہ موافق احکام باب ہذا جہان تک کہ وہ متعلق ہون کیا جائے گا اور اگر ممکن ہو تو اس طور پر کیا جائیگا کہ خواستگار بٹوارہ کے لیے موجودہ محالات مین سے ایک یا زیادہ محال معین کردیے جائین گے۔

پیچیدہ محالات کی تقسیم

دفعہ ۱۳۵۔ جب[1] کوئی محال دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع پر مشتمل ہو تو لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ یہ ہدایت کرے کہ وہ محال اسقدر محالات مین منقسم کردیا جائے جسقدر بغرض سہولت انتظام کے ضروری ہون۔ ایسی ہدایت کے موصول ہونے پر کلکٹر ایسے امور پر غور کرنے کے بعد جو مالکان بیان کرین کل محال کی مالگذاری کو اُن مختلف محالات پر جنمین وہ منقسم ہوا ہے مطابق قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ کے تقسیم کرے گا اور اُسی کے مطابق سالانہ رجسٹرون کو صحیح کردے گا۔ جو محالات اس طرح بنین گے وہ علیحدہ علیحدہ طور سے ذمہ دار اُس مالگذاری کے ہونگے جو اُنپر (حسب رسدی) تقسیم سے عاید کی جاوے۔

مالگذاری کی تقسیم مین فریب یا غلطی کا ہونا

دفعہ ۱۳۶۔ جب[2] تقسیم حسب دفعہ عین ماسبق کرنے کے وقت یا بٹوارہ مکمل کرنے کے وقت بباعث فریب یا غلطی کے مالگذاری کے (حسب رسدی) تقسیم کرنے مین غلطی ہوئی ہو تو بورڈ کو جائز ہے کہ حکم مصدرہ حسب دفعہ ۱۳۵ کی تاریخ سے، یا کلکٹر کے بٹوارہ منظور کرنے کی تاریخ سے بارہ برس کے اندر اصل محال کی مالگذاری کے اُن مختلف محالات پر جنمین وہ منقسم ہوا ہے اس طور پر تقسیم کرنے کا حکم صادر کرے کہ اگر غلطی یا فریب نہوتا تو بٹوارہ کے وقت اُسی طور پر تقسیم کی جاتی۔

جن مالکان کے محالات کیسی مالگذاری کم تشخیص کیگئی ہو اُنسے اُن مالکان کو رقم زائد واپس دلائی جائیگی جنکے محالات زیادہ تشخیص کی گئی ہو۔

دفعہ ۱۳۷۔ جائز[3] ہے کہ کسی صورت متذکرہ دفعہ ۱۳۶ مین بورڈ یہ ہدایت کرے کہ جس مالک کے محال پر مالگذاری کا کم تشخیص کیا جانا ثابت ہو اُس سے ہر ایسے سال کی بابت جسمین کہ وہ اپنے محال جداگانہ پر قابض رہا ہے مگر جن سالون کی مجموعی تعداد تین سے

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے۔

[2] ممالک مغربی وشمالی ۱۳۴ (ترمیم حسب مندرجہ دفعہ ۱۳۲ ایکٹ بنگال نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۶ء) اودھ ۹۳۔

[3] ۱۵ ایکٹ بنگال نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء۔ دفعہ ۱۳۳ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-

"ہمارے نزدیک اس امر کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے کہ معمولی قاعدہ تمادی ایسی رقوم واپسی سے جو اس دفعہ کے بموجب دلائی جائین کیون متعلق نہونا چاہیے۔ اور ہم نے اسی کے مطابق حکم درج کردیا ہے۔"

زیادہ نہ ہوگی کسی ایسے محال کے مالک سے مندرجہ کاغذات کو جس پر مالگزاری زیادہ تشخیص کی گئی ہو اُسقدر روپیہ دلایا جائے جو اُس سالانہ تعداد کے مساوی ہو جسکا مالک آخرالذکر زیادہ تشخیص کیا جانا ثابت ہو اور اگر وہ ادا کرنے مین قاصر رہے تو یہ روپیہ مثل بقایا سے مالگزاری وصول کیا جائیگا اور اُس مالک کو ادا کر دیا جائیگا جسکو وہ واجب الادا ہے -

جو حکم حسب دفعہ ہذا صادر کیا جائے وہ کسی عدالت دیوانی یا مال مین قابل اعتراض و حجت نہ ہوگا -

محالات تعلقہ داری و ملکیت ادنی وغیرہ کا بٹوارہ

دفعہ ۱۳۸ - (۱) بٹوارہ[۱] محالات تعلقداری و ملکیت ادنی کا اور محالات متعلقہ ایسے ٹھیکہ داران کا جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو حسب احکام باب ہذا جہانتک کہ وہ متعلق ہوں عمل مین آئیگا -

(۲) محالات تعلقداری کے بٹوارہ کرنے مین ہر محال (پورا پورا) خواہ وہ محال ملکیت ادنی ہو خواہ وہ ایسے ٹھیکہ داروں کے قبضہ مین جنکا لگان مہتمم بندوبست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو منجملہ جدید تعلقہ جات کے جو بٹوارہ سے بنائے جائینگے کسی ایک تعلقہ مین بشرط امکان شامل کر دیا جائیگا -

(۳) اگر اس طور پر (پورا محال) شامل نہ کیا جا سکے تو تقسیم حتی الامکان اس طرح کی جائیگی کہ اُس محال کے اجزا موجودہ (تھوک یا پٹی وغیرہ) بجنسہ قائم رہیں اور ہر حصہ جو اس طرح تقسیم ہو جائے محال جداگانہ متصور ہوگا اور حصہ داروں کی مشترک ذمہ داری اُسی حصہ تک محدود رہے گی -

(۴) کلکٹر وہ لگان مقرر کرے گا جو ہر ایسے حصہ کی بابت واجب الادا ہو جو حسب مذکورہ بالا سے جدا کیا گیا ہو اور اُن تمام عذرات کو منفصل کریگا جو رسدی تقسیم (لگان) کی نسبت ہوں -

(۵) کوئی بٹوارہ محال تعلقداری کا حسب دفعہ ہذا عمل مین نہ لایا جائیگا بغیر اسکے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری پیشتر سے حاصل کر لی جائے -

---

[۱] اردو — ۱۰۰
سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- ہم نے اس دفعہ کو بدل دیا ہے - اور اس تبدیلی مین موجودہ قانون کے احکام کی زیادہ مطابقت کی گئی ہے اور تبدیلی کی ہے

یعنی غرض یہ ہے کہ الفاظ "رقبہ مندرجہ بندوبست شکمی (ایجنسی داری)" ... تشفی بخش نہیں ہیں درج کرنے نہ ہوں - ہم نے اس دفعہ کے ساتھ یہ موجودہ حکم قانون کہ کسی محال تعلقداری کا بٹوارہ بغیر منظوری لوکل گورنمنٹ کے نہیں کیا جائیگا - ملا دیا ہے -

شمول ان محالات کا جو ایک ہی موضع کے جزو ہون

دفعہ ۱۳۹- اگر دو یا زیادہ محالات مالگذاری ایک ہی موضع کے جزو ہون تو مالک کو اختیار ہے کہ کلکٹر کو اس امر کی درخواست دے کہ ایسے محالات شامل کر کے ایک محال واحد بنا دیا جائے اور کلکٹر کو اختیار ہے کہ حسب اقتضاے اپنی راے کے ایسی درخواست کو منظور کرے اور اس صورت مین کاغذ سالانہ رجسٹرون کو اُسکے مطابق صحیح کر دے گا۔

محالات معافی مالگذاری کا بٹوارہ اور شمول

دفعہ ۱۴۰- احکام[1] باب ہذا کے جہان تک کہ وہ متعلق ہو سکتے ہین کلکٹر کی راے استیازی کے مطابق محالات معافی مالگذاری کے بٹوارہ یا شمول سے متعلق کیے جا سکتے ہین۔

باب ۸

تحصیل مالگذاری

مال پر سب سے پہلا مواخذہ مالگذاری کا ہوگا

دفعہ ۱۴۱- در صورت[2] ہر محال کے وہ مالگذاری جو اُسپر تشخیص کی گئی ہو اُس کُل محال اور اُسکے لگان یا منافع یا پیداوار پر سب سے پہلا مواخذہ سمجھا جائیگا۔

کسی محال کا لگان یا منافع یا پیداوار کسی عدالت دیوانی کی ڈگری یا حکم سے کے ایفا مین ادا نہ کیا جائیگا جب تک کہ کل بقایاے مالگذاری جو اُس محال کی بابت واجب الادا ہو بیباق نہ ہو جائے۔

ادای مالگذاری کی ذمہ داری

دفعہ ۱۴۲- تمام[3] مالکان محال مشترکاً اور منفرداً گورنمنٹ کو اُس مالگذاری کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو اُسوقت کے لیے اُس محال پر تشخیص ہو چکی ہو اور تمام اشخاص جنکو

[1] ممالک مغربی و شمالی ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸- اودھ- ۹۷ و ۹۸-

[2] ممالک مغربی و شمالی- ۱۳۹ اودھ ۹۹-

[3] پنجاب- ۶۲-

[4] ممالک مغربی و شمالی- ۱۴۶ اودھ- ۱۰۸-
سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-
"ہم نے لفظ "مالک" کی تشریح- جو موجودہ احکام ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و ایکٹ مالگذاری اراضی ملک اودھ پر مبنی ہے اور جو ہمارے خیال مین اصل مقصود کو زیادہ صحت کے ساتھ ظاہر کرتی ہے- (بجاے موجودہ تشریح کے) قایم کر دی ہے"۔
نظائر ملاحظہ کیجیے۔
(۱) کل محال پر مالگذاری باقی تھی اسکا ایک جزو اجرای ڈگری مین نیلام ہو گیا اور وقت نیلام کے اعلان کر دیا گیا کہ مالگذاری اس محال پر باقی ہے اُسوقت ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء کی دفعہ ۳۱۶ نافذ تھی اُسکے رو سے ملکیت خریدار کی تاریخ نیلام سے قایم ہو گئی جو زر نیلام ڈگری دار کو دیا گیا فاضل بچا اُسکو کلکٹر نے قرق کر کے وصول کر لیا تجویز ہوئی کہ جسوقت کلکٹر نے وصول کیا خریدار مالک حصہ کا تھا اسلیے خریدار اور حصہ نیلام شدہ ذمہ دار اداے مالگذاری تھے مدیون نے اس روپیہ کے دلا پانے کا دعوی خریدار نیلام پر کیا اور دعوی قابل ڈگری تجویز ہوا- رام چند بنام فتح چند- دیکھو نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۴۰-
(۲) لمبردار کا دعوی بقایا مالگذاری بمقابلہ حصہ داران اور انگریزی مین دارین نابالغ کے رجوع ہوگا بھیم سنگھ بنام گھاسی دیکھو نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۹۳-
(۳) ایسا نہین ہے کہ کوئی شخص محال مین حصہ دار ہو اور محال کے بچانے کے لیے مالگذاری ادا کرے تو اُسکا بار محال پر ہو جاتا ہے- سیٹھ جھبر مل بنام شب لال دیکھو نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۱۷-

اُس محال کا قبضہ مالکانہ سوائے خریداری حسب دفعہ ۱۶۰ کے کسی اور ذریعہ سے حاصل ہوا ہو ذمہ دار اُس تمام بقایائے مالگذاری کے ہونگے جو اُنکے حصول قبضہ کے وقت واجب الادا ہو۔

تشریح۔ " مالک " سے باب ہذا مین وہ شخص مراد ہے جو خود اپنے خاص نفع کے لیے مالکانہ قابض ہو اور اسمین مرتہن اور ٹھیکہ دار حقوق ملکیت (بھی) داخل ہین۔

قواعد دربارۂ ادائے مالگذاری اور بقایا کے اور دربارۂ باقیداران کے

دفعہ ۱۴۳۔ مالگذاری اُن اقساط مین اور اُن اشخاص کو اور اُن اوقات اور مقامات پر ادا کی جائے گی جنکی نسبت قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ مین ہدایت ہو اور جو روپیہ اس منہج سے ادا نہ کیا جائے وہ بقایائے مالگذاری ہوجائیگا اور وہ اشخاص جو اُسکے ادا کرنے کے ذمہ دار خواہ بطور حصہ دار خواہ بطور لمبردار کے ہون باقیدار قرار پائینگے۔

سود نہ لیا جائیگا

کسی بقایائے مالگذاری کی بابت سود طلب نہین کیا جائیگا۔

ادا کیا جانا بوساطت لمبرداران کے

دفعہ ۱۴۴۔ مالگذاری بوساطت لمبرداران ادا کی جائیگی جسکو پابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے جائین معاوضہ مین اُسقدر فیس جسقدر بورڈ مقرر کرے دی جائیگی اور یہ فیس دیگر مالکان کو ادا کرنی ہوگی اور اُس مالگذاری کے پانچ روپیہ فی صدی سے زیادہ نہ ہوگی جو اُنکے حصون کی بابت واجب الادا ہو۔

حساب مصدقہ بقایا کے ہونے کی شہادت ہوگا

دفعہ ۱۴۵۔ باب ہذا کی اغراض کے لیے حساب مصدقہ تحصیلدار بقایا کے ہونے اور اُسکی تعداد کی بابت اور اس باب مین کہ کون شخص باقیدار ہے شہادت قطعی ہوگا۔

ضوابط طریقہ ہائے وصولیابی بقایائے مالگذاری

دفعہ ۱۴۶۔ بقایائے مالگذاری ضابطہ ہائے (طریقہ ہائے) مفصلۂ ذیل مین سے ایک یا زیادہ کے ذریعہ سے وصول کی جاسکتی ہے۔

سلہ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۴۸ اودھ ۔ ۱۰۹ و ۱۱۱

(۴) لمبردار کے اپنے کل محال کی مالگذاری دی اسکو بعض حصہ دارنے اپنا حصہ ہبہ کردیا خریدار کو اگر باقی داری کی اطلاع نہتی تو اُسکے حصہ خریدکردہ پر بار مالگذاری کا لمبردار کا بقیا عاید نہین کرسکتا ۔ خوشحال چند بنام نظام النساء دیکلی نوٹس ۱۸۹۱ء صہ ۹

سلہ یہ دفعہ جدید ہے ۔ اس سے لمبرداروں کی زحمتون کا معاوضہ ہوجائیگا۔

سلہ ممالک مغربی و شمالی ۱۴۹ اودھ ۔ ۱۱۳

سلہ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۵۰ اودھ ۔ ۱۱۴ التوا ہے ۱۲
سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-

« فقرہ (الف) مین ہم نے بجائے لفظ " سمن " کے لفظ " اطلاعنامہ " قایم کردیا ہے تاکہ ایک غلط فہمی جو جاری ہے کہ سمن اثر کی نسبت ہے جاتی رہے ۔ مین مذکور ایسا حکم نہین ہے جسکی عدم تعمیل سے وہ شخص جسکو " زیر ہونے کے وسیلے حکم دیا گیا ہو مستوجب استغاثہ حسب دفعہ ۱۷۴ مجموعہ تعزیرات ہند ہوسکتا ہی ۔ فقرات (د) و (ز) مین ہم نے الفاظ " رقبہ خاص " داخل کیے ہین تاکہ اُن قطعات کی نسبت بھی حکم ہوجائے جن پر جداگانہ مالگذاری تشخیص کی گئی ہو اور جو کسی محال کے حصے یا پٹیان نہ ہون »

(الف) بذریعہ اجراے دستک یا طلبی نامہ بغرض حاضری بنام کسی باقیدار یا منجملہ باقیداران کے
(ب) بذریعہ گرفتاری اور حراست باقیدار کے ۔
(ج) بذریعہ قرقی اور نیلام اُسکے مال منقولہ کے ۔
(د) بذریعہ قرقی اُس رقبہ خاص یا حصہ یا پٹی یا محال کے جسکی نسبت باقی واجب الادا ہو ۔
(ہ) بذریعہ انتقال اُس حصہ یا پٹی کے بنام ایسے حصہ دار محال کے جسکے ذمہ مالگذاری باقی نہ رہی ہے
(و) بذریعہ منسوخی بند وبست پٹی مذکور یا کل محال مذکور کے ۔
(ز) بذریعہ نیلام اُس رقبہ خاص یا پٹی یا کل محال کے ۔
(ح) بذریعہ نیلام دوسری جائداد غیر منقولہ باقی دار کے ۔

دستک و طلبی نامہ بغرض حاضری

دفعہ ۱۴۷ ۔ جائز[۵۱] ہے کہ بقایاے مالگذاری کے واقع ہونے پر دستک بدین ایما کہ باقی دار زر میعاد معینہ دستک کے اندر ادا کرے یا طلبی نامہ بغرض حاضری جاری کیا جائے ۔

گرفتاری وحراست

دفعہ ۱۴۸ ۔ باقی دار[۵۲] گرفتار ہوکر پندرہ دن تک حراست مین رکھا جاسکتا ہے بجز اسکے کہ زر بقایا اور خرچہ گرفتاری اور حراست اُس سے پیشتر ادا کردیا جائے ۔
مگر شرط[۵۳] یہ ہے کہ کوئی تعلقدار یا اور کوئی ایسا شخص جو عدالت ہاے دیوانی مین اصالتاً حاضری سے بری ہو اور کوئی عورت حسب دفعہ ہذا گرفتار نہ کیا جائیگا اور نہ کی جائے گی اور حراست مین نہ رکھا جائیگا اور نہ رکھی جائیگی ۔

قرقی و نیلام مال منقولہ

دفعہ ۱۴۹ ۔ کلکٹر کو اختیار[۵۴] ہے کہ خواہ باقی دار گرفتار کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو اُسکے مال منقولہ کو قرق کرے اور نیلام کرے ۔
ہر قرقی اور نیلام جسکا حکم حسب دفعہ ہذا صادر کیا جائے اُن احکام قانون نافذ الوقت کے

---

۵۱ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۵۱ اودھ ۱۱۴ ۔
۵۲ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۵۲ ۔ اودھ ۱۱۵ ۔
بمطالبہ بقایاے مالگذاری معرفت تحصیلدار گرفتار ہوکر مفرور ہوجانا داخل جرم دفعہ ۲۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند نہیں ہے بلکہ داخل جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند ہے ۔ قیصر ہند بنام اکبر سنگھ ۔ دیکھی نوٹس سنہ ۱۸۹۰ع صفحہ ۲

۵۳ اودھ ۔ ۱۱۶ (۲)
۵۴ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۵۳ اودھ ۔ ۱۱۷ ۔
جو قرقی زیر دفعہ ۱۵۳ ہوتی ہے اسمین مالک کے حقوق جدا نہین ہوتے بلکہ معطل ہوجاتے ہین یہی فرق ضبطی اور قرقی مین ہے اور وقت کرنے ایسی قرقی کے کلکٹر عدالت انصاف نہین ہوتا بلکہ کارندہ سرکار ہوتا ہے ۔ قیصر ہند بنام مرلی ۔ دیکھی نوٹس سنہ ۱۸۸۶ع صفحہ ۲۳۶

مطابق کیا جائیگا جو واسطے قرقی اور نیلام مال منقولہ از روے ڈگری عدالت دیوانی کے ہون۔ علاوہ اشیاے متذکرہ فقرہ ہاے (الف) لغایت (ن) دفعہ ۲۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے وہ اشیا بھی قرقی اور نیلام محکومہ دفعہ ہذا سے مستثنی ہونگی جو صرف اوقاف مذہبی کے استعمال کے لیے مخصوص کی گئی ہون۔ خرچہ قرقی اور نیلام کا بقایا سے مالگزاری مین اضافہ کردیا جائیگا اور اسی ضابطہ کے مطابق قابل وصول ہوگا۔

سلہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲؁ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باب ۱۹

اجراے ڈگری کا ذکر

(د) - درباب قرقی جائداد

دفعہ ۲۶۶ - جو جائداد کہ بعلت اجراے ڈگری قابل قرقی اور نیلام کے ہے تفصیل اُسکی یہ ہے یعنی اراضیات اور مکانات یا دیگر عمارات اور اسباب اور زر نقد اور بنک نوٹ اور چیک یعنی رقعہ اور بل آف ایکسچینج اور ہنڈیات اور پرامیسری نوٹ اور نوٹ سرکاری اور تمسکات یا دیگر کفالت نامجات زر نقد اور زر قرضہ در حصہ سرمایہ یا سرمایہ مشترکہ کارخانہ کسی ریلوے یا بنک یعنی مجمع کوٹھی داد وستد یا اور کسی مجمع عام یا جماعت سند یافتہ اور بجز اُس کے جس کا بعد ازین ذکر ہے تمام دیگر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ قابل فروخت جو مدیون ڈگری کی ہو یا جسپر یا جس کے منافع پر اُس کو ایسا اختیار تصرف کا پہنچتا ہو کہ وہ اُس کو اپنی منفعت کے لیے عمل مین لاسکے خواہ جائداد مذکور اُسکے نام سے ہو یا بطور اُس کے امانت کے یا منجانب اُس کے دوسرے شخص کے نام سے ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اشیاے مندرجہ ذیل قابل قرقی یا نیلام نہونگی یعنے۔

(الف) ضروری پوشاک مدیون ڈگری اور اُس کی زوجہ اور اطفال کی۔

(ب) اہل حرفہ کے اوزار اور زراعت کے آلات اور مویشی جو بہ نسبت عدالت اور تخم غلہ جو مدیون ڈگری کو اُسکے پیشہ زراعت مین معاش پیدا کرنے کے لیے ضروری ہون۔

(ج) مصالحہ مکانات اور دیگر عمارات کا جو کاشتکارون کی ہون اور ان کے دخل مین ہون۔

(د) بہی جات حساب۔

(ہ) محض حقوق جو خسارہ کی نالش کرنے کے ہون۔

(و) ہر حق ذاتی خدمت کا

(ز) وظیفہ اور پنشن پنشن داران سرکاری فوجی اور ملکی کا اور پنشن صیغہ پولیٹکل۔

(ح) کسی سرکاری ملازم یا کسی ریلوے کمپنی یا حاکم مقامی کے

نظایر متعلقہ ضابطہ دیوانی

(۱) اسلحہ جنگ مال منقولہ مین اور قابل نیلام ہین - والا ہیراجی بنام ہیرا انڈین لارپورٹ ۹ بمبئی ۱۸ ۵

(۲) بعوض نان نفقہ کے ہندو بیوہ کو جائداد غیر منقولہ پر قبضہ دیدیا جاے تو جو آمدنی جائداد کی اسطرح حاصل ہو وہ ناقابل قرقی و نیلام ہے۔ دیوالی بنام آپاجی (انڈین لارپورٹ ۱۰ بمبئی ۳۴۲ - گلاب کنور بنام بنسی دھر ال ر ۵ الہ آباد ۲۷۳ - نراین بنام کنتا ال ر ۷ مدراس ۳۱۵ -

(۳) مواشی وہی مستثنے ہین جو عدالت کے نزدیک اغراض کاشت کے لیے ضروری ہون - باقر محمد بنام درگا چرن ۱۰ کلکتہ ۲۹ ال ر -

(۴) معمولی زیورات عورتون کے مثلاً گلے کے زیورات اُس ڈگری مین جو عورتون کے قرضہ کی بابت ہو نیلام نہین ہوسکتے - اپانا بنام گنگاما ال ر ۹ بمبئی ۱۰۶ -

(۵) حق نالش ہرجہ جسکے بابت ڈگری نہ صادر ہوئی ہو نیلام نہین ہوسکتا

قرقی اراضی

دفعہ ۱۵۰ - کلکٹر کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجاے کسی دیگر ضوابط (طریقون) کے جنکی صراحت باب ہذا مین قبل ازین کی گئی ہے کسی رقبہ خاص یا حصہ یا پٹی یا محال کو جسکی بابت بقایا واجب الوصول ہو قرق کرا دے اور اُسکو خود اپنے زیر انتظام (بطور قرق تحصیل) کرے لیکن کوئی اراضی ایک ہی باقی کی بابت قرقی (کی تاریخ) سے کے

سے کسی نوکر کی تنخواہ نیچے کی لکھی ہوئی حد تک یعنے۔

(۱) کل تنخواہ جبکہ تنخواہ ماہانہ عـــہ بیس روپے سے زیادہ نہو اور

(۲) عـــہ بیس روپے جبکہ تنخواہ ماہانہ عـــہ بیس روپے سے زیادہ ہو اور چالیس روپے للعـــہ ماہانہ سے زیادہ ہو اور۔

(۳) دوسری صورت مین نصف تنخواہ۔

(ط) تنخواہ اور مواجب ان لوگون کے جنسے آئین لشکری متعلق ہند متعلق ہین۔

(ی) اجرت مزدوران اور ملازمان خانگی کی۔

(ک) امید وراثت بحالت پس ماندگی یا اور حق استحقاق جو محض متعلق یا بجز امکان ہو۔

(ل) حق نان ونفقہ آیندہ کا۔

(م) جو مواجب کہ کسی قانون مجریہ تحت ایکٹ کونسل ہاے ہند مصدرہ سلہ۱۸۶۱ء کے بموجب حسب الحکم کسی گورنر یا لفٹننٹ گورنر باجلاس کونسل کے اجراے ڈگری مین قرقی اور نیلام کے مستوجب ہونے سے بری قرار دیا جاے۔

(ن) اگر مدیون ڈگری ایسا شخص ہو جو اداے مالگذاری اراضی کا مستوجب ہو تو وہ جایداد منقولہ جو کسی ایسے قانون کی رو سے جو اس سے لایق تعلق ہو نیلام بعلت اداے باقی مالگذاری مذکور سے مستثنیٰ ہو۔

توضیح وظیفہ وغیرہ متذکرہ ضمن (ز) و (ح) و (ط) و (ی) و (م) قرقی اور نیلام سے مستثنےٰ ہین یعنی قبل خواہ بعد واجب الادا ہونے کے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ مفہوم نہ ہوگا کہ

(الف) مصالحہ مکانات اور دیگر عمارات کا ڈگری زر لگان کے اجرا مین قرقی ونیلام سے بری ہے یا۔

(ب) نہ عبارت مذکور ایکٹ متعلقہ فوج مصدرہ سلہ۱۸۸۱ء یا اس قسم کے اور قانون مین جو کسی وقت نفاذ پذیر ہو خلل انداز ہوگی۔

دفعہ ۲۶۶ - عدالت مجاز ہے کہ باختیار خود یا ڈگری دار کی درخواست پر جس شخص کو طلب کرنا ضرور سمجھے طلب کرکے اس سے نسبت کسی ایسی جائداد کے استفسار کرے جو ڈگری کے ایفا کے لیے قرق ہونے کے

شام چند بنام لینڈ اینڈ کمپنی ال ر ۹ کلکتہ ۶۹۵۔

(۶) قرضہ واجب الادا ہونے کے قبل قرق ہو سکتا ہے تفضل حسین بنام رگھناتھ ۱۴ مور انڈین اپیل ۴۰ ہری داس بنام بردڈا کشور ال ر ۲۷ کلکتہ ۳۸۔

(۷) خانگی ملازمون کی تنخواہ واجب الادا ہونے کے بعد قرق ہو سکتی ہے۔ ایا دا یار بنام ویرا سامی ال ر ۲۱ مدراس ۳۹۳

(۸) مزدورون سے وہ لوگ مراد ہین جو ہاتھ پاؤن سے محنت کرتے ہین یا ایسا پیشہ کرتے ہین جس مین ہنر فن یا تعلیم کی ضرورت نہین ہوتی سجے چند بنام آبا ۵ بمبئی ۲۳۱

(۹) حق نان ونفقہ آیندہ کے متعلق سلامت بنام لکھی انڈین لا رپورٹ ۱۰ کلکتہ ۵۲۱

(۱) مرتہن قابض سے عدالت استفسار کرسکتی ہے پریم جی سائل ال ر ۲ بمبئی ۵۱۴

عین بعد کی یکم جولائی سے تین برس سے زیادہ مدت کے لیے زیر قرقی نہین رکھی جاسکے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس حال مین کہ بقایا ے مالگذاری اُس عرصہ سے پہلے سود ی ادا ہو جائے تو زائد آمدنی واگذاشت کی جائے گی اور زر فاضل ۔ اگر کچھ ہو ۔ باقی دار یا اُسکے قایم مقام جائز کو دے دیا جائے گا۔ (ممالک مغربی و شمالی ۱۵۴ و ۱۵۶ ا ا و ۱۱۹۵ و ۱۲۰)

لایق ہو اور شخص طلب شدہ سے ایسی دستاویز داخل کرائے جو اُس جائداد کے متعلق اس کے قبضہ یا اختیار مین ہو اور باختیار خود سمن صادر کرنے سے پہلے قرار دے کہ کس فائدہ کے لیے ایسا سمن جاری کیا گیا۔

دفعہ ۲۶۸ ۔ درصورت (الف) ایسے قرضہ کے جسکی بابت اطمینان کے لیے کوئی دستاویز قابل بیع و شرا نہ لکھی گئی ہو یا (ب) کسی مجمع عام یا جماعت سند یافتہ کے سرمایہ کے حصہ کے یا (ج) کسی اور جائداد منقولہ کے جو مدیون ڈگری کے قبضہ مین نہو بجز ایسی جائداد کے جو کسی عدالت مین امانتاً جمع یا عدالت کی حفاظت مین ہو قرقی بذریعہ حکم تحریری مشعر ممانعت ان امور کے ہو گی۔

(الف) قرضہ کی صورت مین قرض خواہ کو یہ ممانعت ہو گی کہ تا صدور حکم ثانی عدالت کے وہ قرضہ وصول نہ کرے اور قرضدار کو یہ کہ وہ تا صدور حکم مذکور قرضہ ادا نہ کرے۔

(ب) درصورت حصہ کے جس کے نام سے حصہ درج رجسٹر ہو اس کو یہ ممانعت ہو گی کہ اسکو منتقل یا اسکا منافع وصول نہ کرے۔

(ج) درصورت اور جائداد منقولہ کے سوائے اسکے جو اوپر مستثنے ہوئی ہے شخص قابض جایداد کو یہ ممانعت ہو گی کہ وہ اس کو مدیون ڈگری کے حوالہ نہ کرے۔

حکم مذکور کی ایک نقل کچہری کے کسی منظر عام پر آویزان کیجائے گی اور ایک نقل قرضدار کو درصورت قرضہ کے یا مجمع عام خواہ جماعت سند یافتہ کے عہدہ دار مناسب کو درصورت حصہ سرمایہ کے یا شخص قابض جائداد کو درصورت کسی اور جائداد منقولہ کے سوا اُس کے جو اوپر مستثنے ہوئی ہے مرسل کیجائے گی۔ قرضدار کو جس کو اس دفعہ کی ضمن (الف) کے بموجب ممانعت ہوئی ہو اختیار ہے کہ زر قرضہ ذمگی اپنا عدالت مین جمع کر دے اور اس کے جمع کرنے سے وہ اسی قدر بری الذمہ ہو جائیگا کہ گویا اُسنے شخص مستحق وصول قرضہ کو ادا کیا تھا۔

اگر قرقی تنخواہ یا فتنی کسی اہلکار سرکار یا ملازم ریلوے کمپنی کی منظور ہو تو وہ قرقی بذریعہ اجرائے حکم تحریری بنام اس عہدہ دار کے جس سے تنخواہ مذکور کی تقسیم متعلق ہو مشعر اس ہدایت کے ہو گی کہ ہر مہینے مین اسقدر جزو تنخواہ مدیون کا جو عدالت تجویز کرے تا صدور حکم ثانی عدالت وضع کرتا رہے۔

(۱) اگر حکم امتناعی قرقی کا مدیون کے نام کہ وہ دین مدیون ڈگری کا اس طرح جاری ہو کہ دیوار پر چسپان کر دیا جائے تو یہ کافی تعمیل نہین ہے۔ گوبند چندر دت بنام کھرودھو چندر متر ۱۰ بنگال لا رپورٹ ۱۲۔

(۲) اگر چک جاری ہو جانے کے بعد قرقی عمل مین آئی تو چک رُک نہین سکتی۔ بھگوان داس بنام عبد الحسین ال ر ۳۱ بمبئی ۴۹۰۔

(۳) قرقی مدیون ڈگری کے نالش کرنے کی مانع نہو گی صرف وصول کرنے سے روکے گی شبھ سنگھ سیتا رام ال ر ۱۳ الہ آباد ۲۷۶ کلکٹر اٹاوہ بنام بیتی ۴ الہ آباد ۱۶۲۔

(۴) عدالت مال کی ڈگری بھی معمولی قرضہ کے حکم مین ہے اولیا بنام ابو جعفر ال ر ۲۱ الہ آباد ۴۰۵۔

(۵) اگر مدیون رسید ایسے شخص کو دیدے جو خزانہ مین جمع ہونے کی حالت مین پاتا اور وہ آکر رسید لگا دے تو سمجھا جائے گا کہ مدیون نے حکم دفعہ ۲۶۸ کی تعمیل کی۔ فدا حسین بنام مولا بخش ال ر ۲۱ الہ آباد ۱۴۵۔

انتظام کرنے والے کلکٹر کے اختیارات بد ذمہ داریان

دفعہ ۱۵۱- جس زمانہ مین کہ اراضی اس طور پر زیر انتظام خاص سرکار (قرق تحصیل) رہے کلکٹر پابند ہر ایسے معاہدہ کا رہے گا جو بوقت قرقی مابین باقی دار اور مالکان قسم ادنی یا مالکان ادنی یا آسامیان (رعایا) کے موجود تھا اور کلکٹر اس طرح قرق کی ہوئی جائداد کے انتظام کرنے کا اور تمام زر لگان

ایک نقل ایسے حکم کی کچہری کی نظرگاہ عام پر آویزان کیجائے گی اور (اس عہدہ دار کو حوالہ کی جائے گی جس سے قرقی کی تعمیل متعلق ہو ایسے عہدہ دار کو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً کسی جز تنخواہ وضع شدہ کو عدالت مین داخل کرے اور ایسے داخل کرنے سے گورنمنٹ یا ریلوے کمپنی جیسی صورت ہو اسی قدر بری الذمہ ہوگی کہ گویا وہ روپیہ مدیون ڈگری کو ادا کیا گیا۔

دفعہ ۲۶۹- اگر شئے قرقی طلب ایسی جائداد منقولہ ہو جسپر مدیون ڈگری قابض ہے مگر ان اقسام جائداد مین سے نہ ہو جو دفعہ ۲۶۶ کی پہلی شرط مین مذکور ہین تو اس کی قرقی بذریعہ گرفتاری واقعی جائداد مذکور کے ہوگی اور اہلکار قرقی اُس جائداد کو اپنی حراست مین یا اپنے کسی ماتحت کی حراست مین رکھیگا اور اسکی حفاظت قرار واقعی کا ذمہ دار ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب شئے مقروقہ اس قسم کی ہو جو جلد از خود خراب ہو جاتی ہی یا جس کی حفاظت کا خرچ اسکی مالیت سے زیادہ ہو جائے تو اہلکار مناسب کو اختیار ہوگا۔ کہ فوراً اس کو فروخت کر ڈالے۔ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ قواعد مناسب درباب خورد نوش اور حفاظت جانوران اور دیگر مال منقولہ کے جنہین دوران قرقی وقتاً فوقتاً مرتب کرتی رہے اور جو اہلکار اس دفعہ کے بموجب مال قرق کرے اُسکو لازم ہے کہ باوجود احکام مندرجہ جزو ماسبق دفعہ ہذا کے ان قواعد کے مطابق عمل کرے۔

(۱) فصل جب تک کھیت مین ہے منقولہ نہین ہے سادو بنام شمبھو ال ر ۶ بمبئی ۲ ۹ ۵ چھیدالال بنام سول چند ال ر ۱۴ الہ آباد ۳۰-

(۲) درخت بھی منقولہ نہین ہین امیدرام بنام دولت ال ر ۵ الہ آباد ۴ ۶ ۵-

(۳) لیکن کوٹھو کا پتھر منقولہ ہے ہر منگل سنگھ بنام اتھل سنگھ ۴ الہ آباد ۱۵ لیکن دیکھو ملا بنام برندا بن ال ر ۴ کلکتہ ۶ ۴ ۹-

دفعہ ۲۷۰- اگر شئے قرقی طلب کوئی دستاویز قابل بیع وشرا ہو جو عدالت مین داخل نہ ہوئی ہو اور نہ کسی اہلکار سرکار کی حفاظت مین ہو تو اسکی قرقی بذریعہ اُسکی ضبطی واقعی کے ہوگی اور دستاویز مذکور عدالت مین حاضر کیجائے گی اور تا حکم ثانی عدالت کے عدالت مین رہیگی۔

دفعہ ۲۷۱- کوئی شخص جو اس مجموعہ کے مطابق ایسے حکم نامہ کی تعمیل مین مصروف ہو جس مین مال منقولہ کے ضبط کرنے کا حکم یا اختیار دیا گیا ہو کسی مکان سکونت مین غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے داخل نکر سکے گا اور نہ کسی سکونت کے مکان کے دروازہ بیرونی کے توڑنیکا مجاز ہوگا لیکن جب کوئی شخص کسی مکان سکونت کے اندر باضابطہ پہنچ جائے تو اُس کو اختیار ہوگا کہ اس مکان کے کسی کمرہ کے دروازہ کو جسمین مال مذکور کے موجود ہونے کے باور کرنے کی وجہ ہو بند نہ رہنے دے اور کھولے۔

(۱) عہدہ دار قارق مکان سکونتی کا دروازہ نہین کھول سکتا لیکن دکان یا گدام کا دروازہ توڑ سکتا ہے ال ر ۳ بمبئی ص ۸۹- دمودھر بنام اشوترہ

(۲) اگر ڈگریدار قارق دوسرے کا مال قرق کرائے تو مالک مال کے ہرجہ کا ذمہ دار ہوگا- کشوری موہن بنام ہر سوگداس

اور منافع کے لینے کا جو اُس سے حاصل ہو مستحق ہوگا جو آمدنی ایسی جایداد مقرقہ
کی تحصیل ہو وہ کسی ایسی قسط مالگذاری کے ادا کرنے مین جو لعبد قرقی واجب الادا ہوئی ہو اور خرچہ

مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ کمرہ ایسی عورت کے دخل واقعی مین ہو جو حسب رواج ملک کے باہر نہین نکلتی ہے تو شخص تعمیل کنندہ حکمنامہ اس کو اطلاع اطلاع کرے گا کہ اُس کو نکل جانے کا اختیار ہے اور کچھ عرصہ معقول تک عورت کے نکل جانے کا انتظار کرکے اور نکلنے کے لیے اس کو ہر طرح کی سہولت مناسب دیکر شخص مذکور مجاز ہوگا کہ مال ضبط کرنے کے لیے کمرہ کے اندر جائے مگر مطابق ان احکام کے اس امر کی بھی ہر طرح سے احتیاط کرے کہ مال کمرہ سے خفیہ نہ اُٹھ جائے۔

دفعہ ۲۷۲- اگر وہ مال عدالت مین یا عہدہ دار سرکاری کے پاس جمع یا اُس کی حفاظت مین ہو تو اُس کی قرقی اسطرح ہوگی کہ عدالت یا عہدہ دار مذکور کے پاس اطلاعنامہ اس درخواست کے ساتھ بھیجا جائے گا کہ تا صدور حکم ثانی اس عدالت کے جہان سے اطلاعنامہ صادر ہوا ہو مال مذکور اور اس کا سود یا حصہ منافع جو واجب الادا ہو کسی کو نہ دیا جائے-

پر شرط یہ ہے کہ اگر مال مذکور کسی عدالت مین جمع ہو یا اس کی حفاظت مین ہو تو نزاع استحقاق ملکیت یا وصول مقدم کا جو مابین ڈگری دار اور کسی ایسے شخص غیر کے پیدا ہو جو مدیون ڈگری نہین ہے اور جو بذریعہ کسی انتقال یا قرقی کے یا اور طریق سے مال مذکور مین حق رکھنے کا دعویدار ہو عدالت مذکور سے طے کیا جائے گا۔

دفعہ ۲۷۳- اگر شے قرقی طلب ڈگری زر نقد مصدرہ اسی عدالت کی ہو جس نے ڈگری اجراء طلب صادر کی ہو تو اُسکی قرقی اس طرح ہوگی کہ عدالت سے حکم صادر کیا جائیگا کہ اس زر نقد کی ڈگری کا جو روپیہ وصول ہو ڈگری اجراء طلب کی بیباقی مین لگایا جائے۔

اگر شے قرقی طلب ڈگری زر نقد مصدرہ کسی دوسری عدالت کی ہو تو اس کی قرقی اس طرح ہوگی کہ اطلاعنامہ تحریری بہ ثبت دستخط جج اس عدالت کے جس نے ڈگری اجراء طلب صادر کی ہو اس درخواست کے ساتھ اس دوسری عدالت مین مرسل کیا جائیگا کہ وہ اپنی ڈگری کا اجراء ملتوی رکھے اسوقت تک کہ وہ اطلاعنامہ مرسل کرنے والی عدالت کے حکم سے فسخ کیا جائے پس عدالت وصول کنندہ اطلاع نامہ اپنی ڈگری کا اجراء بہ طبق اس کے ملتوی رکھے گی اس شرط سے اور اس وقت تک کہ—

(الف) عدالت صادر کنندہ ڈگری اجراے طلب اصل اطلاعنامہ کو

ال ر ۱۷ کلکتہ ۳۴۶

(۳) یہ دفعہ پردہ نشین عورت کی گرفتاری سے متعلق نہین ہے کدم بینی اسی بنام کیلاش ال ر ۷ کلکتہ ۱۹

(۱) وہ لفافے جن مین کرنسی نوٹ ہون اور مدیون کے پاس بھیجے گئے ہون پوسٹ آفس مین قرق ہو سکتے ہین نراسی منولھو ادی آپا ال ر ۱۳ مدراس ۲۴۳-

(۱) ڈگری عدالت مال کی قرقی اور نیلام عدالت دیوانی سے حسب دفعہ ۲۷۳ نہوگی- اولیا بنام ابو جعفر ال ر ۲۱ الہ آباد ۴۰۵

(۲) ایک ڈگری دوسرے ڈگری کے اجرا مین نیلام نہین ہو سکتی سلطان کنور بنام گلزاری ال ر ۱۲ الہ آباد ۲۹۰ ویرو ونگا بنام وتھلنگا ال ر ۶ مدراس ۴۱۸

قرقی و انتظام کے ادا کرنے مین صرف کی جائیگی اور جو زر فاضل ہو وہ اُس بقایا کے ادا کرنے مین صرف کیا جائیگا جسکی علت مین قرقی کی گئی ہو۔" (ممالک مغربی وشمالی ۱۵۵ - اودھ ۱۱۹-

فسخ کرے۔ یا۔

(ب) ڈگری اجراے طلب کا ڈگری دار عدالت وصول کنندہ اطلاعنامہ مذکور کو درخواست دے کہ وہ عدالت اپنی ڈگری کو جاری کرے۔

بروقت وصول ہونے ایسی درخواست کے وہ عدالت ڈگری کو جاری کرے گی اور زر وصول شدہ کو ڈگری اجرا طلب کے ایفا مین لگا دیگی

درصورت تمام دوسری ڈگریون کے قرقی اسطرح ہوگی کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری اجراء طلب کا جج اطلاعنامہ دستخطی اپنا ڈگری قرقی طلب کے ڈگریدار کے نام اس امتناع سے بھیجیگا کہ وہ اس ڈگری کو منتقل یا کسی نوع کے مطالبہ کا زیر بار نکرے اور جس حال مین کہ یہ ڈگری کسی اور عدالت کی صادر کی ہوئی ہو تو اس عدالت کے پاس بھی اسطرح کا اطلاعنامہ اس مضمون سے بھیجنا ہوگا کہ وہ ڈگری قرقی طلب کا اجراء نہ کرے تاوقتیکہ یا اطلاعنامہ بحکم عدالت مرسل کنندہ کے فسخ نکیا جاے اور ہر عدالت جس مین ایسا اطلاعنامہ پہونچے تاوقتیکہ وہ اس طرح فسخ نہ کیا جاے اس کی تعمیل کرے گی۔

جو ڈگری کہ اس دفعہ کے بموجب قرق ہو اس کے قابض کو لازم ہے کہ عدالت اجراء کنندہ ڈگری مذکورہ کو وہ اطلاع اور مدد دے جو بوجہ معقول طلب کیجائے۔

دفعہ ۲۷۷۔ اگر جائداد مقروقہ سکہ یا کرنسی نوٹ ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ کسی وقت ایام قیام قرقی مین یہ ہدایت کرے کہ وہ سکہ یا نوٹ یا کوئی جزو اس کا جو ڈگری کے ایفاء کے لیے کافی ہو اس فریق کو ادا کیا جائے جو ڈگری کی رو سے اس کے پانے کا مستحق ہو۔

دفعہ ۲۷۴۔ ہر عدالت اس حکم کے صادر کرنے کی مجاز ہوگی کہ جائداد مقروقہ یا جزو اس کا جو ڈگری کے ایفاء کے لیے ضروری معلوم ہو نیلام کیا جائے اور زر ثمن نیلام مذکور کا یا اس کا جزو کافی اس فریق کو دیا جاے جو ڈگری کی رو سے اس کے پانے کا مستحق ہو۔

(ا) ڈگری زر نقد نیلام نہین ہوسکتی ال ر ۲۰ کلکتہ ۱۱۱ جو تندرو ناتھ بنام دوارکا ناتھ۔

دفعہ ۲۷۸۔ جس حال مین کہ جائداد جو کسی عدالت کی حراست مین نہ ہو کئی عدالتون کی ڈگری کے اجراء مین قرق کیجائے تو اُس جائداد کو لینا یا وصول کرنا اور اس کی نسبت ہر دعوی اور اس کی قرقی پر ہر اعتراض کی بابت تجویز کرنا اُس عدالت سے متعلق ہوگا۔ جو اُن عدالتون مین سب سے اعلے درجہ کی ہو یا اگر انکے درجہ مین کچھ فرق نہ ہو تو اُس

دفعہ ۱۵۲ - جب بقایاے مالگذاری بابت کسی حصہ یا پٹی محال کے ہو تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجاے کسی ضوابط (طریقہ اسے) مندرجہ بالا باب ہذا کے کمشنر کی منظوری پہلے

باقیدار کے حصہ کا چھل کیا جانا

عدالت سے متعلق ہوگا جس کی ڈگری کی علت میں جائداد پہلے قرق ہوئی ہو

(ب) نیلام اور حوالہ کرنا جائداد کا

(الف) قواعد عام

دفعہ ۲۸۴ - نیلام بصیغہ اجراے ڈگری معرفت کسی اہلکار عدالت یا اور شخص کے جس کو عدالت مقرر کرے عمل میں آئے گا اور بجز اس صورت کے جو دفعہ ۲۹۶ میں مذکور ہے اور صورتوں میں نیلام عام حسب طریقہ مفصلہ ذیل کے ہوا کرے گا۔

دفعہ ۲۸۷ - جب صیغہ اجراے ڈگری سے کسی جائداد کے نیلام ہونے کا حکم دیا جاے تو عدالت کو لازم ہے کہ نیلام مقصودہ کا اشتہار عدالت کی زبان میں مشتہر کرائے اور اشتہار مذکور میں نیلام کی تاریخ اور مقام معند سے ہوگا اور مراتب مفصلہ ذیل اس میں حتی المقدور صحت اور صراحت کے ساتھ لکھے جائیں گے۔

(الف) جائداد جو نیلام ہونے والی ہو۔

(ب) تعداد مالگذاری مشخصہ محال یا حصہ محال کی جبکہ وہ حقیت جو نیلام ہونے والی ہے حقوق موافق محال مالگذاری سرکار - یا جزو محال مالگذار سرکار کی ہو۔

(ج) کوئی بار کفالت جو اس جائداد پر ہو۔

(د) مبلغ جس کے وصول کے لیے نیلام کا حکم دیا گیا ہو - اور

(ہ) دوسرا ہر امر جس سے بدانست عدالت خریدار کو اس غرض سے واقفیت ہو نا ضرور ہو کہ وہ جائداد زیر نیلام کی نسبت اور مالیت تجویز کر سکے۔

بغرض تحقیق کرنے ان مراتب کے جو اشتہار میں لکھے جائیں گے عدالت کو جائز ہے کہ جس شخص کی ضرورت سمجھے اُسے طلب کرے اور ان میں سے کسی کی بابت اُس سے اظہار لے اور جو دستاویز اُن کے متعلق اسکے قبضہ یا اختیار میں ہو وہ اُس سے حاضر کرائے

ہائی کورٹ کو لازم ہے کہ اس مجموعہ کے نفاذ کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو امورات محکومہ دفعہ ہذا کی انجام دہی میں عدالتوں کو ہدایت ہونے کے لیے قواعد مرتب کرے اور ہائی کورٹ کو اختیار رہے کہ وقتاً فوقتاً قواعد کو جو اس طرح مرتب کئے جاویں تبدیل کرتی رہے اور وہ تمام قواعد مقام کے سرکاری گزٹ میں مشتہر ہوں گے اور اس کے بعد حکم قانون کا رکھیں گے اور صاحب ریکارڈر رنگون نسبت اپنی عدالت اور عدالت مطالبہ جات خفیفہ رنگون کے حسب مراد اس فقرہ کے ہائی کورٹ

حاصل کرکے اُس حصہ یا پٹی کو اُس مدت کے لیے جو تاریخ منظوری کے عین لب کی یکم جولائی سے بارہ برس سے زیادہ نہ ہو اُس حصہ یا پٹی کے مالکان کے سوا اور سب حصہ داران محال کے نام یا اُنمین سے کسی کے نام اس شرط سے کہ وہ اُس سمجھا جائے گا۔

اس دفعہ کی کوئی عبارت اُن صورتون سے متعلق نہوگی جن مین ڈگری کا اجرا کلکٹر کے پاس منتقل ہوگیا ہے۔

دفعہ ۲۸۸ - کوئی جج یا اور عہدہ دار سرکاری کسی غلطی یا خلاف بیانی یا فروگذاشت کی بابت جو بموجب دفعہ ۲۸۷ کسی اشتہار مین پائی جائے لائق مواخذہ کے نہوگا۔ الا اس صورت مین کہ وہ غلطی وغیرہ بد دیانتی سے کی گئی ہو۔

دفعہ ۲۸۹ - اشتہار مطابق طریقہ معینہ دفعہ ۲۷۴ مشتہر کیا جائے گا۔ اور ایک نقل اس کی بعد ازان کچہری کے اندر آویزان کی جائے گی اور اگر اراضی سرکار کو مالگذاری دیتی ہو تو کلکٹر کی کچہری مین بھی۔

اگر عدالت ہدایت کرے تو ایسا اشتہار مقام کے سرکاری گزٹ اور مقام کے کسی اخبار مین بھی مشتہر کیا جائے گا اور خرچہ اس تشہیر کا منجملہ خرچہ نیلام کے متصور ہوگا۔

دفعہ ۲۹۰ - بجز صورت جائداد متذکرہ عبارت شرطی دفعہ ۲۶۹ کے کوئی نیلام محکومہ باب ہذا بلا رضامندی تحریری مدیون ڈگری کے اس وقت تک نہ ہونا چاہیے کہ جس تاریخ کو نقل اشتہار کی بیچ آمد نیلام کی عدالت مین آویزان کی گئی ہو اس سے درصورت جائداد غیر منقولہ کے عرصہ اقل درجہ ۳۰ یوم کا اور درصورت جائداد منقولہ کے اقل درجہ عرصہ پندرہ روز کا نہ گذر جائے۔

دفعہ ۲۹۱ - عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو اس باب کے مطابق نیلام کو سوائے اس نیلام کے جو صاحب کلکٹر کی معرفت عمل مین آئے کسی مصرحہ تاریخ اور ساعت تک ملتوی کردے اور عامل نیلام اگر مناسب سمجھے نیلام ملتوی کرکے التوا کی وجوہ قلمبند کرے مگر شرط یہ ہے کہ جب نیلام مکان عدالت کے احاطہ کے اندر ہو تو بغیر اجازت عدالت کے التوا کرنا نچاہیے جب کبھی نیلام اس دفعہ کے بموجب سات روز سے زیادہ عرصہ تک ملتوی کیا جائے تو ایک تازہ اشتہار مطابق دفعہ ۲۸۹ مشتہر کیا جائے گا - الا اس صورت مین کہ مدیون ڈگری اس سے درگذر کرنے پر راضی ہو اور اگر لاٹ کی بولی ختم ہونے سے پہلے کل روپیہ مطالبہ اور خرچہ کا مع خرچہ نیلام عہدہ دار مذکور کے روبرو حاضر کیا جائے یا ثبوت اس بات کا حسب اس کے اطمینان کے دیا جائے کہ وہ مطالبہ مع خرچہ ہائے مذکور اس عدالت

بقایا کو ادا کرین اور اُن شرائط پر کہ جنکو کمشنر ہر صورت مین مقرر کرے منتقل کرد ے ۔ ایسا انتقال اُس فرمہ داری پر مؤثر نہ ہوگا جو اُس محال کے حصہ داران پر مشترکاً اور منفرداً ہے جسمین ایسا انتقال

مین داخل ہو چکا ہے جس نے نیلام کا حکم دیا تھا تو لازم ہے کہ نیلام موقوف کیا جائے ۔

دفعہ ۲۹۲ ۔ کوئی عہدہ دار جو اس باب کے مطابق کسی نیلام کے متعلق کوئی خدمت انجام دیتا ہو اسے لازم ہے کہ حیلتاً یا صراحتاً کسی جائداد کے لیے جو نیلام پر چڑھائی جلے بطور خریدار کے بولی نہ بولے اور نہ حیلتاً یا صراحتاً ایسی جایداد مین کوئی استحقاق حاصل کرے اور نہ حاصل کرنے کا اقدام کرے ۔

دفعہ ۲۹۳ ۔ عہدہ دار عامل نیلام کو لازم ہے کہ کمی قیمت کو (اگر کچھ ہو) جو اس مجموعہ کے بموجب نیلام مکرر ہونے کے باعث بوجہ قصور خریدار نیلام واقع ہو مع جملہ اخراجات کے جو ایسے نیلام مکرر سے متعلق ہون عدالت مین لکھکر گذرانے ۔

اور وہ کمی قیمت اور اخراجات ڈگریدار یا مدیون ڈگری کی درخواست پر شخص قاصر سے ان قواعد کے بموجب وصول کیے جائینگے جو واسطے اجراء ڈگری زر نقد کے اس باب مین مندرج ہین ۔

دفعہ ۲۹۶ ۔ اگر جائداد نیلام ہونیوالی از قسم دستاویز قابل بیع و شری ہو یا حصہ کسی عام کمپنی یا جماعت سند یافتہ کا ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ بجاے صادر کرنے حکم نیلام عام کے ایسی دستاویز یا حصّہ مذکورہ بالا کو مطابق نرخ بازار اس وقت کے بمعرفت دلال کے فروخت کرنے کی اجازت دے ۔

دفعہ ۲۹۷ ۔ درصورت اور جائداد منقولہ کے قیمت ہر لاٹ کی وقت نیلام یا جسقدر جلد بعد نیلام کے اہلکار عامل نیلام حکم دے داخل کرنی ہوگی ۔

اور درصورت نہ داخل کرنے کے وہ شئے فوراً پھر نیلام پر چڑھائی جائے گی ۔ اور نیلام کی جائیگی ۔ بعد ادائے زرثمن کے اہلکار عامل نیلام ایک رسید اسکی بابت دیگا اور نیلام قطعی ہو جائے گا ۔

دفعہ ۲۹۸ ۔ جائداد منقولہ کا نیلام اس کی مشتہری یا تعمیل مین بیضابطگی ہونے کے سبب سے ناجائز نہ ہو جائے گا ۔ لیکن اگر کسی شخص کو ایسی بیضابطگی سے جو کسی اور شخص کی جانب سے واقع ہوئی ہو ضرر پہنچے تو اُس کو اختیار ہے کہ وہ واسطے وصولیابی ہرجہ یا (اگر وہ شخص خریدار ہو) بابت ملنے اس خاص جائداد اور بابت اُس ہرجہ کے جو اُسکے نہ ملنے کے باعث عائد ہوا ہو اُسکے نام نالش دائر کرے ۔

ممالک مغربی و شمالی مین وکیل اُس مقدمہ مین جسمین وہ وکیل ہے بولی بولنے سے از روے سرکلر ہائیکورٹ ممنوع ہے ۔ لیکن اپنے موکل سے ڈگری مول لے سکتا ہے ۔ جگروپ بنام چگّن ۲ الہ آباد صفحہ ۲۶۴ ۔ دیکھو ۱۳۶ قانون انتقال

نافذ کیا گیا ہے -
(ممالک مغربی و شمالی ۱۵۷ اودھ ۱۲۱)

انتقال کی مدت کے گذر جانے کے بعد وہ حصہ یا پٹی اُسکے مالکون کو واپس دیجائیگی

دفعہ ۲۹۹ - اگر جائداد نیلامی کوئی دستاویز قابل بیع و شری کے ہو یا اور جائداد منقولہ ہو اور ضبطی واقعی اُسکی عمل مین آئی ہو تو ایسی جایداد خریدار کے حوالہ کرنی ہوگی -

دفعہ ۳۰۰ - جب جایداد نیلامی از قسم جائداد منقولہ کے ہو جسپر مدیون ڈگری کو استحقاق اس قید سے ہو کہ کوئی اور شخص اُسپر قبضہ رکھے تو خریدار کو جائداد مذکور اس طور سے دلائی جائیگی کہ شخص قابض جائداد مذکور کو اطلاع دی جاے کہ جایداد پر کسی شخص کو سواے خریدار نیلام کے دخل نہ دے -

دفعہ ۳۰۱ - اگر جائداد نیلامی از قسم دین کے ہو جس کے اطمینان کے لیے کوئی دستاویز قابل بیع و شری نہ لکھی گئی ہو یا حصہ کسی عام کمپنی کا ہو تو سپردگی اُسکی بذریعہ حکم تحریری عدالت مشعر اس امتناع کے عمل مین آئیگی کہ دائن زر قرضہ یا اُس کا سود وصول نہ کرے اور مدیون بجز خریدار کے اور کسی شخص کو زر قرضہ مذکور ادا نہ کرے یا یہ کہ وہ شخص جس کے نام سے حصہ مذکور ہو بجز خریدار کے کسی اور شخص کے ہاتھ منتقل نہ کرے اور نہ کچھ حصہ منافع یا اُسکے سود کا بابت اس کے لے اور منیجر یا سکرٹری یا کوئی اور عہدہ دار مناسب ایسی کمپنی کا کسی اور شخص کے ہاتھ بجز خریدار کے ایسا انتقال نہ ہونے دے اور نہ کسی اور کو منافع ادا ہونے دے -

حکم امتناعی کے متعلق تعمیل ہونیکا قیاس ہوگا - دمندرا کمار بنام رنبیا لال ر ۱۲ کلکتہ ۵۴۶ -

دفعہ ۳۰۲ - اگر لکھنا عبارت انتقالی یا دستاویز انتقال کا منجانب اس فریق کے جس کے نام کوئی دستاویز قابل بیع و شرے یا کسی کمپنی عام کا حصہ لکھا ہوا ہو واسطے انتقال اُس دستاویز یا حصہ کے مطلوب ہو تو جائز ہے کہ جج ایسی دستاویز کی پشت پر یا حصہ کے سارٹیفکیٹ پر عبارت انتقالی لکھدے یا اور کسی ایسی دستاویز کی تعمیل کرے جو ضروری ہو -

نمونہ عبارت انتقالی یا تکمیل کا حسب مندرجہ ذیل یا مثل اس کے ہوگا - یعنی زید کے دستخط معرفت خالد عدالت فلان کا جج (یا جیسی صورت ہو) بمقدمہ بکر بنام زید -

جب تک کہ دستاویز یا حصہ مذکور کا انتقال نہ ہو عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو واسطے وصول سود یا یا حصہ منافع کے جو بابت اُس کے یافتنی ہو اور اُس کی رسید پر دستخط

اور ایسے حصہ یا پٹی پر کوئی مطالبہ کسی بقایا کی بابت منجانب گورنمنٹ یا منتقل الیہ باقی نہ رہے گا۔

بند و بست کب فسخ کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۱۵۳۔ جب[۵۱] کلکٹر کی رائے مین ضوابط (طریقہ ۱ سے ۷) مصرحہ بالا بابت اُس باقی کے وصول کرنے کے لیے کافی نہ ہون تو مشارالیہ کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجائے تمام کسی ضوابط (طریقہ ۱ سے ۷) مصرحہ بالا کے رپورٹ اُس معاملہ کی ارسال کرے اور بورڈ کو یا درصورت تعلقہ یا حصہ تعلقہ واقع ملک اودھ کے لوکل گورنمنٹ کو برطبق رپورٹ مذکور اس حکم کے صادر کرنے کا اختیار رہیگا کہ بند و بست موجودہ اُس پٹی یا محال کا جسکی نسبت بقایا واجب الادا ہو منسوخ کیا جائے۔

احکام دفعہ ہذا کے ایسی بقایائے مالگذاری کے وصول کرنے کے لیے جو اراضی کی بابت بحالات ذیل واجب الوصول ہو نافذ نہ کیے جائینگے۔

(الف) جس حالت مین کہ اراضی زیر قرقی ہو۔ یا

(ب) جس حالت مین کہ اراضی تحت اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو۔ یا

(ج) جبکہ[۵۲] اراضی کا بند و بست استمراری ہو۔

بند و بست کی منسوخی کے زمانہ مین انتظام

دفعہ ۱۵۴۔ جب[۵۳] کسی اراضی کا بند و بست منسوخ کردیا جائے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ کمشنر کی منظوری پہلے حاصل کر کے اُس مدت کے لیے اور اُن شرائط پر جو کمشنر کے حضور سے منظور ہون اُس اراضی کا انتظام خود بطور خام تحصیل کے کرے یا اُسکو مستاجری پر دے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی اراضی منسوخی بند و بست کی تاریخ کے بعد کی یکم جولائی سے پندرہ سال سے زیادہ مدت تک اس طور پر زیر انتظام رکھی جائیگی نہ مستاجری پر دیجائیگی۔

کر دینے کے لیے بذریعہ حکم کے مقرر کرے اور اس طرح کی عبارت انتقالی مثبتہ یا دستاویز مکملہ یا رسید دستخطی کل امور کی نسبت مثل مثبتہ یا مکملہ یا دستخطی خود اسی فریق کے واسطے تمام اغراض کے جائز اور ناطق ہوگی۔

دفعہ ۳۰۳۔ درصورت کسی ایسی جائداد منقولہ کے جس کا ذکر اوپر نہین کیا گیا عدالت کو جائز ہے کہ مشتری کو یا جسکو وہ بتلائے اُس جائداد کے ملنے کا حکم دے اور اسی کے مطابق وہ جائداد سے ملے گی۔

[۵۱] ممالک مغربی و شمالی – ۱۵۸ اودھ ۱۲۴ [۵۳] ممالک مغربی و شمالی – ۱۵۹ – اودھ ۱۲۵

[۵۲] یہ فقرہ جدید ہے۔

تمام معاہدات جو ایسی اراضی کے متعلق پہلے سے باقی دار نے یا ایسے شخص نے کیے ہوں جسکے ذریعہ سے وہ بقایا رہا اور تمام عطیات جو قانون نافذ الوقت کے بموجب قابل ضبطی (رد ایسی) ہوں کلکٹر یا مستاجر کی مرضی پر ممکن الانفساخ ہو جائینگے۔

قرقی یا بندوبست کی منسوخی کا اشتہار

دفعہ ۱۵۵۔ جب[1] کلکٹر کسی اراضی کو حسب دفعہ ۱۵۰ قرق کرے یا حسب دفعہ ۱۵۲ اُسکو منتقل کرے یا جب بندوبست کسی اراضی کا حسب دفعہ ۱۵۳ منسوخ کیا گیا ہو تو منتقل الیہ کو لازم ہے کہ اُسکا ایک اشتہار جاری کرے۔

جو روپیہ اشتہار کے بعد یا بطور پیش بندی تاریخ مقررہ سے پہلے باقیدار کو ادا کیا جائیگا اُس سے ادا کرنیوالا بری الذمہ نہوگا۔

دفعہ ۱۵۶۔ اُس[2] اشتہار کی تاریخ کے بعد یا بطور پیش بندی تاریخ مقررہ سے پہلے جو روپیہ بابت لگان یا اور کسی رقم لگاسی اراضی مذکور کے کسی شخص کو علاوہ کلکٹر یا منتقل الیہ یا مستاجر کے ادا کیا جائے اُس سے وہ شخص ادا کنندہ اُس ذمہداری سے بری نہوجائیگا جو کلکٹر یا منتقل الیہ یا مستاجر کو جیسی کہ صورت ہو۔ ادا کرنے کی نسبت اُسپر ہو۔

وصولیابی اُس زر باقی کی جو مستاجر کے ذمہ واجب الوصول ہو

دفعہ ۱۵۷۔ جب حسب دفعہ ۱۵۴ یا دفعہ ۱۵۹ کوئی اراضی مستاجری پر دی جائے تو جو روپیہ مستاجر کے ذمہ اُسکے ٹھیکہ کے بموجب واجب الادا ہو وہ اُس سے یا اُسکے ضامن سے (اگر کوئی ہو) مثل بقایائے مالگذاری کے وصول کیا جا سکتا ہے۔

حصہ داران کی مشترکہ ذمہ داری نسبت مالگذاری کے جبتک بندوبست منسوخ رہے ملتوی رہیگی

دفعہ ۱۵۸۔ جب[3] بندوبست کسی پٹی کا حسب دفعہ ۱۵۳ منسوخ کر دیا جاسے تو مشترک ذمہداری حصہ داران محال کی بابت مالگذاری پٹی مذکور کے اُس منسوخ ہونے کی تاریخ سے اُسوقت تک ملتوی رہیگی جب کہ نیا بندوبست پٹی مذکور کا حسب دفعہ ۱۵۹ عمل میں آئے۔

بندوبست بعد منقضی ہونے اُس مدت کے جسکے لیے اراضی مستاجری پر دیگئی ہو یا زیر انتظام سرکار لائی گئی ہو۔

دفعہ ۱۵۹۔ بعد[4] گذر جانے اُس مدت کے جسکے لیے کوئی اراضی حسب دفعہ ۱۵۴

---

[1] ممالک مغربی وشمالی - ۱۶۰ اودھ - ۱۲۶ -

[2] ممالک مغربی وشمالی ۱۶۱ - ۱۶۲ - اودھ ۱۲۷ و ۱۲۸

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی -

"ہمنے اس دفعہ کی ترمیم کر دی ہے تاکہ اِس امر کی نسبت شبہ نرہے کہ اشتہار کی تاریخ سے پہلے تاریخ مقررہ پر (لگان وغیرہ کا) ادا کرنا ایسا نہیں سمجھا جائیگا کہ وہ ادا کرنا بطور پیش بندی اشتہار کے ہے"

[3] ممالک مغربی وشمالی -۱۶۳ - اودھ ۱۲۹ -

[4] ممالک مغربی وشمالی - ۱۶۴ - اودھ ۱۳۰ -

[5] ممالک مغربی وشمالی - ۱۶۵ اودھ ۱۳۱

بندوبست اراضی مملوکہ گوردیال کا جسکو اُس نے رہن کر دیا تھا حسب منشاء دفعہ ۱۵۹ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء منسوخ ہوگیا اور بعد ازاں صاحب کلکٹر ضلع نے حسب منشاء دفعہ ۱۵۹ - اراضی مذکور کو مستاجری پر دیا جب مالگذاری میں باقی پڑی تو صاحب کلکٹر نے حسب دفعہ مذکور اراضی مذکور کو زیر اہتمام اپنے لے لیا بعد ازاں حسب منشاء دفعات ۱۶۵ و ۱۴۳ ایکٹ مذکور اراضی مذکور کا بندوبست ساتھ زوجہ گوردیال کے ہوا تجویز ہوئی کہ عذرات از روئے دفعہ ۲۴۱ ضمن (د) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء امر کی بحث کی تجویز سے ممنوع ہے کہ آیا بندوبست جائز طور پر منسوخ ہوا

زیر انتظام سرکار رکھی گئی یا ٹھیکہ مستاجری پر دی گئی ہو کلکٹر کو لازم ہے کہ واسطے باقیماندہ میعاد بندوبست اصلی کے اُس شخص سے جو حسب دفعہ ۶۵ مستحق بندوبست ہو اُس اراضی کا بندوبست جدید اُن شرائط پر جنکی لوکل گورنمنٹ یا بصورت تعلقہ یا حصہ تعلقہ کے لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے قبول کرنے کے لیے کہے۔

اگر بندوبست قبول کرنے سے انکار کیا جائے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ بمنظوری کمشنر واسطے باقیماندہ میعاد بندوبست اصلی کے اُس اراضی کی نسبت بموجب احکام دفعات ۶۸ لغایت ۷۴ بشمول ہر دو جہان تک کہ وہ احکام متعلق ہوسکین عمل کرے۔

باقیدار کے رقبہ خاص یا پٹی یا محال کا نیلام

دفعہ ۱۶۰ جب[1] کلکٹر کی راے مین وہ دوسرے ضوابط جنکی صراحت باب ہذا مین قبل ازین کی گئی ہے واسطے وصولیابی کسی بقایا کے کافی نہون تو مشار الیہ کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجاے تمام یا کسی ایسے دیگر ضوابط (طریقون) کے کوئی ہے یا بصورت تعلقہ یا حصہ تعلقہ واقع ملک اودھ کے لوکل گورنمنٹ سے پیشتر منظوری حاصل کرکے اُس رقبہ خاص یا پٹی یا محال کو جسکی بابت بقایا مذکور واجب الوصول ہو نیلام کرے مگر شرط یہ ہے کہ کوئی رقبہ خاص یا پٹی یا محال بابت کسی بقایا کے جو صورتہاے ذیل مین پڑی ہو نیلام نہ کیا جائیگا۔ یعنے جس حالت مین کہ وہ ـ

(الف) زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو۔ یا

(ب) زیر انتظام خاص کلکٹر کے ہو۔ یا

(ج) مستاجری پر حسب احکام ایکٹ ہذا ہو۔

اراضی تمام باردن سے بریٔ نیلام کی جائیگی

دفعہ ۱۶۱ (۱) جو اراضی حسب[2] دفعہ ملحقہ بالا نیلام کی جائے وہ تمام باردن (ذمہداریون) سے

صاحب کلکٹر بلب اللہ زوجہ راہن کے عمل مین آیا یا نہین اور ایسے مسماۃ کا قائم کیا م حق حقوق مذکور کا مثل راہن سکے ہونا تعدید کرلینا چاہیے۔ لہذا حقیت مذکور جو بقبضہ مسماۃ ہو مواخذہ دار سرکار اور وہ بھی مستحق دعوی ہیبات بمقابلہ مسماۃ ہے۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ ـ صفحہ ۷۴ سنہ ۱۸۸۵ع - بڑی بہو بنام گلاب چند

سابقہ ممالک مغربی و شمالی - ۱۶۶ اودھ ۱۳۲

سابقہ ممالک مغربی و شمالی - ۱۶۷ - اودھ ۱۳۳

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-

"۴م - نئے اس دفعہ مین الفاظ "جس طور پر کہ مناسب سمجھے" اضافہ کیے ہین کیونکہ بنظر عبارت ایکٹ ملک اودھ کی اس دفعہ کے جس سے دفعہ ہذا لی گئی ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ الفاظ مذکور درج ہونے سے رہ گئے تھے۔"

"معافیداران یا عطیہ داران مالگزاری سرکار کو بجنسہ وہی حیثیت جو خود گورنمنٹ کو حاصل ہے اور یکسان حقوق و اختیارات نسبت وصول بقایا لگان یا قسط ناسپردگان کے حاصل نہین ہین بقایا مالگزاری عطیہ کا مواخذہ اُس حقیت پر کہ جسکی بابت واجب الادا ہے تمام دنیا کے مقابلہ مین مقدم نہین ہے نتیجہ احکام دفعات ۱۶۲ (ط) و ۱۷۱ و ۱۷۷ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع سے منشا ردا صنعان قانون کا پایا جاتا ہے کہ مالگزاری جو معافیدار کو عطا ہوئی ہو بمنزلہ لگان سمجھے ہین واسطے وصول کرنے بقایا لگان کے معافیدار کو چاہیے کہ محکمہ مال مین نالش کرے اور بعد حصول ڈگری کے نا سپردہ درخواست اجراء کی بمقابلہ جائداد غیر منقولہ مدیون ڈگری کے گزرانے اور جبکہ جلد

بربی نیلام کی جا دے گی ۔

اور تمام عطیات جو بموجب قانون نافذ الوقت قابل ضبطی (واپسی) ہون اور تمام معاہدات جو کسی اور شخص نے بجز مشتری کے اُس اراضی کی بابت بیشتر کیے ہون خریدار نیلام کی مرضی پر ممکن الانفساخ ہونگے ۔

(۲) دفعہ تحتی (۱) کا کوئی امر صورت ہاے ذیل سے متعلق نہ ہوگا ۔

(الف) اُن محالات مین جنکا بند وبست استمراری ہوا ایسی اراضیات سے جنپر قبضہ بذریعہ ایسے تحریری پٹہ جات حسب ضابطہ رجسٹری شدہ کے ہو جو بہ نیک نیتی لگان واجبی پر اور رقبہ جات مصرحہ کے لیے کسی مالک سابق نے ایسی میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہ ہو دیے ہون ۔

(ب) تمام محالات مین اُن اراضیات سے جو بذریعہ ایسے پٹہ جات کے جو نیک نیتی سے دیے گئے ہون لگان واجبی پر بطور چند روزہ یا دوام کے لیے مکانات سکونت یا کارخانون کی تعمیر کی غرض سے یا کانون یا باغون یا تالابون یا نہرون یا مقامات پرستش یا قبرستانون کے واسطے قبضہ مین ہون اور وہ اراضیات اغراض مصرحہ پٹہ جات مذکور مین مستعمل رہی ہون ۔

(۳) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ تحتی (۱) کے ۔ بورڈ کو اختیار رہے کہ بمنظوری لوکل گورنمنٹ کسی وقت نیلام کے عمل مین آنے سے قبل یہ ہدایت کرے کہ نیلام منجملہ اُن مرافق یا حقوق واقع اراضی کے جو مالک قابض اراضی نے یا کسی ایسے شخص نے جسکے ذریعہ سے وہ دعویدار ہو پیدا کیے ہون مشروط بپابندی ایسے مرافق یا حقوق کے عمل مین لایا جاے جو بورڈ مناسب سمجھے ۔

اختیار واسطے عمل مین لانے کارروائی کے نسبت ایسے حقوق یا بیدار کے جو علاوہ اس جائداد کے جسکی بابت مالگذاری باقی ہو کسی اور جائداد مین ہون

دفعہ ۱۶۳ ۔ (۱) اگر زر باقی[۱] منوالبطہ مرقومہ بالا مین سے کسی کے ذریعہ سے وصول نہ ہو سکے

مذکور محال ہو تو صاحب کلکٹر کو کسی انتظام واسطے وصول زر قرضہ کے کرنا اور بصورت نہ ہونے ایسے انتظام کے جائداد غیر منقولہ مذکور تابع کسی مواخذہ کے جو اس پر ہو نیلام کی جاسکے ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰۲ ۔ بمقدمہ اس بنام ہر پھول ۔

[۱] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۱۶۸ ۔ اودھ ۱۳۵ ۔ سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :۔

" عبارت شرطیہ متعلقہ دفعہ ہذا کا یہ منشا نہین ہے کہ بار زمہ داریان کسی خاص طور پر جائز قرار دی جائین بلکہ اُسکا منشا یہ ہے کہ یہ قرار دیدیا جاے کہ نیلام بپابندی معمولی شرائط نیلام اراضی کے اور نہ بپابندی خاص شرائط نیلام حسب دفعہ ۱۶۲ کے عمل مین آئیگا ہم نے اسی کے مطابق عبارت شرطیہ کی ترمیم کر دی ہے ۔ ہم نے اس دفعہ مین ایک فقرہ بھی اضافہ کر دیا ہے تاکہ کسی

اور باقی دار مالک یا قابض کسی اور محال کا یا کسی اور محال کے کسی حصہ کا یا کسی اور جائداد غیر منقولہ کا ہو تو کلکٹر کو جائز ہے کہ اُس محال یا حصہ اور جائداد غیر منقولہ کی نسبت حسب احکام ایکٹ ہذا کارروائی اُسی طرح عمل میں لائے کہ گویا وہ ایسی اراضی ہے جسکی بابت مالگذاری واجب الوصول ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس ضابطہ (طریقہ) کا اثر صرف باقی دار کے حقوق پر ہوگا اور کسی اور حقوق پر نہ ہوگا اور جب ایسی جائداد یا مال نیلام کیا جائے تو احکام دفعہ ۱۶۲[۱] ایسے نیلام سے متعلق نہ ہونگے۔

(۲) کوئی روپیہ جو بطور بقایا کے مالگذاری کے قابل وصول ہو مگر کسی خاص اراضی کی بابت واجب الادا نہ ہو حسب ضابطہ محکومہ دفعہ ہذا باقی دار کی کسی جائداد غیر منقولہ سے وصول کیا جا سکتا ہے۔

اشتہار نیلام

دفعہ ۱۶۳[۲]۔ جب کسی اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ کے نیلام کرنے کے لیے منظوری حسب دفعہ ۱۶۰ یا دفعہ ۱۶۲ حاصل ہو جائے تو کلکٹر اُس نیلام کا جسکا قصد ہو ایک اشتہار جاری کریگا اور اُس اراضی کی جو نیلام ہونے والی ہو اور مالگذاری کی (اگر کچھ ہو) اور بقایا کی جسکی علت میں وہ نیلام ہونے والی ہو اور وقت اور مقام نیلام کی تصریح درج ہوگی اور نیز یہ درج ہوگا کہ آیا اراضی حسب دفعہ ۱۶۱ بار دن سے بری الذمہ یا غیر بری الذمہ نیلام کیجائیگی اور کوئی دیگر امور جو کلکٹر کی راے میں ضروری ہوں درج ہونگے۔

اس اشتہار کی ایک نقل باقاعدہ اُس پر تعمیل کرائی جائیگی۔

نیلام کس وقت اور کون عمل میں لائیگا

دفعہ ۱۶۴[۳]۔ ہر نیلام حسب باب ہذا کلکٹر بذات خود یا کوئی اسسٹنٹ کلکٹر جسکو کلکٹر بالخصوص اس کام کے لیے مقرر کرے عمل میں لائیگا۔

ایسا نیلام بروز یکشنبہ یا اور یوم تعطیل محکومہ پر یا اُس وقت تک عمل میں نہ آئیگا جب تک کہ اُس تاریخ سے جسپر اشتہار نیلام جاری ہوا ہو کم سے کم تیس دن نہ گذر جائیں۔

کلکٹر کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً نیلام ملتوی کرے۔

رقوم کی وصولیابی کے ضابطہ کی نسبت بھی انتظام ہو جائے جو بطور باقی مالگذاری اراضی کے قابل وصول ہوں مگر جو کسی خاص اراضی کی نسبت رقوم بقایا نہ ہوں۔

[۱] یعنے جائداد بار دن سے بری نیلام کیجائیگی۔

[۲] ممالک مغربی و شمالی - ۱۷۰ و ۱۷۱ - اودھ - ۱۳۶ و ۱۳۷ -

[۳] ممالک مغربی و شمالی - ۱۷۲ - اودھ ۱۳۹ -

جو جائداد نیلام ہو اُسکے واسطے بولی بولنے یا اُسکے حاصل کرنے کی ممانعت

دفعہ ۱۶۵- لازم[1] ہے کہ کوئی ایسا عہدہ دار جسکو کسی ایسے نیلام کے متعلق کوئی خدمت سپرد ہو اور کوئی اشخاص جنکو عہدہ دار مذکور مقرر کرے یا جو اُسکے ماتحت ہون حیلتًا یا صراحتًا اُس جائداد کے لیے جو نیلام ہو یا کسی حق واقع جائداد مذکور کے لیے نیلام مین بولی نہ بولین نہ اُس کو اور طرح سے حاصل کرین نہ اُسکے حاصل کرنے کا قصد کرین بجز اسکے کہ گورنمنٹ یا کورٹ آف وارڈس کی طرف سے ایسا کیا جاے۔

نیلام کب موقوف کیا جا سکتا ہے

دفعہ ۱۶۶- اگر باقیدار وہ باقی (مالگذاری) جسکی بابت اراضی نیلام ہونے والی ہو تاریخ معینہ نیلام سے پہلے کسی وقت اُس شخص کو جو حسب دفعہ ۱۴۳- اُس اراضی کی جمع مشخصہ کے وصول کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو یا کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جسمین کہ وہ اراضی واقع ہے ادا کر دے تو نیلام موقوف کر دیا جائے گا۔

خریدار کا زر امانت (زر چہارم) جمع کرنا اور صورت نہ جمع کرنے زر امانت کے اراضی کا از سر نو نیلام کیا جانا

دفعہ ۱۶۷- جو شخص[2] خریدار قرار دیا جاے اُسکو لازم ہوگا کہ فورًا [illegible][3] پچیس روپیہ فی صدی اپنی بولی کی لاگت پر بطور امانت (زر چہارم) داخل کرے اور بصورت نہ داخل کرنے ایسی رقم امانت کے اراضی کا نیلام فورًا پھر کیا جائیگا اور ایسا شخص اُن اخراجات کا جو نیلام اول مین ہوے ہون اور نیز نیز ایسی اُس کمی قیمت کا جو از سر نو نیلام کرنے سے ہو ذمہ دار ہوگا اور یہ اخراجات اور کمی قیمت مثل باقی مالگذاری کے کلکٹر اُس سے وصول کر سکتا ہے۔

زر ثمن نیلام کب ادا کیا جائیگا

دفعہ ۱۶۸- خریدار[4] کو لازم ہے کہ کل زر ثمن نیلام تاریخ نیلام سے پندرھوین دن یا اُس سے پہلے کلکٹر کے دفتر مین داخل کرے۔

اور اگر زر ثمن نیلام کا اس طور پر داخل نہ کیا جائے تو زر امانت (زر چہارم) بعد وضع کرنے اخراجات نیلام کے سرکار مین ضبط ہوگا اور جائداد از سر نو نیلام کیجائیگی اور جس خریدار نے زر ثمن نیلام ادا نہین کیا ہے اُس جائداد کی نسبت یا زر نیلام ثانی کے کسی جزو کی نسبت کچھ استحقاق نرکھے گا۔

ذمہ داری خریدار کی بابت زر نقصان کے جو بار دیگر نیلام کرنے سے ہو

دفعہ ۱۶۹- اگر زر ثمن اُس نیلام کا جو بالآخر کیا جاے ایسے خریدار نادہند کی بولی ہوئی قیمت سے جس نے قیمت ادا نہین کی کم ہو تو کمی کا روپیہ اُس سے مثل بقایاے مالگذاری کے قابل وصول ہوگا۔

---

[1] ممالک مغربی وشمالی- فقرہ اخیر دفعہ ۱۷۲
[2] ممالک مغربی وشمالی- ۱۷۳ اودھ ۱۴۰
[3] ممالک مغربی وشمالی- ۱۷۴ اودھ ۱۴۱
[4] ممالک مغربی وشمالی- ۱۷۵ اودھ ۱۴۲
[5] ممالک مغربی وشمالی- ۱۷۶ اودھ ۱۴۳

اشتہار قبل نیلام ثانی

دفعہ ۱۷۰ - کوئی[۱] نیلام لبدالتوا سے حسب دفعہ ۱۶۴ کے اور کوئی نیلام ثانی حسب دفعہ ۱۶۷ جو زرثمن نیلام کے نہ ادا ہونے کے سبب سے ہو اُسوقت تک نہ کیا جائیگا جب تک کہ ایک اشتہار جدید اُسی طریقہ کے بموجب جو ابتدائی نیلام کے واسطے مقرر ہے جاری نہ ہو چکے۔

نیلام کی رپورٹ کمشنر کو کیجائے گی

دفعہ ۱۷۱ - ہر نیلام[۲] اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا کی رپورٹ کلکٹر کمشنر کو کرے گا۔

بقایا وغیرہ داخل کرنے پر منسوخی نیلام کی درخواست

دفعہ ۱۷۲ - (۱) کوئی شخص[۳] جسکی اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا نیلام ہو جائے کسی وقت میں تاریخ نیلام سے تیس[۴] دن کے اندر نیلام کے منسوخ کرانے کی درخواست دے سکتا ہے اس شرط پر کہ۔

(الف) خریدار کو ادا کرنے کے لیے اُسقدر روپیہ جو زرثمن نیلام کے پانچ فیصدی کے مساوی ہو۔ اور

(ب) بقایا کی بابت ادا کرنے کے لیے روپیہ مندرجہ اشتہار نیلام جسکی وصولیابی کے واسطے نیلام کا حکم ہوا تھا بعد منہائی کسی ایسی رقم کے جو تاریخ اشتہار نیلام سے بقایا کی بابت ادا کی گئی ہو۔ اور

(ج) خرچہ نیلام۔

کلکٹر کے دفتر میں داخل کر دے۔

اگر تیس[۴] دن کے اندر یہ سب روپیہ داخل کر دیا جائے تو کلکٹر حکم منسوخی نیلام صادر کریگا مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے نیلام کی منسوخی کی درخواست حسب دفعہ ۱۷۳[۵] پیش کرے تو اُسکو حسب دفعہ

---

[۱] ممالک مغربی و شمالی ۱۷۷ - اودھ - ۱۴۴۔

[۲] ممالک مغربی و شمالی - ۱۷۸۔

[۳] سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:۔

"ہم نے دفعہ ۱۷۱ کے بعد ایک نئی دفعہ اضافہ کردی ہے جسکے رو سے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۳۱۰ (الف) کے احکام ایسے نیلام ہائے اراضی سے متعلق کیے گئے ہیں جو اس ایکٹ کے بموجب عمل میں آئیں"۔

[۴] یہ دفعہ ۳۱۰ (الف) سے لی گئی ہے "کوئی شخص جسکی اراضی یا دیگر مال غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا نیلام ہو جائے"۔ دفعہ ۳۱۰ (الف) اور دفعہ ۳۱۱

دونوں جگہ ہیں اور یہ ہی عبارت اس دفعہ میں بھی ہے دفعہ ۳۱۱ میں عبارت "کوئی شخص" میں علاوہ مدیون کے بھی مثل اور قائمقام مدیون جو کاغذات میں ہوں اور مرتہن بھی داخل ہیں۔ دیکھو۔ عبدالغنی بنام ڈنے۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔ شیو پرشاد بنام ہیرا لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۰۔ رکھل چندر بنام دوارکا ناتھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۶۔

[۵] دفعہ ۳۱۰ (الف) میں بھی یہ شرط ہے کہ جو شخص روپیہ جمع کرکے نیلام منسوخ کرانا چاہے اُسپر لازم ہے کہ بحلف اپنی [illegible] ارجندر ناتھ بنام ہیل رتن - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۹۵۸

ہذا درخواست دینے کا استحقاق نہ ہوگا۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ اگر اراضی حسب دفعہ ۱۶۱ بارہ دن سے بری نیلام ہوئی ہو تو جسوقت نیلام حسب دفعہ ہذا منسوخ ہوجائے اُسی وقت فوراً وہ بارہ از سرِ نو[1] قایم ہوجائین گے۔

(۲) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ ہر درخواست منسوخی نیلام حسب دفعہ ہذا کی اور حکم اخیر کی جو اُسپر صادر ہو کمشنر کے حضور مین فوراً رپورٹ کرے۔

درخواست غرض منسوخی نیلام بر بناے بے ضابطگی وغیرہ

دفعہ ۱۷۳ - تاریخ نیلام[1] سے تیس دن کے اندر کسی وقت کمشنر کے حضور مین

تجویز ہوئی کہ روپیہ جمع کرکے درخواست دینے کے بعد بھی اگر کوئی درخواست بر بناے بیضابطگی پیش کی جائیگی درخواست اول الذکر سے سائل فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

[1] باقیدار یہ نہ سمجھے کہ نیلام بے بار ہوا تھا اور اسنے نیلام بچالیا تو اب بار جاتا ہی رہا۔

[2] ممالک مغربی و شمالی - ۱۷۱ اودھ ۱۴۵ و ۱۴۶ -

اسی کے ہم مضمون دفعہ ۳۱۱ ضابطہ دیوانی ہے دفعہ ۳۱۱ مین محض لفظ بیضابطگی ہے عبارت غلطی نفس الامری نہیں ہے غالباً اسکا منشا یہ ہے کہ دیوانی مین محض بیضابطگی کی وجہ سے صیغہ متفرقات مین نیلام منسوخ ہوسکتا ہے اگر غلطی نفس الامری کا ذریعہ امر خلاف قانون کیا جائے تو صرف نالش نمبری مین وہ دیکھی جائیگی جیسا کہ شیرن بیگم بنام آغا علی خان - انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۱ مین طے پایا ہے - نیلام جو بقایا مالگذاری مین ہوا اُسکے لیے نمبری نالش کسی طرح روا نہین ہے اسلیے بیضابطگی اور غلطی نفس الامری دونون ایک ہی صیغہ مین دیکھی جاسکتی ہین۔

(۱) واضح رہے کہ محض بیضابطگی یا غلطی منسوخی نیلام کے لیے کافی نہ ہوگی جب تک سائل یہ دکھائے کہ بیضابطگی یا غلطی سے نقصان ہوا یعنی بزاید بالبرت کی جائداد کم قیمت پر نیلام ہوگی عصمت النساء بنام اشرف - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹ - الفردس بنام ماہابیر - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۵۶ - شرمی پوری بنام درگا چرن - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۷ - ارقنا جلیم بنام اردنا جلیم - انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۹ - بابا ششہ بنام چدم رم چیت با - انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۲

(۲) نقصان شہادت صریح سے ثابت کرنا چاہیے
تصدق رسول بنام احمد حسین

سیتش چندر بنام تامس - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۰ - جگناتھ بنام مکند پرشاد - انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱ - شیرن بنام آغا علی - انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۱ -

(۳) بیضابطگی ثابت ہو اور کمی قیمت بھی ثابت ہو تو یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ بیضابطگی ہی باعث کمی تھی۔

گوپی کنوری بنام گوپی لال - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۰۶ - زینبی بنام دکھنیا - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۱ - ذکنٹاسوبر بنام زمیندار کرڈی نگر انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۹

(۴) بیضابطگی قابل لحاظ ہے۔

مالگذاری کا اشتہار مین غلط لکھنا -

مہابیر بنام الفرڈ - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۵۶ -

جائداد کی تخمینی قیمت کو اشتہار مین کم لکھنا

سعادت مند بنام بھول کنور - انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ -

تاریخ تعمیل اشتہار سے ایک مہینہ کے اندر نیلام کردینا

بخشی چند بنام نانک چند انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۸۹ - ستار ہوسن بنام ہمید نو - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱ - رسک لال پوری بنام سیب پرشاد - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۱ - وکمتا بنام شامان - انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۹ - بانکے چند ابنام رہتہ - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۴ راہ چندر بنام کہتا انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ - لنگا پرشاد بنام ہمت لال انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۴ - سندر لال بنام امرالنساء انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ

بے تو قیتی کے ہوئے نیلام کرنا -

شبو دھیان بنام ہولاناتھ - انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۹

درخواست منسوخی نیلام کی بر بنا کسی بے ضابطگی یا غلطی قابل لحاظ کے جو اُسکے مشتہر کرنے یا اُسکے عمل مین لانے مین واقع ہوئی ہو پیش کیجا سکتی ہے۔

لیکن کوئی نیلام ایسی بنا پر منسوخ نہ ہوگا الا اُس حال مین کہ درخواست دہندہ قابل اطمینان کمشنر یہ ثابت کرے کہ اُسکو بوجہ بے ضابطگی یا غلطی مذکورہ کے معتدبہ نقصان پہونچا ہے۔

نیلام کی منظوری یا منسوخی کا حکم

دفعہ ۱۷۴- تاریخ نیلام سے تیس دن گذر جانے پر - اگر کوئی ایسی درخواست جسکا ذکر دفعہ ۱۷۲ یا دفعہ ۱۷۳ مین ہے پیش نہ کی گئی ہو یا اگر ایسی درخواست پیش کی گئی ہو اور وہ نامنظور ہوگئی ہو تو کمشنر حکم منظوری نیلام صادر کرے گا۔

اگر ایسی درخواست حسب دفعہ ۱۷۳ گذرے اور وہ منظور ہو جاے تو کمشنر حکم منسوخی نیلام کا صادر کرے گا۔

ہر حکم صادرہ حسب دفعہ ہذا قطعی ہوگا۔

ممنوع السماعت ہونا ایسے دعاوی کا جو بے ضابطگی یا غلطی پر مبنی ہون

دفعہ ۱۷۵[ا] اگر کوئی درخواست حسب دفعہ ۱۷۳ اُس میعاد کے اندر نہ گذرے جو اُسکے لیے مقرر کی گئی ہے تو تمام دعاوی جو نیلام کے مشتہر کرنے یا عمل مین لانے کی بے ضابطگی یا غلطی پر مبنی ہون ممنوع السماعت ہونگے۔

کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا مانع اسکا نہ ہوگا کہ عدالت دیوانی مین بغرض منسوخی نیلام بوجہ فریب کے نالش رجوع کی جاے۔

گوپی ناتھ بنام بھیمی بہت - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۴۲
نقل اشتہار نیلام کا چسپان نہ کرنا۔

کالی ناتھ بنام رام کمار انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۶
اور چھوٹی چھوٹی باتون کی متعدد فروگذاشت

سعادت سنہ بنام پھول کنور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۱۲
(۵) کوئی قابل لحاظ بے ضابطگی نہین ہے اگر پرگنہ غلط لکھ گیا۔

نور حسین بنام رام لال - ۲۵ - ویکلی رپورٹر صفحہ ۲۳۶ -
نیلام کے وقت ڈگی پیٹنا۔

[illegible] بنام [illegible] - انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱ صفحہ ۵۰۴ -
[illegible] کے سات دن سے زیادہ کے لیے نیلام کا ملتوی کرنا۔

ونکٹا بنام شامان - انڈین لا رپورٹ ۱۴ مدراس صفحہ ۲۲۷ -
جائداد کو مختلف لاٹون مین نیلام کرنا

لکشمی بنام کرشنا بھگت - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۲۴ -
ڈگریدار التوا چاہے اور پھر جائداد نیلام کرو بیٹھے

ا- انڈین جوارس - ان - ایس - ۳ - ۵۹
مدیون نابالغ کا ولی نہ ہونا

نیت لال بنام کریم بخش - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۸۶ -

(۶) کون درخواست منسوخی نیلام دے سکتا ہے - اسکے متعلق تحریر زیر دفعہ عین ماقبل دفعہ ہذا دیکھنا چاہیے -

[ا] ممالک مغربی و شمالی ۱۸۰ - اودھ ۱۴۷ -
[۲] ممالک مغربی و شمالی ۱۸۱ اودھ ۱۴۸

جب نیلام منسوخ کیاجائے توزر ثمن نیلام کا واپس کیا جانا

دفعہ ۱۷۶ - جب [51] نیلام کسی اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ کا حسب دفعہ ۱۷۴ منسوخ کیاجائے تو خریدار نیلام زر ثمن نیلام مع سود کے ایسی شرح سے جو چھ روپیہ فی صدی سالانہ سے زیادہ نہ ہو یا بلاسود کے جیساکہ کمشنر مناسب سمجھے واپس پانے کا مستحق ہوگا -

خریدار نیلام کو قبضہ کا دلایا جانا سارٹیفکٹ خرید

دفعہ ۱۷۷ - بعد اسکے کہ نیلام حسب ایکٹ ہذا اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ کا حسب طریقہ مذکورہ بالا منظور کرلیا جائے کلکٹر اُس شخص کو جو خریدار نیلام قرار دیا جائے جائداد متعلقہ کا قبضہ دلائے گا اور اُسکو ایک سارٹیفکٹ بدین مضمون عطا کرے گا کہ اُسنے وہ جائداد خرید کی ہے جس سے سارٹیفکٹ متعلق ہے اور وہ سارٹیفکٹ واسطے اُس جائداد کے بطور جائز منتقل ہونیکی سند سمجھا جائیگا لیکن اُس سارٹیفکٹ کی رجسٹری بطور قبالہ (بیعنامہ) بجز طریقہ محکومہ دفعہ ۸۹ [52] ایکٹ رجسٹری مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ء کے کیجانی ضرور نہین ہے - (ممالک مغربی وشمالی - ۱۸۳ - اودھ ۱۵۰)

اگر اراضی بعلت مالگذاری باقی کے جو اُسکی بابت واجب الادا ہو حسب دفعہ ۱۶۰ - نیلام ہوئی ہو تو سارٹیفکٹ مین یہ بھی لکھنا چاہیے کہ خریدار نے اُس اراضی کو جس سے سارٹیفکٹ متعلق ہے ہر ایک ایسے بار سے - جو سوائے اُن پٹہ جات کے ہو جنکا ذکر دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۱۶۱ مین ہے اور سوائے اُن مرافق یا حقوق کے ہو جنکی بورڈ نے حسب دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۱۶۱ التصریح کی ہو - بری خرید کیا ہے -

خریدار مندرجہ سارٹیفکٹ کے مقابلہ مین نالش کا ممنوع السماعت ہونا

دفعہ ۱۷۸ - سارٹیفکٹ [53] مین نام اس شخص کا جو بروقت نیلام خریدار واقعی بیان کیا جائے لکھا جائیگا اور جو نالش یا درخواست عدالت دیوانی یا مال مین بنام خریدار مندرجہ سارٹیفکٹ اس بنا پر رجوع کی جائے کہ خرید نیلام بجز شخص مندرجہ سارٹیفکٹ کے کسی اور شخص کی طرف سے کی گئی ہے اگرچہ ازروے معاہدہ باہمی کے نام خریدار مندرجہ سارٹیفکٹ کا استعمال کیا گیا وہ مع خرچہ خارج کی جائیگی -

زرثمن نیلام کا صرف کیا جانا

دفعہ ۱۷۹ - جب نیلام [54] اراضی کا حسب ایکٹ ہذا منظور ہوجائے تو زرثمن نیلام اولاً

---

[51] ممالک مغربی وشمالی ۱۸۲ اودھ ۱۴۹ -

[52] دفعہ ۸۹ ایکٹ رجسٹری کا صرف فقرہ اخیر اسکے متعلق ہے اور وہ یہ ہے ہر ایک عہدہ دار بالا جو سارٹیفکٹ نیلام کی خریدار نیلام جائداد غیر منقولہ (جو سرکاری نیلام مین بیع ہو) کو عطا کرے گا اسکی ایک نقل اُس عہدہ دار رجسٹری کے پاس بھیجے گا جسکے علاقہ اختیار کے اندر کل یا جزو اُس جائداد کا جو سارٹیفکٹ مین درج ہو واقع ہو اور ایسا عہدہ دار اُس نقل کو اپنی کتاب نمبر ۱ مین درج کریگا

[53] ممالک مغربی وشمالی ۱۸۴ - اودھ ۱۵۱ -

[54] پنجاب ۹۶ - سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- "علاوہ اُن رقوم کے جو گورنمنٹ کو واجب الادا ہون دیگر دعاوی عام اشخاص کے بھی ہین جو بطور باقی مالگزاری اراضی کے قابل وصول ہوا

کسی ایسی بقایا ر کے ادا کرنے مین صرف کیا جائیگا جو بشمول اُس خرچہ کے جو اُسکے وصول کرنے مین ہوا ہے گورنمنٹ کو باقی دار سے تاریخ منظوری نیلام پر واجب الوصول ہو۔ علاوہ اس کے کہ وہ بقایا مالگذاری کی ہو یا ایسی رقوم کی ہو جو بطور بقایاے مالگذاری قابل وصول ہون اور ثانیاً اگر نیلام ایسی رقم کی وصولیابی کی غرض سے عمل مین آیا ہے جو بطور بقایاے زر مالگذاری قابل وصول ہو مگر گورنمنٹ کو یافتنی نہ ہو تو اُس رقم کے ادا کرنے مین بشمول اخراجات مذکرہ بالا کے صرف کیا جائیگا۔

اور اگر کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اُس شخص کو دیا جائیگا جسکی اراضی نیلام ہوئی ہو۔ یا اگر اراضی نیلام شدہ پر کئی حصہ دار قابض تھے تو (وہ زر فاضل) حصہ داران کو مجموعاً یا مطابق تعداد اُنکے حقوق مندرجہ کاغذات کے حسب اقتضاے راے کلکٹر کے حوالہ کیا جائیگا۔

بجز حکم عدالت کے زر فاضل نہ ادا کیا جائیگا اور کلکٹر اُسکو رکھیگا

دفعہ ۱۸۰۔ وہ زر[۱] فاضل بجز حکم عدالت دیوانی یا مال کے اُس شخص کے کسی ایسے کو جسکی اراضی نیلام ہو نہ ادا کیا جائیگا اور نہ (بجز اُسی طرح کے حکم کے) اُسکو کلکٹر اپنے پاس رکھیگا۔

خریدار کی ذمہ داری مالگذاری کی نسبت

دفعہ ۱۸۱۔ جس شخص کا نام سارٹیفکٹ ملکیت مین بطور خریدار کسی اراضی کے لکھا جاے وہ ذمہ دار ایسی کل اقساط مالگذاری کا ہوگا جو تاریخ منظوری نیلام کے بعد اُس اراضی کی بابت واجب الوصول ہون۔

حصہ دارون کا حق شفعہ

دفعہ ۱۸۲۔ جب[۲] کوئی اراضی جو حسب دفعہ ۱۶۰ یا ۱۶۲ نیلام کی جاے کسی محال کا ایک جزو ہو تو اُس محال کا کوئی حصہ دار مندرجہ کاغذات سواے اُس شخص کے جسکی اراضی نیلام ہوئی ہے درصورتیکہ نیلام کسی شخص غیر کے نام ختم کیا جاے دعوی اس بات کا کرسکتا ہے کہ جو قیمت اخیر بولی مین بولی گئی ہو اُسی پر اُس اراضی کو لے لے

قرار دیے گئے ہین مثلاً وہ رقوم جو لمبرداران کو حسب دفعہ ۱۸۴ اور مالکون کو حسب دفعہ ۱۸۵ واجب الوصول ہوتی ہین۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو رقوم اس طرح قابل وصول ہون اُنکا زر ثمن نیلام سے ادا کیا جانا لازم ہے قبل اسکے کہ زر فاضل (اگر کچھ ہو) اُس شخص کو ادا کیا جاے جسکی اراضی نیلام ہوگئی ہو۔ لہذا ہم نے ضروری ترمیم کردی ہے"۔

[۱] ممالک مغربی و شمالی — ۱۸۶ - اودھ ۱۵۴ -
سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:
"ہم نے اس دفعہ مین لفظ "(دیوانی)" کے بعد الفاظ "یا مال"

داخل کردیے ہین"۔

[۲] ممالک مغربی و شمالی - ۱۸۹ - اودھ ۱۵۵ -
سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:
"ہم نے اس دفعہ مین ایک عبارت شرطیہ اضافہ کردی ہے جس کے رو سے ملک اودھ مین مالکان اور مالکان ادنی کو اسی طرح کا حق شفعہ دیا گیا جس کی اجازت ایکٹ لگان ملک اودھ کی دفعہ ۱۵۵ - مین ہے"۔

مگر شرط یہ ہے کہ دعویٰ شفع کا بروز[1] نیلام اور قبل اسکے کہ عہدہ دار نیلام کنندہ اُس دن اپنا دفتر برخاست کرے پیش کیا جاوے اور نیز شرط یہ ہے کہ دعویدار تمام دیگر شرائط نیلام کی پوری کرے۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ اودھ مین مالک یا مالک ادنیٰ بپابندی اُن ہی شرائط کے جو دفعہ ۱۵۵[2] ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ع مین مذکور ہین شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

جس مطالبہ سے انکار ہو اُسکا پروٹیسٹ یعنی اعتراض تحریری کے ساتھ ادا کیا جانا اور اُسکی واپسی کے لیے نالش

دفعہ ۱۸۳ – جب[3] حسب باب ہذا کسی شخص کے خلاف واسطے وصول کرنے کسی باقی مالگذاری کے کارروائی عمل مین آئے تو اُسے جائز ہے کہ جسقدر تعداد کا مطالبہ کیا جائے اُسکو پروٹیسٹ یعنے اعتراض تحریری کے ساتھ اُس کارروائی کے عمل مین لانے والے عہدہ دار کو ادا کرے۔ اور ادا کرنے سے تعداد مذکور کارروائی موقوف کی جائے گی۔ اور جائز ہے کہ وہ شخص جسکے خلاف کارروائی مذکور عمل مین لائی گئی تھی سرکار پر نالش[4] بابت اُس روپیہ کے جو اُس نے اس طرح ادا کیا ہو عدالت دیوانی مین رجوع کرے۔

اور اُس نالش مین مدعی باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۴۴ کے شہادت اُس تعداد کی نسبت۔ اگر کوئی تعداد ہو۔ پیش کر سکتا ہے جو وہ اپنے ذمہ یا فتنی بیان کرے۔

---

[1] لیکن جو نیلام کہ عدالت دیوانی سے ہوتا ہو اُسمین شفع کے لیے یہ ضرور ہے کہ شفیع ساتھ ساتھ بولتا جائے دیکھو دفعہ ۳۱۰ ضابطہ دیوانی و مقدمہ بیج سنگھ بنام گوبند سنگھ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۔ صفحہ ۸۵۰۔

[2] دفعہ ۱۵۵۔(۱) جب اراضی بعلت اجراے ڈگری بموجب ایکٹ ہذا نیلام ہو اور اراضی مذکور یا اُسکے کسی پٹی کا نیلام بنام کسی غیر شخص کے ختم ہو جاوے تو بجز مدیون ڈگری کے ہر ایک حصہ دار مجاز ہے کہ قبل غروب آفتاب بروز نیلام اُس قیمت پر کہ جسپر نیلام ختم ہوا ہے اراضی مذکور یا اُسکی پٹی کے خریدکرنے کا جیسی کہ صورت ہو دعویٰ کرے۔

(۲) اگر اراضی نیلام شدہ حقیت ملکیت ہو تو اسی نوع کا دعویٰ منجانب مالک ادنیٰ کے ہو سکتا ہے اور اگر اراضی مذکور حقیت ملکیت ادنیٰ کی ہو تو مالک اسی قسم کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

(۳) جو دعویٰ بموجب فقرہ ہذا پیش ہو وہ منظور کیا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر اُس اراضی [illegible] کی بہ نسبت [illegible]

منجانب مالک یا مالک ادنیٰ و نیز منجانب کسی حصہ دار کے پیش ہو تو دعوی حصہ دار کو ترجیح دیجائیگی۔

یہ بھی شرط ہے کہ کوئی دعویٰ منظور نہوگا تاوقتیکہ اُس حالت مین کہ دعویدار جملہ شرائط نیلام کو جنکی پابندی مشتری پر لازم ہوتی ہے پورا کرے۔

[3] ممالک مغربی و شمالی۔ ۱۸۹ اودھ۔ ۱۵۶۔

[4] یعنے بھول چوک عہدہ داران سرکاری سے ہو جاوے تو مالک جائداد کو چاہیے کہ وہ روپیہ جمع کرکے نیلام ملتوی کرا دے اور پھر دیوانی مین لڑے۔ اگر وہ اس زعم پر بیٹھا رہے کہ اُسکے ذمہ کچھ یافتنی نہین ہے نیلام خود منسوخ ہو جاویگا تو اُسکی غلطی ہے۔ نیلام ہو جانے کے بعد بغیر منسوخ نہین ہو سکتا۔ فریب کی صورت مین منسوخی ہو سکتی ہے مگر فریب کی بنیاد پر کامیاب ہونا بہت مشکل ہے۔

کسی پروٹیسٹ یعنے اعتراض حسب دفعہ ہذا کی بنا پر اسکا پیش کرنے والا عدالت دیوانی مین نالش نہ کر سکے گا بجز اسکے کہ وہ پروٹیسٹ روپیہ ادا کرنے کے وقت بذریعہ تحریر کے داخل کیا گیا ہو اور اُسپر اعتراض کنندہ یا ایسے مختار (ایجنٹ) کے دستخط ہون جسکو اس امر کے لیے حسب ضابطہ اُسکی طرف سے اختیار دیا گیا ہو۔

وصول کیا جانا اُس بقیا کا جو حصہ داران سے یافتنی ہو اور کسی لمبردار نے ادا کر دی ہو

دفعہ ۱۹۴[1]- ہر ایسا لمبردار جس نے کسی ایسے حصہ دار کے حصہ کی بابت باقی مالگذاری ادا کی ہو جسکا وہ قایم مقام ہے اُس ادا کرنے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر کلکٹر کے اجلاس مین تحریری درخواست اس غرض سے پیش کر سکتا ہے کہ وہ بقایا مع اُس فیس کے جو اُسکو حسب دفعہ ۱۹۴ یافتنی ہو اُسکے واسطے مثل بقایا مالگذاری یافتنی سرکار کے وصول کر دی جائے۔

ایسی درخواست کے موصول ہونے پر کلکٹر اس امر کی نسبت کہ زر متدعویہ لمبردار کو یافتنی ہے اپنا اطمینان کرے گا اور بعدہ بپابندی قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ اُس روپیہ کو مثل بقایا مالگذاری کے مع خرچہ و سود کے حصہ دار مذکور سے یا کسی شخص سے جو اُسکے حصہ پر قابض ہو وصول کرنے کی کارروائی عمل مین لائیگا۔

کلکٹر کسی ایسی نالش مین جو کسی ایسے روپیہ کے متعلق ہو جسکے وصول کرنے کے لیے حسب دفعہ ہذا حکم صادر کیا گیا ہو مدعا علیہ نہ قرار دیا جائیگا۔

جو حکم کلکٹر نے حسب دفعہ ہذا صادر کیا ہو اُسکی ناراضی سے کوئی اپیل نہ ہو سکیگا لیکن کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا اور کوئی حکم صادرہ حسب دفعہ ہذا اس امر کا مانع نہ ہوگا کہ کوئی لمبردار یا حصہ دار کوئی نالش حسب باب ۱۱ ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۱۹۴[2] ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو۔ دائر و ثابت کرے۔

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے اور لمبرداروں کے لیے عمدہ چارہ کار ہے۔

[2] دفعہ ۱۰۸- نالشات اقسام مندرجہ ذیل کی سماعت سوائے عدالت مال کے اور کوئی عدالت نہ کرے گی اور عدالت اپیل مین اُن نالشات کی سماعت اور تجویز سوائے طریقہ مقررہ ایکٹ ہذا کے اور طرح سے عمل مین نہ آئے گی۔ الا اُس صورت مین کہ وہ بطور اپیل کے ہو جس طرح کہ باب مین حکم دیا جا

(الف) مقدمات نالشات منجانب مالک اراضی:-
(۱) واسطے دلا پانے قبولیت کے رعیت سے۔
(۲) واسطے بقایا لگان کے یا جس صورت مین کہ لگان بذریعہ جنس دیا جاتا ہو تو واسطے اُس زر نقد کے جو لگان جنسی کی مالیت کے برابر ہو۔
(۳) واسطے اضافہ لگان رعیت کے۔
(۴) واسطے بیدخلی رعیت۔
(۵) نالشات بنام ٹھیکہ داریان یا کارندگان کے جو واسطے

اودھ میں مالک اراضی کا لگان مثل مالگذاری قابل وصول ہوگا

دفعہ ۱۸۵- اودھ میں جب کبھی کسی محال یا پٹی پر بموجب بند و بست شکمی (پختہ داری) یا بموجب ایسے ٹھیکہ قابل وراثت اور ناقابل انتقال کے قبضہ ہو جس کا لگان واجب الادا مہتمم بند و بست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہے اور ایسے محال یا پٹی کا لگان باقی پڑے تو مالک کو اختیار ہوگا کہ نالش حسب ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء دائر کرنے کے عوض اُس باقی پڑنے سے ایک سال کے اندر کلکٹر کے حضور میں اُسکے وصول پانے کی غرض سے تحریری درخواست پیش کرے اور کلکٹر اس امر کی نسبت کہ زر متدعویہ باقی ہے اپنا اطمینان کرنے کے بعد بپابندی قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ اُس روپیہ کو بشمول بقایا ہے مالگذاری کے مع خرچہ لیکن بلا سود وصول کرنے

انتظام اراضی یا تحصیل مالگذاری یا تحصیل مالگذاری یا لگان کے منجانب مالکان اراضی مقرر ہوں یا بنام ضامنان پٹواریان یا کارندگان مذکور بابت اُس روپیہ کے یا بابت اس حساب کے جو عہد ملازمت مذکورہ بالا میں اُن پٹواریان یا کارندگان کے پاس پہونچا ہو یا رہا ہو یا بابت کاغذات متعلقہ اُسکے یا بابت فہمید و تصفیہ حساب کے۔

(ب) نالشات منجانب مالکان اراضی یا رعیت کے۔

(۶) واسطے استقرار حق قبضہ داری کے۔

(۷) واسطے دلا پانے بٹہ کے مالک اراضی سے۔

(۸) بابت عذرداری اطلاع نامہ اضافہ لگان یا بیدخلی کے۔

(۹) واسطے معاوضہ کے۔

(الف) بابت خلاف قانون وصول کرنے لگان یا کسی رقم زاید از لگان واجب الادا کے۔ یا

(ب) بابت نہ دینے رسید ادائے لگان کے۔ یا

(ج) بابت بیدخلی خلاف قانون کے۔ یا

(د) بابت اُس نقصان کے جو بوجہ عمل میں لانے کسی صلاح مندرجہ دفعہ ۲۹ ضمن دفعہ ۳۴ کے پہونچا ہو۔ یا

(۱۰) بابت قیمت فصل استادہ بموجب دفعہ ۶۲ کے۔ واسطے دلا پانے کسی ایسی اراضی کے قبضہ کے جسکو مالک اراضی نے متروک سمجھا یا ہو یا جب سے مالک اراضی نے مالک کے داونی یا رعیت کو بطور ناجائز بیدخل کر دیا ہو۔

(۱۱) بابت عذرداری نسبت عمل میں لانے اُس اختیار قرقی کے جو از روئے ایکٹ ہذا مالکان اراضی اور دیگر اشخاص کو بخشا گیا ہے یا نسبت کسی افعال کے جو بپیرایہ تقاضائے اختیار مذکور

کیے جائیں یا بابت دلا پانے معاوضہ قرقی ناجائز کے۔

(۱۲) واسطے تخفیف لگان کے حسب احکام دفعہ ۱۹- یا ضمن (۲) دفعہ ۹۴ کے۔

(۱۳) واسطے دلا پانے معاوضہ اصلاحات حسب منشاء احکام دفعہ ۲۲ کے۔

(ج) نالشات درباره بٹائی یا کنکوت پیداوار۔

(۱۴) بغرض منسوخ کرانے کسی فیصلہ تائی کے نسبت بٹائی یا تخمینہ قیمت یا کنکوت کے یا منسوخ کرانے کسی کارروائی متذکرہ دفعہ ۳۰ کے۔

(د) نالشات منجانب و بنام لمبردار ان حصہ داران معافیداران کے۔

(۱۵) منجانب حصہ دار بنام کسی لمبردار یا کسی اُسکے شریک کے بابت کسی حصہ منافع محال یا کسی اُسکے حصہ جزو کے یا بابت تصفیہ و فہمید حساب درباره منافع مذکور کے۔

(۱۶) منجانب کسی لمبردار یا ایسے پٹی دار کے جو لگان پٹی مذکور کے تحصیل کرنے کا مستحق ہو بابت بقایا ہے مالگذاری یا لگان کے جو بذریعہ اُسکے از جانب حصہ داران جنکی طرف سے وہ ممبر ہے واجب الادا ہو یا از جانب لمبردار بابت اخراجات دیہہ و دیگر مطالبہ جات کے جنکی بابت حصہ داران سے وہ مواخذہ کر سکتا ہو یا بنام کسی لمبردار شریک کے بابت معاوضہ مالگذاری یا لگان کے جو لمبردار مذکور نے بعوض لمبردار شریک مذکور کے ادا کیا ہو۔

(۱۷) منجانب شرکائے لمبرداران یا منجانب مالکان یا ٹھیکہ داران بنام معافیداران یا لغو لعیداران مالگذاری بابت معاوضہ سے زیادہ مستانی مالگذاری یا لگان یا بابت نہ دینے رسید ادائے مالگذاری یا لگان کے۔

(۱۸) منجانب معافیداران یا تفویض داران

ملہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق یہ ہی:- ہم نے بجائے الفاظ رفع شدہ بندوبست شکمی (پختہ داری) کی اصلاح

ئی کارروائی عمل مین لائیگا۔ (اودھ-۱۵۸)

اگر بند و بست شکمی (پخته داری) حسب دفعہ ہذا فسخ کردیا جائے تو بعد منقضی ہونے اُس میعاد کے جسکے لیے بند و بست شکمی (پخته داری) اس طور پر فسخ کیا گیا ہو جدید بند و بست شکمی (پخته داری) حسب دفعہ ۹۰ کیا جائیگا۔

اُس اراضی کا لگان جو کسی محال مقبوضہ وغیرہ کے مالک کے قبضہ مین بطور اسامی ساقط الملکیت کے ہو کلکٹر مقرر کریگا

دفعہ ۱۸۶ - جب[1] کوئی محال یا حصہ محال حسب احکام باب ۵ یا باب ہذا قرق یا منتقل کیا جائے یا زیر انتظام خاص سرکار (بطور خام تحصیل) لایا جائے یا مستاجری پر دیا جائے تو کلکٹر اُس لگان کی تعداد مقرر کریگا جو ایسے محال یا حصہ محال کے کسی مالک یا حصہ دار کو اُس اراضی کی بابت ادا کرنا ہوگا جسپر اگر اُسکے حقوق ملکیت منتقل ہو جاتے۔ مطابق احکام دفعہ ۱۰ - ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء - جیسی کہ صورت ہو۔ اُسکو بطور آسامی ساقط الملکیت کے قبضہ رکھنے کا استحقاق ہوتا۔

لگان اُس اراضی کا جسپر اودھ مین مالک ادنیٰ کا بحیثیت اسامی ساقط الملکیت قبضہ ہو

دفعہ ۱۸۷ - جب اودھ مین کوئی محال یا حصہ محال جو کسی مالک ادنیٰ کی حقیت مقبوضہ ہو حسب احکام باب ۵ یا باب ہذا قرق یا منتقل کیا جائے یا زیر انتظام خاص سرکار (بطور خام تحصیل) رکھا جائے یا مستاجری پر دیا جائے تو کلکٹر اُس لگان کی تعداد مقرر کریگا جو ایسے مالک ادنیٰ کو اس اراضی کی بابت ادا کرنا ہوگا جسپر اگر اُسکے حقوق ملکیت ادنیٰ منتقل ہو جاتے حسب دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء اُسکو بطور آسامی ساقط الملکیت کے قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہوتا۔

احکام اُس بقایا سے متعلق ہونگے جو ایکٹ ہذا کے ابتداے نفاذ کے وقت واجب الوصول ہو

دفعہ ۱۸۸ - احکام ایکٹ ہذا کے جو نسبت وصول یابی بقایاے مالگذاری کے ہین اُن کل بقایاے مالگذاری اراضی اور رقوم قابل وصول مثل بقایاے مالگذاری سے متعلق ہونگے جو بوقت آغاز نفاذ ایکٹ ہذا واجب الوصول ہون - (ممالک مغربی و شمالی -۱۹۲ - اودھ -۱۶۰)

استعمال کیے ہین جیسے اُن صورتون کی زیادہ کامل تفصیل ہوجاتی ہے جنسے یہ رقمیں متعلق ہے -

[1] ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰ - اودھ ۱۸۷ -
سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ دوم اسکے متعلق یہ تھی :-
ہم نے اس دفعہ کی رسمی طریقہ سے اور انھین وجوہ کی بناء پر ترمیم کردی ہے جس طریقہ سے اور جن وجوہ کی بناء پر دفعہ ۱۸۶ کی ترمیم کی گئی تھی -

[2] دیکھو ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۱ تتمہ سلسلہ مالگذاری اراضی

۱

باب ۹

ضابطہ عدالت ہائے مال و عہدہ داران مال کے واسطے

عدالت کے اجلاس کا مقام

دفعہ ۱۸۹- کمشنر[1] کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی قسمت کے اندر کسی مقام پر کرے۔

اڈیشنل کمشنر کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر ایسی قسمت یا قسمتون کے اندر جسمین یا جنمین وہ مقرر کیا گیا ہے کرے۔

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر (خواہ وہ مہتمم کسی حصہ ضلع کا ہو یا نہو) یا مہتمم ترتیب کاغذات یا اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست یا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر اس ضلع کے اندر کرے جسمین وہ مقرر کیا گیا ہو۔

تحصیلدار کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی تحصیل کے اندر کسی مقام پر کرے۔

اراضی داخل ہونے اور انکی پیمایش کرنیکا اختیار

دفعہ ۱۹۰- کلکٹر[2] اور مہتمم بندوبست اور مہتمم ترتیب کاغذات کو اور اُنکے اسسٹنٹون اور ماتحتون اور ملازمون اور ایجنٹون اور مزدورون اور کاریگرون کو اختیار ہوگا کہ حسب ایکٹ ہذا یا کسی دیگر ایکٹ کے کسی اراضی پر داخل ہون اور اُسکی پیمایش کرین اور حدبندی قایم کرین اور وہ تمام افعال جو کسی ایسی غرض کے لیے ضروری ہون جو اُنکے فرائض منصبی سے متعلق ہو عمل مین لائین۔

بورڈ یا کمشنر کا اختیار دربارۂ انتقال مقدمات

دفعہ ۱۹۱- بورڈ یا کمشنر کو اختیار ہوگا کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو خواہ وہ عدالتی ہون یا غیر عدالتی کسی ماتحت عدالت مال یا عہدہ دار مال کے پاس سے کسی اور ایسی عدالت یا عہدہ دار کے پاس منتقل کرے جو اُسکے متعلق کارروائی کرنے کی یا کرنے کا مجاز ہو۔

ماتحتون کے پاس اور ماتحتون کے پاس سے مقدمات کے منتقل کردینے کا اختیار

دفعہ ۱۹۲- کلکٹر یا اسسٹنٹ[3] کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا تحصیلدار یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو جو حسب احکام ایکٹ ہذا یا دوسری

---

[1] ممالک مغربی و شمالی - ۲۰۷ اودھ ۲۱۶
[1] ممالک مغربی و شمالی ۱۳ - اودھ - ۲۴

[2] ممالک مغربی و شمالی - ۱۸ اودھ ۱۰-

تنہج پر قایم ہون تحقیقات یا فیصلہ کے لیے اپنے پاس سے کسی اپنے ایسے ماتحت کے پاس بھیجدے جو اُس مقدمہ یا قسم مقدمات کی نسبت عمل کرنے کا مجاز ہو۔

یا کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو اپنے کسی ماتحت عہدہ دار مال کے پاس سے اُٹھا منگائے اور اُس مقدمہ یا قسم مقدمات کی نسبت خود عمل کرے یا اُسکو واسطے تصفیہ کے کسی اور ایسے عہدہ دار مال کو جو اُسکے نسبت عمل کرنے کا مجاز ہو سپرد کرے۔

ادای شہادت اور دستاویزون کے پیش کرنے کے واسطے اشخاص کو طلب کرنے کا اختیار

دفعہ ۱۹۳[1]۔ ہر عدالت مال کو اختیار ہوگا کہ وہ جس شخص کی حاضری بغرض کسی ایسی تحقیقات یا نالش یا اور کام کے جو اُسکے روبرو پیش ہو ضروری سمجھے اُسکو طلب کرے۔

تمام اشخاص پر جو اس طرح طلب کیے جائین لازم ہوگا کہ اصالتاً یا بذریعہ اجنٹ (مختار) جس طور پر کہ وہ عدالت حکم دے حاضر ہون۔

اور جس امر کی بابت اُنکا اظہار لیا جائے یا جسکا وہ بیان کرین اُسکی نسبت اُنکا بیان راست راست ہو۔

اور وہ دستاویزات اور اور چیزین جو مطلوب ہون پیش کرین۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو اشخاص عدالت دیوانی مین حاضری اصالتاً سے حسب دفعات ۶۴۰[2] و ۶۴۱ مجموعۂ ضابطہ دیوانی بری ہین وہ بپابندی احکام دفعات مذکور حسب دفعہ ہذا حاضری اصالتاً سے بری رہین گے۔

ضابطہ کارروائی درصورت عدم تعمیل حکم سمن کے

دفعہ ۱۹۴۔ اگر کوئی شخص جسپر ایسے سمن کی تعمیل ہوگئی ہو جس مین ادای شہادت یا دستاویز کے پیش کرنے کا حکم ہو ایسے سمن کے مطابق عمل کرنے مین قاصر

---

[1] ممالک مغربی و شمالی۔ ۲۰۸ اودھ۔ ۲۱۷۔
سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:۔
"ہم نے اس دفعہ کی اس طرح ترمیم کردی ہی کہ اصالتاً حاضر ہونے سے بری ہونے کی نسبت حکم قانون وہی ہو جائے جو عدالتہائے دیوانی کی نسبت ہے۔"

[2] دفعہ ۶۴۰۔ وہ مستورات جنکو حسب دستور اور رواج ملک جبراً لوگون کے سامنے حاضر نہین کرنا چاہیے اصالتاً حاضری عدالت سے معاف ہین۔
لیکن کسی عبارت مندرجۂ دفعہ ہذا سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ مستورات مذکورہ کسی ایسی صورت مین جسمین عورتکی گرفتاری کی اس مجموعہ کے رو سے ممانعت نہ ہو۔ باجرائے حکمنامہ دیوانی گرفتاری سے معاف ہین۔
دفعہ ۶۴۱۔ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے کسی شخص کو جو بلحاظ مرتبہ کے گورنمنٹ کی رائے مین عدالت مین اصالتاً حاضر ہونے سے مستحق معافی کا ہو اُسے معاف کرے اور اُسکو جائز ہے کہ اسی طرح کے اشتہار کے ذریعہ سے اُس رعایت کو موقوف کرے۔
لوکل گورنمنٹ اُن اشخاص کے نام اور سکونت جو اس طرح معاف ہوے ہون وقتاً فوقتاً عدالت ہائیکورٹ مین ارسال کرے گی اور ایک فہرست ایسے اشخاص کی عدالت مذکور مین رہا کرے گی اور ایک فہرست اُن اشخاص کی جو ہائیکورٹ کی ہر عدالت ماتحت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر رہتے ہون ہر دیسی عدالت مین رہے گی۔

رہے تو عہدہ دار جاری کنندہ سمن اُن اختیارات کو عمل مین لاسکتا ہے جو عدالت ہاے دیوانی کو حسب دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی عطا کیے گئے ہین ۔

سمن تحریری ہے دستخط او مہر کے ہونا چاہیئے

دفعہ ۱۹۵ ۔ ہر سمن تحریری دو پرتون مین ہوگا اور اُسپر دستخط اور مُہر وہ عہدہ دار کرے گا جو اُسے جاری کرے یا وہ شخص کرے گا جسکو وہ عہدہ دار اس بارے مین اختیار دے اور اُسکی تعمیل اس طور پر کی جائے گی کہ ایک نقل اُسکی اُس شخص کو جسکے نام سمن صادر کیا گیا ہو دینے کے لیے پیش کیجائے یا اُسکو حوالہ کی جائے یا جس حال مین کہ وہ پایا نہ جائے تو ایک نقل اُسکی اُسکے مسکن معمولی کے کسی حصہ منظر عام مین چسپان کردیجائے اور اگر وہ شخص دوسرے ضلع مین رہتا ہو تو جائز ہے کہ سمن بذریعہ ڈاک اُس ضلع کے کلکٹر کے پاس بغرض تعمیل بھیجدیا جائے ۔

سمن کی تعمیل کا طریقہ

تعمیل سوائے ضلع اجرای کے اور ضلع مین

اطلاعنامہ کی تعمیل کا طریقہ

دفعہ ۱۹۶ ۔ جائز ہے کہ ہر اطلاع نامہ جو حسب ایکٹ ہذا صادر کیا جائے اُسکی تعمیل اس طور پر کیجائے کہ اُسکی ایک نقل یا تو اُس شخص کو جس پر کہ وہ تعمیل ہونا چاہیے دینے کے لیے پیش کی جائے

جب کوئی شخص جو اس طرح معاف کیا گیا ہو اُس معافی کا استحقاق پیش کرے اور اس وجہ سے اُسکا اظہار لینا بذریعہ کمیشن کے ضروری ہو تو اُسے لازم ہے کہ کمیشن کا خرچہ ادا کرے بجز اُس صورت کے کہ جو فریق اسکی شہادت دلانا چاہے خرچہ مذکور ادا کرے ۔

ساھ دفعہ ۱۷۴ ۔ اگر کوئی شخص جسپر سمن بحکم ادائے شہادت یا درپیشی دستاویز کے جاری ہوا ہو سمن کی تعمیل نہ کرے یا کوئی شخص سمن کے حکم کے بموجب حاضر ہو کر خلاف احکام دفعہ ۱۷۴ کے عدالت سے چلا جائے تو عدالت اُسکی نسبت یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ گرفتار ہو کر عدالت کے روبرو حاضر کیا جائے مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت کو اثبات کے باور کرنے کی وجہ ہو کہ وہ شخص جسنے سمن کی تعمیل کی اُسکی عدم تعمیل کی کوئی وجہ جائز رکھتا ہے تو ایسا حکم جو اوپر مذکور ہے نہ دیا جائیگا جب کوئی شخص عدالت کے روبرو اس طور پر حاضر کیا جائے اگر وہ عدالت کو اثبات سے مطمئن نہ کر سکے کہ سمن کی تعمیل نہ کرنے کی اُسکو کوئی وجہ جائز حاصل تھی تو عدالت مجاز ہوگی کہ اُسپر کسی تعداد تک جرمانہ کرے جو پانسو روپیہ سے زیادہ نہو تشریح ۔ ادا یا حاضر نہ کرنا مبلغ کافی کا واسطے زاد راہ اخراجات متذکرہ دفعہ ۱۶۰ کے حسب مراد اس دفعہ کے عدم تعمیل کی وجہ جائز سمجھا جائے گا ۔
اگر کوئی شخص جو اس طور سے گرفتار ہو کر عدالت کے روبرو حاضر کیا جائے فریقین مقدمہ یا اُنمین سے کسی کی غیر حاضری کی وجہ سے وہ شہادت ادا نہ کر سکے یا وہ دستاویز پیش کر سکے جسکا ادا یا پیش کرنے کے لیے اُسکی طلبی ہوئی تھی تو عدالت مجاز ہوگی کہ اُس سے حاضر ضمانتی معقول یا ادرضمانت اُسوقت اور موقع پر حاضر ہونے کے لیے جو مناسب تصور ہو طلب کرے اور جبکہ داخل ہو ایسی حاضر ضمانتی یا ضمانت کی اُسکو رہا کرے ۔

اگر یہ معلوم ہو کہ گواہ کے پاس خرچ کم گیا اور واسطے وہ نہین آیا تو وارنٹ جاری نہوگا ۔ ال ر ۷ الہ آباد ۲۷۷ ۔ ٹوڈرمل بنام سید محمد

ساھ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۲۰۹ ۔
ساھ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۲۱۰ ۔
ساھ ممالک مغربی و شمالی ۔ ۲۱۱ ۔

یا اُسکو حوالہ کیجائے یا اُسکے پاس بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ مین بھیجی جائے جسکی رجسٹری بموجب ہند کے صیغہ ڈاکخانہ کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۹۸ء کرائی گئی ہو۔ یا جس حال مین کہ وہ شخص مالک اراضی ہو تو اُسکے ایجنٹ (مختار) کو دیدی کی پیش کیجائے یا حوالہ کیجائے یا اُسکے پاس بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ مین بھیجی جائے جسکی رجسٹری بموجب ہند کے صیغہ ڈاکخانہ کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۹۸ء کرائی گئی ہو یا اُسکی ایک نقل اُس اراضی مین یا اُس اراضی کے متصل جس سے کہ وہ اطلاع نامہ متعلق ہو کسی مقام گذرگاہ عام مین چسپان کی جائے۔

طریقہ اجرای اشتہارات

دفعہ ۱۹۷- جب کوئی اشتہار حسب ایکٹ ہذا جاری کیا جائے تو اُسکی نقول عہدہ دار جاری کنندہ کی کچہری مین اور اُس تحصیل کے صدر مقام پر جسمین اراضی مندرجہ اشتہار واقع ہو اور کسی گذرگاہ عام پر جو اراضی مندرجہ اشتہار مین یا اُسکے متصل ہو اویزان کی جائینگی اور اگر عہدہ دار جاری کنندہ ایسی ہدایت کرے تو علاوہ ازین اشتہار بذریعہ منادی دہل اراضی مندرجہ اشتہار پر یا اُسکے متصل مشتہر کیا جائیگا۔ (یہ دفعہ جدید ہے)

اطلاعنامہ اور اشتہار بوجہ غلطی کے باطل نہوجائیگے

دفعہ ۱۹۸- کوئی اطلاعنامہ یا اشتہار کسی ایسے شخص کے نام یا نشان کی یا ایسی اراضی کی تفصیل کی غلطی کے باعث جسکا اسمین ذکر ہو باطل نہین سمجھا جائیگا الا اُس حال مین کہ اُس غلطی کے سبب سے فی الواقع ناانصافی ہوئی ہو۔ (ممالک مغربی و شمالی ۲۱۱)

ضابطہ عمل گواہون کے حاضر کرانے کے واسطے

دفعہ ۱۹۹- اگر کسی کارروائی از قسم عدالتی مین جو کسی عدالت مال مین متدائرہ ہو فریقین مین سے کوئی فریق گواہون کو حاضر کرانا چاہے تو اُسکو لازم ہے کہ ضابطہ کارروائی معینہ حسب دفعات[1] ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی پر عمل کرے۔ (ممالک مغربی و شمالی- ۲۱۲)

---

[1] دفعہ ۱۶۰- جو شخص اجرائے سمن کی درخواست کرے اُسکو لازم ہے کہ سمن کے دیے جانے سے پہلے اور اس میعاد کے اندر جو عدالت نے مقرر کی ہو بابت زادراہ وغیرہ اخراجات اُس شخص کے جسپر سمن بھیجا جائے جسقدر روپیہ اس عدالت کی آمدورفت کے لیے جسمین طلبی اُسکی کیگئی ہو اور بھی بابت ایک روز حاضری عدالت کی جو عدالت کافی سمجھی عدالت مین داخل کرے اگر وہ عدالت محکمہ ہائیکورٹ کے ماتحت ہو تو شرح اخراجات مذکور کے مقرر کرنے مین اُن قواعد کی پابند ہوگی جو حاکم ذی اختیار کی تجویز سے اس باب مین مقرر ہون اگر کچھ ہون۔

دفعہ ۱۶۱- مبلغ جو بابت خرچہ مذکور کے عدالت مین جمع کیا جائے بروقت تعمیل ہونے سمن کے اُس شخص کے روبرو حاضر کیا جائیگا جسکے نام کا وہ سمن ہو اگر اُسکی تعمیل اُسکی ذات پر ممکن ہو۔

دفعہ ۱۶۲- اگر عدالت کو یا اس عہدہ دار کو جو اس کام کے لیے عدالت سے

سماعت بعدم موجودگی فریق کے

دفعہ ۲۰۰ - جب[لہ] کوئی فریق کارروائی مذکورہ کا بتاریخ معینہ سمن حاضر نہو تو جائز ہی کہ مقدمہ اُسکی عدم موجودگی مین سماعت ہو کر فیصل کیا جائے

جو احکام یکطرفہ یا بعلت عدم پیروی صادر ہوں انکے خلاف اپیل دائر نہو سکیگی۔

دفعہ ۲۰۱ - جو حکم حسب[لہ] دفعہ ۲۰۰ یکطرفہ یا بعلت عدم پیروی کے صادر کیا جائے اسکا اپیل نہ ہو سکیگا۔

لیکن ایسی کل صورتون مین اگر وہ فریق جسکے خلاف مراد فیصلہ صادر کیا گیا ہو اصالتاً

مقرر ہوا ہو یہ دریافت ہو کہ جو مبلغ عدالت مین داخل کیا گیا وہ اخراجات مذکور کے ادا کے لیئے کافی نہین ہے تو عدالت یہ ہدایت کر سکتی ہی کہ بافعہ مبلغ مذکور کے جسقدر روپیہ شخص موسومہ سمن کو دینا بابت اخراجات مذکور کے ضروری معلوم ہو۔ دیا جائے اور اگر زر مذکور ادا نہ کیا جائے تو عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ زر مزید بطور اُس شخص کی جایداد منقولہ کی قرقی یا نیلام سے وصول کیا جائے جس نے سمن حاصل کیا ہو۔ یا عدالت شخص طلب شدہ کو بغیر لینے اُسکے اظہار کے رخصت کرے یا زر مذکور کے وصول کرنے اور اُس شخص کو رخصت کرنے یعنے دونوں باتون کا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا حکم دے۔

اگر شخص طلب شدہ کو ایک روز سے زیادہ عرصہ تک ٹھہرانا ضروری ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ وقتاً فوقتاً واسطے ادخال اُسقدر روپیہ کے جو واسطے ادائے اخراجات اُسکے قیام مزید کے کافی ہو طلب کرانے والے کو حکم دے اور اگر زر مذکور داخل نہ کیا جائے تو حکم صادر کرے کہ زر مذکور اُس شخص کے مال منقولہ کی قرقی اور نیلام سے وصول کیا جائے جسکی درخواست پر وہ شخص طلب کیا گیا تھا یا عدالت بغیر لینے اظہار کے اُس شخص کو رخصت کرے یا زر مذکور کے وصول کرنے یا اُس شخص کو رخصت کرنے یعنے دونوں باتون کا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا حکم دے۔

گواہ مستحق ہے کہ وہ اپنا خرچہ فریق مقدمہ سے پاوے گو گواہی دینے کے قبل گواہ نے مطالبہ نہ کیا ہو - ال ر ۴ بمبئی ۶۱۹ لنڈن بنگ - بنام محمد ابراہیم -

لہ ممالک مغربی و شمالی - ۲۱۳ -

لہ ممالک مغربی و شمالی - ۲۱۴ -

اسکے متعلق حسب ذیل فیصلے ہین :-

(۱) اجرا ڈگری یا حکم اجرا صادر ہونے کے قبل بھی درخواست گذر سکتی ہے - جانی بجے شنکر بنام دیبی پرشاد جیکب فیصلہ بورڈ صفحہ ۲۷ -

(۲) ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی لیکن مدعاعلیہ کی درخواست پر مقدمہ بعض بہ نمبر سابق قائم ہوا - اس کے بعد فریقین کی غیر حاضری مین مقدمہ خارج ہو گیا - تجویز ہوئی کہ سابق ڈگری جاری ہو سکتی ہے - کیونکہ کوئی حکم آخر اُسکی تنسیخ یا ترمیم کا روئداد پر صادر نہین ہوا - لیگل رممبرنسر جلد ۲ صر ۶۷ - امین سنگھ بنام دہی سنگھ -

(۳) درخواست بعض بہ نمبر سابق قائم ہونے مقدمہ کے شخص ثالث کی طرف سے نہین گذر سکتی - ریگل رممبرنسر جلد ۲ صر ۱۷ - برج موہن بنام رام نرائن -

(۴) باوجود حاضری وکیل کے کسی تاریخ پر مدعاعلیہ حاضر نہو جب بھی یکطرفہ حکم ہو سکتا ہے - ال ر ۸ الہ آباد صر ۱۴۰ - رام تہل بنام رامیشر - ال ر ۷ الہ آباد صر ۵۲۹ ہیرا دئی بنام ہیرا لال - ال ر ۲۰ الہ آباد صر ۱۹۵ ستنکر دت بنام رادھا کرشنا -

سماعت بار دیگر بر طبق ثبوت اس امر کے کہ غیر حاضری کی وجہ معقول تھی

یا بذریعہ اجنٹ (مختار) (جس حال مین کہ وہ مدعی ہے پندرہ روز کے اندر اس حکم کی تاریخ سے اور در صورت مدعا علیہ ہونے کے پندرہ روز کے اندر اُس وقت کے بعد جب ایسے حکم سے اُسکو اطلاع دی گئی ہو یا اُسوقت کے بعد جب کسی حکمنامہ اجراے فیصلہ کی تعمیل کی گئی ہو یا اُس سے پہلے) حاضر ہو اور اپنی غیر حاضری کی وجہ معقول ظاہر کرے اور عہدہ دار صادر کنندہ حکم کا اطمینان کرائے کہ بے انصافی ہوئی ہے تو عہدہ دار مذکو اختیار ہے کہ ایسی شرایط پر در باب خرچہ وغیرہ کے جو اُسکی دانست مین مناسب ہون مقدمہ کو از سر نو قایم کرے اور جیسا کہ انصاف اُس مقدمہ مین مقتضی ہو اس حکم کو بدل دے یا منسوخ کرے۔

بلا طلب کرنے فریق مخالف کے حکم تبدیل نہ کیا جائیگا

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم بغیر اسکے مسترد یا مبدل نہ کیا جائیگا کہ پہلے وہ فریق جس کے حسب مراد وہ فیصلہ صادر کیا گیا ہو عدالت مین حاضر ہونے اور اُس حکم کی تائید مین اپنے جوابات کے پیش کرنے کے لیے طلب کیا جائے۔

(۵) منجملہ چند مدعا علیہم کے ایک بھی تنہا درخواست بعض ہ نمبر سابق قائم ہونے کی دیسکتا ہے۔ ال ر ۶ - الہ آباد صہ ۶۵ - بی بی مٹھو بنام الہی بیگم۔

(۶) صاحب مہتمم بندوبست نے بغیر حاضری فریقین کے حکم صادر کیا۔ تجویز ہوئی کہ فریقین پر اُسکی پابندی نہین ہے۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۳ء صہ ۲۰۱ - مراد علی بنام رام دیال۔

(۷) بمقدمہ لال سنگھ بنام کنجن - ال ر ۴ - الہ آباد صہ ۳۸۷ - یہ طے پایا کہ ڈگری ایکطرفہ کا اپیل نہین ہو سکتا۔ لیکن ضابطہ دیوانی مین اب بذریعہ ترمیم کے یہ حکم ہو گیا ہے کہ ڈگری ایکطرفہ کا اپیل ہو سکتا ہے۔

(۸) جب تک حسب اطمینان عدالت سمن کا تعمیل ہو جانا ثابت نہ ہو جاے کارروائی ایکطرفہ بیجا ہے اور اگر مسل مین بابت تعمیل سمن کے کچھ ثبوت نہ ہو تو قانوناً ڈگری یکطرفہ کا کچھ اثر نہین ہوتا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صہ ۲۱۰ - رام چمن سور بنام ننیا کالی - دیبا۔

(۹) بروز سماعت اول اگر منجملہ چند مدعا علیہم کے ایک مدعا علیہ حاضر نہو مگر عرصہ دراز کے بعد دوران مقدمہ مین حاضر ہو کر بیان تحریری داخل کرے اور وہ بوجہ نہ ہونے وجہ کافی غیر حاضری کے نامنظور ہو تو اُسکے مقابلہ مین فیصلہ ایکطرفہ سمجھا جائیگا - ویکلی رپوٹر جلد ۱۸ صہ ۴۰ - سید محمد حسین بنام شیخ ممتاز الحق۔

(۱۰) مقدمہ اس وجہ پر ڈسمس ہوا کہ نہ مدعی اور نہ اُسکا وکیل تاریخ مقررہ براے سماعت بحث پر حاضر ہوا تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۰۳ ضابطہ دیوانی متعلق نہین ہے۔ ال ر ۱۲ الہ آباد صہ ۲۹۲ - رای چند بنام متھرا پرشاد

(۱۱) بروقت سماعت نالش مدعی کے وکیل نے التواء کی درخواست کی جو نامنظور ہوئی مدعی کا وکیل اسلیے کہ اُسے مزید ہدایت نہوئی تھی چلا گیا نالش بوجہ عدم پیروی خارج کی گئی مدعی نے زیر دفعہ متعلقہ منسوخی حکم اخراج کی درخواست کی بہ نامنظوری درخواست مذکور تجویز ہوئی کہ واقعات مذکورہ صدر حاضری منجانب مدعی کی حد تک پونہچتے ہین - ال ر ۲۳ کلکتہ ۹۹۱ - رام پرتاب مل بنام جاکھی رام۔

(۱۲) مدعی بتاریخ معینہ ٹھیک طور پر حاضر ہوا اور چونکہ حاکم اول وقت اپیلین سن رہا تھا یہ خیال کر کے کہ اس مین کچھ عرصہ لگیگا چلا گیا پیچھے مقدمہ عدم پیروی مین خارج ہو گیا بر طبق درخواست زیر دفعہ ہذا تجویز ہوئی کہ حالات مندرجہ بالا وجہ کافی کی حد تک نہین پونہچتے - ال ر ۱۳ بمبئی ۱۲ - مانی لال بنام غلام حسین۔

تصحیح غلطی یا لفظ متروکہ کی

دفعہ ۲۰۲ - ہر عدالت[1] یا عہدہ دار کو جس نے کوئی حکم کسی کارروائی حسب ایکٹ ہذا میں صادر کیا ہو اختیار ہے کہ ایسے حکم کی تاریخ سے نوے دن کے اندر یا تو خود اپنے طور سے یا کسی فریق کی درخواست پر کسی غلطی یا لفظ متروکہ کی جو اہم حصہ مقدمہ پر موثر نہ ہو فریقین کو ایسی اطلاع دینے کے بعد جو ضروری ہو تصحیح کردے -

ثالثون کو نزاعات سپرد کرنیکا اختیار

دفعہ ۲۰۳ - بورڈ[2] یا کمشنر یا کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا مہتمم ترتیب کاغذات یا اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست یا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو جائز ہے کہ برضامندی فریقین کسی تنازع کو جو اُسکے روبرو پیش ہو بذریعہ اپنے حکم کے ثالثون کے سپرد کرے -

ضابطہ اُن مقدمات مین جو ثالثی کے واسطے سپرد کیے جائین

دفعہ ۲۰۴ - اُن تمام مقدمات سے جو حسب دفعہ ۲۰۳ ثالثی کے واسطے سپرد کیے جائین احکام دفعات ۵۰۶[3] لغایت ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے جہان تک کہ وہ کسی

---

[1] یہ دفعہ جدید ہے -

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- "جو اختیار تصحیح کی نسبت اس دفعہ کے رو سے عطا کیا گیا ہے اُسکی نسبت ایسے الفاظ استعمال کیے گئے تھے جنکے معنی ہمکو بہت وسیع معلوم ہوتے تھے - پس ہم نے اُسکی اس طرح ترمیم کردی ہے کہ وہ اُسی قسم کے اختیار سے جو عدالتہاے دیوانی کو عطا ہوا ہے زیادہ مطابق ہوجاے "

ضابطہ دیوانی دفعہ ۲۰۲ - جب فیصلہ سنایا جاے اُسی وقت جج کچہری عام مین اُسپر اپنے دستخط اور تاریخ لکھے گا اور فیصلہ مین کچھ بدلا بڑھایا نہ جائیگا الا بغرض صحت کسی غلطی لفظی کے یا بغرض رفع کرنے کسی سقم الفاقی غیر موثر کسی جزو نفس الامری مقدمہ کے یا بروقت تجویز ثانی کے -

[2] ممالک مغربی و شمالی - ۲۲۰ اور دفعہ ۱۹۱ -

[3] دفعہ ۵۰۷ - ثالث کا نامزد کیا جانا فریقین کی طرف سے بموجب اُس طریقہ کے عمل مین آئیگا جو تراضی طرفین قرار پاے -

اگر کسی ثالث کے نامزد کرنے مین فریقین کے باہم نزاع ہو یا اگر وہ شخص جسے نامزد کرین ثالثی منظور کرنے سے انکار کرے اور فریقین کی یہ خواہش ہو کہ عدالت اپنی تجویز سے ثالث نامزد کرے تو عدالت ثالث نامزد کرے گی -

دفعہ ۵۰۸ - عدالت بذریعہ حکم کے وہ امر متنازعہ مقدمہ ثالث کو تفویض کرے گی جسکا تصفیہ مقصود ہے اور وہ واسطے داخل کرنے فیصلہ ثالثی کے ایک میعاد مقرر کرے گی جو اُسکے نزدیک معقول متصور ہو اور میعاد مقررہ و حکم مذکور مین تھی

جو نامزدگی عدالت کے توسل سے ہو اُس مین بھی فریقین کی سن لینا چاہیے - کورے بنام ڈکوسٹا - ال ر ۷ ا - کلکتہ ۲۰

اور فریقین چٹھیان لکھکر ثالث نامزد کرسکتے ہین ان چٹھیوں پر اسٹامپ کی ضرورت نہین ہے - گنگا رام بنام نرائن باجی - ال ر ۱۹ بمبئی ۳۲ -

اگر حکم سپردگی مین کوئی میعاد مقرر نہ ہو تو اس نقص سے کالعدم نہیں ہو جائیگا

امر مندرجہ ایکٹ ہذا کے متناقض نہ ہون متعلق ہونگے۔

جائے گی۔
جب کوئی معاملہ ثالثی مین سپرد کیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ اس مقدمہ مین عمل نہ کرے بجز اسکے جو بعدازین مجموعہ ہذا مین مذکور ہے۔
دفعہ ۵۰۹- اگر مقدمہ دو یا کئی ثالثون کو سپرد ہو تو حکم سپردگی مین ثالثون کے اختلاف راے کی صورت کے لیے تدبیر مفصلۂ ذیل کی جاے گی۔
(الف) ایک سرپنچ مقرر کیا جائے گا۔ یا
(ب) یہ قرار دیا جائیگا کہ بلحاظ کثرت راے کے نزاع کی تجویز ہو جب کہ ثالثون کی تعداد کثیر اتفاق کرے۔ یا
(ج) ثالثون کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اپنی تجویز سے ایک سرپنچ مقرر کرین۔ یا
(د) اور جس طرح سے کہ بتراضی طرفین قرار پائے یا اگر فریقین راضی نہون تو جس طرح عدالت تجویز کرے۔
اگر کوئی سرپنچ مقرر کیا جائے تو عدالت اُسقدر میعاد جو مناسب معلوم ہو اُسکا فیصلہ داخل ہونے کے لیے مقرر کرے گی۔ بشرطیکہ اس سے کام لینا مقصود ہو۔
دفعہ ۵۱۰- اگر ثالث یا جس حال مین کہ کئی ثالث ہون تو کوئی انمین سے یا سرپنچ فوت ہو جائے یا ثالثی کرنے سے انکار کرے یا غفلت کرے یا لائق ثالثی کرنے کے نرہے یا ایسے حالات مین برٹش انڈیا کے باہر چلا جائے جن سے واضح ہو کہ وہ غالباً جلد واپس نہین آئیگا تو عدالت کو اختیار رہیگا کہ اپنی تجویز سے ثالث یا سرپنچ جدید بجاے سرپنچ متوفی یا انکار کنندہ یا غفلت کنندہ یا ناقابل کے یا بجاے اُسکے جو برٹش انڈیا سے چلا جائے مقرر ہووے یا حکم فسخ ثالثی کا دے اور اس اخیر صورت مین اُسکو لازم ہے کہ مقدمہ کی کارروائی مین معروف ہو۔
دفعہ ۵۱۱- جب ثالثون کو بموجب حکم ثالثی کے اختیار تقرر سرپنچ کا دیا گیا ہو اور وہ سرپنچ مقرر نکرین تو منجملہ فریقین کے کوئی فریق ثالثون کے پاس اطلاع نامہ تحریری واسطے تقرر سرپنچ کے بھیجا سکتا ہے اور اگر سات روز کے اندر بعد پہونچانے ایسے اطلاعنامہ کے یا اُس میعاد زائد کے اندر جسکی عدالت ہر صورت مین اجازت دے کوئی سرپنچ مقرر نہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ برطبق گزرنے درخواست اُس فریق کے جس نے اطلاعنامہ حسب متذکرہ بالا پہونچایا ہو۔ ایک سرپنچ مقرر کرے۔
دفعہ ۵۱۲- ہر ثالث یا سرپنچ جو دفعات ۵۰۹ یا ۵۱۰ یا ۵۱۱ کے بموجب مقرر ہوا اُسے مقدمہ مین کاربند ہونے کا اسیطرح اختیار ہوگا کہ گویا اسکا نام حکم سپردگی مقدمہ ثالثی مین مندرج تھا۔

ہرنرائن بنام بھگونت- ال ر ۱۰- الہ آباد ۱۳۷-
متھو کٹی بنام آچا نرائن الہ آباد ۸ مدراس ۲۲
پنچ اپنا اختیار دوسرے کو نہین دے سکتا-
سمتہ بنام اندھا گیلا- ال ر ۱۷- بمبئی ۱۲۹-

عدالت کو جدید ثالث نامزد کرنے کا اختیار اُس وقت ہے کہ ثالث منظور کرکے پھر الگ ہونا چاہے اور اگر شروع ہی سے وہ منکر ہے تو نہین- بولگردین بنام موئدالنسا- ال ر ۶ مدراس ۱۴۴-
بین بہاری بنام انودا ال ر ۱۸ کلکتہ ۲۲۴-
عدالت بجز فیصلہ پنچون سے نہین کرا سکتی
شب چرن بنام راتی رام ال ر ۷- الہ آباد ۲-

درخواست بغرض تنسیخ فیصلہ ثالثی

دفعہ ۲۰۵- لازم ہے کہ ہر درخواست بغرض تنسیخ فیصلہ ثالثی کے اُس تاریخ کے بعد جو فیصلہ ثالثی کے سُنانے کے لیے مقرر کی گئی ہو دس روز کے اندر پیش کی جائے (ممالک مغربی وشمالی ۲۲۹- اودھ ۲۰۰)

دفعہ ۵۱۳- عدالت کو لازم ہے کہ بنام اُن فریقین اور گواہوں کے جنکا اظہار ثالثان یا سرپنچ لیا چاہتے ہوں ویسے ہی حکمنامے صادر کرے جیسے کہ عدالت اپنے اجلاس کے مقدمات متدائرہ مین صادر کرنے کی مجاز ہے۔

جو اشخاص کہ مطابق حکمنامہ مذکور حاضر نہ ہون یا اُنسے اور کسی طرح کا قصور سرزد ہو یا ادائے شہادت کے لیے انکار کرین یا اثنائے تحقیقات مقدمہ مفوضہ ثالثی مین ثالث یا سرپنچ کی نسبت گستاخی کرین تو وہ مستوجب اس امر کے ہونگے کہ ایسا تاوان اور تدارک اور سزا بحکم عدالت بر طبق گزارش ثالث یا سرپنچ کے اُنپر عاید ہو جیسے بحالت فیصل ہونے مقدمہ کے عدالت مین انھین قصورات سے عاید ہوتی۔

دفعہ ۵۱۴- اگر بسبب بہم نہ پہونچنے شہادت یا دریافت نہ ہونے حالات ضروری کے یا کسی اور وجہ سے ثالث میعاد مندرجہ حکم کے اندر تکمیل اپنے فیصلہ کی نکرسکین تو عدالت اس بات کی مجاز ہوگی کہ واسطے داخل ہونے فیصلہ کے اگر مناسب سمجھے میعاد زائد عطا کرے اور وقتاً فوقتاً اسکو بڑہاتی رہے یا حکم منسوخی ثالثی صادر کرے اور ایسی صورت مین مقدمہ کی کارروائی جاری کرے گی۔

دفعہ ۵۱۵- جب سرپنچ مقرر ہو چکے تو اُسے اختیار ہوگا کہ بجائے ثالثون کے صورتہائے مفصلہ ذیل مین مقدمہ کو خود تجویز کرے۔

(الف) اگر اُنھون نے میعاد معینہ کو بلا صدور فیصلہ کے منقضی ہونے دیا ہو- یا

(ب) جب اُنھون نے عدالت یا سرپنچ کو اطلاع تحریری اس امر کی دی ہو کہ باہم اُنکے اتفاق راے نہین ہو سکتا۔

دفعہ ۵۱۶- جب مقدمہ مین فیصلہ ثالثی صادر ہو تو اشخاص مجوز فیصلہ کو لازم ہے کہ اُسپر دستخط کرکے عدالت مین مع کسی اظہارات اور دستاویزات کے جو اُنکے روبرو لی گئی ہون اور ثابت ہوئی ہون بھیجدین اور لازم ہے کہ اطلاع داخل کرنے فیصلہ ثالثی کی فریقین کو دیجائے۔

دفعہ ۵۱۷- اگر کوئی مقدمہ بحکم عدالت سپرد ثالثی ہو تو ثالثون یا سرپنچ کو اختیار رہوگا کہ عدالت کی رضامندی سے اپنی تجویز ثالثانہ نسبت کل یا جزو اُس امر کے جو سپرد ثالثی ہوا ہو بطور مقدمہ خاص عدالت کی راے دریافت طلب تحریر کرین اور عدالت اسکی نسبت اپنی راے لکھیگی- ور وہ راے فیصلہ مین شامل ہو کر فیصلہ کا ایک جزو قرار پائے گی۔

میعاد گزرنے پر بھی عدالت توسیع میعاد کا حکم دے سکتی ہے۔
ہرنرائن بنام بھگونت- الہ ۱۰ الہ آباد ۱۳۷-

عدالت سرپنچ کے لیے فیصلہ لانے کے واسطے توسیع میعاد کر سکتی ہے۔
رودبارام بنام ونکٹرامایار- ال ر ۴ مدراس ۳۱۱-

پنچون کو برابر بیٹھ کر تحقیقات کرنا اور فیصلہ جو طیار ہو اُسپر دستخط کرنا چاہیے- یہ ضرور نہین ہے کہ سب ثالث ایک دوسرے کے سامنے دستخط کرین۔
ستھوکٹی بنام اجاناکمن- الر ۸ مدراس ۲۲
فیصلہ ثالثی داخل ہونے کے بعد ثالث کا کام ختم ہو جاے۔
دات سنگھ بنام دوساد الر ۹ کلکتہ ۵۷۵
فیصلہ کے ساتھ اور کاغذات کے واپس

تجویز مطابق فیصلہ ثالثی کے ہوگی

دفعہ ۲۰۶ - اگر عہدہ دار سپرد کنندہ مقدمہ کی دانست مین کوئی وجہ اس امر کی نہو کہ فیصلہ ثالثی یا کسی ایسے امر کو جو ثالثی کے واسطے سپرد کیا گیا ہو غور ثانی کے لیے واپس بھیجا جائے -
اور اگر کوئی درخواست فیصلہ ثالثی کی تنسیخ کے واسطے نہ گذرے -
یا اگر ایسی درخواست کو عہدہ دار مذکور نے نامنظور کیا ہو -
تو مشارالیہ کو لازم ہے کہ فیصلہ ثالثی کے مطابق تجویز کرے -

دفعہ ۵۱۸ - عدالت مجاز ہے کہ بذریعہ حکم کے صورتہاے مندرجہ ذیل مین فیصلہ ثالثی کو ترمیم یا اُسکی اصلاح کرے -

(الف) جب یہ معلوم ہو کہ جزو فیصلہ ثالثی ایک ایسے امر کی بابت ہے کہ سپرد ثالثی نہین کیا گیا تھا - اگر قرار یہ ہے کہ جزو مذکور بقیہ فیصلہ سے علیحدہ ہو سکتا ہے - اور تجویز ثالثی پر جو نسبت امر مفوضہ کے ہو موثر نہو - یا

(ب) جبکہ ترتیب فیصلہ ثالثی کی ناقص ہو - یا اسمین کوئی ایسی صریح غلطی پائی جاتی ہو جسکی اصلاح تجویز ثالثی مذکور مین مخل ہونے کے بغیر ممکن ہو -

دفعہ ۵۱۹ - نیز عدالت کو اختیار ہے کہ حکم مناسب نسبت خرچہ ثالثی کے صادر کرے - بشرطیکہ کوئی اعتراض نسبت خرچہ مذکور کے پیدا ہوا ہو - اور فیصلہ مذکور مین خرچہ کی نسبت تجویز کافی درج نہوئی ہو -

دفعہ ۵۲۰ - عدالت مجاز ہوگی کہ فیصلہ ثالثی کو یا کسی امر محولہ ثالثی کو واسطے نظر ثانی کے ثالثون یا سرپنچ کے پاس ایسی شرایط کے ساتھ جو اُسکے نزدیک مناسب متصور ہون واپس کرے - یعنی

(الف) اس حال مین کہ منجملہ امور مفوضہ ثالثی کے کوئی امر بلا تجویز رہ گیا ہو یا جو امر کہ ثالثی کے واسطے نہین سپرد کیا گیا تھا - اسکی تجویز ہوئی ہو -

(ب) جس حال مین کہ فیصلہ ثالثی ایسا مہمل ہو کہ تعمیل اُسکی ناممکن ہو -

(ج) جس حال مین کہ بلاحظہ فیصلہ ثالثی کے کوئی اعتراض نسبت جواز فیصلہ مذکور کے بادی النظر مین پایا جاتا ہو -

دفعہ ۵۲۱ - جو فیصلہ کہ حسب دفعہ ۵۲۰ کے واپس کیا گیا ہو اگر ثالث یا سرپنچ اسپر نظر ثانی کرنے سے انکار کرے تو وہ کالعدم ہو جائیگا - لیکن کوئی فیصلہ ثالثی قابل منسوخی نہ ہوگا بجز کسی وجہ کے منجملہ وجوہ مندرجہ ذیل کے -

(الف) ثالث یا سرپنچ کی رشوت ستانی یا بدمعاملگی -

(ب) کسی فریق کا اس نہج پر قصوروار ہونا - کہ جس امر کو اُسے ظاہر کر دینا چاہیے تھا وہ اُسنے فریباً مخفی رکھا - یا عمداً پنچ یا سرپنچ کو مغالطہ یا دھوکہ دیا ہو -

(ج) فیصلہ ثالثی بعد اس حکم کے کیا گیا ہو جو کہ عدالت نے درباب فسخ ثالثی اور بہ تبدیل ہونے مقدمہ کے صادر کیا ہو -

اور کوئی فیصلہ ثالثی جائز نہ ہوگا الا اُس حال مین کہ در میعاد معینہ عدالت کے اندر کیا جائے -

بھیجنے مین ثالث تامل کرے تو عدالت اس کو مجبور کر سکتی ہے - نرسنگھ بنام نفر - ال ر ۱۷ - کلکتہ - ۲ ۱۲ -

فریقین کو اگر اطلاع فیصلہ ثالثی کی نہ بھیجی گئی اور مطابق فیصلہ ثالثی کے تجویز صادر کی گئی تو ایسی تجویز عدالت کی بعینہ نگرانی منسوخ ہو سکتی ہے - چتر بھج بنام گنیش رام ال ر ۲۰ الہ آباد صفحہ ۴۷ -

اگر حکم تفویض ثالثی مین خرچہ کے طے کرنے کا اختیار دیا گیا ہو اور ثالث خرچہ بھی طے کر دے تو عدالت کو ایسا فیصلہ منظور کرنا چاہیے - دگدو بنام بھوگن ال ر ۱۲ بمبئی ۹۲ -

دیہاتیون کے فیصلہ کے معنی نکالنے مین یہ سمجھنا چاہیے کہ کسی بڑے قابل کا لکھا ہوا ہے - عبدالمجید بنام قادری بیگم ال ر ۲۰ - الہ ۲۴۵ -

اگر عدالت مین ایسی کمی پر بھی پنچ ضروری امر کے فیصلہ سے انکار کرین تو عدالت کو فیصلہ کرنا چاہیے - جنارن بنام سمپو ال ر ۶ الہ ۸۶ - دیکھو - مکند رام بنام سالک رام ال ر ۲۱ کلکتہ ۵۹۰ -

بے ضابطگی نمایا ہو جبہی فیصلہ واپس ہوگا - نانک چند بنام رام نرائن ال ر ۲ - الہ آباد ۱۸۱ -

بداعمالی کا لفظ بہت عام معنی مین لیا جاتا ہے مثلاً غیر حاضری کسی پنچ کی - سندر رام بنام فقیر چند ال ر - الہ ۲۲۳ -

سب کا کام نکرنا - تھمراجو بنام بابی راجو ال ر ۱۲ مدراس ۱۱۳ -

ایک فریق کو موقع پیروی نہ دینا - کرسٹجی بنام گرادور ال ر ۸ بمبئی ۲۹۹ -

بعد انقضاے میعاد عدالت کے فیصلہ دینا - گوری شنکر بنام بیتن ال ر ۱۴ الہ آباد ۳۴۷ -

یا اگر فیصلہ ثالثی مشار الیہ کے پاس بتشکل ایک مقدمہ خاص کے بھیجا گیا ہو تو ایسے مقدمہ مین جو اُسکی راے ہو اُسکے موافق تجویز کرے۔ (ممالک مغربی و شمالی ۔ ۲۳۰ ۔ اودھ ۔ ۲۰۱ ۔)

اپیل کی اور عدالت دیوانی مین نالش دائر کرنے کی ممانعت

دفعہ ۲۰۷ ۔ [ا] ایسی تجویز کی فوراً تعمیل کی جائے گی اور اُسکا اپیل نہ ہو سکے گا اِلّا اُس صورت مین کہ تجویز فیصلہ ثالثی سے تجاوز کر جائے یا فیصلہ ثالثی کے موافق نہ ہو یا تجویز کی نسبت اس بنا پر اعتراض کیا جائے کہ فیصلہ ثالثی قانون یا واقعات کے رو سے جائز فیصلہ ثالثی نہین ہے ۔

اور کوئی شخص عدالت دیوانی مین ایسی نالش دائر نہ کر سکے گا جو اُس تجویز کی تنسیخ کی غرض سے ہو یا ثالثون کے نام اُنکے فیصلہ ثالثی کی وجہ سے ہو ۔

وصول کیا جانا جرمانہ جات وخرچہ کا

دفعہ ۲۰۸ ۔ سب[ب] فیس اور جرمانے اور خرچے سواے اُس خرچہ کے جو مابین فریقین کے ہوا ہو اور دیگر رقمین جنکے ادا کرنے کے لیے بموجب اس ایکٹ کے حکم دیا جائے اس طرح قابل وصول ہونگی کہ گویا وہ بقایاے مالگذاری ہین ۔

عدالت مال کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ بپابندی کسی احکام خاص ایکٹ ہذا کے اوس خرچہ کو جو حسب ایکٹ ہذا کسی ایسی کارروائی کی بابت جو عدالت مذکور کے روبرو پیش ہو واجب الادا ہوا ایسے طریقہ سے جو وہ مناسب سمجھے دلائے اور اُسکی رسدی تقسیم کرے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی اراضی حسب دفعہ ہذا ایسی رقوم کی علت مین نیلام ہو جو باقی

[ا] ممالک مغربی و شمالی ۔ ۲۳۱ ۔ اودھ ۲۰۲ ۔
سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :۔
"ہم نے اس دفعہ کی تصحیح اس غرض سے کردی ہے کہ وہ صورتین معین ہو جائین جنمین ایسی تجویز کی نسبت جسکا کسی فیصلہ ثالثی کے موافق ہونا ظاہر کیا جاتا ہو اپیل مین اعتراض کیا جا سکتا ہے"
(۱) ایک فیصلہ ڈپٹی کلکٹر کا خلاف فیصلہ ثالثی صادر ہوا کمشنر نے فیصلہ منسوخ کردیا عدالت دیوانی مین منسوخی فیصلہ کمشنر اور اثبات حق کا دعوی اس بنیاد سے کیا گیا کہ عدالت کمشنر نے خلاف اختیار کیا تھا ۔ تجویز ہوئی کہ یہ صحیح ہے لیکن عدالت دیوانی کے اختیار سے باہر ہے ۔ سراج الدولہ بنام محمد عباس ۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۶ء ص ۷۷ ۔
(۲) مدعی اگر عدالت مہتمم بندوبست کے مثے کسی کارروائی مین فریق نہ تھا اور پھر اُسکے حق کا فیصلہ کیا گیا تو وہ کسی طرح اُسکا پابند نہین ہے اور نہ اُسکی سماعت سے عدالت دیوانی ممنوع ہے ۔ شیو داس بنام بندھو ۔ ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء ص ۱۹۱

[ب] اودھ ۔ ۲۲۱ ۔
سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :۔
"یہ مناسب نہین ہے اور نہ غالباً یہ مقصود ہے کہ عدالت ہاے مال مین مقدمات کی کارروائی کا خرچہ مابین فریقین کے بطور بقایاے مالگذاری اراضی کے قابل وصول قرار دیا جائے ۔ لہذا ہم نے اُسی کے مطابق اس دفعہ کی تصحیح کردی ہے"

گورنمنٹ نہ ہون تو احکام دفعہ ۱٦۱ کے ایسے نیلام سے متعلق نہ ہونگے۔

دفعہ ۲۰۹ جب[1] قبضہ جائداد غیر منقولہ کا دلانا تجویز کیا جائے تو اس حکم کے صادر

جائداد غیر منقولہ کے قبضہ کا دیا جانا

[1] ممالک مغربی و شمالی - ۳۳۲ - ضابطہ دیوانی کے دفعات یہ ہیں -

دفعہ ۲٦۳ - اگر ڈگری واسطے دلانے جائداد یا جائداد غیر منقولہ کے ہو تو اس پر اس فریق کو قبضہ دلایا جائیگا جسکے حق مین ڈگری ہوئی ہو یا جس شخص کو وہ اپنی طرف سے قبضہ لینے کے واسطے مقرر کرے اسکو قبضہ دیا جائیگا اور اگر کوئی شخص جسپر ڈگری کی پابندی لازم ہے جائداد کو خالی کرنے سے انکار کرے تو بشرط ضرورت وہ نکال دیا جائیگا۔

دفعہ ۲٦٤ - اگر ڈگری واسطے دلانے کسی ایسی جائداد غیر منقولہ کے ہو جو بقبضہ آسامی یا دیگر شخص مستحق داخل کے ہو اور ڈگری کی رو سے اسپر واجب نہ ہو کہ وہ دخل چھوڑ دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ جائداد مذکور کے کسی منظر عام پر نقل وارنٹ کی آویزان کراکے دخل دلائے اور بذریعہ منادی بضرب دہل بموقع ہائے مناسب یا اور طور پر حسب رواج مروجہ کے مضمون ڈگری کا نسبت جائداد مذکور کے دخیل کی آگہی کے لیے مشتہر کرادے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شخص قابض کا پتہ لگ سکے تو اطلاعنامہ تحریری باندراج مضمون ڈگری اسپر جاری کیا جائیگا اور اس صورت مین اشتہار دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

دفعہ ۳۲۸ - اگر بوقت اجراء کسی ڈگری کے جسکے رو سے جائداد پر قبضہ دلانا ہو کوئی شخص اس عہدہ دار کا مانع یا مزاحم ہو جو وارنٹ کے اجراء کے لیے مقرر ہوا ہو تو ڈگریدار کو اختیار ہے کہ ایسی مزاحمت یا حرج کے وقت سے ایک مہینے کے اندر کسی وقت عدالت مین اسکا استغاثہ کرے۔

عدالت استغاثہ کی تحقیقات کے لیے ایکدن مقرر کرے گی اور اس شخص کو جس کی نسبت استغاثہ ہوا ہو اسکا جواب دینے کے لیے طلب کریگی۔

دفعہ ۳۲۹ - اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مدیون ڈگری یا کوئی شخص باغوائے اسکے مانع یا مزاحم ہوا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ نسبت استغاثہ کے تحقیقات کرے اور ایسا حکم صادر کرے جو اس کے نزدیک مناسب متصور ہو۔

دفعہ ۳۳۰ اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مقابلہ یا مزاحمت بلا وجہ جائز تھی اور یہ کہ مدیون ڈگری یا دیگر شخص اسکے اغوا سے جائداد کا قبضہ ملنے مین مقابلہ یا مزاحمت ابتک کر رہا ہے تو عدالت مجاز ہے کہ حسب استدعائے ڈگریدار کے مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور کو واسطے اسقدر میعاد کے جو تین دن تک ہو سکتی ہے جیلخانے مین بھیجدے اور اس طرح کی تجویز مانع کسی ایسی سزا کی نہ ہوگی جسکا مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور

نالش کے علم کے بعد جتنے اشخاص منتقل الیہ ہون وہ سب اجرای ڈگری مین مبدل کردیے جائینگے ابوائی بنام انا ملائی - ال ر ۱۲ م - ۱۸۰ - لکشمس داس بنام دسرتھ - ال ر ٦ ب ۱٦۸ قاسم النسا بنام نیل رتن - ال ر ۸ ک - ۷۹

جو قبضہ اسی دفعہ کی رو سے دیا جائے وہ ٹھیکہ داران استمراری کے مقابلہ مین جو از جانب مدیون ڈگری قابض ہون کچھ خلل انداز نہین ہو سکتا - دلمر پوری بنام بپن بہاری - ال ر - ۱۸ کلکتہ ۲۰ - ۵

میعاد درخواست زیر دفعہ ہذا مزاحمت کی تاریخ سے ہے اور دو مرتبہ مزاحمت ہو تو پچھلی مزاحمت سے - رام آسیکرا بنام دھرمرایا - ال ر ۵ - مدراس ۱۱۳ - نرائن داس بنام ہزاری لال - ال ر ۱۸ - الہ ۲۳۳ -

جو حکم اس دفعہ کی رو سے ہوگا وہ مابین فریقین قابل اپیل ہوگا - گوبند بنام کسا دا - ال ر ۱۳ م ۲۱ اس دفعہ مین مزاحمت سے ۳۰ دن کے اندر کر جا ہیں اگر وہ درخواست نالش قرار پاجائیگی تو کارروائی مسل نالش کر جوگی نام دیو بنام رام چند - ال ر ۹ بمبئی - ۳۰

جتنے تنازعین مابین فریقین ہون انکو دفعہ ۲٤٤ کی رو سے فیصلہ ہونا چاہیے تاکہ اپیل ہو سکے - سنکرادردی پل بنام کومارا ساميا - ال ر ۸ مدراس - ٤۷۲ -

کرنے والے عہدہ دار کو جائز ہے کہ قبضہ اُسی طریقہ سے اور اُنھین اختیارات متعلقہ تمام اقسام توہین اور مزاحمت وغیرہ کے ساتھ دلوادے جو قانوناً عدالت ہائے دیوانی

بموجب مجموعۂ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون کے ایسے مقابلہ یا مزاحمت کے سبب سزاوار سمجھا جائے اور یہ ہدایت کرے کہ ڈگریدار کو جائداد کا قبضہ دلایا جائے۔

دفعہ ۲۳۱ - اگر مقابلہ یا مزاحمت منجانب کسی اور شخص کے علاوہ مدیون ڈگری کے سرزد ہو اور وہ بہ نیک نیتی یہ دعوی کرتا ہو کہ وہ اپنی طرف سے یا منجانب کسی اور شخص علاوہ مدیون ڈگری کے جائداد مذکور پر قابض ہے تو دعوے اسکا بہ ثبت نمبر داخل رجسٹر ہو کر ایک مقدمہ قرار دیا جائیگا جس مین ڈگریدار مدعی متصور ہوگا اور دعویدار مذکور مدعا علیہ -

اور عدالت کو لازم ہوگا کہ دعوے کی تحقیقات اسی طور اور اسیطرح کے اختیارات سے کرے گویا کہ نالش بابت جائداد ڈگریدار کی طرف سے بنام دعویدار حسب احکام باب پنجم اس مجموعہ کے دائر ہوئی تھی اس طرح کی تجویز بابت کسی ایسی کارروائی کی نہ ہوگی جسکے روسے شخص دعویدار بموجب مجموعہ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون متعلقہ سزائے مقابلہ یا مزاحمت کے سزاوار ہو

اور عدالت ایسا حکم بغرض اجرائے ڈگری یا التوائے اجرائے ڈگری کے صادر کریگی جو اسکے نزدیک مناسب متصور ہو ایسا ہر حکم اثر ڈگری کا رکھیگا اور مثل ڈگری کے اپیل وغیرہ کی تمام شرائط کا پابند ہوگا۔

دفعہ ۲۳۲ - اگر کوئی اور شخص سوائے مدیون ڈگری کے بعلت اجرائے ڈگری کے کسی جائداد سے بیدخل ہو جائے اور شخص مذکور یہ عذر کرے کہ ڈگریدار کو استحقاق اسکے بیدخل کرنیکا جائداد مذکور سے از روے ڈگری کے اس وجہ سے نہین پہونچتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے یا دیگر شخص کی جانب سے جو مدیون ڈگری نہ ہو جائداد مذکور پر بہ نیک نیتی قابض ہے اور جائداد ڈگری میں مندرج نہین ہے یا اگر عذر اسکا یہ ہو کہ ڈگری مین مندرج ہے مگر وہ اس مقدمہ کے فریقین سے نہ تھا کہ جسمین ڈگری صادر ہوئی تو وہ مجاز ہے کہ عدالت مین درخواست گذرانے۔

اگر عدالت کو درخواست کنندہ کا اظہار لینے سے یہ ظاہر ہو کہ درخواست گذراننے کی وجہ معقول تھی تو عدالت کو لازم ہے کہ امر متنازعہ کی تحقیقات مین مصروف ہو - اور اگر یہ معلوم ہو کہ وہ وجہ موجود ہے جسکا ذکر اس دفعہ کے فقرہ اول مین آیا ہے تو عدالت یہ حکم صادر کریگی کہ درخواست کنندہ کو جائداد پر قبضہ دیا جائے اور جسصورت مین کہ عدالت سے یہ تجویز نہ ہو درخواست نامنظور کیجائیگی اس دفعہ کے بموجب درخواست مین سماعت کرنے وقت عدالت کو چاہیے کہ دارانی تجویز کا صرف ان وجوہ مخاصمت پر رکھے جنکی صراحت اوپر کی گئی ہے۔ جس شخص کے نام ارقمہ کے بموجب حکم صادر کیا جاے اُسکو اختیار رہے کہ نالش

اس دفعہ کے متعلق مفصلہ ذیل فیصلے دیکھیے -
نہا پیر بنام پرلے - الر ۱۴ - الہ ۱۷ ۱۴ -
گنیش پرشاد بنام جے کشن - الر ا - الہ ۲۱۹ -
چناسامی بنام کرشنا - الر ۳ مد ۴ ۱۰ -
نونندرو بنام جگدیسری الر ۱۴ کلکتہ ۲۳۴ -
بینی پرشاد بنام پچھمن الر ۴ - الہ ۱۳۱ -
مولا خان بنام گوری خان - الر ۱۴ - بمبئی ۱۴ -
رگھل چرن بنام ونسن - الر ۱۰ ک ۵۰ -
بابوجی راو بنام فتح سکھ - الر ۲۳ ب ۹۶۷ -
نام دیو بنام رامچندر رگوناجی الر ۱۹ ب ۷ ۳ -
شیورام بنام سرسوتی - الر ۲۰ ب ۱۷۵ -
گوپالا - بنام فرنندس الر ۱۶ م ۱۲۷ -
ناصر علی بنام مہر - الر ۲۲ کلکتہ ۸۳۰ -
اس دفعہ کے متعلق دیکھو مفصلہ ذیل فیصلے
رامچندر بنام رازجی - الر ۲۰ ب ۵۱ ۳ -
بیاکا بنام تقرر - ۱۲ م ۲۱۱ -
گلاب بھائی بنام جینا بھائی ال ر ۱۳ بمبئی ۲۰۴ -
شفیع الدین بنام لوچن - الر ۱۰۴ الہ آباد ۹۴ -
آیاسامی بنام کیمعہ - ال ر - ۱۰ مدراس ۶۲ -
نرلیسما بنام اپالاچریو - ال ر ۱۲ - مدراس ۲۹۴ -
نرائن بنام [illegible] - ال ر ۱۴ کلکتہ ۱۸۱ -

خود اپنی ڈگریون کے اجرا مین عمل مین لاسکتی ہین-

باب ۱۰

اپیل و استصواب و نگرانی

عدالتین جن مین اپیل رجوع کیے جاسکتے ہین

دفعہ ۲۱۰ (۱) بموجب ایکٹ ہذا اپیل حسب ذیل رجوع کیے جاسکتے ہین-

(الف) بعدالت کلکٹر بنا راضی احکام مصدرہ اسسٹنٹ کلکٹر یا تحصیلدار- و لعدالت مہتمم ترتیب کاغذات بنا راضی احکام مصدرہ اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات و لعدالت مہتمم بند و بست بنا راضی احکام مصدرہ اسسٹنٹ مہتمم بند و بست-

(ب) بعدالت کمشنر بنا راضی احکام مصدرہ کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بند و بست-

(ج) بعدالت بورڈ بنا راضی احکام مصدرہ کمشنر-

نمبری واسطے ثابت کرانے اپنے استحقاق مقابضت جائداد کے جسپر وہ اپنے تئین دخیل ظاہر کرتا ہے دائر کرے اور حکم مذکور بپابندی نتیجہ نالش مذکور کے (اگر کوئی دائر ہو) ناطق ہوگا-

دفعہ ۳۳۳- کسی قدر مضمون مندرجہ دفعہ ۳۳۱ خواہ ۳۳۲ کا اس شخص سے متعلق نہین ہے جسکے نام مدیون ڈگری نے بعد رجوع ہونے اس نالش کے جسمین ڈگری صادر ہوئی ہے اپنی جائداد منتقل کردی ہو-

دفعہ ۳۳۴- اگر کوئی جائداد غیر منقولہ بعلت اجرای ڈگری کے نیلام ہوئی ہو اور اسکے خریدار کے ساتھ نسبت دخلیابی کے مدیون ڈگری یا اسکی طرف سے کوئی شخص مقابل یا مزاحم ہو تو وہ احکام اس باب کے جو ڈگریدار کو تسے ڈگری پر دخل دہانی مین مقابلہ یا مزاحمت کرنے کی بابت ہین اس سے متعلق ہون گے-

دفعہ ۳۳۵- اگر ایسی جائداد کے خریدار کے مقابلہ مین سوا مدیون ڈگری کے کوئی ایسا شخص ہارج یا مزاحم ہو جو نیک نیتی سے اپنے تئین مستحق قبضہ موجودہ کا سمجھتا ہو یا اگر ایسی جایداد پر دخل دلانے کے وقت کوئی ایسا شخص بیدخل کردیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ عند الشکایت خریدار یا ایسے شخص بیدخل شدہ کی نسبت ہرج یا مزاحمت یا بیدخلی مذکور کے جیسا موقع ہو تحقیقات کرکے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے-

شخص مغلوب کو اختیار ہوگا کہ واسطے استقرار اس حق کے جسکا کہ وہ جائداد کے قبضہ حال کی بابت دعوے کرتا ہے نالش رجوع کیے لیکن بپابندی نتیجہ ایسی نالش کے اگر کوئی نالش ہو حکم مذکور مختتم ہوگا-

[۱] ممالک مغربی و شمالی ۲۴۲ و ۲۴۴- اودھ - ۱۸۴-

حکم دخلدہانی قبل موت مدیون کے صادر ہوا لیکن دخلدہانی بعد موت کے ہوئی- تجویز ہوئی کچھ ہرج نہین- بیاکا بنام نفرر- الہ ۲۱ ام ۲۱۱-

خریدار پر نالش فرض نہین ہے وہ بھی درخواست دخلدہانی کی دیسکتا ہے اور میعاد درخواست ۳۰ دن ہے اور ڈگریدار ہی خریدار ہے تو ۲۴۴ متعلق ہیگا - تیابنام اپاسامی- الہ ۱۳ مدر ۵۰-

اس دفعہ کے متعلق حسب ذیل نظائر دیکھو

کلاپا بنام ونکٹس- الہ ۲ ب ۲۷۶-
دوگاپا بنام دنکڑا- الہ ۵ ب ۴۹۳-
پاتل ہری بنام حکم چندر الہ ۱۲ب ۳۶۳
گوبند بلونت بنام لکھشمن الہ ۱۹ ب ۵۲۳-
سبھاجیت بنام سری گوپال- الہ ۱۷ الہ ۲۲۲
پرتاب بنام برج لال- ۱۰ مد ۵۳ -
جگید یو بنام پرمانند- ۶ ک ۵۳۰-
اچوتا بنام مماو ۱۰ م ۳۵۷-
کرشناجی بنام دیٹھل ۱۲ ب ۶۲۵-

(۲) بہ اغراض باب ہذا لفظ "حکم" مین اعلان جمع مشخصہ حسب دفعہ ۶۴ ور دیکار طرز تقسیم حسب دفعہ ۱۱۴ داخل ہین۔

(۳) اپیل اُس اعلان جمع مشخصہ کی ناراضی سے جو اسسٹنٹ مہتمم بندوبست نے کیا ہو بعدالت کمشنر رجوع کیا جاسکتا ہے۔

اپیل ہاے اول

دفعہ ۲۱۱ - بجز اسکے کہ کوئی حکم ایکٹ ہذا کے روسے صراحتاً قطعی قرار دیا گیا ہو اپیل ہر ابتدائی حکم کی ناراضی سے جو کسی ایسی کارروائی مین صادر ہو جو حسب احکام ایکٹ ہذا عمل مین آئی ہو اُس عدالت مین رجوع کیا جاسکیگا جسکو حسب دفعہ ۲۱۰ اُسکی سماعت کا اختیار دیا گیا ہے۔

اپیل ہاے ثانی

دفعہ ۲۱۲ - اپیل ثانی بعدالت کمشنر یا بورڈ - جیسی کہ صورت ہو - (صورت ہائے ذیل مین) رجوع کیا جاسکتا ہے۔

(الف) جب حکم مصدرہ کمشنر ایسا حکم ہو جو اپیل مین بناراضی اعلان جمع مشخصہ حسب دفعہ ۶۴ صادر کیا گیا ہو - یا

(ب) جب اپیل مین حکم ابتدائی ترمیم یا منسوخ یا مسترد کیا گیا ہو - یا

(ج) وجوہ ذیل مین سے کسی ایک کی بنا پر - (یعنے بدینوجہ کہ) -

(۱) تجویز کسی قانون مصرحہ یا ایسے رواج کے خلاف ہے جو قانون کا حکم رکھتا ہے -

(۲) تجویز مین تصفیہ کسی ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم قانون کا رکھتا ہے نہین ہوا -

(۳) کوئی غلطی قابل لحاظ یا نقص ضابطہ محکومئہ ایکٹ ہذا مین واقع ہوا ہو جسکے سبب سے غلطی یا نقص مقدمہ کی تجویز روئدادی مین پیدا ہوا ہو -

تشریح - حکم ابتدائی مین جو ترمیم صرف خرچہ کے معاملہ مین کیجائے وہ بمراد معنی فقرہ (ب) ترمیم متصور نہ ہوگی -

بجز صورت ہاے محکومئہ بالا کے اور کسی صورت مین اپیل ثانی کی اجازت نہ ہوگی -

اپیل ہاے سوم

دفعہ ۲۱۳ اپیل سوم بحضور بورڈ بربناے وجہ ذیل رجوع کیا جاسکے گا۔

کسی اور وجہ کی بناء پر (یعنے بایں وجہ کہ) تجویز کسی قانون مصرحہ یا ایسے رواج کے خلاف ہے جو قانون کا حکم رکھتا ہے۔

اپیل کی میعاد سماعت

دفعہ ۲۱۴ – (۱) کوئی اپیل[1] بعدالت کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست بعد گزرنے تیس[2] دن کے اُس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو رجوع نہ کیا جائے گا۔

(۲) کوئی اپیل یا اپیل ثانی بعدالت کمشنر اُس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو ساٹھ[2] دن کے گذر جانے کے بعد رجوع نہ کیا جائیگا۔ بجز اسکے کہ ایکٹ ہذا میں بالخصوص دوسری نہج کا حکم ہو۔

(۳) کوئی اپیل یا اپیل ثانی یا اپیل سوم بعدالت بورڈ اُس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو نوے دن کے گذر جانے کے بعد رجوع نہ کیا جائیگا۔

ناراضی حکم مشعر منظوری اپیل

دفعہ ۲۱۵ – حکم مشعر منظوری اپیل کی ناراضی سے کوئی اپیل بوجوہ مصرحہ دفعہ ۵[1] ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند ۱۸۷۷ء کی بناء پر رجوع نہ کیا جائیگا۔

عدالت اپیل کے اختیارات

دفعہ ۲۱۶ – (۱) عدالت[3] اپیل کو اختیار ہے کہ یا تو اپیل منظور کرے یا بطور سرسری حکم نامنظوری کا دے۔

---

[1] ممالک مغربی و شمالی ۲۴۵ – اودھ ۱۸۴ و ۱۸۵ –

[2] یعنے بعد منقضی ہوجانے میعاد اپیل کے کوئی اپیل رجوع کیا جائے اور بلحاظ وجہ ظاہرہ اپیلانٹ عدالت اپیل کو حسب دفعہ ۵ ایکٹ میعاد سماعت منظور کرے تو یہ حکم منظوری قطعی ہوگا – ترجمہ اس دفعہ کا زائد مندرجہ ہے:-

لیکن واضح رہے کہ جو فیصلہ مقدمہ کا ہوگا وہ اس بنیاد پر قابل اپیل ہو سکتا ہے کہ فیصلہ اور بنیاد پر یا دیگر وجوہ سے غلط ہے۔

ایکٹ میعاد سماعت دفعہ ۵ حسب ذیل ہے:-

دفعہ ۵ – اگر میعاد سماعت جو کسی نالش یا اپیل یا درخواست کے واسطے مقرر کی گئی ہے بروز تعطیل عدالت منقضی ہو تو جائز ہے کہ وہ نالش یا اپیل یا درخواست بروز انفتاح عدالت رجوع یا پیش کی جائے۔

ہر اپیل یا درخواست تجویز ثانی کی بعد میعاد معینہ کے اس صورت میں منظور ہو سکتی ہے جبکہ اپیلانٹ یا سائل عدالت کو اطمینان اس بات کا کرائے کہ مابین اس میعاد کے جو اسکے واسطے مقرر ہے اپیل یا درخواست کو کسی وجہ کافی سے نہیں گذران سکا۔

دفعہ ۵ – الف ہر گاہ بہ تشفی عدالت یہ دکھایا جائے کہ کوئی اپیل یا درخواست تجویز ثانی فیصلہ بعد منقضی ہونے میعاد سماعت کے جو اپیل یا درخواست مذکور کے لیے مقرر ہے۔ بوجہ اس کے رجوع ہوا تھا یا گذری تھی کہ اپیلانٹ یا درخواست کنندہ اُس پریزیڈنسی یا صوبہ یا ضلع کی ہائی کورٹ کے کسی حکم یا دستور یا فیصلہ کے باعث مغالطہ میں پڑ گیا تھا تو اپیل یا درخواست مذکور بشرطیکہ وہ اور طرح پر مطابق قانون کے ہو جملہ مقاصد کے لیے تمام عدالتوں کے نزدیک یوں متصور ہوگا یا متصور ہوگی کہ وہ اندر میعاد سماعت کے جو اُس کے لیے مقرر ہے رجوع کیا گیا تھا یا گذرانی گئی تھی۔

[3] ممالک مغربی و شمالی – ۲۵۰ – اودھ ۱۸۶ –

(۲) اگر وہ اپیل منظور کرے تو اُسکو اختیار ہے کہ اُس حکم کو جسکی نارانی سے اپیل ہوئی منسوخ کردے یا اُسمین ترمیم کرے یا اُسکو بحال رکھے۔

یا یہ ہدایت کرسکتی ہے کہ ایسی تحقیقات مزید عمل مین لائی جائے یا ایسی شہادت مزید لیجائے جو اُسکے نزدیک ضروری متصور ہو۔

یا وہ خود ایسی شہادت مزید لے سکتی ہے۔

یا مقدمہ کو تصفیہ کے لیئے اُن ہدایات کے ساتھ جو وہ مناسب سمجھے واپس بھیج سکتی ہے۔

(حاشیہ: عدالت اپیل کے اختیار حکم کا اجرا ملتوی رکھنے کا [illegible])

دفعہ ۲۱۷ – جب[a] کوئی اپیل منظور کرلیا جائے تو عدالت اپیل تا نتیجہ اپیل اجرا حکم کی نسبت ہدایت کرسکتی ہے کہ عدالت ماتحت کے حکم کا اجرا ملتوی رکھا جائے۔

(حاشیہ: کاغذات مسل طلب کرنا [illegible] کارروائیون کے بغرض انفصال بورڈ کی خدمت مین ابتدا کرنے کے)

دفعہ ۲۱۸ – کمشنر[b] یا کلکٹر یا مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بندوبست کو اختیار ہے کہ اپنے کسی ماتحت عہدہ دار کے کسی فیصل کیے ہوئے مقدمہ کی یا مشارالیہ کی ہوئی کارروائیون کی مسل بغرض اپنے اطمینان کے نسبت اس امر کے طلب کرکے ملاحظہ کرے کہ جو حکم صادر ہوا ہے وہ جائز یا مناسب ہے یا نہین اور کارروائیان باضابطہ ہین یا نہین۔

اور اگر مشارالیہ کی یہ راے ہو کہ اُس عہدہ دار ماتحت کی کارروائیان یا اُسکا صادرہ حکم ترمیم یا منسوخ یا مسترد کیا جانا چاہیے تو مشارالیہ کو لازم ہوگا کہ اُس مقدمہ کو مع اپنی راے کے جو اُسکی نسبت ہو بغرض صدور احکام بورڈ اسمیں ارسال کرے۔

اور بورڈ اس صورت مین جیسے احکام مناسب سمجھے گا صادر کرے گا۔

(حاشیہ: بورڈ کا اختیار نسبت اس امر کے کہ عہدہ داران ماتحت کی مسلین طلب کرے [illegible])

دفعہ ۲۱۹ – بورڈ[c] کو اختیار ہے کہ اپنے ماتحت کسی عہدہ دار کی کسی غیر عدالتی کارروائی کی مسل کو طلب کرے اور اختیار ہے کہ اُسپر ایسے احکام جو بورڈ کی دانست مین مناسب معلوم ہون صادر کرے بورڈ کو اختیار ہے کہ کسی ایسے عدالتی قسم کے مقدمہ کی مسل کو طلب کرے جسمین کوئی اپیل بورڈ کی عدالت مین نہ ہوسکتا ہو جس صورت مین یہ معلوم ہو کہ وہ عہدہ دار جس نے مقدمہ فیصل کیا ہے ایسا اختیار عمل مین لایا ہے جو اُسکو قانوناً عطا نہین کیا گیا ہے یا جو اختیار اُسکو اس طور پر عطا کیا گیا ہے اُسکے عمل مین لانے مین قاصر رہا ہے یا اُسنے اپنے اختیار کے

---

[a] ممالک مغربی و شمالی ۱۰ — ۱۵۱ اودھ ۱۹۰۹
[b] ممالک مغربی و شمالی ۲۵۲ — اودھ ۹۰
[c] ممالک مغربی و شمالی ۲۴۳ — اودھ ۱۹۰

نفاذ مین خلاف قانون عمل کیا ہے یا قابل لحاظ بیضابطگی کی ہے اور ایسے مقدمہ مین بورڈ کو اختیار رہے کہ جو احکام اُسکو مناسب معلوم ہون صادر کرے

بورڈ کا اختیار نسبت نظر ثانی کرنے اور تبدیل کرنے اپنے احکام اور ڈگریون کے

دفعہ ۲۲۰- (۱) بورڈ[1] کو اختیار ہے کہ جو حکم خود اُس نے یا اُسکے کسی ممبر نے بورڈ کے کار غیر عدالتی کے اثنا مین صادر کیا ہو اُسکی نظر ثانی کرے اور اختیار ہے کہ اُسکو منسوخ کردے یا اُسکو تبدیل کرے یا بحال رکھے۔

(۲) جو ڈگری یا حکم بورڈ نے یا اُسکے کسی ممبر نے عدالتانہ صادر کی یا کیا ہو اُسکی اس طرح نظر ثانی نہ کی جائیگی الا بر طبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے جو ایسی ڈگری یا حکم کے صادر ہونے سے نوے دن کی میعاد کے اندر دیجاے یا ایسی میعاد کے بعد گذرے اگر سایل بورڈ کا اطمینان اس امر کی نسبت کردے کہ میعاد مذکور کے اندر درخواست کے پیش نہ کرنے کی اُسکو کافی وجہ تھی۔

ممبرون کو اختیار نہین ہے کہ ایک دوسرے کے احکام تبدیل کریں

(۳) بورڈ کے ممبر واحد کو جسکو تمام یا کوئی اختیارات منجملہ اختیارات بورڈ کے حاصل ہون یہ اختیار نہ ہوگا کہ جو ڈگری یا حکم بورڈ نے یا کسی اور ممبر بورڈ نے سواے ممبر موصوف کے صادر کی یا کیا ہو اُسکو تبدیل یا تنسیخ کرے۔

باب ۱۱
احکام متفرق

(الف) اختیارات

اختیارات کا تفویض کرنا

دفعہ ۲۲۱- لوکل گورنمنٹ[2] کو جائز ہے کہ حسب ایکٹ ہذا اختیارات عطا کرنے مین اشخاص کو اُنکے نام سے یا عموماً عہدہ دارون کی اقسام کو اُنکے عہدہ کے نامون سے اختیارات عطا کرے اور کسی ایسے حکم کو ترمیم یا منسوخ کرے۔

اختیارات ایسے عہدہ دارون کے جو دوسرے ضلع کو منتقل کیے جائین

دفعہ ۲۲۲- جب[3] کسی شخص کو جو ملازمت سرکار کوئی عہدہ رکھتا ہو کوئی اختیارات حسب

[1] ممالک مغربی وشمالی - ۹ اودھ - ۳
[2] ممالک مغربی وشمالی - ۱۷ و ۱۹ - اودھ - ۹
[3] ممالک مغربی وشمالی - ۲۱ اودھ - ۱۲

ایکٹ ہذا ممالک مغربی وشمالی یا اودھ کے کسی ضلع مین عطا کیے گئے ہون اور وہ اُسی کے برابر یا اُسی نوع کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ پر ممالک مذکورہ مین کسی اور ضلع مین تبدیل کیا جائے تو بجز اُس صورت کے کہ لوکل گورنمنٹ اور نہج پر حکم دے اسکے نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ جس ضلع کو اُسکی تبدیلی ہوا اُسمین بھی حسب ایکٹ ہذا وہی اختیارات اُسکو حاصل ہین۔

کلکٹر کے اختیارات کا اسسٹنٹ کلکٹر کو تفویض کیا جانا

دفعہ ۲۲۳۔ لوکل[۱] گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو تمام یا کوئی اختیارات کلکٹر کے مفوض کرے اور تمام اختیارات جو اس طرح مفوض کیے جائین وہ تحت نگرانی کلکٹر ضلع متعلقہ کے عمل مین آئین گے۔

تحصیلداران اور نائب تحصیلداران کو اختیارات کا عطا کیا جانا

دفعہ ۲۲۴۔ لوکل[۲] گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی تحصیلدار کو کل یا کوئی اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کے اور کسی نائب تحصیلدار کو کل یا کوئی اختیارات تحصیلدار کے عطا کرے۔

اسسٹنٹ کلکٹر کے تمام اختیارات کلکٹر کو حاصل ہونگے

دفعہ ۲۲۵۔ کلکٹر اُن کل یا کسی اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا یا دیگر ایکٹ نافذ الوقت کے اسسٹنٹ کلکٹر کو حاصل ہون عمل مین لاسکتا ہے۔

مہتممان بندوبست کو کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر کے اختیارات کا تفویض کیا جانا

دفعہ ۲۲۶۔ لوکل[۳] گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی عہدہ دار کو جو بندوبست کے اہتمام پر ہو کل یا بعض اختیارات کلکٹر حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے اور کسی اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو کل یا بعض اختیارات جو اسسٹنٹ کلکٹر کو حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے مفوض ہو سکتے ہین اُن حدود کے اندر اور اُن قیود کے ساتھ اور اُس مدت کے واسطے جو گورنمنٹ موصوف کی دانست مین مناسب ہو مفوض کرے۔

اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصص ضلع کے اختیارات

دفعہ ۲۲۷۔ اسسٹنٹ[۴] کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو اپنے اُس منصب سے اختیارات مفصلہ[۵] ذیل حاصل ہونگے۔

(۱) مقرر کرنا پٹواریون کا حسب دفعہ ۲۳۔

(۲) حکم دینا مالکون کو واسطے تعمیر یا مرمت نشانات حد بندی کے اور در صورت عدم تعمیل حکم کے خود تعمیر یا مرمت کرانا اور علیحدہ کرنا مصارف کا مالکون پر حسب دفعہ ۲۹۔

(۳) جرمانہ کرنا بعلت ضرر رسانی نشانات حد بندی یا نشانات پیمایش کے اور بعض صورتون

[۱] ممالک مغربی وشمالی ۱۲۔ اودھ ۶۔
[۲] یہ دفعہ جدید ہے۔
[۳] ممالک مغربی وشمالی ۲۴۰۔ اودھ ۱۶۳۔
[۴] (۹) و (۱) جدید ہین اور باقی دفعہ ۲۳۵ ممالک مغربی وشمالی

مین قبضہ برسار ہی کرنا اخراجات مرمت نشانات حد بندی یا پیمایش کا حسب دفعہ ۳۰ -

(۴) حکم دینا تبدیلات کا رجسٹر ہاے سالانہ مین حسب دفعہ ۳۳ -

(۵) تحقیقات کرنا اور فیصلہ کرنا اُن مقدمات مین جنمین انتقالات کی اطلاع دی گئی ہو حسب دفعات ۳۵ و ۳۹

(۶) آسامیان حافظ الملکیت کا نگران مقرر کرنا حسب دفعہ ۳۶ -

(۷) وصول کرنا رسوم داخل خارج کا - حسب دفعہ ۳۷ - اور جرمانون کا حسب دفعہ ۳۸ -

(۸) نزاعات کا فیصل کرنا اور احکام صادر کرنا حسب دفعات ۴۰ لغایت ۴۳ -

(۹) باضابطہ نامزد شدہ لمبردارون کو مقرر کرنا - حسب دفعہ ۴۵ -

(۱۰) حد بندی بست کرنا - حسب دفعہ ۹۶ -

(۱۱) بھیجنا کیفیت کا معافی مالگزاری کی جوتون کی بابت اور اُنپر تشخیص کرنا مالگزاری کا حسب دفعہ ۹۸ -

(۱۲) تشخیص کرنا جمع کا اراضیات دریابرآمد پر اور تشخیصات جمع کی نظر ثانی کرنا - حسب دفعہ ۹۹ -

(۱۳) فیصل کرنا ایسی درخواستون یا کارروائیات متذکرہ دفعہ ۱۰۵ کا جو کلکٹر شاالیہ کسے سپرد کرے -

(۱۴) عمل مین لانا اُن اختیارات کا جو بٹوارہ کے مقدمات مین کلکٹر کو عطا کیے گئے ہین حسب دفعات ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۳ و ۱۱۷ لغایت ۱۲۳ و ۱۲۶ لغایت ۱۳۰ و ۱۳۴ -

(۱۵) شمول محالات کی بابت درخواستون کا لینا اور اُسکا عمل مین لانا حسب دفعہ ۱۳۹ -

(۱۶) قرق و نیلام کرنا مال منقولہ اشخاص باقیدار کا حسب دفعہ ۱۴۹ -

(۱۷) نگران مقرر کرنا - حسب دفعات ۳۶ و ۱۸۶ و ۱۸۷ -

(۱۸) اور کوئی ایسا اختیار یا منصب عمل مین لانا جا زروسے ایکٹ ہذا بصراحت اسسٹنٹ کلکٹرون کو مفوض کیا گیا ہے -

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے جو مہتمم حصہ ضلع نہ ہو

دفعہ ۲۲۸- اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جو اہتمام حصہ ضلع کا نہ رکھتا ہو وہ کل اختیارات یا اُنمین سے کوئی اختیارات جو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مہتمم حصہ ضلع کو مفوض ہوئے ہین ایسے مقدمات یا اقسام مقدمات مین عمل مین لائیگا جنکو کلکٹر وقتاً فوقتاً انفصال کے لیے اُسکے سپرد کرے۔

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کے

دفعہ ۲۲۹- اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کو اختیار تحقیقات اور ارسال کیفیت کا ایسے مقدمات کی نسبت حاصل ہوگا جو کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع وقتاً فوقتاً واسطے تحقیقات اور ارسال کیفیت کے اُنکو سپرد کرے۔

اختیارات اسسٹنٹ مہتممان ترتیب کاغذات کے

دفعہ ۲۳۰- اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات بپابندی ضبط و نگرانی مہتمم ترتیب کاغذات کے اُن کل یا کسی اختیارات کو جو مہتممان ترتیب کاغذات کو حسب ایکٹ ہذا عطا کیے گئے ہین عمل مین لاسکتا ہے۔

خاص اختیارات اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کے

دفعہ ۲۳۱- اسسٹنٹ مہتمم بندوبست کو جب اِس کو بالخصوص گورنمنٹ نے مجاز کیا ہو اختیارات مفصلۂ ذیل حاصل ہونگے۔

(۱) منتخب کرنا شرح لگان کا اور مرتب کرنا تجاویز تشخیص مالگزاری کا حسب دفعہ ۶۳

(۲) اعلان کرنا جمع مشخصہ کا۔ حسب دفعہ ۶۴۔

(۳) کیفیت بھیجنا دربارہ خارج کرنے مالکان کے بندوبست سے بوجہ انکار کے تحریر اقرارنامہ سے۔ حسب دفعہ ۶۹ اور منتقل کرنا حصون کا حسب دفعہ ۷۲

(۴) تجویز کرنا اس امر کا کہ مختلف فریقون مین سے جو علیحدہ اور مختلف حقوق رکھتے ہین کسکے ساتھ بندوبست کیا جائے اور منافع کی تقسیم کا طریقہ مقرر کرنا۔ حسب دفعہ ۷۵

(۵) عمل مین لانا بندوبست شکمی (پختہ داری) کا حسب دفعہ ۷۶ اور بندوبست کرنا حسب دفعہ ۷۷

(۶) انتظام کرنا واسطے تحفظ حقوق اُن اشخاص کے جو مستحق بندوبست نہ ہون حسب دفعہ ۷۸۔

سلہ ممالک مغربی و شمالی -۲۳۶- اودھ ۱۷۹
سلہ ممالک مغربی و شمالی -۲۳۷- اودھ ۱۸۰-
سلہ ممالک مغربی و شمالی ۲۳۸- اودھ ۱۸۱

(۷) عمل کرنا نسبت اراضی افتادہ کے ۔ حسب دفعات ۸۰ لغایت ۸۳
(۸) تصفیہ کرنا اور قلمبند کرنا امور متذکرہ دفعات ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ ۔
(۹) لگان کا تجویز یا اضافہ یا تخفیف یا مبادلہ کرنا ۔ حسب دفعات ۸۷ و ۸۸ ۔
(۱۰) اراضی معافی مالگذاری کی نسبت تحقیقات کرنا اور مالگذاری تشخیص کرنا حسب دفعہ ۹۲ ۔
(۱۱) فیصل کرنا دعاوی کا نسبت قبضہ اراضی معافی مالگذاری کے حسب دفعہ ۹۳ ۔

اسسٹنٹ مہتمان بندوبست کے اختیار

دفعہ ۲۳۲ ۔ کل دیگر اختیارات جو مہتمان بندوبست کو حسب ایکٹ ہذا مفوض ہین اسسٹنٹ مہتمان بندوبست بپابندی اُن قیود کے جو وہ عہدہ دار وقتاً فوقتاً عاید کرین جو بندوبست کے اہتمام پر عمل مین لائین گے ۔

(ب) اختیار سماعت عدالتہاے دیوانی کا ۔

امور جو عدالتہاے دیوانی کی سماعت سے مستثنی کیے گئے ہین

دفعہ ۲۳۳ ۔ لازم ہے کہ کوئی شخص امور مندرجہ ذیل مین سے کسی امر کی نسبت عدالت دیوانی مین نالش یا دیگر کارروائی رجوع نہ کرے ۔

(الف) انتظام حلقہ جات پٹواریان ۔

سلہ ممالک مغربی وشمالی ۔ ۲۳۹ اودھ ۱۸۲
سلہ ممالک مغربی وشمالی ۔ ۲۴۱ اودھ ۲۱۹

دفعہ ۲۴۱ پر مفصل ذیل فیصلے ہین

۱ ۔ مدعی نے بیان کیا کہ وہ موروثی معافیدار موضع العکاہی اور مدعا علیہم اُسکے زمیندار ہین مدعا علیہم نے ۷ فروری ۱۸۴۸ء کو اقرار کیا کہ بندوبست اُنکے ساتھ ہو یا نہ ہو وہ صرف حسب دستور سابق اپنا مالکانہ لیتے رہینگے حق زمینداری سے واسطہ نہ رکھینگے لیکن اُنکے ساتھ بندوبست ہوگیا تو وہ دستور اور اقرار کے خلاف حقوق زمیداری کے متصرف ہوئے ۔ لہذا مدعی نے دعوی کیا کہ مدعا علیہم دستور اور معاہدہ کے پابند قرار دیے جائین اور حقوق زمیداری مین مزاحمت کرنے سے روکے جائین مدعا علیہم نے یہ عذر کیا کہ ایسے دعوی سے بندوبست کی تبدیلی لازم آتی ہے اور بندوبست کے معاہدہ کا اثر جاتا رہا ۔ تجویز ہوئی کہ جوابدہی بے وقعت ہے دعوی ڈگری ہونا چاہیے ۔ گوپال سنگھ بنام بندا پرشاد ویکلی نوٹس ۱۸۹۴ء صفحہ ۴۷ ۔

۲ ۔ عدالت دیوانی مین یہ دعوی ہوسکتا ہے کہ جس زمین پر مہتمم بندوبست مالگذاری قائم کرنا چاہتا ہے وہ ایک جز اُسی زمین کی ہے جسپر استمراری بندوبست کے ذریعہ سے تشخیص جمع ہوچکی ہے اسپر علیحدہ مالگذاری مشخص نہ ہونا چاہیے لیکن عرصہ تک کسی زمین پر بلاادای مالگذاری قابض رہنے سے یہہ حق پیدا نہین ہوتا کہ اسپر آیندہ مالگذاری قائم نہ ہو ۔ ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۹۷ ۔

۳ ۔ چار مواضع کی زمین خاربندی کو گورنمنٹ نے علیحدہ کرکے ایک نیا محال قرار دیا بندوبست حال مین محال خاربندی کو شکست کرکے چارون مواضع مین واپس کردیا اور اُنکے زمیدارون کے ساتھ بندوبست کردیا سابق مین منجملہ چار کے ایک موضع للت پور از جانب محمد کریم کے سید کرامت کے پاس رہن تھا جسکو سید کرامت نے نیلام کراکر خرید لیا بعد وفات محمد کریم کے وارثون نے سید کرامت کے وارثون پر دعوی دخل کا کیا اس بنیاد پر کہ گورنمنٹ کا منشا یہ تھا کہ اراضی خاربندی کا بندوبست وقتاً مالک سابق کے ساتھ کیا جاے نیلام مین سید کرامت نے خاربندی مین کچھ حق نہین پایا کیونکہ اُسوقت وہ گورنمنٹ کی تھی ۔ تجویز ہوئی کہ حجت صحیح ہے دعوی ڈگری ہو ۔ شمشیر خان بنام تاج خان ۔ ویکلی نوٹس ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳۰ ۔

۴ تجویز ہوئی کہ دعوی اثبات حق باین مضمون کہ

(ب) کسی شخص کے دعاوی کسی ایسے عہدون کی بابت جنکا ذکر دفعہ ۲۳ یا ۲۵ یا ۴۵ مین ہے یا کسی ایسے مفاد یا فیس کی بابت جو اُس عہدہ سے تعلق رکھے یا کسی ایسے نقصان کی بابت جو اُسکے اُس عہدہ سے محروم رہنے کے باعث وقوع مین آئے۔ یا کسی شخص کے دعاوی بابت نامزد کرنے اشخاص کے اُن عہدون پر۔

(ج) ذمہ داری کسی اراضی کی جو حسب احکام دفعہ ۵۸ مستثنی نہ کی گئی ہو نسبت اس امر کے کہ اُسپر مالگذاری اراضی کا ادا کرنا تشخیص کیا جائے یا نسبت اس امر کے کہ وہ زیر بندوبست یا زیر کارروائی ترتیب کاغذات شہر کی جائے۔

(د) ترتیب کاغذات حقوق۔ یا
طیاری کسی کاغذ شمولہ کاغذات مذکور کی یا اُنپر دستخط کا کیا جانا یا اُنکی تصدیق۔ یا
طیاری رجسٹرہاے سالانہ کی۔

(ہ) کسی شخص کا دعوی بابت اس امر کے کہ اُسکے ساتھ معاہدہ اداے مالگذاری

آراضی بطور معافی لگان کسی عیوض خدمت کی گئی تھی عدالت دیوانی کی سماعت کے قابل ہے۔ ہمرن بنام چاندمل ویکلی نوٹس ۱۸۹۷ء ص ۲۲۳

۵۔ عدالت مال نے بغیر حاضری فریقین یہ تجویز کیا کہ آراضی زمینداری معافی ہے معافی حکیمی نہین ہے۔ تجویز ہوئی کہ حکم دیواتی مین زیر بحث آسکتا ہے۔ مراد علی بنام رام دیال ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۱۔

۶۔ مہتمم بندوبست کی یہ تجویز کہ الف مالک ادنے یا دای لگان معین ہے یا کہ ٹھیکہ دار ہے قطعی ہے دیوانی سے اس مین دست اندازی نہین ہوسکتی۔ روپ سنگھ بنام سکھ دیو۔ ویکلی نوٹس ۱۸۹۲ء ص ۱۱۱۔ لیکن اسکے خلاف تجویز ہوئی بمقدمہ طوطارام بنام ہرکشن ویکلی نوٹس ۱۸۹۴ء ص ۲۴۲ لیکن دیکھو مقدمہ جے گوپال بنام رادھا پرشاد سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۹۴ء ص ۱۸۱۔ جس مین یہ طے ہوا ہے کہ عدالت دیوانی مین یہ دعوی مسموع نہوگا کہ مہتمم بندوبست نے اسامیان شرح معین کو مالک ادنے لکھدیا۔

۷۔ یہ دعوی کہ مدعا علیہم جس آراضی کے کاشتکار ہین وہ مدعیان کی سیر ہے مدعا علیہم اُسکے بابت حقوق دخیلکاری نہین پاسکتے مہتمم بندوبست نے غلطی سے مدعیان کی سیر کو غیر ثابت تجویز کیا ناقابل سماعت عدالت دیوانی ہے۔ مہیش رای بنام چندر رای ویکلی نوٹس ۱۸۹۰ء ص ۲۳۵۔

۸۔ مدعی اس بیان سے آیا کہ مدعا علیہم اسامیان بشرح معین ہین مدعا علیہم کو مہتمم بندوبست نے اسامی بشرح معین قرار دیا ہے اور مدعیان کو رہندار لکھا ہے یہ کالعدم قرار دیا جاے۔ تجویز ہوئی کہ دعوی ناقابل سماعت ہے۔ اجودھیا رای بنام پرمیشر رای ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء ص ۹۵۔

۹۔ بحث طریقہ تقسیم کی تھی ملکیت کی نہ تھی اسلیے اپیل دیوانی مین ناقابل سماعت قرار پایا۔ طوطارام بنام الیفرداس ویکلی نوٹس ۱۸۹۷ء ص ۶۷۔ لیکن دیکھو جوالاپرشاد بنام سالک رام ویکلی نوٹس ۱۸۹۹ء ص ۱۵۸۔

۱۰۔ عدالت دیوانی تقسیم کے مقدمات مین صرف اُسیوقت دست انداز ہوسکتی ہے جب دفعہ ۱۱۳ کی کارروائی کیجاے۔ ہردیو بنام نرپت سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۹۷ء ص ۱۹۷۔

۱۱۔ مقدمہ ننکو سنگھ بنام مرجاد سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء ص ۱۶۵۔ عدالت دیوانی نے محض اسلیے دعوی

کیا جاوے - یا
جواز کسی معاہدہ کا گورنمنٹ کے ساتھ بابت ادائے مالگزاری کے - یا
تعداد اُس مالگزاری یا ابواب یا محصول کی جسکی کسی محال یا حصہ محال یا رقبہ خاص پر بموجب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے تشخیص ہوئی یا ہونی چاہیے تقسیم ہوئی ہو یا ہونی چاہیے - یا
وہ تعداد جو مالک کو مالک ادنی ادا کرے گا جس حالت مین کہ تعداد مذکور کو مہتمم بندوبست نے مقرر کیا ہو - یا اعلان جمع مشخصہ حسب دفعہ ۶۴ یا کسی بندوبست کی میعاد -

(و) وہ دعاوی جو کسی ایسے ضابطہ سے تعلق یا پیدا ہوتے ہون جو بوجہ اُس غفلت یا انکار کے عمل مین لایا جاوے جو تشخیص یا شرائط بندوبست شکمی (پختہ داری) مجوزہ مہتمم بندوبست کے قبول کرنے مین کی یا کیا جاوے -

(ز) کوئی امر محکومہ دفعات ۷۵ لغایت ۸۲ (بشمول ہردو) -

(ح) طیاری کاغذات متذکرہ دفعات ۸۴ و ۸۵ - کی

(ط) تجویز قسم آسامی یا اُس لگان کی جو اُسکو ادا کرنا چاہیے یا اُس میعاد کی جس کے واسطے وہ لگان حسب ایکٹ ہذا مقرر کیا جائے - بہ استثناء اُس صورت کے

ڈسمس کیا کہ تقسیم کی کارروائی دیوانی سے نہ ہونا چاہیے - حبیب اللہ بنام کنجے مل - ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء صفحہ ۱ - بڑی بہو بنام گلاب چند ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء صفحہ ۷۲ -

۱۲ - عدالت دیوانی محض اسلیے ممنوع قرار دی گئی کہ دعوی مین دفعہ ۱۴۱ (د) عارض ہے -

۱۳ - دعوی واسطے تقسیم مکان و دفتر زمینداری مع اراضی متعلقہ لائق سماعت عدالت دیوانی قرار پایا - شیو دیبی بنام ہربنس ویکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۹۰ -

۱۴ - چند درختان اراضی مشترکہ پر تھے اُن کی تقسیم کا دعوی مال مین غیر مسموع قرار پایا - مغل بیگ بنام گنگا رام ویکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۲ -

۱۵ - تجویز ہوئی کہ خاص خاص ٹکڑا اراضی واقعہ پٹی کی تقسیم کا دعوی دیوانی مین نہین ہو سکتا - اجرائیل بنام کندھئی - ویکلی نوٹس ۱۸۹ء صفحہ ۱۹۰ - لیکن دیکھو رام دیال بنام سیلو لال الہ آباد ۱۲-۱۶ صفحہ ۵۲ -

۱۶ - تجویز ہوئی کہ کاشتکار اپنی کاشتکاری کی تقسیم دیوانی سے کرانا چاہین وہ زمیندار کو پابند کرنا چاہین تو ممکن ہے بھاگی بنام گردھاری - ویکلی نوٹس ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۴۳ -

۱۷ - زمیندار نے اراضی معافی لگان کا دعوی دیوانی مین اسلیے کیا کہ اُسکے مدعا علیہ خدمت نہین کرتا تھا - تجویز ہوئی کہ محکمہ مال مین جاؤ - ٹیکا رام بنام خدا[illegible] ویکلی نوٹس ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۳۱ -

۱۸ - بقایا مالگذاری مین مویشی غیر شخص کی نیلام ہو گئی وہ دیوانی مین نالشی ہوا تجویز ہوئی کہ دیوانی مین سماعت ہو گی - سکریٹری آف اسٹیٹ بنام نہادی - ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۶۹ -

۱۹ - دفعہ ۲۴ ہو بکی نسبت دیوانی الشیر مہ کی سماعت ممنوع نہین ہے جو مسئلہ دخل السیی ضمنی ہو جو اقعی محال مین شامل ہو لیکن غلطی حکام مال سے مثال کے جز قرار پائی ہو - کشن پرشاد بنام مہدھر لال ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۱ -

۲۰ - مدعی سے بنا برایا اشتہار زائد لیا گیا جو اُسپر جب تھا تجویز ہوئی کہ دعوی دیوانی مین نہین ہو سکتا - بلدیو [illegible] بنام سکریٹری آف اسٹیٹ ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۲ -

جسکی نسبت دفعہ ۲۴۴ مین حکم ہے ۔

(ی) کوئی امور محکومۂ دفعات ۹۲ و ۹۳ و ۹۸ ۔

(ک) بٹوارہ یا شمول محالات بہ استثنار صورت ہاے محکومۂ دفعات ۱۱۱ و ۱۱۲ ۔

(ل) دعاوی بغرض منسوخی نیلام بعلت بقایاے مالگذاری باستثنا اُس صورت کے کہ دعاوی مذکور اس بنا پر کیے جاوین کہ نیلام مین فریب ہوا۔ حسب دفعہ ۱۷۵

(م) دعاوی جو مالگذاری کی تحصیل سے (بجز اُن دعاوی کے جنکا ذکر دفعہ ۱۸۳ مین ہوا ہے) یا کسی ایسے ضابطہ طریقہ سے متعلق یا پیدا ہوتے ہون جو بوجہ بقایا مالگذاری کے عمل مین لایا جاے ۔

یا بہ تعلق کسی ایسی رقم کے عمل مین لایا جاے جو مثل مالگذاری کے حسب ایکٹ ہذا یا کسی دوسرے ایکٹ کے قابل وصول ہو۔

(ج) اختیار قواعد مرتب کرنے کا

بورڈ کا اختیار نسبت مرتب کرنے قواعد کے

دفعہ ۲۳۴ - بورڈ[1] کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً بپابندی منظوری لوکل گورنمنٹ ایسے قواعد مرتب کرے - جو ایکٹ ہذا سے مطابقت رکھتے ہون

(الف) درباب تعین خدمات تحصیلداران و نائب تحصیلداران اور نسبت انتظام اُنکی تعیناتی و تبادلہ کے اور اُنکی تقرر کے چند روزہ خالی عہدون پر - اور

(ب) درباب انتظام تقرری قانونگویان اور پٹواریان اور اُنکی تنخواہون اور قابلیتون اور خدمات اور علیحدگی اور سزا اور موقوفی اور معطلی کے - اور

(ج) اس باب مین کہ کس حد تک قانونگویان کے مقرر کرنے مین ترجیح اُن خاندانون کے اشخاص کو دیجا سکتی ہے جنہین قانونگو کا عہدہ موروثی ہے - اور

(د) درباب تعین نمونہ و مضامین و طریقہ طیاری و تصدیق او رقایم رکھنے کاغذات حقوق اور دیگر کاغذات و نقشہ جات و خسرہ جات و رجسٹرون و فہرستون کے جو حسب ایکٹ ہذا مرتب کی جائین یا قایم رکھی جائین - اور

(ہ) درباب عاید کرنے جرمانون کے حسب دفعہ ۴۸ بعلت نہ دینے اطلاع وراثت

[1] ممالک مغربی و شمالی ۲۵۷ اودھ ۲۲۰ -

اور انتقالات کے - اور

(و) درباب انتظام تقرری و فرائض و موقوفی لمبرداران کے - اور

(ز) نسبت تعین اُس طریقہ کے جسکے مطابق مہتمان بندوبست کسی رقبہ کے محالات کی تشخیص مالگزاری کی تجاویز کی رپورٹ ارسال کرینگے - اور

(ح) درباب طریقہ تقسیم تشخیص جمع - اور

(ط) نسبت ہدایت اس امر کے کہ حسب دفعہ ۴۸ کن امور کی نسبت مہتمم بندوبست رواج دیہہ دریافت کرکے قلمبند کرے گا اور حسب دفعہ ۵۰ کیا کیا امور مقرر اور قلمبند کیے جانے چاہئین - اور

(ی) واسطے ہدایت کلکٹرون اور مہتمان بندوبست کے ایکٹ ہذا کے بموجب لگان مقرر کرنے مین - اور

(ک) اس باب مین کہ عطیات معافی مالگزاری منضبطہ پر یا اراضی دریابرآمد پر کس طریقہ سے مالگزاری تشخیص کیجائیگی یا بوجہ سیلاب (یا پانی کاٹ وغیرہ) کے کسی محال کی تشخیص مین کمی یا اُسکی مالگزاری کا التوا کس طریقہ سے عمل مین آئے گا - اور

(ل) کلکٹرون کی ہدایت کے لیے حسب دفعہ ۹۶ بندوبست کرنے مین اور حسب دفعہ ۱۰۱ لگان کو معاف یا ملتوی یا اُسکی تخفیف کرنے مین - اور

(م) دربارہ خرچہ بٹوارہ کے اور اُسکے اداکرنے کی اقساط اور اوقات کے حسب دفعہ ۱۱۶

(ن) درباب تقسیم کرنے پیچیدہ محالات کے اور اُنکی مالگزاری کے تقسیم کرنے کے حسب دفعہ ۱۳۵ - اور

(س) اس باب مین کہ کن اقساط مین اور کن اشخاص کو اور کن مقامات اور کن اوقات پر مالگزاری ادا کی جائے گی - اور

(ع) اس باب مین کہ لمبردارون کے ذریعہ سے کس طرح مالگزاری ادا کی جائیگی اور اُنکے حق الخدمت کی بابت - اور

(ف) نسبت اس امر کے کہ دستکین اور طلبی نامہ بغرض حاضری حسب دفعہ ۱۴۷ کس طریقہ سے

جاری ہونگے اور اختیارات نسبت گرفتاری اور حراست مین رکھنے کے حسب دفعہ ۱۴۸ کس طور پر عمل مین لائے جائینگے اور نیز بغرض ہدایت اس امر کے کہ کون یا کس قسم کے عہدہ داران ایسا حکمنامہ (یعنے دستک (طلبی نامہ) جاری کرینگے یا ایسے اختیارات عمل مین لائینگے اور نسبت مقرر کرنے اُس خرچہ کے جو باقیداروں سے وصول کیا جائیگا - اور

(ص) نسبت اس امر کے کہ مال منقولہ کی قرقی اور نیلام حسب دفعہ ۱۴۹ کس طریقہ سے ہوگا - اور

(ق) اس باب مین کہ کیا ضابطہ کارروائی اُسصورت مین اختیار کیا جائیگا جب کوئی حصہ یا پٹی منتقل کی جائے یا کسی پٹی یا محال کا بندوبست فسخ کیا جائے یا کوئی جائداد غیر منقولہ قرق و نیلام کیا جائے - اور

(ر) اس باب مین کہ بقایا سے یافتنی لمبرداران کس طریقہ سے حسب دفعہ ۱۸۴ وصول کی جائیگی - اور

(ش) اس باب مین کہ لگان مالکان ادنی سے کس طریقہ سے حسب دفعہ ۱۸۵ - وصول کیا جائیگا - اور

(ت) در باب اُس خرچہ کے جو کسی کارروائی مین یا کسی کارروائی کی نسبت جو حسب ایکٹ ہذا ہوئی ہو وصول کیا جا سکتا ہے - اور

(ث) اس باب مین کہ کس ضابطہ کی پابندی اُس عہدہ دار (یا دیگر شخص) کو کرنی ہوگی جسکو حسب احکام ایکٹ ہذا کسی حکم کی بموجب کسی معاملہ مین کارروائی کرنے کا حکم یا اختیار دیا گیا ہے - اور

(خ) اور بالعموم بغرض ہدایت تمام اشخاص کے اُن تمام کارروائیون مین جو حسب ایکٹ ہذا کی جائین اور واسطے تعمیل احکام ایکٹ ہذا کے -

ضمیمۂ اوّل

(ملاحظہ طلب دفعہ ۱)

نمبر سلسلۂ اوّل	رقبہ جات
۱	قسمت کمایون جو اضلاع نینی تال و الموڑا و گڈھوال پر مشتمل ہے (بہ استثنار قطعات اراضی بندوبستی حصہ ضلع ترائی واقع ضلع نینی تال کے)
۲	ضلع مرزاپور مین۔
	(۱) تپہ جات اگوری خاص اور کون جنوبی واقع پرگنہ اگوری
	(۲) تپہ سنگرولی متعلقہ عملداری انگریزی واقع پرگنہ سنگرولی
	(۳) تپہ جات بچلا و دودھی دبرہا واقع پرگنہ بجی پار
	(۴) علاقہ دودھی خام
۳	علاقہ جات خاندان مہاراجہ بنارس جنمین پرگنہ جات مندرجۂ ذیل شامل ہین - بھدوہی اور کیھر انگو رو واقع ضلع مرزاپور - کسوار راجہ واقع ضلع بنارس۔
۴	وہ قطع ملک کا جو جونسار باور کے نام سے ضلع دہرہ دون مین معروف ہے۔

ضمیمۂ دوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۲)

ایکٹ ہاے منسوخہ		کس قدر منسوخ ہوا
ایکٹ نمبر ۱۹۔ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی	کل جسقدر کہ اب تک منسوخ نہین ہوا تھا
ایکٹ نمبر ۱۷۔ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء	ایکٹ مالگزاری اودھ	کل جسقدر کہ اب تک منسوخ نہین ہوا تھا۔
ایکٹ نمبر ۸۔ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء	ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء	دفعات ۲ لغایت ۱۷ و ۲۵ لغایت ۲۷ (بشمول ہردو)
ایکٹ نمبر ۹۔ مصدرہ سنہ ۱۸۸۹ء	ایکٹ قانونگویان و پٹواریان متعلقہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۸۹ء	دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۹
ایکٹ نمبر ۲۰ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء	ایکٹ متعلقہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء	دفعات ۳ و ۴ و ۱۲ لغایت ۱۶ و ۱۸ لغایت ۲۰ و ۲۱ (جسقدر کہ اب تک منسوخ نہین ہوئی تھین) و ۲۲ لغایت ۲۷ و ۳۲ لغایت ۳۴ و ۶۴

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ء

ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس مین ۶ ستمبر سنہ ۱۸۴۱ء کو قانون مفصلۂ ذیل جاری کیا لہذا اب اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔

قانون نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ء کا اشیاء منقولہ اور غیر منقولہ کو وراثت کے باب مین بزور و تعدی قبضہ کر لینے سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ قانون ہے۔

۱- ازبسکہ متوفے کی اشیاء منقولہ اور غیر منقولہ پر ہبہ یا وراثت کی حقیت کے دعوی باطلہ کے رو سے قابض ہو جانے کے سبب اکثر تخلل واقع ہوتے ہین اول یہ کہ ایسے مقدمات مین اشیاء منقولہ کی اصل ماہیت کو معلوم کرنا بہت دشوار ہے دوسرے اشیا منقولہ پر اور غیر منقولہ کی منفعت پر بھی بیجا متصرف ہونے کے لیے بیشتر قابو پڑتا ہے تیسرے جب مقدمات نمبری فقط ایذا رسانی کے لیے بہت دور دراز کشیدہ ہوتے ہین تو بہت توقف ہوتا ہے اور جب وارث بیدخل کیے جاتے ہین تو اپنی حقیت کا دعوے کرنے مین بیمقدور ہوتے ہین سے سبب وجوہات اشیاء مذکورہ پر از راہ تعدی یا فریب کے مداخلت کرنے کے لیے بیشتر مقتضی ہوتی ہین اور چونکہ وجوہات مذکورۂ بالا سے ارث پر قابض حال کا قبضہ صاحب جج کے فیصلے کی برابر جو متخاصمین کی سماعت کے بعد مقدمۂ سرسری مین ہوتا ہے حقیت کے دعوے کے اثبات کے لیے کافی نہین اگرچہ وہ بھی اسقدر کامل نہین کہ اُس فریق کو جو بیدخل کیا گیا نمبری مقدمہ کے دائر کرنے کا مانع ہو اور چونکہ سرسری مقدمہ مذکور اگرچہ اکثر اُن مغویات کو جو وراثت پر زور و تعدی سے قبضہ کرنے مین ہوتی ہین رفع کر سکے گا لیکن اُن سب کو جلد تر رفع کرنے کے واسطے خصوصا جو اشیاء منقولہ کے باب مین ہون لاعلاجی ہے اور ازبسکہ سرسری مقدمات کے فیصلہ ہونے کے پیشتر اشیاء مذکورہ کی محافظت کرنے کے لیے جب کہ تصرفات بیجا یا نقصان کا خوف ہو اور جب یہ انتظام منتظم کی راے مین بہر حال بہتر ہو ایک محافظ اشیاء مقرر کرنا مناسب ہے اور ازبسکہ اگر محافظ اشیا کے تقرر یا مقدمۂ سرسری کے دائر کرنے کے لیئے وجوہات قوی پائی نہ جائین اور متخاصمین خود یا کسی اور کی معرفت اس امر کو کہ اگر فیصلہ صرف نمبری مقدمہ پر منحصر رہے تو ہمارا بڑا نقصان ہے بخوبی پایۂ ثبوت پر پہونچا کر امورات مذکورہ کی درخواست نہ گذرانین تو اُنکے عمل مین لانے سے اشیاء متوفے کی وراثت مین متعرض ہونے کے سبب البتہ بہت خلل واقع ہوگا۔

لہذا حکم ہے کہ اگر کسی شخص متوفی کی کل اشیاء منقولہ اور غیر منقولہ یا اُسکے جزو پر وراثت کی رو سے کوئی دعوی کرے تو اُس کو جائز ہے کہ جب کہ کوئی اور دخیل ہو چکا ہو یا کسی کے بزور دخیل ہو جانیکا خوف ہو تو اشیاء مذکورہ کی بابت اُسی ضلع کے صاحب جج سے جہان کہ اُنکا کوئی جزو واقع ہے استمداد کرے۔

۲- حکم ہے کہ جس امر مین کسی نابالغ یا نالایق یا غیر حاضر شخص کی اشیاء متوفے مین وراثت کی رو سے حقیت پائی جاے تو اُسکے مختار کار یا رشتہ دار یا دوست دار کو یا کورٹ آف وارڈس کو اُن مقدمات مین جو اُن سے متعلق ہون جائز ہوگا کہ اسکے امداد کے لیے مذکورۂ بالا کے طور پر درخواست کرین۔

۳- حکم ہے کہ درخواست مذکورہ جس صاحب جج کے حضور مین درپیش ہو وہ اول دادخواہ کے اقرار سے جو از روے ایمان کے ہو اور اُن گواہون اور دستاویزون کی رو سے جو اسکے اختیار مین ہون دریافت کرے کہ آیا اس امر مین دلائل قوی ہے سے اعتماد ہو سکتا ہے کہ فریق دخیل یا جو شخص کہ دخل پانے کے لیئے جبر و تعدی کرے از روے قوانین کے مستحق نہیں ہے اور یہ کہ اہل درخواست یا وہ شخص جسکے واسطے اہل درخواست عرض کرتا ہے فی الواقعہ حقدار ہے اور اگر مقدمہ نمبری دائر کرنے پر مقدمہ کا انفصال منحصر ہے تو نفس الحقیقت موجب

مضرت کا ہے اور یہ بھی کہ درخواست مذکورہ لاریب و بلا فریب گذرانی گئی ہے۔

۴- حکم ہے کہ جس حالت مین صاحب جج کو دلائل تو یہ مذکور کے ہونے مین اطمینان کلی ہو صرف اسی حالت مین دخیل کو طلب کر سکے گا اور اسبات کا کہ اشیاء مذکورہ پر کوئی دخیل نہین یا دخل مین تنازع ہے اشتہار دیوے گا اور اشتہار کے بعد جب ایک وقت معقول گذر جاوے تو صاحب موصوف سرسری مقدمہ کے روسے دخل پانے کا استحقاق ثابت کر کے اسکے موافق دخل کرادیگا مگر یہ سرسری مقدمہ نمبری مقدمہ رو بکار کرنے سے جیسے کہ آئندہ تصریح ہوگی مزاحمت نکر سکے گا واضح ہو کہ صاحب جج کو خواہ مدعا علیہ کے طلب کرنے کے باب مین تحقیقات مناسب عمل مین لایا ہو یا نہین ایک عہدہ دار کے مقرر کرنے کا اختیار ہے جو فوراً بلائے جانے پر اشیاء مذکورہ کی فرد تعلیقہ مرتب کرے اور سربمہر یا کسی اور طرح سے اسکو بحفاظت رکھے۔

۵- حکم ہے کہ اگر درخواست یا تجویز مرقومۂ بالا پر واضح ہو وے کہ سرسری مقدمہ فیصل ہونے کے پیشتر اشیاء مذکورہ پر تصرف بیجا یا اُن کے تلف ہونے کا خطرہ ہے اور یہ کہ دخیل حال سے ضامنی لینے مین دیر لگنے یا ضامنی کے غیر معتبر ہونے سے فریق بیدخل کو بشرطیکہ وہ اصل مالک ہو مضرت پہونچنے کا خوف ہو وے تو صاحب جج کو جائز ہے کہ باقتدار مرقومۃ الذیل کے ایک یا کئی محافظ اشیا مقرر کرے جنکا اختیار محافظت کے باب مین اپنی اپنی تقرر کی میعاد کے موافق جاری رہیگا مگر سرسری مقدمہ کے انفصال اور اُسکے روسے دخل کے استحکام یا دلانے کے بعد اُنکو کسی طرح کا اختیار نرہیگا واضح ہو کہ اراضی کے باب مین صاحب جج کو کلکٹر صاحب یا اسکے عہدہ دار کو محافظ اشیا کا اختیار تفویض کرنا جائز اور ہر ایک اشیا کے واسطے محافظ کے تقرر کا حسب ضابطہ اشتہار کیا جانا لازم ہے

۶- حکم ہے کہ صاحب جج محافظ اشیا کو عموماً خواہ جب تک کہ دخیل ضامنی نہ دیوے یا اشیاء مذکورہ کی فرد تعلیقہ تیار نہو وے تب تک یا کسی اور امر کے واسطے جو اشیاء مذکورہ کو تصرف بیجا یا قابض حال کی ضرر رسانی سے محفوظ رکھنے کے لیے پر ضرور ہو اشیاء مذکورہ پر قابض ہونے کا حکم دے مگر واضح ہو کہ اشیاء مذکورہ پر دخیل حال کا دخل ضمانت لینے کے بعد بھی برقرار رکھنا یا نرکھنا بالکل صاحب جج کی مرضی پر منحصر ہے اور جو حکم کہ صاحب موصوف اشیاء مذکورہ کی فرد تعلیقہ کی بابت یا وثیقہ وغیرہ کی محافظت کے باب مین صادر کرے جب تک کہ وہ دخیل رہے تب تک اُسی کی متابعت کرے گا۔

۷- حکم ہے کہ صاحب جج محافظ مسطور سے اُسکے عہدۂ مفوضہ کو بدیانت انجام دینے اور اشیاء مذکورہ کا محاسبہ جیسا کہ آئندہ مصرح ہوگا خواطر خواہ لینے کے لیئے ضمانت لے گا اور جو مختانہ مناسب سمجھے اُسکو اشیاء مذکورہ مین سے لینے کا حکم دیوے لیکن وہ کسی حال مین اشیاء منقولہ کی مالیت اور غیر منقولہ کے سالیانہ ماحصل پر فی صد پانچ روپیہ سے زیادہ نہو اور جو باقی روپیہ کہ محافظ مسطور حاصل کرے سو عدالت مین داخل کیا جائیگا اور کل زر باقی جو محافظ اشیا نے حاصل کیا ان لوگون کی منفعت کے لیے جو سرسری مقدمہ کے روسے اُس کے حقدار ہون سرکاری نوٹ خریدے جائینگے واضح ہو کہ اگرچہ محافظ اشیا سے وقت معقول مین ضمانت لینا لازم ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو عموماً جمیع اُن مقدمات کی جوابدہی کے لیے بھی جنکی بابت شخص مذکور پہلے سے محافظ مقرر ہوگا تسپر بھی ضمانت کا توقف صاحب جج کو محافظ مذکور کے فوراً اُسکے عہدہ پر مقرر کرنیکا مانع نہوگا۔

۸- حکم ہے کہ اگر متوفے کے محال بالکل یا بالحصہ کی مالگذاری سرکار مین ادا ہوتی ہو تو دخیل کو طلب محافظ اشیا کو مقرر اور عہدہ مذکور پر اشخاص کے متعین کرنے کی بابت جمیع مراتب کی جج صاحب کلکٹر صاحب سے رپورٹ طلب کریگا اور کلکٹر صاحب کو رپورٹ مذکورہ کا ارسال کرنا لازم ہوگا مگر عند الضرورت جج صاحب اول ہی بدون رپورٹ مذکورہ کے اجراء کار کر سکتا اور رپورٹ کے مطابق کلی عمل کرنے کے لیے کچھ مجبور نہین لیکن درصورتیکہ صاحب موصوف رپورٹ مرقومہ کے برخلاف عمل کرے تو اُسکو لازم ہے کہ فوراً اپنی وجوہات کی کیفیت لکھکر صدر دیوانی عدالت کو ارسال کرے اور اگر وجوہات مرقومہ سے صاحبان صدر دیوانی عدالت کی طمانیت خاطر نہو گی تو

صاحب جج کو صاحب کلکٹر کی رپورٹ ہی کے موافق عمل کرنیکا حکم دینگے۔

۹- حکم ہے کہ محافظ اشیا مقدمات کے ارجاع یا جوابدہی کی بابت جج صاحب کے جمیع احکام کے مطابق عمل کریگا اور اشیاء مذکورہ کے مقدمات کا ارجاع یا جوابدہی محافظ اشیا کے نام سے ہوگی مگر واضح ہو کہ محافظ مذکور کے تقرر کی سند مین زر قرضہ یا زر بھیج کے جمع کرنے کے لیے حکم مصرح مندرج ہونا چاہیے اور حکم مذکور کی رو سے محافظ موصوف کو جسقدر روپیہ کہ اُسکے ذریعہ سے وصول ہوا ہو اُس کی بابت ابرانامہ کامل دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

۱۰- حکم ہے کہ جب تک اشیاء مذکورہ کو محافظ اشیا کے سپرد نکرین جج صاحب کو جائز ہوگا کہ سرسری تحقیقات کی رو سے جن فریقون کی شئے مدعوہ پر حقیت ثابت ہوتی ہو اُنکو بحسب ضرورت کچھ وجہ کفاف مین معین کردے اور اپنی مرضی کے موافق اُنھون سے اس امر کی ضمانت لیوے کہ فریق مذکور اگر سرسری مقدمہ کے فیصل ہونے پر مستحق نہ ٹھہرین تو اُس روپیہ کو مع سود واپس کرین۔

۱۱- حکم ہے کہ محافظ اشیا ماہواری حساب کا گوشوارہ داخل کرے اور ہر سہ ماہی پر بھی اگر شئے مذکور اُسکی تحویل مین اُس مدت تک رہے اور جسوقت کہ وہ اشیاء مذکورہ کے قبضہ سے دست بردار ہو اُس وقت بھی جج صاحب کی اطمینان خاطر کے واسطے اپنے انتظام کی مفصل کیفیت داخل دفتر کرے۔

۱۲- حکم ہے کہ محافظ اشیاء سابق الذکر کا حساب اُن جمیع اشخاص کو جو اُس سے غرض رکھتے ہون ملاحظہ کرایا جائیگا اور فریق مذکورین کو اختیار رہے کہ جو جمع وخرچ محافظ اشیا کی معرفت ہوا اُس کے حساب کا مثنیٰ اپنے پاس رکھنے کے لیے کسی دوسرے شخص کو مقرر کرے اور اگر محافظ موصوف کا حساب باقی رہجائیگا یا غلط یا ناتمام ہوگا یا جسوقت کہ صاحب جج حساب مذکور کے پیش کرنیکا حکم دین اُسیوقت پیش نکرے تو ایسے کے قصور کے لیے ایک ہزار روپیہ تک کے جرمانہ کا سزاوار ہوگا۔

۱۳- حکم ہے کہ جب کسی ضلع کا صاحب جج کسی شخص کو محافظ اشیا مقرر کرکے متوفی کی شئے کل کا اختیار دیوےگا تو پریسیڈنسی مذکور کے اور کسی ضلع کا صاحب جج دوسرا محافظ اشیا مقرر نہ کرسکے گا لیکن درصورت متوفی کی منجملہ اشیا کے کسی جزو پر محافظ مقرر ہوا ہو تو شئے مذکور کی باقی کی بابت اُسی پریسیڈنسی مین کسی اور محافظ اشیا کے مقرر ہونے کی ممانعت نہ ہوگی مگر واضح ہو کہ جس اشیا کی بابت از روے قانون ہذا کے کسی صاحب جج کے حضور مین سرسری مقدمہ دائر ہو اُسکے لیے دوسرے صاحب جج کو محافظ اشیا مقرر کرنے یا سرسری مقدمہ سننے کا اختیار نہ ہوگا اور علاوہ اس سے اگر ایک شئے کے کتنے ہی حصون کی بابت دو یا زیادہ محافظ اشیا کئی صاحبان جج کے حضور سے مقرر کیے جاوین تو صاحبان صدر دیوانی عدالت کو جائز ہے کہ کل اشیا پر ایک محافظ مقرر کرنے کے واسطے جو تجویز کہ مناسب سمجھین عمل مین لاوین۔

۱۴- حکم ہے کہ مالک متوفی کی اشیا پر جو حقیت وراثت کا دعویدار ہو وہ اگر اُس کی وفات کے پیچھے چھ مہینے کے اندر صاحب جج کو عرضی نہ گذرانے تو پھر وہ قانون ہذا کے رو سے قابل سماعت نہ ہوگی۔

۱۵- حکم ہے کہ قانون ہذا کسی بندوبست سرکاری مین مخل نہوگا اور نہ اُن مقدمات مین جنمین کہ متوفی نے اپنے وارث کی نابالغی یا کسی اور سبب سے اشیا پر اپنی وفات کے بعد دخل ہونے کے باب مین شرح کی رو سے وصیت کی ہو وصیت کے خلاف جاری ہوگا بلکہ ایسی ہر ایک حالت مین جسوقت کہ اُس صاحب جج کو جس کے علاقہ مین متوفی کی اشیا واقع ہے وصیت مذکور کے وقوع مین اطمینان ہو اُسکو لازم ہے کہ اُسوقت اُسپر عمل کرے۔

۱۶- حکم ہے کہ قانون ہذا کسی امر مین اس نیت سے اجرا نہوگا کہ کسی پریسیڈنسی کی کورٹ وارڈس کے قبضہ مین ہرج ڈالے اور جس صورت مین کہ جس شخص کی طرف سے قانون ہذا کے بموجب درخواست ہوئی ہوئی وہ کوئی نابالغ یا اور کوئی نالایق جس کی اشیا کورٹ آف وارڈس سے متعلق ہے ہووے تو اگر صاحب جج کو دخیل کے طلب یا محافظ اشیا کے مقرر کرنے کا قصد ہو کورٹ آف وارڈس کو مذکورہ بالا کے طور پر بدون

مناسمجھے نے کے اُس محال کا جس کی بابت مقدمہ دائر ہے محافظ قرار دیوے اور جس حال مین کہ نابالغ یا اور کوئی نالائق شخص سرسری مقدمہ کے فیصل ہونے پر اشیاء مذکورہ کا مستحق ٹھہرے تو اس کا قبضہ کورٹ آف وارڈس کو سونپا جاوے۔

۱۷- حکم ہے کہ قانون ہذا کا کوئی حکم نمبری مقدمہ دائر کرنے کے لیے اس فریق کو جسکی درخواست دخیل کے طلب کرنے کے پیشتر یا پیچھے نامنظور ہوئی یا اُس فریق کو جو قانون ہذا کے روسے بیدخل کیا گیا مزاحمت نہ پہونچاوے گا۔

۱۸- حکم ہے کہ قانون ہذا کے روسے جو فیصلہ سرسری مقدمہ مین جج صاحب نے کیا اُس کا نتیجہ دخل حقیقی ٹھہرانے کے سوا اور کچھ نہوگا مگر فیصلہ مذکور اس باب مین کافی ہوگا اور نہ آیندہ اُسکا اپیل اور نہ اُس کی نظرثانی کے لیے کوئی حکم صادر ہوگا۔

۱۹- حکم ہے کہ ہر ایک پریسیڈنسی کی گورنمنٹ کو ایک یا کئی ضلعون کے واسطے سرکاری محافظ مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہے اور ضلع کا صاحب جج اُن سب حالتون مین جبکہ قانون ہذا کے احکام مرقومۃ الصدر کے روسے محافظ کا تقرر اُس کی مرضی پر منحصر ہو محافظ یا محافظان کو مقرر کریگا۔

۲۰- حکم ہے کہ جسوقت کسی شخص متوفے کی اشیاء منقولہ اور غیر منقولہ جناب عالیہ ملکہ کی کسی سوپریم کورٹ کی حدود حکومت مین واقع ہون اور صاحبان کورٹ موصوف کو اطمینان حاصل ہووے کہ اس امر کی تحقیقات کرنے سے پیشتر کہ اشیاء مذکورہ کی وراثت کا از روے قوانین کے کون حقدار ہے اُن کے تصرف بیجا اور تضیع کا خوف ہے تو اُن کو لازم ہوگا کہ ایکلیسی آسٹیکل صاحب رجسٹر ایک خواہ کئی محافظون کو اُس طور پر اُس جگہ مین اُس ضمانت پر اور اُن احکام اور اوامر کے بموجب جو صاحبان عدالت مذکور مناسب تصور فرماوین اشیاء مذکورہ کے مجتمع کرنے اور تصرف اور تحویل مین رکھنے کا حکم اور اجازت دین۔ فقط

ٹی ایچ میڈک

ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکرٹری

ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۳ء

ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۳ء

ایکٹ بغرض انضباط قواعد واسطے تصفیہ دعاوے اراضی افتادہ کے ہوگا یہ قرین مصلحت ہے کہ جو دعاوی اراضیات افتادہ کی بابت جنکی نسبت منجانب گورنمنٹ نیلام کیے جانے یا دوسرے طور پر برتے جانے کی تجویز ہو پیش کیے جاوین اور جو عذرداریان اراضیات مذکور کے نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کی بابت کی جاوین اُنکے جلد انفصال پانے کے لیے قواعد خاص منضبط ہون لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

دفعہ ۱- جس وقت کوئی دعوے بابت کسی اراضی افتادہ کے جسکی نسبت منجانب گورنمنٹ نیلام کیے جانے یا دوسرے طور پر برتے جانے کی تجویز ہو پیش کیا جاوے یا جب کوئی عذرداری اراضی مذکور کے نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کی بابت کی جاوے تو جس ضلع مین کہ وہ اراضی واقع ہو اُس کے صاحب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار کو جو اُس ضلع مین کلکٹر مالگذاری اراضی کے عہدہ کے امورات کا انصرام دیتا ہو گو کسی نام سے اُسکا عہدہ موسوم ہو لازم ہے

کہ اراضی مذکور کے نیلام یا دوسرے برتاؤ کی بابت جو اشتہار صادر کیا جاے اُس کی میعاد مندرجہ کے اندر کہ وہ میعاد تین مہینے سے کم نہوگی اگر دعوے یا عذرداری مذکور پیش کیجاے تو اُس دعوے یا عذر داری کی نسبت تحقیقات عمل مین لاوے۔

دفعہ ۲- صاحب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کو لازم ہے کہ دعویدار یا عہدہ دار کو واسطے پیش کرنے کسی شہادت یا دستاویزات کے جنپر وہ اپنے دعوے یا عذر کے ثبوت کا استدلال رکھتا ہو حکم دے اور اُسپر غور کرنے اور تحقیقات مزید جو مناسب متصور ہو عمل مین لانے کے بعد مقدمہ کو بذریعہ حکم منظوری یا نامنظوری دعوی یا عذر داری مذکور کے فیصل کرے اور اگر اراضی کے نیلام ہونے کی تجویز کی جاے تو بپابندی کسی شرط یا قید کے جو کلکٹر مذکور یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کے نزدیک مناسب متصور ہو اُس کے نیلام کا حکم دے درصورتیکہ حکم نیلام اراضی کا بپابندی کسی شرط یا قید کے دیا جاے تو اُس شرط یا قید سے بروقت نیلام طالبان خریداری مطلع کئے جائین گے۔

دفعہ ۳- دراثناے تحقیقات ہر دعوے یا عذر داری کے جو دفعہ بالا ملحق الذکر کے بموجب ہو صاحب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کو لازم ہے کہ نیلام یا دوسرے طور کا برتاؤ اراضی کا ملتوی رکھے اور درصورت حکم نامنظوری دعوے یا عذر داری مذکور کے اُسکو لازم ہے کہ التواے ثانی اُس نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کا عمل مین لائے تاکہ دعویدار یا عذر دار کو اُس طور پر جیساکہ آگے ایکٹ ہذا مین مقرر کیا گیا ہے اُس حکم نامنظوری کے استغاثہ کرنے کی مہلت ہو۔

دفعہ ۴- اگر کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبوق الذکر یہ تصور کرے کہ دعوی یا عذر داری ثابت ہے اور نیلام یا دوسرا برتاؤ اراضی کا عمل مین آنا نہ چاہیے تو اُسکو لازم ہے کہ اراضی کے نیلام یا دوسرے برتاؤ کو موقوف رکھے لیکن اگر بعد حکم لوکل گورنمنٹ کے جو نسبت تجویز دعوی یا عذر داری کے حسب قاعدہ مندرجۂ دفعہ ۶ ایکٹ ہذا صادر کیا جاے دعویدار یا عذر دار اُس دعوے یا عذر کے ثابت کرنے مین قاصر رہے تو کارروائی اراضی کے اُس نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کی من بعد اجرا پذیر ہوگی۔

دفعہ ۵- اگر کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبوق الذکر یہ حکم دے کہ دعوے یا عذر داری نامنظور ہو یا یہ کہ اراضی بپابندی کسی شرط یا قید کے نیلام کی جاے یا دوسرے طور پر برتی جاے تو اُسے لازم ہے کہ نقل اُس حکم کی دعویدار یا عذر دار کے حوالہ کرے اور اگر وہ دعوے دار یا عذر دار نقل مذکور کے حوالہ ہونے کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر یا اُس میعاد زائد کے اندر جو کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبوق الذکر بنظر کسی وجہ خاص کے جس کا قلمبند ہونا چاہیے عطا کرنی مناسب سمجھے کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کو بذریعہ تحریر کے یہ اطلاع نہ دے کہ وہ اُس حکم کا استغاثہ کیا چاہتا ہے تو حکم مذکور قطعی ہوگا درصورتیکہ دعویدار یا عذر دار میعاد معین کے اندر اُس تجویز کی اطلاع دے تو صاحب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کو لازم ہے کہ فوراً کیفیت اُسکی صاحبان بورڈ رنیو یا دوسرے عہدہ دار بالا تر صیغہ مال کو بھیجے اور اُس کیفیت کے ساتھ نقل اپنے حکم کی اور بیان مفصل تمام حالات مقدمہ کا اور اُسوجہ ثبوت کا جو بتائید یا باسترداد دعوی یا عذر داری کے پیش کیا گیا ہو لکھکر بھیجدے اور صاحبان بورڈ یا دوسرے حاکم کو بروقت پہنچنے اُس کیفیت کے اور بعد طلب کرنے کسی اطلاع مزید کے جو اُسکے نزدیک ضروری ہو اختیار منظوری یا ترمیم یا تنسیخ حکم کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کا حاصل ہے اگر صاحبان بورڈ یا دوسرا حاکم مذکورۂ بالا حکم صادرہ کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کو منظور یا اس نہج پر ترمیم کرے کہ کوئی جزو یا فیمابقی اُس حکم کا خلاف مراد دعویدار یا عذر دار کے ہو تو کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کو لازم ہے کہ اُس حکم کی بابت اس عدالت کو جو بموجب اُس قاعدہ کے کہ ایکٹ ہذا مین آگے منضبط کیا گیا ہے مقرر کیجاے تحریر کرے اور عدالت مذکور فوراً دعویدار یا عذر دار کو اطلاع دے جس حال مین کہ دعویدار یا عذر دار مذکور عدالت سے اطلاع پانے کی تاریخ سے تیس روز کے

اندر نالش واسطے ثابت کرنے اپنے دعوے یا عذرداری کے عدالت مذکور مین رجوع نہ کرے تو حکم صاحبان بورڈ یا دوسرے حاکم مسبوق الذکر کا قطعی ہوگا۔

دفعہ ۶- لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ جس تاریخ دعوی کسی دعویدار اراضی اُفتادہ کا یا عذرداری کسی عہدہ دار مسبوق الذکر کی بموجب ایکٹ ہذا کے کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مذکورہ بالا کے حکم سے منظور ہوئی ہو اُس کے بعد بارہ مہینے کے اندر یہ ہدایت کرے کہ واسطے تجویز دعوی یا عذرداری دعویدار یا عذردار کے اُس عدالت مین جو بموجب اُس قاعدہ کے کہ ایکٹ ہذا مین آیندہ لکھا گیا ہے مقرر ہو مقدمہ پیش کیا جاے۔

دفعہ ۷- واسطے تحقیقات اور تجویز دعادی حسب ایکٹ ہذا کے ہر ضلع مین جہان اراضی افتادہ لایق اسکے ہو کہ منجانب گورنمنٹ اُس کا نیلام کیا جاے یا دوسرے طور پر برتی جاے لوکل گورنمنٹ ایک عدالت مقرر کرے گی اور اُس مین اشخاص اُس تعداد سے مقرر کیے جاوینگے کہ عدد اُنکا طاق ہو اور تین سے کم نہ ہون منجملہ اُن کے ایک ضلع کا صاحب جج یا وہ عہدہ دار ہوگا جو اُس ضلع کی کلان تر عدالت دیوانی مجاز سماعت مقدمات مرافعہ اولی کا حاکم ہو گو اُسکا عہدہ کسی نام سے موسوم ہو اور جتنے ارکان پر وہ عدالت مشتمل ہوگی اُن مین سے ایک یا زیادہ اشخاص مقدمہ مین واسطے صادر کرنے اُن احکام کے جو قبل دربیشی مقدمہ ضروری ہون اختیار رکھینگے مگر ملحوظ رہے کہ جب ضلع کی کلان تر عدالت مجاز سماعت مقدمات دیوانی مرافعہ اولے کا حاکم وہی کلکٹر یا عہدہ دار ہو جسنے کہ اولا تحقیقات کی تھی تو ایسا عہدہ دار رکن اُس عدالت کا نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۸- جب حسب ایکٹ ہذا کوئی عدالت ترتیب پائے تو اُسکی اطلاع بذریعہ اشتہار تحریری کے جسکی نقلین ضلع کی جملہ عدالتون اور کچہری ہاے کلکٹر اور مجسٹریٹ مین چسپان کی جاوینگی دیجاوے گی اور اُس اشتہار کے صادر ہونے کی تاریخ سے کسی دوسری عدالت کو اختیار نہ ہوگا کہ اُس قسم کے دعادی یا عذرات مین سے جنکی تجویز اور انفصال کے واسطے یہ عدالت ترتیب دیجاے کسی دعوی یا عذر کی سماعت کرے

دفعہ ۹- جو عدالتین حسب ایکٹ ہذا ترتیب پائین ایسے مقام یا مقامات پر اپنے اختیار سماعت کے علاقہ کے اندر قائم کی جاوینگی جو بنظر آسایش نہایت مناسب متصور ہون۔

دفعہ ۱۰- ہر مقدمہ مین جو حسب دفعہ ۵ ایکٹ ہذا کے دائر ہو اراضی افتادہ کے دعویدار یا ایسی اراضی کے نیلام یا دوسرے نوع کے برتاؤ کی بابت عذرداری کرینوالے کو لازم ہوگا کہ اپنے تئین مدعی گردانے اور منجانب سرکار صاحب کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبوق الذکر مدعا علیہ ہوگا طرفین کو اختیار ہے کہ وکالتاً یا مختارتاً حاضر ہون مگر ملحوظ رہے کہ اگر عہدہ دار مسبوق الذکر ضلع کی عدالت کلان مجاز سماعت مقدمات دیوانی مرافعہ اولے کا حاکم ہو تو لوکل گورنمنٹ کسی دوسرے عہدہ دار کو اپنی طرف سے اُس مقدمہ مین مدعا علیہ گردانے گی اور ہر مقدمہ مین جس کے دائر کرنے کا لوکل گورنمنٹ حسب دفعہ ۶- ایکٹ ہذا کے حکم دے گورنمنٹ بوساطت کسی عہدہ دار کے جو اُس امر کے واسطے مقرر کیا جاے مدعی ہوگی اور دعویدار یا عذردار مذکورہ بالا مدعا علیہ گردانا جائے گا۔

دفعہ ۱۱- مقدمات دائر حسب ایکٹ ہذا مین بجز اُس صورت کے جس کے واسطے آگے اسی ایکٹ مین حکم مندرج ہے جہانتک ممکن ہو کارروائیان بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترتیب پائینگی۔

دفعہ ۱۲- عدالت کو لازم ہے کہ ایک تاریخ واسطے حاضری فریقین اور دربیشی مقدمہ کے مقرر کرکے حسب ضابطہ فریقین یا اُن کے مختارون کو اُس کی اطلاع دے اور جو تاریخ اس نہج پر مقرر کی جاے اُسپر فریقین یا اُن کے مختار اپنے گواہ مع دستاویزات کے جنکو واسطے تائید اپنے اپنے بیانات کے استدلال لال رکھتے ہون عدالت مین حاضر کرین اگر احدالفریقین اُس تاریخ پر کسی گواہ کے حاضر کرانے مین عدالت کی اعانت

چاہتا ہو تو اُسے لازم ہے کہ تاریخ معینہ درپیشی مقدمہ سے بیشتر عرصہ کافی کے اندر عدالت مین درخواست گذرانے کہ اُسپر عدالت سے سفینہ بنام گواہ مزبور عدالت مین بتاریخ مذکور حاضر ہونے کے واسطے صادر کیا جائیگا اور عدالت کو یہ حکم دینے کا اختیار ہوگا کہ دعویدار اراضی افتادہ یا عذردار مسبوق الذکر بروز معین درپیشی مقدمہ یا اُسکے بعد کسی روز در اثناے دوران مقدمہ اصالتًا حاضر ہو۔

دفعہ ۱۳- بروز معینہ درپیشی مقدمہ یا اُسکے بعد جس قدر جلد ممکن ہو عدالت کو لازم ہے کہ دعویدار اراضی افتادہ یا عذردار یا اُسکے مختار سے (جب کہ اُس کا اصالتًا حاضر ہونا مطلوب نہو) اور نیز گواہان فریقین سے اظہار لے اور اُن اظہارون پر اور بعد ملاحظہ دستاویزات فریقین اور تحقیقات مزید کے جو ضروری نظر آوے مقدمہ مین ایسا حکم جو قرین انصاف اور مناسب متصور ہو صادر کرے۔

دفعہ ۱۴- کسی فیصلہ یا حکم مصدورہ حسب ایکٹ ہذا کا اپیل نہ ہوگا اور نہ ایسے کسی فیصلہ یا حکم کی تجویز ثانی کی جائیگی۔

دفعہ ۱۵- اگر بروقت تجویز کسی مقدمہ حسب ایکٹ ہذا کے کوئی بحث قانونی یا ایسے رواج کی جو بمنزلہ قانون کے ہو یا معنی کسی دستاویز مؤثر روئداد مقدمہ کی پیدا ہو اور اُسکی نسبت عدالت کو اشتباعات معقول ٹرین تو اُسے اختیار ہے کہ خواہ بتحریک اپنے یا بدرخواست کسی فریق مقدمہ کے کیفیت مقدمہ کی لکھکر اُس کو مع اپنی راے کے واسطے دریافت راے اُس ملک کی عدالت اعلی یا عدالت دیوانی بالاتر مجاز سماعت اپیل و تجویز ثانی مین جس مین کہ وہ اراضی واقع ہو بھیجے مگر واضح ہو کہ ہر عدالت جو بموجب ایکٹ ہذا کے اجلاس کرے اُسکو لازم ہوگا کہ اگر کسی مقدمہ مرجوعہ حسب ایکٹ ہذا مین کوئی بحث نسبت کسی قاعدہ ضرورت عام یا حقوق کسی فرقہ کے نالشی ہو تو اُس کی نسبت عدالت اعلی یا عدالت اپیل مذکور سے استصواب کرے۔

دفعہ ۱۶- عدالت کو اختیار ہے کہ گو عدالت اعلی یا دوسری اپیل کی عدالت دیوانی بالاتر مذکورۃ الصدر سے استصواب کیا گیا ہو مقدمہ کی کارروائی جاری رکھے اور حکم مشروط او پر راے عدالت اعلی یا دوسری عدالت مسبوق الذکر کے نسبت امر مستفسرہ صادر کرے لیکن کوئی حکم قطعی نسبت نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ اُس اراضی کے جو اُس مقدمہ مین امر مابہ النزاع ہو یا واسطے منظوری یا نامنظوری کسی دعوی یا عذرداری کے جو بمقدمہ مذکور پیش عدالت ہو تا وقت پہونچنے حکم عدالت اعلی یا اپیل کی عدالت دیوانی بالاتر مسبوق الذکر کے صادر نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۷- مسلین مقدمات منفصلہ اُن عدالتون کی جو حسب ایکٹ ہذا ترتیب دی جائین اُس ضلع کی عدالت دیوانی کلان مجاز سماعت مقدمات مرافعہ اولی کے دفتر کے شامل رکھی رہین گی جس مین کہ جائداد متنازعہ واقع ہو۔

دفعہ ۱۸- کوئی دعوی نسبت اراضی یا معاوضہ یا ہرجہ ایسی اراضی کے جو بطور اراضی افتادہ منجانب سرکار نیلام کی جاے یا دوسرے طور پر برتی جاے بعد گذرنے عرصہ تین سال کے اُس تاریخ سے جب کہ اراضی مذکور منجانب سرکار خریدار کو حوالہ کیجاے یا دوسرے طور پر برتی جاے مسموع نہ ہوگا اگر بعد اُس کے کہ کوئی اراضی منجانب سرکار خریدار کے حوالہ کی جاے یا کسی اور طور پر برتی جاے تین سال کے اندر کوئی دعوی دائر یا عذر دار دعوی نسبت اراضی کے جو اس نہج پر حوالہ کی جاے یا برتی جاے یا عذرداری نسبت ایسے نیلام یا معاوضہ یا ہرجہ اس اراضی کے اُس عدالت مین جو حسب ایکٹ ہذا واسطے اُس ضلع کے جس مین کہ اراضی مذکور واقع ہے ترتیب دی گئی ہو پیش کرے اور وجہ معقول اور کافی اس امر کی گذرانے کہ اُسنے اپنے دعوے یا عذرداری کو روبرو کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کے اندر میعاد معینہ حسب دفعہ ۱- ایکٹ ہذا کے کیون نہین پیش کیا تھا تو عدالت مذکور کو لازم ہے کہ اُس دعوے یا عذرداری کو داخل فہرست

مقدمات کرے اور مقدمہ مین دعویدار یا عذردار کو مدعی اور کلکٹر ضلع یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کو (کہ اُس حال مین درصورتیکہ عہدہ دار مذکور ضلع کی کلان عدالت دیوانی مجاز سماعت مقدمات مرافعہ اولی کا خود حاکم ہو قاعدہ مندرجہ بالا مرعی ہوگا) مدعا علیہ گردانے اور ایکٹ ہذا کے قواعد مندرجہ بالا مقدمہ کی تجویز و انفصال سے متعلق ہون گے اور جو عہدہ دار کہ منجانب سرکار اراضی نیلام شدہ یا دوسرے طور پر برتی گئی کے حوالہ کرنے پر یا اُس کا قبضہ لینے کے لیے مامور ہو اُس کی کیفیت قطعی وجہ ثبوت اُس تاریخ کی نسبت ہوگی جسپر حوالگی یا اخذ قبضہ عمل مین آیا ہو۔

دفعہ ۱۹- درصورت نیلام ہو جانے اراضی کے اگر عدالت کی راے مین یہ آئے کہ دعوی دعویدار کا ثابت ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ دعویدار کو قبضہ اراضی متنازعہ کا نہ دلائے بلکہ اُسکو حکم دے کہ خزانہ سرکار سے بطور معاوضہ روپیہ مساوی اُس قیمت کے جسپر کہ اراضی نیلام کی گئی علاوہ خرچہ مقدمہ کے وصول کرے۔

دفعہ ۲۰- اگر اراضی مشروطہ ساتھ کسی شرط یا قید کے نیلام کی جاے یا نیلام نہ ہوئی ہو لیکن منجانب سرکار کسی اور طور پر برتی گئی ہو اور عدالت کی راے مین یہ آئے کہ دعوی نسبت اُس اراضی کے یا عذرداری عذردار کی ثابت ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ دعویدار یا عذردار کو بابت اُسکی حقیت متعلقہ اراضی مذکور اُس قدر روپیہ دلائے جسقدر اُسکی بابت بموجب احکام ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۵۷ء (متضمن اجازت قبضہ کرنے اراضی پر بغرض افادہ خلایق) دلانا چاہیے اور بعد ازان لوکل گورنمنٹ بموجب ایکٹ مذکور کے استحقاق مسطور کی مالیت کی بابت فیصلہ حاصل کرے گی۔

دفعہ ۲۱- فیصلہ جو بموجب احکام دو دفعات بالا ملحق الذکر کے کیا جاے وہ بابت کل ایفاے دعوے دار یا عذردار کے ہوگا اور اُس کی طرف سے بابت اراضی متنازعہ فیہ کے آیندہ کوئی دعوے جو مبنی اوپر اُسی بناء نالش کے ہو یا اوپر ایسی بناء کے ہو جو قبل اُس تاریخ کے جب کہ منجانب سرکار اراضی کا نیلام یا دوسرے طور کا برتاو عمل مین آیا موجود تھی مسموع نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۲- کوئی عبارت ایکٹ ہذا کی لوکل گورنمنٹ کو اس امر مین مانع متصور نہ ہوگی کہ کسی دعویدار اراضی افتادہ کو جس کا نیلام منجانب سرکار عمل مین آیا ہو لوکل گورنمنٹ مذکور کی اطمینان کے موافق اُس دعویدار کا دعوی ثابت ہونے پر (باوجودیکہ اُس دعویدار نے اپنا دعوے روبرو کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر کے یا اُس عدالت مناسب مین جو حسب ایکٹ ہذا ترتیب دی گئی ہو میعاد معینہ ایکٹ ہذا کے اندر نہ پیش کیا ہو) اُسقدر زر معاوضہ اراضی مذکور جو اُسکے نزدیک مناسب متصور ہو اندر تعداد متذکرہ دفعہ ۱۹- ایکٹ ہذا کے عطا کرے بشرطیکہ اراضی مذکور بلا پابندی کسی شرط یا قید کے نیلام ہوئی ہو۔

دفعہ ۲۳- اگر اراضی منجانب سرکار مشروط ساتھ کسی شرط یا قید کے نیلام ہوئی ہو یا دوسرے طور پر برتی گئی ہو اور کوئی دعوی نسبت اُس اراضی کے یا عذرداری اُس اراضی کے نیلام یا دوسرے برتاو کی بابت حسب اطمینان لوکل گورنمنٹ ثابت ہو تو باوجودیکہ وہ روبرو صاحب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبوق الذکر یا اُس عدالت کے جو حسب ایکٹ ہذا ترتیب دی گئی اندر میعاد معینہ ایکٹ ہذا کے پیش نہ ہوا ہو لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ اُس دعویدار یا عذردار کو اُسقدر روپیہ دلائے جسقدر لوکل گورنمنٹ مذکور کے نزدیک اُس اراضی مین دعویدار یا عذردار کی حقیت کی مالیت ہو۔

دفعہ ۲۴- بجز اسکے کہ سیاق کلام سے دوسرے طور پر مفہوم ہو الفاظ معنی صیغہ واحد کے محتوی معنوی صیغہ جمع کا اور الفاظ معنی صیغہ جمع کے شامل معنی صیغہ واحد کے سمجھے جائین گے اور الفاظ معنے صیغہ مذکر مین معنی صیغہ مؤنث بھی داخل ہون گے۔

ایم ویلی

ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہوم ڈپارٹمنٹ

ایکٹ قانون گویان و پٹواریان نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۹ع

ایکٹ جس سے یہ غرض ہے کہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین محصول پٹواری کا عائد کیا جانا جائز کیا جاے اور ممالک مذکورہ کے قانون گویان و پٹواریان کے لیے کچھ تجویزات کی جائین۔

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین محصول پٹواری کا عائد کیا جانا جائز کیا جاے اور ممالک مذکورہ کے قانون گو و پٹواریان کے لیے کچھ تجویزات کیجائین لہذا اس تحریر کی رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

نام اور آغاز

دفعہ ۱۔ (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بتسمیہ ایکٹ قانون گویان و پٹواریان ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۸۹ع موسوم کیا جاے اور۔

(۲) یہ ایکٹ بتاریخ یکم اپریل سنہ ۱۸۸۹ع نافذ الاثر ہوگا۔

منسوخی

دفعہ ۲۔ (۱) ایکٹ قانون گویان و پٹواریان مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ع از روے ایکٹ ہذا منسوخ ہوا۔

(۲) لیکن کل قواعد اور تقررات اور پٹواریون کے حلقہ جات جو بموجب ایکٹ مذکور کے یا کسی ایسے ایکٹ کے جو اسکی رو سے منسوخ ہوا مرتب ہوئے اور عمل مین آئے اور قایم کیے گیے اُن کی نسبت حتی الامکان یہ سمجھا جائیگا کہ وہ علی سبیل الترتیب ایکٹ ہذا کے بموجب مرتب ہوئے اور عمل مین آئے اور قائم کیے گئے۔

تقسیم ایکٹ کی حصص مین اور مقامات نفاذ حصص مختلف کے

دفعہ ۳۔ (۱) باقی ایکٹ ہذا حصص مندرجہ ذیل پر منقسم ہے یعنی۔

حصہ ۱۔ ممالک مغربی و شمالی۔

حصہ ۲۔ ملک اودھ۔

حصہ ۳۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ۔

(۲) حصہ ۱ ممالک مغربی و شمالی سے اور حصہ ۲ ملک اودھ سے اور حصہ ۳۔ ممالک مغربی و شمالی اور ملک اودھ سے متعلق ہے۔

حصہ ۱
ممالک مغربی و شمالی

تعریفات

دفعہ ۴۔ اس حصہ مین اگر کوئی امر از روے مضمون یا سیاق عبارت کے متناقض نہ ہو تو۔

(۱) لفظ "اراضی" سے مراد وہ اراضی ہے جو اغراض کاشتکاری کے لیے مستعمل ہو یا وہ اراضی افتادہ ہے جو قابل زراعت ہو۔

(۲) لفظ "محال" سے مراد کل یا کوئی جزو موضع ہے جسپر مالگذاری اراضی کی تشخیص جداگانہ ہوئی ہو یا جو اُسکے ادا کرنے سے جداگانہ معاف ہو۔

(۳) لفظ "زمیندار" سے وہ شخص مراد ہے جو ذمہ دار ادا ے اُس مالگذاری اراضی کا (اگر کوئی ہو) جو کسی محال پر مشخص ہو خواہ بحیثیت مالک خواہ بطور مرتہن دخیلکار خواہ اور طور پر ہے اور اُس مین معافیدار یا نذرانہ دار یا اور کوئی ایسا شخص داخل ہے جو اُس اراضی پر قابض ہو جسکی مالگذاری کلاً یا جزءً واگذاشت کی گئی ہے یا منتقل کرائی گئی ہے یا عطا کی گئی ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہے۔

(۴) لفظ "اسامی" سے جب وہ بتعلق کسی اراضی کے مستعمل ہو وہ اسامی مراد ہے جو اراضی مذکور کے زمیندار کی طرف سے بلا واسطہ غیرے اُسپر قابض ہو اور اُس مین اراضی مذکور کا مالک شکمی اور کوئی اور شخص جسپر یہ امر واجب ہو کہ زمیندار مذکور کو کوئی شے بابت استعمال یا قبضہ اراضی مذکور کے ادا یا حوالہ کرے داخل ہے۔

(۵) لفظ "مالیت سالانہ" سے مراد حسب ذیل ہے۔

(۱) جس حال مین کسی محال کی مالگذاری اراضی کا بندوبست میعادی ہو تو چند تعداد اُس مالگذاری اراضی کی جو محال پر بوقت موجودہ مشخص ہو اور۔

(۲) جس حال مین بندوبست مذکور میعادی نہ ہو یا جس حال مین مالگذاری اراضی کلاً یا جزوًا الغا کی گئی ہو یا منقطع کرالی گئی ہو یا عطا کی گئی ہو یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہو تو اُس تعداد کا دو چند جو درصورت بندوبست میعادی کے بطور مالگذاری اراضی کے مشخص ہوتی۔

(۶) لفظ "لگان" سے مراد وہ شے ہے جو اسامی سے زمیندار کو اسامی کے استعمال یا قبضہ اراضی کی بابت واجب الادا ہے اور۔

(۷) لفظ "سال" سے وہ سال مراد ہے جو تاریخ یکم اپریل کو شروع ہوتا ہے۔

محصول پٹواری

دفعہ ۵۔ (۱) ہر محال اُس قدر محصول ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔ جو محال مذکور کی مالیت سالانہ کے فی صدی دو سے زیادہ نہ ہو۔ جس قدر لوکل گورنمنٹ اس غرض سے عائد کرے کہ اُس سے تنخواہ پٹواریان اور گرداور اور قانون گویان اور کوئی ایسے اخراجات ادا کیے جائین جو تحریرات اور کاغذات پٹواری کی نگرانی اور اُنکے قایم رکھے جانے اور اُن کی تصحیح و درستی مین اور نیز طیاری نقشہ جات دیہی مین پڑین۔

(۲) یہ محصول جو بعد ازین بہ الفاظ محصول پٹواری مذکور ہے علاوہ اور بلا تعلق کسی مالگذاری اراضی کے جو محال متعلقہ پر مشخص ہو اور کسی ایسے محصول یا ابواب کے جو ممالک مغربی و شمالی کے محصولات مختص المقام کے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ع کی رو سے واجب الاخذ ہون یا اُسمین جائز قرار دیے گئے ہون زمیندار سے واجب الادا ہوگا اور ہر رقم جو بابت محصول پٹواری کے واجب الوصول ہو اُسی طرح قابل وصول ہوگی کہ گویا وہ باقی اُس مالگذاری اراضی کی تھی جو بابت محال مذکور کے واجب الوصول تھی۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے۔

(الف) صراحت اسکی کرے کہ بذریعہ کن اقساط کے اور کن اوقات اور مقامات پر محصول پٹواری ادا کیا جائے گا اور اسکو کون تشخیص اور تحصیل کرے گا۔

(ب) وہ میعادین مقرر کرے جنکی بابت تشخیصات محصول پٹواری اُن صورتہای (مختلفہ) مین اثر پذیر ہون گی جنکا ذکر تعریفات لفظ "مالیت سالانہ" کے فقرہ ۲ مندرجہ دفعہ ۴ مین ہے۔

(ج)۔ وہ مقدمات اور وہ شرائط اور وہ عہدہ دار مقرر کرے جنمین اور جنکی پابندی سے اور جنکے حضور مین احکام متعلقہ تشخیص یا تحصیل محصول پٹواری کا اپیل یا نظر ثانی ہوگا یا کی جا سکے گی اور۔

(د) کسی جزو ممالک مغربی و شمالی کو تاثیر حصہ ہذا سے مستثنے کرے یا کسی محال کو محصول پٹواری کے کل یا کسی جزو کے ادا کرنے کا مستوجب ہونے سے مستثنے کرے اور اُس استثناء کو منسوخ کرے۔

ممالک مغربی و شمالی کا پٹواری فنڈ

دفعہ ۶۔ (۱) ممالک مغربی و شمالی کے واسطے ایک فنڈ قایم کیا جائیگا جو ممالک مغربی و شمالی کا پٹواری فنڈ کہلائیگا اور اُس مین رقوم مندرجہ ذیل جمع کی جائین گی۔

(الف) آمدنی محصول پٹواری اور۔

(ب) وہ رقم امداد۔ کہ ہر سال اس فنڈ مین امداد کی جائیگی۔ جو لوکل گورنمنٹ اُن محاصل عام مین سے جو اُسکے اختیار مین ہین مقرر کرے۔

(۲) وہ فنڈ جو اس طرح پر قائم کیا جائیگا قطعًا اُسی غرض مین صرف ہونے کے قابل ہوگا جس کا ذکر ضمن ۱ دفعہ ماسبق مین ہے۔

(۳) حساب فنڈ مذکور کا لوکل گورنمنٹ گزٹ سرکاری مین سالانہ مشتہر کیا کرے گی۔

وصول ہونا رسوم پٹواری کا ادا کنندہ محصول پٹواری کو

دفعہ ۷- (۱) زمیندار ہر ایسی اراضی کا جسکی بابت محصول پٹواری بوقت موجودہ واجب الادا ہو مستحق ہوگا کہ اُس اراضی کے اسامی سے وہ رسوم وصول کرے جس کا بعد ازین ذکر ہے یعنی -

(الف) اگر لگان اسامی مذکور کا بذریعہ زر نقد ادا ہوتا ہے تو رسوم لگان مذکور پر بشرح دو پائی فی روپیہ لگان مذکور کے یا -

(ب) اگر اراضی بلا لگانی ہو یا اُس کا لگان بذریعہ جنس (بٹائی) یا بذریعہ خدمت کے واجب الادا ہو تو رسوم حتی الامکان مساوی ایک فی صد اُن لگان زر نقد کے ہوگی جو از روے تشخیص معقول و مناسب بابت اراضی مذکور کے واجب الادا ہو -

(۲) رسوم بابت ایسی اراضی کے جس کا ذکر فقرۂ (ب) ضمن (۱) مین ہے اُس طرح پر محسوب اور واجب الادا ہوگی جس طرح لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد عام یا خاص متعلقہ امر ہذا کے مقرر کرے -

وصول کرنا محصول یا رسوم کا بذریعہ عدالت ہاے مال کے

دفعہ ۸- نالشات واسطے دلا پانے کسی رقم محصول پٹواری یا دلا پانے رسوم متذکرہ دفعہ ماقبل کے یا زر نقد مساوی رسوم مذکور کے اور اپیل اور ادر ایسی کارروائیان جو نالشات مذکور سے پیدا ہون اُسی طرح پر قابل سماعت ہونگی کہ گویا نالشات مذکور اُن نالشات مین داخل تہین جنکا ذکر دفعہ ۹۳ ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی مصدرہ ۱۸۸۱ء مین ہے -

حصہ ۲
ملک اودھ

تعریفات

دفعہ ۹- اس حصہ مین اگر کوئی امر از روے مضمون یا سیاق عبارت کے متناقض نہو تو -

(۱) لفظ "اراضی" سے مراد وہ اراضی ہے جسپر مالگذاری اراضی تشخیص کی گئی ہے اور اُس مین وہ اراضی بھی داخل ہے جس کی مالگذاری کلاً یا جزءً واگذاشت کی گئی ہے یا منقطع کرائی گئی ہے یا عطا کی گئی ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہے -

(۲) لفظ "محال" سے مراد کل یا کوئی جز و موضع ہے جسپر مالگذاری اراضی کی تشخیص جداگانہ ہوئی ہو یا وہ اُس کے ادا کرنے سے جداگانہ معاف ہو -

(۳) لفظ "زمیندار" سے وہ شخص مراد ہے جسکو لگان کسی اراضی کا خواہ بحیثیت مالک خواہ بطور مرتہن دخیلکار خواہ اور طور پر ملتا ہے اور اُس مین ایسا مالک ادنے داخل نہے جس کے ساتھ بندوبست شکمی کل اُس موضع کا جس مین اراضی مذکور واقع ہے ہوا ہو -

(۴) لفظ "اسامی" (رعیت) سے وہ شخص مراد ہے جو اراضی پر خاص زمیندار کی جانب سے بلا وساطت دیگرے قابض ہو اور اُس مین مالک ادنے اراضی کا جو ایسا مالک ادنے نہو جس کے ساتھ بندوبست شکمی اُس کل موضع کا کیا گیا ہو جس مین اراضی واقع ہو داخل ہے -

(۵) لفظ "مالیت سالانہ" سے مراد (حسب ذیل) ہے -

(۱) جس حال مین کسی محال کی مالگذاری اراضی کا بندوبست میعادی ہو - تو دو چند تعداد محاصل مالگذاری اراضی کی جو محال پر مشخص ہو اور -

(۲) جس حال مین بندوبست مذکور میعادی نہین ہے یا جس حال مین مالگذاری اراضی یا اُس کا کوئی جزو واگذاشت کیا گیا ہے یا منقطع کرا لیا گیا ہے یا عطا کیا گیا ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دیا گیا ہے تو اُس تعداد کا دو چند جو درصورت بندوبست میعادی کے بجز اس کے کہ وہ ایسے بندوبست کا مستوجب نہوتا یا مالگذاری اراضی واگذاشت کی جاتی یا منقطع کرائی جاتی یا عطا کی جاتی یا کسی معاہدہ خاص سے

چھوڑ دی جاتی بطور مالگذاری اراضی کے مشخص کی جاسکتی۔

(۶) لفظ "لگان" سے مراد وہ شے ہے جو اسامی سے زمیندار کو اسامی کے استعمال یا قبضہ اراضی کی بابت واجب الادا ہے اور۔

(۷)۔ لفظ سال سے وہ سال مراد ہے جو تاریخ یکم اپریل کو شروع ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۰۔ (۱) یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے اسلیے نہین درج کی گئی۔

دفعہ ۱۱۔ (۱) یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے اسلیے نہین درج کی گئی۔

دفعہ ۱۲۔ یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے اسلیے نہین درج کی گئی۔

دفعہ ۱۳۔ (۱) ہر محال اُس قدر محصول ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔ جو محال مذکور کی مالیت سالانہ کے فی صد ڈیڑھ سے زیادہ نہ ہو۔ جس قدر لوکل گورنمنٹ اس غرض سے عائد کرے کہ اُس سے تنخواہ پٹواریان وگرداور قانون گویان اور کوئی ایسے اخراجات ادا کیے جائین جو تحریرات وکاغذات پٹواری کی نگرانی اور اُن کے قائم رکھے جانے اور اُن کی تصحیح ودرستی مین اور نیز علیادہ نقشہ جات دیہی مین پڑین۔

(۲) یہ محصول جو بعد ازین بالفاظ محصول پٹواری مذکور ہے علاوہ اور بلا تعلق کسی مالگذاری اراضی کے جو محال متعلقہ پر مشخص ہو اور کسی ایسے محصول یا ابواب کے جو ملک اودھ کے محصولات مختص المقام کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۹ء کی رو سے واجب الاخذ ہون یا اُس مین جائز قرار دیے گئے ہون زمیندار سے واجب الادا ہوگا اور ہر رقم جو بابت محصول پٹواری کے واجب الوصول ہو اُسی طرح پر قابل وصول ہوگی کہ گویا وہ باقی اُس مالگذاری اراضی کی تھی جو بابت محال مذکور کے واجب الوصول تھی۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے۔

(الف) صراحت اس کی کرے کہ بذریعہ کن اقساط کے اور کن اوقات اور مقامات پر محصول پٹواری ادا کیا جائیگا اور اُسکو کون تشخیص وتحصیل کرے گا۔

(ب) وہ میعادین مقرر کرے جنکی بابت تشخیصات محصول پٹواری اُن صورت ہائے (مختلفہ) مین اثر پذیر ہوگی جن کا ذکر تعریف لفظ "مالیت سالانہ" کے فقرہ (۲) مندرجہ دفعہ ۹ مین ہے۔

(ج) وہ مقدیات اور وہ شرائط اور وہ عہدہ دار مقرر کرے جنمین اور جنکی پابندی سے اور جنکے حضور مین احکام متعلقہ تشخیص یا تحصیل محصول پٹواری کا اپیل یا نظر ثانی ہوگا یا کی جاسکے گی اور۔

(د) کسی جزو ملک اودھ کو تا بتغیر تصریح ہذا سے مستثنے کرے یا کسی محال کو محصول پٹواری کے کل یا کسی جزو کے ادا کرنے کا مستوجب ہونے سے مستثنی کرے اور اُس استثناء کو منسوخ کرے۔

دفعہ ۱۴۔ (۱) ملک اودھ کے واسطے ایک فنڈ قائم کیا جائیگا جو ملک اودھ کا پٹواری فنڈ کہلائیگا اور اُس مین رقوم مندرجہ ذیل جمع کی جائینگی۔

(الف) آمدنی محصول پٹواری اور۔

(ب) وہ رقم امداد۔ کہ ہر سال اس فنڈ مین امداد کی جائے گی۔ جو لوکل گورنمنٹ اُن محاصل عام مین سے جو اُس کے اختیار مین ہین مقرر کرے۔

(۲) وہ فنڈ جو اس طرح قائم کیا جائیگا قطعاً اُسی غرض مین خرچ ہونے کے قابل ہوگا جس کا ذکر ضمن ۱ دفعہ عین ماسبق مین ہے۔

(۳) حساب فنڈ مذکور کا لوکل گورنمنٹ گزٹ سرکاری مین سالانہ مشتہر کیا کرے گی۔

دفعہ ۱۵۔ (۱) زمیندار ہر ایسی اراضی کا جس کی بابت محصول پٹواری بوقت موجودہ واجب الادا ہے

مستحق ہوگا کہ اُس اراضی کی رعیت (اسامی) سے اُس قدر رسوم وصول کرے جس کا بعد ازین ذکر ہے یعنی۔
(الف) اگر لگان رعیت مذکور کا بذریعہ زر نقد ادا ہوتا ہو تو رسوم لگان مذکور پر بشرح ڈیڑھ پائی فی روپیہ لگان مذکور کے یا۔

(ب) اگر اراضی بلا لگانی ہو یا اُس کا لگان بذریعہ جنس (بٹائی) یا خدمت کے واجب الادا ہو تو رسوم حتی الامکان اُس لگان زر نقد کے فی صد ایک کے تین ربع کے مساوی ہوگی جو از روے تشخیص معقول و مناسب بابت اراضی مذکور کے واجب الادا ہو۔

(۲) رسوم بابت ایسی اراضی کے جس کا ذکر فقرہ (ب) ضمن امین ہے اُس طرح پر محسوب اور واجب الادا ہوگی جس طرح لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد عام یا خاص متعلقہ امر ہذا کے مقرر کرے۔

دفعہ ۱۶۔ نالشات واسطے دلاپانے کسی رقم بابت محصول پٹواری یا دلاپانے رسوم متذکرہ دفعہ عین ماقبل کے یا زر نقد مساوی رسوم مذکور کے اور اپیل اور ایسی کارروائیان جو نالشات مذکور سے پیدا ہون اُسی طرح پر قابل سماعت ہون گی کہ گویا نالشات مین داخل تھین جن کا ذکر دفعہ ۱۰۸۔ ایکٹ لگان ملک اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء مین ہے۔

دفعہ ۱۷۔ یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے اسلیے نہین درج کی گئی۔

حصہ ۳
ممالک مغربی وشمالی و اودھ

دفعہ ۱۸۔ جو امداد لوکل گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی کے پٹواری فنڈ اور ملک اودھ کے پٹواری فنڈ مین حسب دفعات ۶ و ۱۴ کرے گی وہ بلا منظوری ماقبل نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کے مجموعاً کسی سال مین عـــہ لاکھ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۹۔ یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے اسلیے نہین درج کی گئی۔

نمبر ۳ بابت ۱۸۹۹ء

ایکٹ بغرض اجتماع وترمیم قانون متعلقہ کورٹ آف وارڈس کے ممالک مغربی وشمالی واودھ مین

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قانون متعلقہ کورٹ آف وارڈس ممالک مغربی وشمالی واودھ کا اجتماع اور اُس کی ترمیم کی جاے۔

لہٰذا اس تحریر کی روسے احکام قانونی حسب ذیل صادر کیے جاتے ہین۔

باب ۱
مراتب ابتدائی

دفعہ ۱ــ (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ کورٹ آف وارڈس ممالک مغربی وشمالی واودھ ۱۸۹۹ء موسوم کیا جاے۔

(۲) یہ ایکٹ ابتداءً اُس کل قلمرو سے جو بوقت موجودہ زیرانتظام نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی وچیف کمشنر بہادر ملک اودھ کے ہو بہ استثناء رقبہ جات مصرحہ ضمیمہ اول کے متعلق ہوگا۔

لیکن لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کل یا کسی جزو ایکٹ ہذا کو اُن رقبہ جات سے جو اس طرح مستثنے کیے گئے ہین متعلق کرے۔ اور

(۳) یہ ایکٹ فی الفور نافذ ہوگا۔

دفعہ ۲ــ (۱) وہ قوانین جنکی تصریح ضمیمہ دوم مین کی گئی ہے اس تحریر کی روسے اُس حد تک منسوخ کیے جاتے ہین جس کا ذکر ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم مین ہے۔

(۲) لیکن قوانین مذکورہ مین سے کسی کے بموجب کل قواعد جو مرتب ہوئے اور تقررات جو عمل مین آئے اور اشتہارات واحکام جو جاری کیے گئے اور اقتدارات واختیارات جو مفوض ہوئے اور پٹہ ہاے مستاجری اور پٹے جو دیئے گئے اور حقوق جو حاصل ہوئے اور ذمہ داریان جو عائد ہوئین اور اور چیزین جو کی گئین اُن کی نسبت جہانتک ہوسکے یہ متصور ہوگا کہ وہ اس ایکٹ کے بموجب مرتب ہوئے اور عمل مین آئے اور جاری کیے گئے اور مفوض ہوئے اور دیے گئے اور حاصل ہوئے اور عاید ہوئین اور کی گئین۔

(۳) ہر قانون یا دستاویز کی جس مین قوانین مذکورین سے کسی کا حوالہ ہو جہانتک ہوسکے یہ تعبیر کی جائیگی کہ اُس مین اس ایکٹ یا اُس کے مطابق کے جزو کا حوالہ ہے۔

دفعہ ۳ــ ایکٹ ہذا مین بجز اس کے کہ کوئی امر مضمون یا قرینہ عبارت مین متناقض اس کے ہو۔

(۱) ”بورڈ“ سے مراد بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی واودھ ہے۔

(۲) ”محال“ کے وہ معنی ہون گے جو لفظ مذکور کے لیے اُن ایکٹ ہاے مالگذاری اراضی مین مقرر کیے گئے ہون جو بوقت موجودہ ممالک مغربی وشمالی اور اودھ مین نافذ ہون۔

(۳) ”تعلقہ“ سے ایسا علاقہ موقوعہ اودھ مراد ہے جس سے ایکٹ علاقہ جات اودھ ۱۸۶۹ء کے احکام متعلق ہون۔

(۴) ”مالک“ سے ایسا شخص مراد ہے جو بحیثیت مالک کسی محال یا تعلقہ مین کسی حق تمتع کا استحقاق رکھتا ہو۔

(۵) ”وارڈ“ سے ایسا مالک ناقابل مراد ہے جس کی ذات یا جائداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو اور اُس مین ایسا مالک داخل ہے جس کی ذات یا جائداد عدالت دیوانی کے حکم سے کلکٹر کی سپردگی مین رکھی گئی ہو یا جس کی جائداد کی نسبت بموجب دفعہ ۹ اعلان کر دیا گیا ہو۔

(۶) ”نابالغ“ سے ایسا شخص مراد ہے جو حسب دفعہ ۳ ایکٹ سن بلوغ متعلقہ ہند ۱۸۷۵ء حد بلوغ کو نہ پہونچا ہو۔

باب ۲

کورٹ آف وارڈس

دفعہ ۴۔ بورڈ ممالک مغربی و شمالی اور اودھ کے واسطے کورٹ آف وارڈس ہوگا

دفعہ ۵۔ جو اختیار کورٹ آف وارڈس کو مفوض ہوا ہے وہ تابع اختیار ضبط و نگرانی لوکل گورنمنٹ کے ہوگا

دفعہ ۶۔ ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۷۳ء کی دفعات ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ جہان تک ہو سکے بورڈ سے اُس حالت مین متعلق ہون گی جب وہ حسب ایکٹ ہذا اختیار عمل مین لاتا ہو۔

دفعہ ۷۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ کل یا بعض اُن اختیارات کو جو اُس کو حسب ایکٹ ہذا مفوض ہوئے ہین بذریعہ اُن قسمون کے کمشنرون یا اُن اضلاع کے کلکٹرون کے جن مین اُس کے وارڈون کی جائداد کا کوئی جزو واقع ہو یا بذریعہ کسی اور ایسے شخص کے جسکو وہ اُس غرض کے لیے مقرر کرے عمل مین لائے۔

کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے وقتاً فوقتاً اپنے کسی اختیارات کو ایسے کمشنرون یا کلکٹر یا اور شخص متذکرہ بالا کو سپرد کرے اور جائز ہے کہ کسی وقت اُسی طرح کی منظوری سے اُس سپردگی کو منسوخ کر دے۔

باب ۳

اشخاص اور جائداد کا اہتمام حاصل کرنا

دفعہ ۸۔ مالک اپنی جائداد کا انتظام کرنے کے ناقابل اُس صورت مین سمجھے جائین گے جبکہ وہ۔

(الف) نابالغ ہون۔

(ب) ایسی عورات ہون جنکو لوکل گورنمنٹ نے اپنی جائداد کا انتظام کرنے کے غیر قابل قرار دیا ہو

(ج) ایسے اشخاص ہون جنکو عدالت دیوانی مجاز نے فاترالعقل اور اپنی جائداد کا انتظام کرنے کے غیر قابل تجویز کر دیا ہو۔

(د) ایسے اشخاص ہون جنکو لوکل گورنمنٹ نے اپنی جائداد کا انتظام کرنے کے غیر قابل قرار دیا ہو۔

(۱) بوجہ کسی نقص یا سقم جسمانی یا دماغی کے جو اُنکو اپنی جائداد کے انتظام کے لیے ناقابل کر دے۔

(۲) بوجہ اس کے کہ اُنپر کوئی جرم غیر قابل ضمانت ثابت ہوا ہو اور بباعث بدعادات یا بدچلنی اپنی جائداد کا انتظام کرنے کے ناقابل ہون۔

دفعہ ۹۔ مالک کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ سے اپنی جائداد کے زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس رکھوانے کے واسطے درخواست کرے اور لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ اس امر کی نسبت اطمینان کر لینے پر کہ مقاصد عام کے لحاظ سے یہ قرین مصلحت ہے کہ جائداد مذکور کا انتظام کورٹ آف وارڈس کرے۔ اس امر کا اعلان کر دے۔

دفعہ ۱۰- ہر اعلان جو لوکل گورنمنٹ بموجب دفعہ ۸ یا دفعہ ۹ کرے قطعی ہوگا اور اُس کی نسبت کسی عدالت دیوانی مین اعتراض نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۱- (۱) کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ حسب اقتضاے اپنی راے کے کسی ایسے مالک کی ذات یا جائداد یا دونون کا۔ جو بموجب فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) دفعہ ۸ کے ناقابل ہو اور کسی ایسے مالک کی ذات کا جو بموجب فقرہ (ب) یا فقرہ (د) (۲) دفعہ ۸ کے ناقابل ہو اہتمام حاصل کرے یا حاصل کرنے سے باز رہے۔

(۲) کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ کسی ایسے مالک کی ذات اور جائداد کا جو بموجب فقرہ (د) (۱) دفعہ ۸ ناقابل ہو اور کسی ایسے مالک کی جائداد کا جو بموجب فقرہ (ب) یا فقرہ (د) (۳) دفعہ ۸ ناقابل ہو اہتمام حاصل کرے۔

(۳) کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ کسی ایسے مالک کی جائداد کا اہتمام حاصل کرے جس کی جائداد کی نسبت دفعہ ۹ کے بموجب اعلان کر دیا گیا ہو۔

دفعہ ۱۲- اگر کورٹ آف وارڈس کے اس استحقاق کی نسبت کہ وہ کسی مالک ناقابل کی ذات یا جائداد کا اہتمام حاصل کرے یا رکھے مالک مذکور اعتراض کرے یا اگر وہ نابالغ یا فاترالعقل ہو اُس کی طرف سے کوئی شخص اعتراض کرے تو اُس مقدمہ کی کیفیت لوکل گورنمنٹ کو بھیجی جائیگی اور اُس کے متعلق اُس کا حکم قطعی ہوگا اور اُس کی نسبت کسی عدالت دیوانی مین اعتراض نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۳- جب کبھی کسی کلکٹر کو یہ اطلاع ملے کہ کوئی مالک فوت ہو گیا ہے اور مشار الیہ اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ مالک مذکور کے وارث کو حسب دفعہ ۸ ناقابل تصور کرنا چاہئے

(الف) تو مشار الیہ کو جائز ہے کہ وارث مذکور کی جائداد کی بطور چندروزہ سپردگی اور حفاظت کے واسطے ایسی تدابیر عمل مین لائے اور ایسا حکم صادر کرے جو مشار الیہ مناسب سمجھے اور

(ب) اگر وارث مذکور نابالغ ہو تو مشار الیہ کو جائز ہے کہ اُس شخص کو اگر کوئی ہو جس کی سپردگی مین نابالغ ہو ہدایت کرے کہ اُسکو ایسے مقام اور وقت پر اور ایسے شخص کے روبرو جس کو مشار الیہ مقرر کرے پیش کرے یا پیش کرائے اور مشار الیہ کو جائز ہے کہ نابالغ کی چندروزہ سپردگی اور حفاظت کے واسطے ایسا حکم صادر کرے جو مشار الیہ مناسب سمجھے۔

اگر نابالغ کوئی عورت ہو جسپر روبرو عامہ کے حاضر ہونے کے لیے جبر کرنا نہین چاہیے تو اُس ہدایت مین جو حسب فقرہ (ب) اُس کے پیش کرنے کے واسطے ہو یہ حکم ہونا لازم ہے کہ وہ مطابق رسوم اور رواج ملک کے پیش کی جاے۔

دفعہ ۱۴- جب کبھی کورٹ آف وارڈس کسی کی ذات یا جائداد کا اہتمام حاصل کرے تو لازم ہوگا کہ حاصل کرنے کا حکم گزٹ مین مشتہر کیا جاے اور اُس مین اُس ضلع کی تصریح کی جاے جسکے کلکٹر کو اہتمام سپرد کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۵- (۱) وارڈ کی کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس متصور ہو گی۔

(الف) درصورت ایسے مالکون کے جو بموجب فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) دفعہ ۸ ناقابل ہون اہتمام حاصل کیے جانے کی تاریخ سے۔ اور

(ب) درصورت ایسے مالکون کے جو بموجب فقرہ (ب) یا فقرہ (د) دفعہ ۸ ناقابل ہون

یا جنگی جائداد کی نسبت دفعہ ۹ کے بموجب اعلان کردیا گیا ہو لوکل گورنمنٹ کے اعلان کی تاریخ سے۔
(۲) کلکٹر جائداد مذکور کا قبضہ اور حراست اختیار کرے گا اور اُس کا انتظام مطابق اُن قواعد کے کرے گا جو دفعہ ۴۵ کے بموجب مرتب کیے جائین۔
(۳) کوئی جائداد جو وارڈ کو بعد تاریخ (اہتمام) حاصل کیے جانے یا اعلان کے وراثتاً ملے زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس سمجھی جائیگی۔
(۴) کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ حسب اقتضاء اپنی راے تمیزی کے کسی ایسی جائداد کا اہتمام حاصل کرے یا حاصل کرنے سے باز رہے جو وارڈ سواے بذریعہ وارڈ کے اور طرح بعد تاریخ (اہتمام) حاصل کیے جانے یا اعلان کے حاصل کرے۔

باب ۴
قرضون کا متحقق کیا جانا

دفعہ ۱۶۔ (۱) حسب دفعہ ۱۴۔ اشتہار کے شایع ہونے پر اُس ضلع کے کلکٹر کو جس کی تصریح حکم حصول اہتمام مین ہو یا کسی اور کلکٹر کو جسکو کورٹ آف وارڈس اس بارہ مین مقرر کرے لازم ہوگا کہ گزٹ مین ایک اطلاع زبان انگریزی مین اور زبان دیسی مین شایع کرے جس مین کل اشخاص کو جو بمقابلہ وارڈ یا اُس کی جائداد کے دعوی رکھتے ہون یہ حکم دیا جائیگا کہ دعاوی مذکور کی اطلاع بذریعہ تحریر کلکٹر مذکور کو تاریخ اشاعت اطلاع سے چھ مہینے کے اندر کرین۔
(۲) لازم ہے کہ اطلاع ایسے مقامات مین اور ایسے اور طریقہ سے بھی شایع کی جاے جس کی نسبت کورٹ آف وارڈس بذریعہ حکم عام یا خاص ہدایت کرے۔
دفعہ ۱۷۔ (۱) ہر دعویدار کو لازم ہوگا کہ اپنے دعوے کے بیان کے ساتھ ہی اُس کی پوری تفصیلات پیش کرے۔
(۲) لازم ہے کہ ہر دستاویز (بشمول اندراجات کتب حساب کے) جسپر دعویدار اپنا دعوی قائم کرتا ہو یا جسپر وہ اُس دعوی کی تائید مین اعتماد رکھتا ہو دعوی کے بیان کے ساتھ کلکٹر کے روبرو پیش کی جاے۔
(۳) لازم ہے کہ ہر ایسی دستاویز کے ساتھ اُس کی ایک صحیح نقل ہو۔ کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اصل دستاویز پر شناخت کی غرض سے نشان کردے اور اُس کے ساتھ نقل کی جانچ اور مقابلہ کرنے کے بعد نقل کو رکھ لے اور اصل کو دعویدار کو واپس کردے۔
دفعہ ۱۸۔ (۱) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ یہ طے کرے کہ کون سے دعاوی کلاً یا جزءً منظور کیے جانے چاہیین اور کون سے کلاً یا جزءً نامنظور کیے جانے چاہیین اور جب مشار الیہ کے تصفیہ کو کورٹ آف وارڈس منظور کرے تو مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ اُس کی اطلاع تحریری دعویدارون کو کردے۔
(۲) اس دفعہ کے کسی مضمون کے یہ معنی نہ سمجھے جائینگے۔ کہ اُس سے کسی دعویدار کو کسی دعوی کی نسبت کسی عدالت مین کارروائی جاری رکھنے یا دائر کرنے کی ممانعت ہے خواہ اُس دعوی کو کورٹ آف وارڈس منظور یا نامنظور کرے۔
دفعہ ۱۹۔ (۱) وارڈ یا اُس کی جائداد کے اوپر ہر دعوی کی نسبت جو علاوہ ایسے قرضون کے ہو جو گورنمنٹ کو واجبی ہون یا علاوہ ایسی ذمہ داریون کے ہو جو بحق گورنمنٹ عائد ہوئی ہون۔ اور جس کی اطلاع حسب ضابطہ بموجب دفعات ۱۶ و ۱۷ نہ دی گئی ہو۔ باوجود کسی قانون یا معاہدہ یا ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے جو

خلاف اسکے ہو۔ عرصہ مقررہ دفعہ ۱۶ کے ختم ہونے کی تاریخ سے سود کا ملنا موقوف ہو جائیگا۔

(۲) کل دعاوی جنکی دفعات ۱۶ و ۱۷ کے بموجب اطلاع کی جاے کسی ایسے دعوے سے جس کی اسطرح اطلاع نہ کی گئی ہو پہلے واجب الادا ہون گے۔

مگر اول شرط یہ ہے کہ دعویدار کافی وجہ دفعات ۱۶ اور ۱۷ کے احکام کی تعمیل سے قاصر رہنے کی ظاہر کر سکے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ چھ مہینے کی میعاد متذکرہ بالا کے گذر جانے کی تاریخ سے اور عرصہ چھ ماہ کے اندر اُس کے دعوی کو تسلیم کرے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اگر دعویدار اطلاع حسب دفعہ ۱۶ کی تاریخ پر نابالغ یا مجنون یا مخبوط الحواس ہو تو چھ مہینے کی میعاد مذکور اُس تاریخ سے گذرنی شروع ہوگی جبسے اُسکی ناقابلیت جاتی رہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کا کوئی مضمون کسی ایسے مرتہن سے متعلق نہ ہوگا جو وارڈ کی جائداد غیر منقولہ پر قابض ہو۔

دفعہ ۲۰۔ اگر دعویدار کسی دستاویز کو جو اُسکے قبضہ یا اختیار مین ہو بموجب حکم دفعہ ۱۷ پیش نہ کرے تو وہ دستاویز وارڈ مذکور کے خلاف کسی ایسی نالش مین شہادت مین قابل پذیرائی نہ ہوگی جو دعویدار یا کوئی شخص جو اُس کے ذریعہ سے دعوی رکھتا ہو کسی ایسے دعوی یا ذمہ داری کے نافذ کرانے کے لیے جو دستاویز مذکور پر مبنی ہو یا جس کی اُس دستاویز سے تائید ہوتی ہو رجوع کرے بجز اسکے کہ دستاویز مذکور کے کلکٹر کے روبرو پیش نہ کیے جانے کی وجہ کافی قابل اطمینان عدالت کے ظاہر کی جاے۔

دفعہ ۲۱۔ لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی شخص کو اختیارات کلکٹر حسب دفعات ۱۸ و ۱۹ اعطا کرے۔

باب ۵

ولایت اور انتظام

دفعہ ۲۲۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً یہ تجویز کرے کہ کس قدر رقوم کسی وارڈ اور اُس کے خاندان اور متعلقین کے مصارف کے نسبت دیجائینگی۔

دفعہ ۲۳۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ ایسا حکم جو وہ مناسب سمجھے نسبت سکونت کسی وارڈ جنس مذکور کے جسکی ذات بوقت موجودہ اُسکے زیر اہتمام ہو اور جس حالت مین کہ وہ نابالغ ہو نسبت اُس کی تعلیم کے صادر کرے۔

دفعہ ۲۴۔ (۱) کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ ایسے وارثون کی ذات کی خبرگیری کے واسطے جو نابالغ یا فاترالعقل ہون یا کسی جسمانی یا دماغی نقص یا سقم مین مبتلا ہون ولیون کو مقرر کرے اور جائز ہے کہ ایسے ولیون کی نگرانی کرے اور اُن کو معزول کرے اور کوئی تقرر ولی کا کسی وارڈ کے واسطے جائز نہوگا بجز اُس صورت کے یا اُسوقت تک کہ کورٹ آف وارڈس اُسکو منظور کرلے۔

(۲) اس دفعہ کے بموجب ولی کے مقرر کرنے مین کورٹ آف وارڈس ایکٹ متعلقہ گارڈین و وارڈز سنہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۱۷ کے احکام کی پیروی کیجیگی۔

دفعہ ۲۵۔ جو ولی اس طرح مقرر کیا جاے اُس کو وارڈ کی حراست سپرد کی جائیگی اور اُسکو لازم ہوگا کہ وارڈ کی پرورش اور تندرستی کے واسطے اور اگر وارڈ نابالغ ہو اُس کی تعلیم اور دیگر ایسے امور کے واسطے جسکا حکم اُس قانون ذاتی مین ہو جس کا وارڈ مذکور پابند ہو مناسب بندوبست کرے

اور ولی مذکور کو لازم ہوگا کہ -

(الف) ایسی ضمانت (اگر کچھ ہو) دے جو کورٹ آف وارڈس اُسکے فرض کی ٹھیک انجام دہی کیواسطے مناسب خیال کرے -

(ب) ایسے حسابات پیش کرے جن کی کورٹ آف وارڈس ہدایت کرے -

(ج) وہ بقایا ادا کرے جو بابت حسابات مذکور کے اُس سے یافتنی ہو -

(د) بعد اسکے کہ وہ ولی نہ رہے اپنے ولی رہنے کے زمانہ مین اپنی وصولیابی اور اخراجات کی بابت کورٹ آف وارڈس کو حساب دینے کا بدستور ذمہ دار رہے -

(ہ) کسی ایسے فعل کی نسبت جس مین ایسا خرچ ہو سکتا ہو جسکو پیشتر کورٹ آف وارڈس نے منظور نہ کر لیا ہو کورٹ آف وارڈس کی منظوری کے واسطے درخواست کرے -

(و) ایسے مواجب کا جو وارڈ کی جائداد مین سے ادا کیے جائینگے مستحق ہو جو کورٹ آف وارڈس اُسکے فرائض کی انجام دہی مین اُسکی تندہی اور محنت کی بابت مناسب خیال کرے -

دفعہ ۲۶ - کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ کسی جائداد کی بابت جو اُسکے زیر اہتمام ہو سربراہ کار (مینجر) مقرر کرے اور ایسے سربراہ کارون پر نگرانی رکھے اور اُن کو معزول کرے

دفعہ ۲۷ - جس سربراہ کار کو کورٹ آف وارڈس مقرر کرے اُسکو اختیار ہوگا کہ جو اراضی اُسکی تفویض مین ہو اُس کا زر لگان اور نیز تمام دیگر مبالغ جو اُس وارڈ کو واجب الوصول ہون جسکی جائداد کا انتظام وہ کرتا ہے تحصیل کیا کرے اور اُن کے بابت رسیدین دیا کرے -

اور اُس کو جائز ہے کہ تحت نگرانی کورٹ آف وارڈس کے ایسے پٹے اور پٹہ جات مستاجری کرے اور اُن کی تجدید کرے جنکی میعاد سات برس سے زیادہ نہو اور کل ایسے جائز افعال کرے جنکے کرنے کا اختیار عام یا خاص طور پر کورٹ آف وارڈس نے واسطے عمدہ انتظام جائداد مذکور کے اُس کو دیا ہو -

دفعہ ۲۸ - ہر سربراہ کار کو جسکو کورٹ آف وارڈس نے مقرر کیا ہو لازم ہوگا کہ اُس جائداد کا جو اُس کی سپردگی مین رکھی جاے محنت اور دیانت سے انتظام کرے - اور مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ

(الف) ایسی ضمانت اگر کچھ ہو جو کورٹ آف وارڈس مناسب خیال کرے واسطے ٹھیک حساب دینے اُس شے کے دے جو اُسکو بابت لگان اور منافع اُس جائداد کے ملے جو اُس کے زیر اہتمام ہو -

(ب) حسابات ایسے نمونہ کے مطابق مرتب رکھے اور اُنکو ایسے اوقات پر پیش کرے جیسی کہ کورٹ آف وارڈ ہدایت کرے

(ج) اُن کل مبالغ کی نسبت جو اُسکو ملین اُس طرح عمل کرے جیسی کہ کورٹ آف وارڈس ہدایت کرے -

(د) کسی ایسے فعل کے واسطے جس مین جائداد پر ایسا خرچ ہو سکتا ہے جسکی کورٹ آف وارڈس نے پیشتر منظوری صادر نہ کی ہو کورٹ آف وارڈس کی منظوری کے واسطے درخواست کرے -

(ہ) ایسے مواجب کا جو جائداد مذکور مین سے ادا کیے جائینگے مستحق ہو جو کورٹ آف وارڈس اُس کے فرائض کی انجام دہی مین اُس کی تندہی اور محنت کی بابت مناسب خیال کرے -

(و) کسی ایسے نقصان کی بابت ذمہ دار ہو جو اُسکی غفلت سے یا اُس کے دیدہ و دانستہ

قصور سے پیدا ہو۔

(ز) بعد اس کے کہ وہ سربراہ کار نہ رہے اپنی سربراہ کاری کے زمانہ مین اپنی وصولیابی اور اخراجات کی بابت کورٹ آف وارڈس کو حساب دینے کا ذمہ دار رہے۔

دفعہ ۲۹- کسی ایسے ولی یا سربراہ کار کا تقرر جو حسب دفعہ ۲۴ یا ۲۶ مقرر کیا گیا ہو اُسوقت ختم ہو جائیگا جب کورٹ آف وارڈس اُس شخص کی ذات یا اُس جائداد کی نسبت اہتمام عمل مین لانا ترک کردے جسکی بابت ولی یا سربراہ کار مذکور مقرر کیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۰- ہر ولی یا سربراہ کار یا اور ملازم کورٹ آف وارڈس کا مجموعہ تعزیرات ہند کے باب ۹ کی اغراض کے لیے سرکاری ملازم متصور ہوگا اور تعریف "اجر جائز"، مندرجہ دفعہ ۱۶۱ مجموعہ مذکور مین لفظ "سرکار"، کی نسبت اس دفعہ کی اغراض کے واسطے یہ سمجھا جائیگا کہ اُس مین کورٹ آف وارڈس داخل ہے۔

دفعہ ۳۱- ہر سربراہ کار یا اور ملازم کورٹ آف وارڈس کا جسکو کورٹ آف وارڈس کی بابت زر یا کفالت نامہ جات زر کے لینے یا رکھنے یا نگرانی کرنے کا کام یا کسی جائداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کا انتظام سپرد کیا جائے حسب مراد ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۵۰ء سرکاری محاسب سمجھا جائیگا۔

دفعہ ۳۲- اگر کسی وارڈ کی ذات کا کوئی ولی یا اُسکی جائداد کا کوئی سربراہ کار کورٹ آف وارڈس نے مقرر نہ کیا ہو تو اُس ضلع کا کلکٹر جسکی تصریح حکم حصول اہتمام حسب دفعہ ۱۴ مین کی گئی ہو یا کوئی اور کلکٹر جسکو کورٹ آف وارڈس اس بارہ مین مقرر کرے زیر احکام کورٹ آف وارڈس کسی ایسی چیز کے کرنے کا مجاز ہوگا جو کوئی ولی یا سربراہ کار بطور جائز کر سکتا۔

دفعہ ۳۳- کل مبالغ جو سربراہ کار کو ملین اُن اغراض مین جو بعد ازین مذکور ہین مطابق ایسی ہدایات کے لگائے جائینگے جو کورٹ آف وارڈس وقتاً فوقتاً اس بارہ مین کرے۔ اُن اغراض کو جو قسم اول کے تحت مین داخل ہین اُن اغراض پر تقدیم دیجائیگی جو قسم دوم مین داخل ہین اور سوائے اُس صورت کے کہ کورٹ آف وارڈس اور طرح خاص طور پر بالخصوص ہدایت کرے اُن اغراض کو جو قسم دوم مین داخل ہین اُن اغراض پر تقدیم دیجائیگی جو قسم سوم مین داخل ہین۔

قسم اول

ادا کیا جانا کل ایسے مصارف کا جو وارڈ اور اُس کے خاندان کی پرورش اور تعلیم کے واسطے اور وارڈ کی جائداد کے انتظام اور نگرانی کے واسطے ضروری ہون۔ اور

ادا کیا جانا مالگذاری سرکاری کی اقساط کا اور کل محصولات (ابواب) اور دیگر مطالبہ جات عامہ کا جو وقتاً فوقتاً جائداد مذکور یا اُس کے کسی جزو کی نسبت واجب الادا ہون۔

قسم دوم

ادا کیا جانا کل لگان اور محصولات اور دیگر مطالبہ جات کا جو کسی ایسی جائداد کی نسبت جو منجانب وارڈ قبضہ مین ہو کسی زمیندار اعلی کو واجب الادا ہون۔

ادا کیا جانا ایسے قرضہ جات کا جو وارڈ کے ذمہ واجب الادا ہون۔

ادا کیا جانا کل مصارف کا جو عدالتہاے دیوانی مین یا اور طرح وارڈ کی اغراض کی حفاظت کے واسطے ضروری ہون۔

علاقہ جات اور عمارات اور دیگر جائداد غیر منقولہ کو عمدہ حالت مین قائم رکھنا اور ایسے ساز و سامان اور لوازمہ اور جانورون اور دیگر جائداد منقولہ کو جو وارڈ کی ملکیت ہون بطور مناسب قائم رکھنا۔ اور

ادا کیا جانا وارڈ اور اُس کے خاندان کی رسوم مذہبی کے ایسے مصارف کا اور ایسے مذہبی اور خیراتی اور دیگر مواجب کا اور ایسے عطیات شایان حیثیت خاندان وارڈ کا جنکے ادا کیے جانے کی کورٹ آف وارڈس اجازت دے۔

قسم سوم

وارڈ کے اسامیون مین مصیبت کا انسداد اور رفع کرنا۔

وارڈ کی اراضی اور جائداد کی ترقی حیثیت اور وارڈ اور اُسکی جائداد کو عموماً نفع پہونچانا۔

اور جائداد اراضی یا مکان کا خریدنا اور سود پر روپیہ کا لگانا بکفالت پرامیسری نوٹ اور ڈبنچر اور اسٹاک اور دیگر کفالت نامہ جات مجریہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے۔ یا بانڈ اور ڈبنچر اور اینوئیٹی کے جن کا روپیہ امپیریل پارلیمنٹ کی تجویز سے ملک ہند کی آمدنی سے واجب الادا قرار دیا گیا ہو۔ یا اسٹاک یا ڈبنچر یا حصص ریلوے کمپنی یا اور کمپنیون کے جنکے سود کے ادا کی صاحب سیکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل نے ذمہ داری کی ہو۔

یا ڈبنچر یا اور کفالت نامہ جات زر نقد کے جو کسی مجمع واضعان قانون منعقدہ برٹش انڈیا کے کسی ایکٹ کے اختیار کے بموجب کسی جماعہ میونسپل یا کسی جماعہ امانت داران بندر کی تجویز سے یا اُسکی ادا کیے گئے ہون یا ایسے اور کفالت نامہ جات یا اسٹاک یا حصص کے جنکی ذمہ داری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ نے کی ہو جو کورٹ آف وارڈس کو مناسب معلوم ہون۔

یا رہن جائداد غیر منقولہ کے۔

دفعہ ۴۳۔ وارڈ کو اس امر کی قابلیت نہ ہوگی کہ۔

(الف) اپنی اُس جائداد کے کسی جزو کو جو زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو منتقل کرے یا اُسپر کوئی مواخذہ یا استحقاق عاید کرے یا کوئی ایسا معاہدہ کرے جس سے وارڈ مذکور پر زر کی ذمہ داری عاید ہو سکتی ہو۔

لیکن اس فقرہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے وارڈ کی اُس قابلیت پر اثر پہونچتا ہے جو اُسکو معاہدہ ازدواج کرنے کی نسبت ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ وارڈ بہ تعلق اُسکے کسی قسم کی زر کی ذمہ داری اپنے اوپر عائد نہ کرے گا بہ استثناء ایسی ذمہ داری کے جو کورٹ آف وارڈس اُس قانون ذاتی پر جس کا وارڈ پابند ہو اور وارڈ کے درجہ اور حیثیت پر لحاظ کرکے بذریعہ تحریر معقول قرار دے۔

(ب) بلا رضامندی کورٹ آف وارڈس کے متبنی کرے یا تحریری یا تقریری اجازت متبنی کرنے کی دے۔

(ج) بلا رضامندی کورٹ آف وارڈس کے اپنی جائداد کو بذریعہ وصیت علیحدہ کرے۔

مگر اول شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ بموجب فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) اپنی رضامندی اُس حالت مین نہ روکے جب کہ وہ تبنیت یا انتقال وصیتی اُس قانون ذاتی یا قانون خاص کے خلاف نہ ہو جو وارڈ سے متعلق ہو اور یہ احتمال نہ معلوم ہوتا ہو کہ اُس سے جائداد پر روپیہ کی زیرباری پیدا ہوگی یا عامہ کی نظر مین خاندان کا رسوخ یا اعزاز کم ہو جائیگا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ فقرات (ب) و (ج) کے احکام کسی ایسے مالک سے متعلق نہ ہونگے جسکی

جائداد کی نسبت دفعہ ۹ کے بموجب اعلان کردیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۵- کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ کل یا جزو کسی جائداد کا جو اُسکے زیر اہتمام ہو رہن یا بیع کرے اور جائز ہے کہ جائداد مذکور کے کل یا جزو کے پٹے یا پٹہ ہاے مستاجری ایسی میعادون کے لیے دے جو وہ مناسب سمجھے اور جائز ہے کہ لگان یا اور رقوم یا فتنی کی ایسی معافی کرے اور عموماً ایسے احکام صادر کرے اور ایسے افعال عمل مین لائے جو متناقض احکام ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ نافذالوقت کے نہون جو اُس کی تجویز مین وارڈ کے نفع کے واسطے یا جائداد کے فائدہ کے واسطے ہون۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی جائداد جو بموجب دفعہ ۹ کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام رکھی گئی ہو کلاً یا جزوً بلا رضامندی مالک کے فروخت نہ کی جائیگی الا اس بنا پر کہ وہ قرضہ جات اور ذمہ داریان جنکا مواخذہ جائداد پر ہو ایسی ہین کہ اُن کا ایک مدت معقول کے اندر بیباق کیا جانا غیر ممکن ہے اور بموجب دفعہ ۴۱ جائداد مذکور کا چھوڑا جانا بوجہ اُن معاہدات یا قراردادون کے یا بوجہ اُن ذمہ داریون کے جو کورٹ آف وارڈس کے اہتمام کے زمانہ مین کی گئی یا اختیار کی گئی ہون خلاف مصلحت ہے۔

دفعہ ۳۶- (۱) باوجود کسی امر کے جو خلاف اس کے ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (ایکٹ لگان ممالک مغربی وشمالی) یا ایکٹ ۲۲ ۱۸۸۶ء (ایکٹ لگان ملک اودھ) مین مندرج ہو جائز ہے کہ بقایا لگان کی جو مالکان شکمی یا مستاجرون یا اسامیون کے ذمہ نسبت جائداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے واجب الادا ہو (خواہ لگان مذکور قبل یا بعد اہتمام لینے کورٹ آف وارڈس کے واجب الادا ہوا ہو) زیر احکام کلکٹر اُس ضلع کے جس مین جائداد مذکور واقع ہو بطور بقایاے مالگذاری اراضی کسی ایسے طریقہ سے وصول کی جاے جس سے بقایاے مالگذاری اراضی بوقت موجودہ وصول کیجا سکتی ہو۔

(۲) اس دفعہ اور تین دفعات عین مابعد کے کسی مضمون سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ کلکٹر کو بموجب دفعہ ۱۵۸- ایکٹ مالگذاری ملک اودھ ۱۸۷۶ء کسی ایسی صورت مین جس سے دفعہ مذکور متعلق ہو کارروائی کرنے کی ممانعت ہے۔

دفعہ ۳۷- (۱) جب کوئی کلکٹر دفعہ عین ماسبق کے بموجب کارروائی کرنے کی تجویز کرلے تو مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ اس امر کا اطمینان ہو جانے پر کہ بقایاے واجب الوصول ہے اور اُسکے ادا کرنے کے واسطے مطالبہ کیا گیا ہے ایک سارٹیفکٹ عطا کرے جس مین رقم واجب الوصول ہے اور وہ شخص درج ہو جس سے رقم مذکور واجب الوصول ہو اور سارٹیفکٹ مذکور بجز اس کے کہ اس ایکٹ مین اور نہج پر حکم ہو اُن امور کا ثبوت قطعی ہوگا جو اُس مین درج ہون۔

(۲) سارٹیفکٹ بابت تعداد زر کل ایسی بقایا اور سود کے ہوگا جو ایکٹ لگان ممالک مغربی وشمالی ۱۸۸۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء کے بموجب یافتنی اور قابل وصول ہو اور اُس کی نسبت رسوم عدالت اُسی قدر تعداد زر کی واجب الادا ہوگی جو ایکٹ رسوم عدالت نافذالوقت کے بموجب اُسی قدر تعداد زر کے عرضی دعوی زیر دفعہ ۹۳ (الف) ایکٹ لگان ممالک مغربی وشمالی ۱۸۸۱ء یا دفعہ ۱۰۸ (الف) (۲) ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء کی نسبت واجب الادا ہو اور جائز ہے کہ اُس رسوم عدالت کی رقم اُس تعداد زر مین جسکی بابت سارٹیفکٹ دیا جاے داخل کردیجاے۔

دفعہ ۳۸- (۱) اگر وہ شخص جس کا نام سارٹیفکٹ مین درج ہو تعداد زر مندرجہ سارٹیفکٹ یا اُسکے کسی جزو کی بابت اپنی ذمہ داری سے انکار کرے تو اُسکو جائز ہے کہ اُسکی اطلاع پانے سے

تیس دن کے اندر یا اگر کوئی اطلاع نہ دیجاے تو تیس دن کے اندر بعد اس کے کہ کسی کارروائی کا بغرض وصولیابی تعداد زر یا نفاذ سارٹیفکٹ کے اجراء کیا جاے ایک عرضی کلکٹر کے حضور مین بہ اندراج وجوہ اپنے انکار کے پیش کرے۔

(۲) کلکٹر کو جائز ہے کہ۔

(۱) ایسی عرضی کو سرسری طور پر نامنظور کرے۔ یا

(۲) بعد ایسی تحقیقات کے جو مشار الیہ مناسب سمجھے سارٹیفکٹ مذکور کو ترمیم یا منسوخ کرے یا اُسکے اجراء کو ایسے عرصہ کے لیے جو وہ مناسب سمجھے ملتوی کردے۔ یا

(۳) سارٹیفکٹ اور عرضی مذکور کو کسی ایسی عدالت لگان مین جو اختیار سماعت رکھتی ہو اس غرض سے بھیجدے کہ اُس کی نسبت لطور نالش مابین سربراہ کار۔ اور عرضی دہندہ کے عمل کیا جاے اور اسکے بعد سارٹیفکٹ کی نسبت لطور ایسے عرضی دعوی کے عمل کیا جائیگا جو بموجب ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی ۱۸۸۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء حسب ضابطہ پیش کیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۹ ــ (۱) کسی شخص کو جس نے پچھلی دفعہ کے بموجب عرضی پیش کی ہو (الف) اگر وہ عرضی بموجب فقرہ (۱) نامنظور رد ہوگئی ہو یا (ب) اُسکے قابل اطمینان بموجب فقرہ ۲ منسوخ یا ترمیم نہ کی گئی ہو یا (ج) بموجب فقرہ ۳ عمل کیے جانے کے واسطے نہ بھیجی گئی ہو۔ جائز ہے کہ اگر وہ تعداد زر مندرجہ سارٹیفکٹ یا اُسکے کسی جزو کے ادا کرنے کی ذمہ داری سے انکار کرتا ہو اور اُس کو زیر اعتراض جو بذریعہ تحریر بوقت ادا کیا گیا ہو ادا کردے تو ایک نالش دیوانی واسطے وصولیابی تعداد زر یا اُسکے جزو کے جو اسطرح ادا کیا گیا ہو دائر کردے۔

(۲) ایسی نالش مین مدعی کو جائز ہے کہ باوجود کسی مضمون مندرجہ دفعہ ۳۷ کے کسی ایسے امر کی نسبت جو سارٹیفکٹ مین درج ہو شہادت دے۔

دفعہ ۴۰ ــ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے عملون کے مقرر کیے جانے اور ایسے مصارف کے عائد کیے جانے کا حکم دے جو وہ اپنے زیر اہتمام اشخاص اور جائدادون کی خبرگیری اور انتظام کے لیے اور ایکٹ ہذا کی عموماً کل اغراض کے لیے ضروری خیال کرے اور جائز ہے کہ ایسے مصارف کے عموماً وارڈ کی جائداد سے لیے جانے کا یا کسی ایسی ایک یا زیادہ جائدادون مین سے جسکی یا جنکی اغراض کے لیے عملہ ہاے مذکور مقرر ہون یا مقرر ہوئے ہون یا مصارف مذکور عائد ہوئے ہون لیے جانے کا حکم دے۔

باب ۶

اہتمام سے اشخاص کا اور جائداد کا چھوڑا جانا

دفعہ ۴۱ ــ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ کسی شخص یا جائداد کو کسی وقت اپنے اہتمام سے چھوڑ دے۔

اول شرط۔ یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ بلا منظوری ماقبل لوکل گورنمنٹ کے کسی ایسی جائداد کو نہ چھوڑے جس کا مالک بموجب دفعہ ۸ فقرہ (ب) یا فقرہ (د) غیر قابل اسکی [illegible] بموجب دفعہ [illegible] [illegible] دیا گیا ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ بلا منظوری متذکرہ بالا کے اس طرح کسی جائداد کو نہ چھوڑے جبکہ اُن قرضہ جات اور ذمہ داریون کے نپٹانے کے واسطے جنکا مواخذہ

جائداد مذکور پر ہو تدابیر عمل مین لائی گئی ہون اور اُن کا نبٹانا مکمل نہ ہوا ہو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ بلا منظوری متذکرۂ بالا کے بعد گذر جانے ایک سال کے تاریخ اشتہار حسب دفعہ ۴۰ سے کسی جایداد کو اس بنا پر نہ چھوڑے کہ وہ قرضہ جات اور ذمہ داریان جنکا مواخذہ اُسپر ہے ایسے اور ایسی ہین کہ اُن کا عرصہ معقول کے اندر نبٹایا جانا ناممکن ہے ۔ اور

چوتھی شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ ایسے شخص کی جائداد کو جو بموجب دفعہ ۸ فقرہ (ج) غیر قابل ہو اُسوقت تک نہ چھوڑے جب تک کہ اختیار رکھنے والی عدالت دیوانی کو اطلاع دے دیے جانے کے بعد دو مہینے نہ گذر جائین۔

دفعہ ۴۲۔ (۱) جب کوئی وارڈ فوت ہو جاے یا جب کوئی وارڈ جو بموجب فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) دفعہ ۸ کے غیر قابل ہو قبل اسکے کہ اُن قرضہ جات اور ذمہ داریون کا جنکا مواخذہ جائداد پر ہو نبٹایا جانا مکمل ہو جاے غیر قابل نہ رہے تو کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ خواہ جائداد مذکور کو چھوڑ دے خواہ اُسکو اپنے زیر اہتمام اُسوقت تک رکھے جب تک کہ وہ قرضہ جات اور ذمہ داریان نبٹا نہ دیجائین۔

(۲) اگر کورٹ آف وارڈس اہتمام قائم رکھے تو وہ شخص جو جائداد کی نسبت جانشین ہو یا وہ شخص جو غیر قابل نہ رہا ہو اس امر کا مجاز نہ ہوگا کہ جب تک وہ جائداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس رہے اُسکے کسی جز کو منتقل کرے یا اُسپر کوئی مواخذہ یا اُسکے متعلق کوئی حق پیدا کرے۔

دفعہ ۴۳۔ (۱) جب کورٹ آف وارڈس کسی نابالغ کی ذات اور جائداد کو اپنے اہتمام سے چھوڑنا تجویز کرے تو کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ ایسے چھوڑنے سے پہلے بذریعہ حکم تحریری کسی شخص کو نابالغ مذکور کی ذات یا جائداد یا دونون کا ولی مقرر کرے۔

(۲) ایسا تقرر اس چھوڑے جانے کی تاریخ سے اثر پذیر ہوگا۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب ولی کے مقرر کرنے مین کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ ایکٹ گارڈین و وارڈ معدرہ سنہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۷ کے احکام کی پیروی کرے۔

(۴) ہر ایسے ولی کو وہی حقوق حاصل ہون گے اور وہ اُنھین فرائض اور ذمہ داریون کا پابند ہوگا کہ گویا وہ بموجب ایکٹ گارڈین و وارڈ معدرہ سنہ ۱۸۹۰ء مقرر کیا گیا تھا۔

دفعہ ۴۴۔ جب کبھی کسی وارڈ کے فوت ہونے پر وارڈ کی جائداد یا اُسکے کسی جز کی جانشینی کی نسبت نزاع ہو یا کوئی دعویدار نہ ہو تو کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ یا تو یہ ہدایت کرے کہ جائداد مذکور یا اُسکا جز کسی شخص کو جو اُس جائداد کی نسبت دعوی رکھتا ہو حوالہ کر دی جاے یا کر دیا جاے یا جائداد مذکور کا اہتمام اُسوقت تک رکھے جب تک کوئی دعویدار اپنا حق جایداد مذکور کی نسبت عدالت دیوانی مجاز مین ثابت نہ کر دے۔

دفعہ ۴۵۔ جب کبھی کورٹ آف وارڈس کسی مالک کی جائداد کو اپنے اہتمام سے چھوڑے تو کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ مالک مذکور کو کل دستاویزات حقیت اور کل کاغذات اور حسابات (بہ استثنا سے کاغذات سرکاری کے) جو جائداد مذکور سے متعلق ہون حوالہ کر دے۔

دفعہ ۴۶۔ جب کبھی کورٹ آف وارڈس کسی شخص کی ذات یا جائداد کو اپنے اہتمام سے چھوڑ دے تو لازم ہوگا کہ اُس چھوڑے جانے کے امر کی مشتہری گزٹ مین کی جاے۔

باب ۷
نالشات

دفعہ ۴۷ - لازم ہے کہ کسی ایسے اختیار تیزی کے عمل مین لائے جانے کی نسبت جو لوکل گورنمنٹ یا کورٹ آف وارڈس کو اس ایکٹ کے ذریعہ سے مفوض ہوا ہو کوئی عدالت دیوانی اعتراض نہ کرے -

دفعہ ۴۸ - لازم ہے کہ کوئی نالش بہ تعلق ذات یا جائداد کسی وارڈ کے کسی عدالت دیوانی مین دائر نہ کی جاوے تا وقتیکہ جب اطلاع تحریری بہ اندراج نام و مقام سکونت اُس شخص کے جو مدعی ہونا چاہتا ہو اور بہ اندراج بنا سے دعوی اور اُس دادرسی کے جسکا وہ دعوی کرتا ہو کلکٹر مہتمم علاقہ کو حوالہ کردی گئی ہو یا اُسکے دفتر مین پہونچادی گئی ہو اُسکے بعد دو مہینے گذر جائین - اور لازم ہوگا کہ عرضی دعوی مین یہ بیان مندرج ہو کہ ایسی اطلاع اس طور پر حوالہ کی گئی یا پہونچادی گئی ہے -

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسی نالش کی صورت مین جسکی حد سماعت کی میعاد اشتہار حسب دفعہ ۱۴ کی تاریخ سے تین مہینہ کے اندر گزر جائیگی اس دفعہ کے بموجب اطلاع دینے کی ضرورت نہ ہوگی -

دفعہ ۴۹ - لازم ہوگا کہ ہر وارڈ عدالت دیوانی مین اپنی جائداد کے مہتمم کلکٹر کے ذریعہ سے نہ اور طرح پر نالش کرے اور کلکٹر مذکور کے نام سے نہ اور طرح پر اُسپر نالش کی جاوے -

دفعہ ۵۰ - (۱) جو کوئی سوال دو یا زیادہ وارڈون کے درمیان اس قسم کا پیدا ہو کہ اُسکی نسبت عدالت دیوانی کی تجویز حسب باب ۳۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی قرین مصلحت ہو تو کورٹ آف وارڈس کو جو بوساطت کلکٹر مہتمم جائداد ہر دو یا کسی وارڈ مذکور کے کارروائی کرے گی قانوناً جائز ہوگا کہ حسب دفعہ ۵۲۷ مجموعہ مذکور اُس عدالت مین جو اختیار رکھتی ہو ایک بیان بہ اندراج امر یا امور تصفیہ طلب کے داخل کرے -

(۲) جب ایسا بیان داخل کردیا جاوے تو عدالت دیوانی کو لازم ہوگا کہ ہر وارڈ کے واسطے جو علیحدہ غرض رکھتا ہو ولی دوران مقدمہ مقرر کرے اور ایسے ولیون کو لازم ہوگا کہ بعد تقرر پابندی عام نگرانی کورٹ آف وارڈس کے مقدمہ کی پیروی کرین -

(۳) اسکے بعد عدالت دیوانی کو لازم ہوگا کہ اس مقدمہ کی سماعت اور تصفیہ کی کارروائی اُس طریقہ کے مطابق کرے جسکا حکم باب ۳۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین نسبت سماعت اور تصفیہ اُن مقدمات کے ہے جو رائے کے واسطے حسب باب مذکور بیان کیے جائین -

دفعہ ۵۱ - (۱) لازم ہے کہ کوئی نالش یا درخواست یا اور کارروائی منجانب یا بخلاف کسی وارڈ کے عدالت مال مین دائر نہ کی جاوے الا منجانب یا بنام اُس سربراہ کار یا کلکٹر کے جسکے اہتمام مین وارڈ مذکور کی جائداد ہو -

(۲) جس سربراہ کار کو کورٹ آف وارڈس نے مقرر کیا ہو اُسکو جائز ہے کہ با پابندی نگرانی کلکٹر مذکور کے یا جس صورت مین کہ کوئی سربراہ کار نہ ہو کلکٹر مذکور کو جائز ہے کہ اُس جائداد کے متعلق جو اُسکو سپرد ہوئی ہو نالشات یا درخواستین یا اور کارروائیان عدالت ہاے مال مین دائر کرے یا اُنکی جوابدہی کرے یا اُنکی نسبت راضی نامہ کرے یا اور طرح پر عمل کرے -

باب ۸

متفرقات

دفعہ ۵۲ - (۱) کل ایسی دستاویزات یا معاہدات یا اور وثیقہ جات مین جنکی حسب احکام دفعہ ۳۵ تکمیل کیجاوے جس حالت مین کہ وہ شخص جسکا نام بہ حالت دیگر بطور انتقال کنندہ درج کیا جاتا کوئی وارڈ ہو جائز ہے کہ

کورٹ آف وارڈس کا نام بطور انتقال کنندہ از طرف وارڈ مذکور درج کیا جاے اور جس حالت مین کہ منتقل الیہ وارڈ ہو جائز ہے کہ بذاتہ اُس وارڈ کا نام بطور منتقل الیہ درج کیا جاے۔

(۲) کورٹ آف وارڈس کو اختیار ہوگا کہ منجانب کسی وارڈ کے معاہدات کرے اور معاہدات مذکور کورٹ آف وارڈس پر صرف اُس عرصہ تک جب تک کہ وارڈ مذکور کی ذات یا جائداد اُسکے زیر اہتمام رہے اور صرف تا حد جائداد مذکور کے واجب الاتباع رہین گے۔ اور معاہدات مذکور وارڈ پر بعد اسکے کہ اُسکی ذات اور جائداد اہتمام سے چھوڑ دی گئی ہو واجب الاتباع رہین گے۔

(۳) جب انتقال کنندہ اور منتقل الیہ دونون وارڈ ہون تو کورٹ آف وارڈس کو اختیار ہوگا کہ منجانب انتقال کنندہ اور منتقل الیہ ہر دو کے فرداً فرداً معاہدات کرے۔

(۴) یہ دفعہ کل دستاویزات اور معاہدات اور دیگر وثیقہ جات متذکرہ بالا سے متعلق ہوگی خواہ اُنکی تکمیل قبل یا بعد شروع نفاذ ایکٹ ہذا کے کی گئی ہو۔

دفعہ ۵۳ - جائز ہے کہ جو خرچ کورٹ آف وارڈس پر اپنے زیر اہتمام کسی جائداد کی نسبت عاید ہوا ہو وہ بعد چھوڑے جانے جائداد مذکور کے بطور ایسی بقایاے مالگزاری اراضی کے جو جائداد مذکور کی بابت واجب الادا ہو وصول کیا جاے۔

دفعہ ۵۴ - بورڈ کو جائز ہے کہ بمنظوری ماقبل لوکل گورنمنٹ کے قواعد جو ایکٹ ہذا کے متناقض نہ ہون امور مندرجہ ذیل کی نسبت مرتب کرے۔

(الف) نسبت ضابطہ انتظام ایسی جائداد کے جو زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو۔ اور

(ب) عموماً نسبت ہدایت کل اشخاص کے کل کارروائیون مین جو حسب ایکٹ ہذا ہون اور نسبت تعمیل کیے جانے احکام ایکٹ ہذا کے۔

ضمیمہ اول

رقبہ جات

علاقہ خاندان مہاراجہ بنارس جسمین پرگنہ جات مندرجہ ذیل شامل ہین۔ بھدوہی و کھیرا منگرور واقع ضلع مرزاپور اور کسوار راجہ واقع ضلع بنارس۔

ضمیمہ دوم

قوانین منسوخ شدہ

نمبر اور سال	نام	کس قدر منسوخ ہوا
۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء	ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء	باب ۶ (کل) اور دفعہ ۲۴۱ فقرہ (ک)
۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء	ایکٹ مالگزاری اراضی ملک اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء	باب ۸ (کل)
۸ سنہ ۱۸۷۹ء	ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء	دفعات ۱۸ لغایت ۲۴ بشمول ہر دو
۲۰ سنہ ۱۸۹۰ء	ایکٹ متعلقہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء	دفعات ۲۸ لغایت ۳۱ بشمول ہر دو

نمبر ۴ بابت سنہ ۱۹۰۱ع

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ع و ایکٹ قوانین ملک اودھ سنہ ۱۸۷۶ع

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ع اور ایکٹ قوانین ملک اودھ سنہ ۱۸۷۶ع کی ترمیم کی جائے۔ لہذا اس تحریر کے رو سے حسب ذیل احکام قانونی صادر کیے جاتے ہین۔

دفعہ ۱- جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ سنہ ۱۹۰۱ع مرمم ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ع موسوم کیا جاے اور یہ ایکٹ تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ع سے نفاذ پذیر ہو جائیگا۔

ترمیم ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ع

دفعہ ۲ - ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ع کی دفعہ ۷ کے بعد دفعہ مندرجہ ذیل داخل کی جائیگی۔

" دفعہ ۷- (الف) (۱) ہر مالک یا مالک ادنی جسکے حقوق ملکیت یا حقوق ملکیت ادنی جیسی کہ صورت ہو- واقع کسی محال یا اُسکے کسی جزو کے خواہ وہ اُسکے کسی حصہ مین ہون یا اُسکے کسی خاص رقبہ مین ہون- تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ع کو یا اُسکے بعد منتقل ہو جائین۔

خواہ بذریعہ نیلام بابت اجراے ڈگری یا حکم کسی عدالت دیوانی یا مال کے یا بطور ایسے انتقال کے جو اپنی خواہش سے کیا جاے اور جو بذریعہ ہبہ یا بذریعہ مبادلہ مابین حصہ داران محال مذکور کے نہ کیا جاے۔

اپنی آراضی سیر اور اُس آراضی کا جسکی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا ہو رعیت (اسامی) حقدار قبضہ داری (دخیلکاری) ہو جائیگا اور وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اُسکا ایسے لگان پر قبضہ رکھے جو اُس شرح سے بحساب فی روپیہ چار آنہ کم ہوگا جو رعایا سے غیر حقدار قبضہ داری سے قرب وجوار کی ویسی ہی قسم کی اور ویسے ہی فائدون کی اراضی کی بابت عموماً قابل ادا ہو۔

(۲) رہن بھوگ بندھک (رہن انتفاعی) دفعہ ہذا کے منشا کے مطابق انتقال سمجھا جائیگا۔

(۳) اگر کسی مالک یا مالک ادنی کے حصہ واقع کسی محال یا اُسکے کسی حصہ کا صرف کوئی جزو اُس طرح منتقل کیا جاے تو مالک یا مالک ادنی مذکور اپنی آراضی سیر کے اور اُس آراضی کے جسکی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا ہو صرف اُسقدر جزو کا رعیت حقدار قبضہ داری ہو جائیگا جو اُسکے حصہ کے جزو مذکور سے متعلق یا متناسب ہو۔

(۴) ہر ایسا رعیت- اور ہر رعیت جسکو حق قبضہ داری حسب دفعہ ۲۵- ایکٹ قوانین ملک اودھ سنہ ۱۸۷۶ع حاصل ہو رعیت (آسامی) ساقط الملکیت کہلائیگا- اور اُسکو وہ کل حقوق حاصل ہون گے اور وہ اُن کل ذمہ داریون کا پابند ہوگا جو رعایا سے حقدار قبضہ داری کو بذریعہ اس ایکٹ کے عطا کیے گئے اور اُنپر عاید کی گئی ہین۔

(۵) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی وشمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع کی دفعہ ۴۲ کے بموجب اُس آراضی کی جسمین ایسا حق قبضہ داری حاصل ہو جائے صراحت کر دے اور وہ لگان جو اُسکی بابت قابل ادا ہو مقرر کر دے۔

(۶) اس دفعہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے کسی مالک کے اس حق مین کوئی کمی کر دی گئی ہے کہ بطور خانگی منتقل کرنے کے وقت اپنی سیر مین اپنے حقوق ملکیت یا حقوق ملکیت ادنی قایم رکھے اور نہ اس دفعہ کے کسی امر سے یہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے کسی مالک ادنی کے اس حق مین کوئی کمی کر دی گئی ہے کہ بطور خانگی منتقل کرنے کے وقت اپنی سیر مین اپنے حقوق ملکیت ادنی قایم رکھے۔ اور نہ اس دفعہ کے کسی امر سے یہ سمجھا جائے گا کہ اُس سے کسی ایسی آراضی کی نسبت حق قبضہ داری حاصل ہو سکتا ہے جو کسی ایسی سرکاری یا خانگی غرض کے لیے

منتقل کی جاوے جو اس قسم کی ہو کہ اُسکی وجہ سے اُس اراضی مین حق کاشت قایم نہ رہ سکتا ہو"۔

دفعہ ۳۔ بعد دفعہ ۳۵ - حصہ (الف) باب چہارم ایکٹ مذکور کے دفعات مندرجہ ذیل داخل کی جائینگی۔

"حصہ (الف الف)

"رعایاے (آسامیان) ساقط الملکیت

"دفعہ ۳۵- (الف) - جب کسی رعیت (آسامی) ساقط الملکیت کا لگان بذریعہ حکم بموجب دفعہ ۲۵ ایکٹ قوانین ملک اودھ سنہ ۱۸۷۶ء یا دفعہ ۳۶ یا دفعہ ۷۰ ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۹۰۱ء مقرر کردیا گیا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اُسوقت جب - اور نہ قبل اسکے کہ -

(الف) اُس حکم کی تاریخ سے جسکے بموجب لگان اس طرح مقرر کیا گیا ہو دس سال گزر چکے ہون - یا

(ب) بندوبست کی نظر ثانی ہوئی ہو -

لگان کے اضافہ کی نالش بربنار وجہ مندرجہ ذیل اور نہ کسی اور وجہ پر کرے - یعنی - یہ کہ شرح اُس لگان کی جو ادا کیا جاتا ہے بمقابلہ اُس رایج شرح کے جو رعایاے (آسامیان) غیر حقدار قبضہ داری (ذخیلکاری) قرب و جوار کی ویسی ہی قسم کی اور ویسے ہی فائدون کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہون چار آنہ فی روپیہ سے زیادہ کم ہے -

"دفعہ ۳۵ (ب) - (۱) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۳۵ (الف) کے زمیندار کو جائز ہے کہ کسی وقت کسی رعیت (آسامی) ساقط الملکیت کے لگان کے اضافہ کی نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے کسی ایک وجہ یا دونون وجوہ کی بنا ر پر اور نہ کسی اور وجہ کی بنار پر اور نہ کسی اور وجہ کی بنار پر کرے - یعنی -

(الف) یہ کہ رقبہ اُس رعیت (آسامی) کی جوت کا بوجہ دریابرآمد کے یا اور طرح پر بڑھ گیا ہے - یا

(ب) یہ کہ اُس رعیت (آسامی) کی اراضی مقبوضہ کی قوت پیداوار اُس رعیت (آسامی) کی محنت یا خرچ کے سواے اور طرح بڑھ گئی ہے -

(۲) رعیت (اسامی) ساقط الملکیت کو جائز ہے کہ کسی وقت اُس لگان کی تخفیف کی نالش جو وہ ادا کرتا ہو وجوہ مندرجہ ذیل مین سے کسی ایک وجہ یا دونون وجوہ کی بنار پر اور نہ کسی اور وجہ کی بنار پر کرے - یعنے -

(ج) یہ کہ رقبہ اُسکی اراضی مقبوضہ کا بوجہ دریابرد یا اور طرح گھٹ گیا ہے - یا

(د) یہ کہ اُس اراضی کی قوت پیداوار کسی ایسی وجہ سے کم ہوگئی ہے جو اُسکے اختیار سے باہر ہے"۔

دفعہ ۴- ایکٹ مذکور کی دفعہ ۹ مین بعد الفاظ "حصہ (الف)" کے الفاظ "یا حصہ (الف الف)" داخل کیے جائین گے -

دفعہ ۵- ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۰۷ کے بعد باب مندرجہ ذیل داخل کیا جائیگا -

"باب ہفتم (الف)

"ضبطی (واپسی) ایسی اراضی کی جسپر قبضہ بطور معافی لگان کے یا لگان کی شرح رعایتی پر ہو

"دفعہ ۱۰۷ (الف) - محال یا جزو محال کے مالک کو جائز ہے کہ کسی ایسی اراضی موقوعہ محال یا جزو محال مذکور کا قبضہ واپس لینے یا اُسپر لگان تشخیص کرانے کے واسطے نالش کرے جسکی نسبت بطور معافی لگان خواہ بذریعہ عطیہ تحریری یا اور طرح کے قبضہ ہونا ظاہر ہوتا ہو اور ایسی اراضی کے قبضہ واپس لینے یا اس پر لگان کے اضافہ ہونے کی نالش کرے جس پر بشرح لگان رعایتی قبضہ ہو خواہ ایسا قبضہ بذریعہ عطیہ تحریری کے ہو یا اور طرح پر ہو -

"دفعہ ۱۰۷ (ب) - کل آراضی جو بطور معافی لگان کے یا بشرح لگان رعایتی قبضہ مین ہو قابل ضبطی (واپسی) یا تشخیص یا اضافہ لگان کے ہوگی بجز اسکے کہ اُسکا قابض یہ ثابت کرے کہ آراضی مذکور -

(الف) ایسے قبضہ مین بذریعہ ایسے عطیہ کے ہے جسکو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے یا جناب چیف کمشنر بہادر نے منظور فرمایا ہے - یا

(ب) ایسے قبضہ مین بذریعہ فیصلہ عدالتی قبل تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء سے ہے - یا

(ج) بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی معاوضہ قیمتی کے بدلے قبل آغاز نفاذ ایکٹ مالگزاری آراضی ملک اودھ سنہ ۱۸۷۶ء حاصل کی گئی تھی اور اُسکی ضبطی (واپسی) کے حق مین قبل آغاز نفاذ ایکٹ مذکور قانون میعاد سماعت عارض ہو چکا تھا -

"مگر شرط یہ ہے کہ کوئی اراضی جو بموجب ایسے وثیقہ تحریری کے قبضہ مین ہو - خواہ اُس وثیقہ کی تکمیل قبل یا بعد تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے ہوئی ہو جسکے روسے عطاکنندہ نے بصراحت یہ اقرار کیا ہو کہ وہ عطیہ واپس نہ لیا جائیگا - عطاکنندہ کے فوت ہونے تک یا جس رقبہ مقامی مین وہ عطیہ واقع ہو اُسکے بندوبست کی میعاد کے ختم ہونے تک یعنے انمین سے جو امر پہلے واقع ہو (اُسکے وقوع کے وقت تک) قابل واپسی یا تشخیص یا اضافہ لگان نہ ہوگی -

"اور یہ بھی شرط ہے کہ کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا کسی ایسے عطیات سے متعلق نہوگا جنسے احکام دفعہ ۷۹ ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۹۰۱ء متعلق ہین -

"دفعہ ۱۰۷ (ج) - (۱) نالشات حسب دفعہ ۱۰۷ (ا) اُس صورت مین جب وہ ضلع یا دیگر رقبہ مقامی جسمین اراضی واقع ہو زیر بندوبست ہو مہتمم بندوبست کی عدالت مین دایر کی جائینگی جسکو حسب باب ہذا کلکٹر کے اختیارات حاصل ہونگے -

(۲) کوئی امر مندرجہ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند سنہ ۱۸۷۷ء اس حق مین عارض نہوگا کہ ایسی آراضی کی نسبت تشخیص لگان کے لیے جسپر بطور معافی لگان قبضہ ہو حسب ایکٹ ہذا نالش دائر کی جائے -

"دفعہ ۱۰۷ (د) - ایسی آراضی کی ضبطی (واپسی) کی نالش دائر ہونے پر جو بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی قبضہ مین ہو اگر عدالت سوا ان وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۰۷ (ب) کے کسی اور وجوہ کی بناء پر تجویز کرے کہ وہ اراضی قابل ضبطی (واپسی) نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعات ۱۰۷ (ز) و ۱۰۷ (خ) یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا آراضی قابل تشخیص یا اضافہ لگان ہے -

"دفعہ ۱۰۷ (ہ) - جو اراضی بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی قبضہ مین ہو وہ صرف اُس صورت مین قابل ضبطی (واپسی) بھی ہوگی جب بموجب شرائط عطیہ یا رواج مختص المقام کے اُسپر قبضہ -

(الف) عطاکنندہ کی خوشی پر ہو -

(ب) بعوض انجام دینے کسی خاص خدمت مذہبی یا دنیوی کے ہو اور مالک اُس خدمت کو آیندہ انجام کرانا نہ چاہے -

(ج) کسی شرط پر مشروط یا کسی میعاد کے واسطے ہو اور اُن شرائط کی خلاف ورزی کی جائے یا وہ میعاد گذر جائے -

"ہر نالش بغرض ضبطی (واپسی) حسب دفعہ ہذا اُس تاریخ سے بارہ برس کے اندر کی جائیگی جسپر کہ واپس لینے کا حق سب سے اول پیدا ہوا - ایسا حق سب سے اول پیدا ہوگا -

صورت (الف) مین نسبت موجودہ عطیات کے بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء اور نسبت عطیات آیندہ کے ایسے عطیہ کی تاریخ پر -

صورت (ب) مین مالک کی طرف سے عطیہ دار کو اس امر کی اطلاع تحریری ہونے پر کہ وہ خدمت آیندہ مطلوب نہین ہے -

صورت (ج) مین اُسوقت جب شرائط کی خلاف ورزی کی جاوے یا میعاد گذر جاوے۔

"اس دفعہ کے کسی امر سے مالک کو یہ ممانعت نہوگی کہ ایسی آراضی پر۔ جو اس دفعہ کے بموجب قابل ضبطی (واپسی) ہو۔ بجاے اُسکی ضبطی (واپسی) کے تشخیص یا اضافہ لگان کے واسطے نالش دائر کرے۔

"دفعہ ۱۰۷ - (د) - اگر عدالت عطیہ کی ضبطی (واپسی) کا حکم دے تو اُسکو لازم ہے کہ اُسکے ساتھ ہی اُسکے قابض کی بیدخلی کے واسطے ڈگری بپابندی احکام دفعات ۲۲ و ۲۳ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۶۳ و ۶۶ - ایکٹ ہذا کے صادر کرے اور یہ دفعات اس طرح متعلق ہونگی کہ گویا وہ قابض ایک رعیت ہے۔

"دفعہ ۱۰۷ (ز) - (۱) جو اراضی دفعہ ۱۰۷ (ہ) کے بموجب قابل ضبطی (واپسی) نہو اور جس سے دفعہ ۱۰۷ (ح) کے احکام متعلق نہون وہ قابل تشخیص یا اضافہ لگان کے ہوگی۔ جیسی کہ صورت ہو۔

(۲) جب کسی عطیہ معافی لگان یا آراضی مقبوضہ بشرح لگان رعایتی کی نسبت یہ تجویز کی جاوے کہ وہ اس قابل ہے کہ اُسپر لگان تشخیص یا اضافہ کیا جاے تو عطیہ دار کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ بموجب دفعات ۳۶ و ۳۷ ایکٹ ہذا رعیت غیر مقدار قبضہ داری ہے اور لگان ایسی شرح پر تجویز کیا جائیگا جو عدالت اُن لگانون کا لحاظ کرکے جو ویسی ہی قسم کی اور ویسے ہی فائدون کی قرب وجوار کی اراضی کی بابت ادا کیے جاتے ہون مناسب و قرین انصاف خیال کرے۔

(۳) سات سال کی میعاد جسکے لیے وہ اپنی آراضی مقبوضہ پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہوگا اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے شروع ہوگی جو تاریخ ارجاع نالش کے عین بعد ہو۔

"دفعہ ۱۰۷ (ح) - جو اراضی دفعہ ۱۰۷ (ہ) کے بموجب قابل ضبطی (واپسی) نہو اور جسپر بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی تاریخ تیرھوین فروری ۱۸۵۶ء یا پچاس برس سے اور اصل عطیہ دار کے یا جانشینون کا قبضہ رہا ہو۔ اور جو اراضی وہ تمام مدت کے لیے بعوض خدمات جاری رہنے یا چھوڑ دیے جانے ایسے حق کے جو بیشتر عطیہ دار کو حاصل تھا یا بذریعہ وثیقہ تحریری اور معاوضہ قیمتی حاصل کیگئی ہو اسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسپر بذریعہ حق ملکیت ادنی قبضہ ہے۔ اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس اراضی کے قابض کو اُسکا مالک ادنی اور اُسکی بابت منسوب جسپر ادا سے لگان کا قرار دے جو مساوی مالگزاری اراضی اور ایک ایسی رقم مزید کے ہوگا جو دس فیصدی سے کم یا پچاس فیصدی سے زیادہ نہو اور مالکانہ ادنی کا لگان واجب الادا تشخیص کرے۔

"محالات معافی مالگزاری کی صورت مین لفظ "مالگزاری" سے بہ اغراض دفعہ ہذا وہ رقم مراد ہوگی جو ایسے محال کی بابت واجب الادا ہوتی اگر وہ قابل تشخیص ہوتا۔"

"دفعہ ۱۰۷ (ط) - بہ اغراض باب ہذا عطیہ آراضی بشرح لگان رعایتی سے مراد ایسا عطیہ اراضی ہے جسکا لگان مجموعی تعداد مالگزاری اور محصوت مختص المقام سے جو اُسکی بابت واجب الادا ہون کم ہو۔"

"دفعہ ۱۰۷ - (ی) - بہ اغراض باب ہذا الفاظ "محال یا جزو محال کے مالک" مین ایسا مالک ادنی بھی داخل ہے جسکے ساتھ بندوبست شکمی (پختہ داری) کیا گیا ہے۔"

"دفعہ ۱۰۷ (ک) - باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۱۶ کے اُن اپیلون سے جو ڈگریات یا احکام حسب باب ہذا کی بابت سے دائر ہون احکام باب ۱۰ - ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ سنہ ۱۹۰۱ء متعلق ہونگے۔"

دفعہ ۶ - فقرہ (ہ) دفعہ ۱۰۸ ایکٹ مذکور کے بعد فقرہ مندرجہ ذیل داخل کیا جاوے گا۔

"[ہ (الف)] - بغرض ضبطی (واپسی) یا تشخیص یا اضافہ لگان ایسی آراضی کے جس پر بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی قبضہ ہو۔"

ترمیم ایکٹ قوانین ملک اودھ سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

دفعہ ۷ - دفعہ ۲۵ اور فقرہ (ز) دفعہ ۳۹ ایکٹ قوانین ملک اودھ سنہ ۱۸۷۶ء اس ایکٹ کے رو سے منسوخ کیے جاتے ہین۔

سرکلرات بورڈ مال سنہ ۱۹۰۱ء

ممالک مغربی و شمالی و اودھ

از ابوالفضل عبّاسی

سرکلرات بورڈمال مرتبہ ۱۹۰۱ء

متعلقہ ایکٹ ہائے قبضہ آراضی ممالک مغربی وشمالی ومالگزاری آراضی ممالک مغربی وشمالی واودھ

جلد ۱ - مد ۲ - نمبر ۱۷

اپیل ہائے مرجوعہ محکمہ صاحبان بورڈمال حسب قوانین لگان ومالگزاری - قواعد بموجب دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء و دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۱۸ - سنہ ۱۸۷۳ء (ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء)

حصہ اول

قواعد مندرجہ ذیل کے بموجب جملہ اپیلون مین جو محکمہ بورڈمال حسب ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء و ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء رجوع ہون عمل کیا جاوے گا۔

۱ - سوال اپیل ایک یادداشت کے طور پر ہوگا اور جس حکم کی ناراضی سے ہو اُسکی تاریخ سے ۹۰ دن کے اندر رجسٹری کرنا چاہیے مگر شرائط یہ ہین (اول) یہ کہ اس میعاد مین تاریخ جسکو کہ حکم صادر کیا جائے اور وہ مدت جو بموجب قاعدہ ۶ کے نقول کے حصول کے لیے ضروری ہو داخل نہ ہوگی (دوم) یہ کہ جب ۹۰ دن کی میعاد کے روز اخیر پر تعطیل ہو تو جس تاریخ کہ عدالت پھر کھلے وہی اُس میعاد کا روز اخیر تصور کیا جائیگا - (سوم) یہ کہ صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ جو اپیل بعد انقضائے میعاد مین دایر کیا جاوے اُسکو درصورت ظاہر کیے جانے وجہ کافی منظور کرین ۔

۲ - سوال ہائے اپیل کو اگر اہالیان مقدمہ یا اُنکے مختاران مجاز محکمہ بورڈ مین کچہری کے اوقات کے اندر گذرانین یا

بارادے محصول بذریعہ سرکاری ڈاک محکمہ بورڈ کو بھیجے جائیں تو لے لیے جائیں گے۔

۳۔ یادداشت اپیل میں اختصار کے ساتھ اور جُدی جُدی دفعات میں وجوہ ناراضی فیصلہ کی جسکا اپیل ہو بلا حجت و حکایت کے لکھی جانی چاہییں اور اُن وجوہ پر نمبر مسلسل مرقوم ہوگا۔ بغیر اجازت صاحبان بورڈ کے اپیلانٹ کوئی اور وجہ اپنی ناراضی کی نہیں پیش کر سکے گا لیکن صاحبان بورڈ کو اپیل کے فیصلہ میں پابندی انھیں وجوہ کی نہ ہوگی جو کہ اپیلانٹ نے یادداشت میں درج کی ہوں۔

۴۔ اگر یادداشت اپیل انگریزی میں ہو تو اُسکے ہمراہ ترجمہ اردو داخل کرنا چاہیے۔

یادداشت اپیل حسب نمونہ ذیل ہوگی۔

نام مدعی

نام مدعاعلیہ

موضع ———— پرگنہ ———— ضلع ————

حوالہ اُس ایکٹ اور دفعہ کا جسکے بموجب وہ فیصلہ کیا گیا ہو جسکا اپیل کیا جاسے۔

(اسب) (مدعی یا مدعاعلیہ) بحضور صاحبان بورڈ مال ———— بنا راضی فیصلہ صاحب کمشنر قسمت ———— مورخہ ———— بوجوہ مندرجہ ذیل عرض کرتا ہے (یا اپیل کرتا ہے)۔

۵۔ صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ کسی اپیل کو بطور سرسری نامنظور کریں لیکن ایسی صورت میں وجہ نامنظوری کی حکم نامنظوری اپیل میں بتصریح درج کرنا ہوگی۔

۶۔ جملہ درخواستہاے اپیل جو بحضور صاحبان بورڈ گزرانی جائیں (اولاً) چاہیے کہ اُنکے ساتھ ایک نقل مصدق اُس حکم کی جسکی ناراضی سے اپیل ہو اور بحالت اپیل ثانی نقول حکم مرافعہ اولی کی منسلک کی جائیں (ثانیاً) چاہیے کہ اُس قیمت کے کاغذات اسٹامپ پر مرقوم ہوں جو قانون اسٹامپ مجریہ وقت کے رو سے مقرر ہو (ثالثاً) صاف اور واضح طور پر انکو لکھنا چاہیے۔

۷۔ اگر یادداشت اپیل بموجب قاعدہ مصرحہ بالا کے نہ مرتب کی جائے گی یا حسب قانون اسٹامپ پر مرقوم نہ ہوگی یا اُسکے ساتھ نقل محکومہ قاعدہ ۶ منسلک نہ ہوگی یا میعاد معین کے اندر داخل نہ کی جائے گی (اور وجہ کافی تاخیر کی نہ بیان کی جاسے) یا دیگر احکام قاعدہ ۶ کی پیروی نہ کی گئی ہوگی تو صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ اُسے نامنظور کریں یا اصلاح کے لیے واپس کر دیں۔

۸۔ اگر دو یا کئی مدعی یا دو یا کئی مدعاعلیہ ایک ہی مقدمہ میں ہوں اور فیصلہ محکمہ ماتحت کا ایسی وجہ پر مبنی ہو جو اُن سب پر موثر ہوتی ہے تو جائز ہے کہ منجملہ مدعیان یا مدعاعلیہم کے کوئی شخص بنا راضی کل فیصلہ کے اپیل کرے اور صاحبان بورڈ بحق جملہ مدعیان یا مدعاعلیہم کے ڈگری کی تنسیخ یا ترمیم کریں۔

۹۔ محض بوجہ دائر ہونے اپیل کے اجراے ڈگری ملتوی نہ کیا جائیگا لیکن صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ اگر وجہ کافی بیان کی جاسے تا صدور فیصلہ اپیل التواے اجرا کا حکم دیں۔

۱۰۔ جب واسطے اجراے ایسی ڈگری کے حکم صادر کیا جائے جسکا اپیل دائر ہو چکا ہو تو محکمہ صادر کنندہ کو جائز ہے کہ بمراد واپسی کسی جائداد کے جو باجراے ڈگری لیگئی ہو یا اُسکی قیمت کے یا واسطے تعمیل قرار واقعی ڈگری یا حکم محکمہ اپیل کے ضمانت طلب کرے اور ہر ایسی صورت میں محکمہ اپیل کو جائز ہے کہ محکمہ صادر کنندہ ڈگری کو ایسی ضمانت کے طلب کرنے کی ہدایت کرے۔

۱۱۔ جب یادداشت اپیل بموجب نمونہ معینہ میعاد کے اندر گزرانی گئی ہو تو صاحبان بورڈ کو لازم ہے کہ اُسکے گزراننے کی تاریخ اُسکی پشت

پر لکھوادین اور وہ اپیل ایک کتاب مین جو اُسی غرض سے مرتب رہے گی اور رجسٹر اپیل کہلائے گی درج کرائین ۔

۱۲- بعد درج رجسٹر ہونے یادداشت اپیل کے صاحبان بورڈ کو لازم ہے کہ اگر اپیل بطور سرسری حسب قاعدہ ۵ نامنظور نہ کیا گیا ہو تو محکمہ ماتحت سے مسل مقدمہ طلب کرین اور محکمہ ماتحت کو لازم ہے کہ حتی الامکان جلد تمام کاغذات ضروری مقدمہ کے یا وہ کاغذات جو بالخصوص صاحبان بورڈ نے طلب کیے ہون ارسال کرے ۔

۱۳- صاحبان بورڈ کو جائز ہے کہ مسل مقدمہ پر غور قرار واقعی کر کے اپیل کو بلا طلبی فریقین مقدمہ نامنظور کردین ۔

۱۴- اگر اپیل نامنظور نہ کیا جائے تو صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ (درصورتیکہ محکمہ ماتحت نے مقدمہ کو کسی امر ابتدائی پر فیصل کیا ہو اور وہ تجویز منسوخ کی جائے یا غیر مکتفی متصور ہو) مقدمہ کو محکمہ ماتحت مین بایں غرض واپس بھیجین کہ حسب روئداد از سر نو فیصل کیا جاوے یا کسی امر مین شہادت مزید طلب کرین یا کوئی تنقیح یا تنقیحات خاص قلمبند کر کے اُن کو واسطے فیصلہ کے محکمہ ماتحت مین بھیجدین جو فیصلہ کہ بعد واپسی مقدمہ صادر کیا جائے اُسکا اپیل مسل فیصلہ مرافعہ اول کے ہو سکے گا اور شہادت مزید اور تجویز جو تنقیح یا تنقیحات خاص پر کی جاوے وہ عدالت ماتحت مین بطور جداگانہ مسل رہے گی اور وہ بطور جز و مسل محکمہ اپیل مین شامل کی جائے گی اور ہر فریق کو اختیار ہوگا کہ اُس میعاد کے اندر جو کہ صاحبان بورڈ مقرر کر دین تجویز مذکور کی نسبت عذر کرے اگر کوئی عذر نہ پیش کیا جائے یا بعد تجویز اُس عذر کے صاحبان بورڈ کو لازم ہے کہ اپیل کو فیصل کردین یا حسب دفعہ ۱۵- ایک تاریخ واسطے سماعت اپیل کے مقرر کرین ۔

تحریر تجاویز اور فریقین کو حکم عدالت اپیل صدرہ حسب دفعہ ہذا بغرض پیش کرنے عذرات سے اطلاع دینے کے بعد عدالت ماتحت مسل کو بایں غرض کہ فریق عذردار نقل حاصل کر سکے ۔ دس یوم تک رہنے دے گی دس روز گذرنے پر یا اس سے قبل اگر نقل لے لی گئی عدالت ماتحت کو عدالت اپیل مین مسل واپس بھیج دینا چاہیے ۔

۱۵- اگر صاحبان بورڈ کی یہ راے ہو کہ بروقت سماعت اپیل کے فریقین مقدمہ کا حاضر ہونا مناسب ہے تو صاحبان موصوف کو لازم ہے کہ جو تاریخ اور مقام واسطے سماعت اپیل مقرر ہوا ہو اُسکی اطلاع دین اور نقل اُس اطلاعنامہ کی محکمہ ماتحت مین بھیجی جائے گی اور اُسی محکمہ کے ذریعہ سے فریقین پر حسب احکام دفعہ ۲۱۱- ایکٹ ۱۹- اور دفعات ۱۱۵ و ۱۱٦ و ۱۱۸- ایکٹ ۱۲ کے جاری کی جائے گی ÷ اطلاعنامہ مذکور مین یہ امر لکھا جائیگا کہ اگر بمقام و تاریخ معین فریقین مقدمہ حاضر نہ ہونگے تو اُنکی غیر حاضری مین مقدمہ سماعت ہو کر فیصل کر دیا جائے گا اور جس حال مین کہ فریقین مقدمہ نے اپنی طرف سے مختار یا وکیل مقرر کیا ہو تو اُسی مختار یا وکیل پر جاری ہونا اطلاع نامہ کا اجراے کافی سمجھا جائیگا ۔

۱٦- اگر تاریخ معینہ سماعت اپیل پر اپیلانٹ یا اُسکا وکیل یا مختار یا رسپانڈنٹ یا اُسکا وکیل یا مختار حاضر نہ ہو تو جائز ہے کہ اپیل اُنکی غیر حاضری مین یکطرفہ سماعت کیا جاوے مگر صاحبان بورڈ کو ایسی صورتون مین اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھین تو سماعت اپیل کی کسی اور تاریخ مابعد پر ملتوی رکھین لیکن یہ میعاد سماعت کی تاریخ معینہ اول سے ایک مہینے سے زیادہ نہ ہوگی ۔

۱۷- اگر اپیل بحق کسی فریق کے یکطرفہ فیصل کیا جاوے تو فریق ثانی کو اختیار ہے کہ تاریخ فیصلہ سے پندرہ دن کے اندر صاحبان بورڈ سے اپیل کی سماعت جدید کے لیے درخواست کرے اگر صاحبان بورڈ کو حسب اطمینان ثابت ہو کہ اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ کسی وجہ معقول سے حاضری سے معذور رہا تو صاحبان موصوف کو اختیار ہے کہ پھر اپیل کو منظور کرین یا سماعت جدید کی اجازت دین ۔

۱۸- جب شہادت شمولہ مسل محکمہ ماتحت کی اسقدر کافی ہو کہ صاحبان بورڈ فیصلہ حسب اطمینان صادر

کر سکین تو صاحبان موصوف کو اختیار ہے کہ مقدمہ مین تجویز اخیر کسی وجہ پر کر دین گو کہ فیصلہ محکمہ ماتحت کا کسی اور وجہ پر مبنی ہو۔

۱۹- فریقین مقدمہ اپیل مین مجاز نہ ہونگے کہ صاحبان بورڈ کے حضور شہادت مزید از قسم دستاویزات یا گواہون کے پیش کرین۔ لیکن صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ درصورت ظاہر کیے جانے کسی وجہ کے یا خود اپنی راے سے شہادت مزید کے لیے جانے کی اجازت دین اور اُس اجازت کی وجوہ مسل مین قلمبند کرین اور جائز ہے کہ وہ شہادت مزید خود صاحبان بورڈ لین یا محکمہ ماتحت یا محکمہ مرافعہ اولی اُس طور پر لے جیسا کہ صاحبان بورڈ ہدایت کرین اور ہر ایسی صورت مین حکام بورڈ تصریح اُس امر یا اُن امور کی کر دینگے جنکی بابت شہادت لی جائے گی۔

۲۰- صاحبان بورڈ بعد سماعت اپیل کے اپنا فیصلہ لکھینگے اور وہ اُن مقدمات مین جو حسب قاعدہ ۱۵ پیش ہون سر اجلاس فریقین یا اُنکے مختارون کو جنھین حاضر ہونے کی اطلاع حسب ضابطہ دی جائے گی سُنا دیا جائیگا۔

۲۱- جائز ہے کہ فیصلہ کے رو سے تجویز محکمہ ماتحت کی بحال یا منسوخ یا ترمیم کی جائے لیکن کوئی ڈگری بوجہ کسی ایسی غلطی یا سقم یا بے ضابطگی فیصلہ کی جس سے رویداد مقدمہ مین یا اختیار محکمہ مذکور مین خلل واقع نہ ہوتا ہو منسوخ یا ترمیم نہ کی جائے گی۔

۲۲- صاحبان بورڈ کا فیصلہ انگریزی زبان مین لکھا جائیگا اور اُس پر دستخط بورڈ کے حاکم یا حکام کے جنھون نے فیصلہ صادر کیا ہو مع تاریخ ثبت ہون گے اور ایک ترجمہ اُردو حکم اخیر کا ہو کر بہ ثبت دستخط سکرٹیری بورڈ کے شامل مسل کیا جائے گا۔

۲۳- صاحبان بورڈ کی ڈگری پر وہی تاریخ لکھی جائے گی جسمین کہ فیصلہ صادر کیا گیا ہو اور اُسمین نمبر مقدمہ اور نام فریقین اور تصریح اس امر کی کہ کسقدر دادرسی کی گئی یا اور تجویز جو مقدمہ اپیل ہو درج کی جائے گی اور اُس مین تصریح تعداد خرچہ اپیل کی اور حصہ رسدی اُس خرچہ کا اور خرچہ مرافعہ اولی کا ذمہ فریقین کے بھی لکھا جائے گا اور اُس ڈگری پر صاحب سکرٹیری کے دستخط ثبت ہون گے اور ایک ترجمہ اُردو مضمون ڈگری کا شامل مسل کیا جائیگا۔

۲۴- جو فریق کہ نقول ڈگری یا حکم اخیر کی یا کسی اور کاغذ شمول مسل کی زبان اُردو یا انگریزی مین لیا چاہین جائز ہے کہ انکو وہ نقول کا غذ اسٹامپ مناسب پر صاحبان بورڈ کے حضور درخواست گذرانے پر اصالتاً یا بذریعہ ڈاک کے حوالہ کی جائین اگر اسٹامپ ضروری سایل داخل کرے تو وہ نقول بذریعہ ڈاک کے لفافہ رجسٹری شدہ مین بھیجی جائین۔

۲۵- صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ کوئی جز مسل کا جز ڈگری یا حکم اخیر نہ ہو حوالہ نہ کرین۔

۲۶- اطلاع نتیجہ سوال یا اپیل کی فریقین کو زبانی یا بذریعہ اُنکے مختاران مجاز کے سکرٹیری بورڈ سے درخواست کرنے پر دی جائے گی لیکن جس حال مین کہ فریقین مقدمہ بروقت صدور حکم اخیر کے غیر حاضر ہون تو نتیجہ کی اطلاع اُن اشخاص کو جنسے کہ وہ حکم متعلق ہو بذریعہ اُس ضلع کے صاحب کلکٹر کے پہونچائی جائے گی جسمین کہ وہ سکونت رکھتے ہون یا حکم اطلاعی بذریعہ ڈاک سروس بیرنگ بھیجا جائے گا۔ طریقہ آخر الذکر پر عموماً عمل ہوگا۔

۲۷- جائز ہے کہ ضابطہ نگرانی کا جو کہ صاحبان بورڈ حسب دفعہ ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۹ - ایکٹ ۱۲ کے اور نیز انکا جو کہ حسب دفعہ ۲۵۳ و ۲۵۵ - ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء کے عمل مین لاوین ہر صورت مین کہ صاحبان بورڈ کی دانست مین ضروری ہو مطابق ضابطہ اپیل مرقومہ بالا کے ہوگا۔

حصہ دوم

۲۸- جملہ اقسام مقدمات اپیل سے بجز اُنکے جو حسب ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء و ۱۹ ۱۸۷۳ء رجوع کیے جاوین ضابطہ مندرجہ قواعد مذکورہ بالا سواے قواعد ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ متعلق ہوگا۔

۲۹- یادداشت اپیل حسب نمونہ مندرجہ ذیل ہوگی۔

نام اپیلانٹ

موضع ———— پرگنہ ———— ضلع ————

ایکٹ و دفعہ جسکے بموجب وہ فیصلہ جسکا اپیل ہے کیا گیا تھا۔

(۱ ب) اپیلانٹ بحضور صاحبان بورڈ مال بناراضی فیصلہ صاحب کمشنر قسمت ————

مورخہ ———— بوجوہ مفصلہ ذیل اپیل کرتا ہے۔

یادداشت - صاحبان بورڈ ہدایت فرما چکے ہین کہ (الف) جملہ دستاویزات و کاغذات منسلکہ وغیرہ جو مقدمات مین حسب سرکلر ہذا بحضور صاحبان موصوف ارسال کیے جاوین اور جو کسی اور زبان مین سوا انگریزی یا اردو کے تحریر ہون تو عدالت یا دفتر ماتحت کو لازم ہے کہ اُنکا ترجمہ اردو مین کرا دیوے اور اُس عدالت یا دفتر ماتحت کا حاکم اعلےٰ یا اور مہتمم دفتر حاکم اُس ترجمہ کی باقاعدہ تصدیق کرے۔

(ب) جب اسناد ارسال ہون تو اُنمین جملہ ضروری کاغذات شامل ہونا چاہیے مثلاً کاغذات متعلقہ مقدمات سابق جب کہ مقدمات سابق کا حاکمان مجاز کے احکام مین ذکر ہو اور وہ کاغذات جو بالخصوص طلب کیے گئے ہون تاکہ صاحبان بورڈ فیصلہ مناسب کر سکین۔

(ج) چٹھیات یعنے ڈاکٹ ہائے مین جنکے ذریعہ سے اسناد مقدمات دفتر ہذا کو بھیجی جاوین آیندہ سے ہمیشہ امور مندرجہ ذیل تحریر ہونگے۔

۱	۲	۳	۴
نمبر سلسلہ وار	نمبر مقدمہ	نام فریقین	قسم مقدمہ

جلد ۱ - مد ۲ - نمبر ۱۸

اپیل ہائے مرجوعہ عدالت کمشنری حسب قوانین لگان و مالگذاری۔

قواعد بموجب دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء و دفعہ ۲۱۱ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء

(ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء)

حصہ اول

قواعد مندرجہ ذیل کے بموجب تمام اپیلون مین جو بحکمہ صاحبان کمشنر حسب ایکٹ ہائے ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء و ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء رجوع ہون عمل کیا جاویگا۔

۱- سوال اپیل ایک یادداشت کے طور پر ہوگا اور جس حکم کی ناراضی سے ہو اُسکی تاریخ سے ۶۰ دن کے اندر داخل کرنا چاہیے مگر شرائط یہ ہین (اول) یہ کہ اس میعاد مین وہ تاریخ جسمین کہ حکم صادر کیا جاوے اور وہ مدت جو بموجب قاعدہ ۷ کے نقول کے حصول کے لیے ضروری ہو داخل نہ ہوگی۔ (دوم) یہ کہ جب ۶۰ دن کی میعاد کے روز اخیر پر عدالت کی تعطیل ہو تو جس تاریخ کہ عدالت پھر کھلے وہی اُس میعاد کا روز اخیر تصور کیا جاویگا (سوم) یہ کہ صاحب کمشنر کو اختیار ہے کہ جو اپیل بعد انقضا ے میعاد معین داخل کیا جاوے اُسکو درصورت ہونے وجہ

کافی کے منظور کرین۔

۲- سوال ہاے اپیل کو اگر فریقین مقدمہ یا اُنکے مختاران مجاز صاحب کمشنر کے دفتر مین کچہری کے اوقات کے اندر گذرانین یا باداے محصول بذریعہ سرکاری ڈاک کے صاحب کمشنر کے محکمہ کو بھیجے جائین تو لے لیے جائین گے۔

۳- یادداشت اپیل مین اختصار کے ساتھ اور جُدی جُدی دفعات مین وجوہ ناراضی فیصلہ کی جسکا اپیل ہو بلا حجت وحکایت کے لکھی جانی چاہئین اور اُن وجوہ پر نمبر سلسل مرقوم ہوگا اور بغیر اجازت صاحب کمشنر کے اپیلانٹ کوئی اور وجہ اپنی ناراضی کی نہین پیش کر سکے گا لیکن صاحب کمشنر کو اپیل کے فیصلہ مین پابندی اُنھین وجوہ کی نہوگی جو کہ اپیلانٹ نے یادداشت مین درج کی ہون۔

۴- یادداشت اپیل حسب نمونہ ذیل ہوگی۔

نام مدعی

نام مدعاعلیہ

موضع ———— پرگنہ ———— ضلع —

حوالہ اُس ایکٹ اور دفعہ کا جسکے بموجب وہ فیصلہ کیا گیا ہو جسکا اپیل کیا جاے۔

(اب) (مدعی یا مدعاعلیہ) بحضور صاحب کمشنر قسمت ———— بناراضی فیصلہ صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر ضلع ———— مورخہ ———— بوجوہ مندرجہ ذیل عرض کرتا ہے (یا اپیل کرتا ہے)۔

۵- صاحب کمشنر کو اختیار ہے کہ کسی اپیل کو بطور سرسری نامنظور کرے لیکن ایسی صورت مین وجہ نامنظوری کی حکم نامنظوری اپیل مین بتصریح درج کرنی ہوگی۔

۶- جملہ سوالات اپیل جو بحضور صاحب کمشنر گذرانی جائین چاہیے کہ (اولی) اُنکے ساتھ ایک نقل مصدقہ اُس حکم کی جسکی ناراضی سے اپیل ہو اور نیز نقول حکم محکمجات مالی ماتحت کی منسلک کی جائین (ثانیاً) لازم ہے کہ اُس کاغذ اشٹامپ پر مرقوم ہون جو قانون اشٹامپ مجریہ وقت کے رو سے مقرر ہو۔

۷- اگر یادداشت اپیل بموجب قاعدہ مندرجہ بالا کے نہ مرتب کی جاے یا حسب قانون اشٹامپ پر نہ ہو یا اسکے ساتھ نقل محکومہ قاعدہ ۶ منسلک نہ ہو یا میعاد معین کے اندر نہ داخل کی جاے (درصورتیکہ وجہ کافی تاخیر کی نہ بیان کی جاے) تو صاحب کمشنر کو اختیار ہے کہ اُسے نامنظور کرے یا اصلاح کے لیے واپس کردے۔

۸- اگر دو یا کئی مدعی یا دو یا کئی مدعاعلیہ ایک ہی مقدمہ مین ہون اور فیصلہ محکمہ ماتحت کا ایسی وجہ پر مبنی ہو جو اُن سب پر ہوشترک بالاشتراک ہوتی ہے تو جائز ہے کہ جملہ مدعیان یا مدعاعلیہم کے کوئی شخص بناراضی کل فیصلہ کے اپیل کرے اور صاحب کمشنر بحق جملہ مدعیان یا مدعاعلیہم کے ڈگری کی تنسیخ یا ترمیم کرے۔

۹- محض بوجہ داخل ہونے اپیل کے اجراے ڈگری ملتوی نہ رکھا جائیگا لیکن صاحب کمشنر کو اختیار ہے کہ اگر وجہ کافی بیان کی جاے تا صدور فیصلہ اپیل التواے اجرا کا حکم دے۔

۱۰- جب واسطے اجراے ایسی ڈگری کے حکم صادر کیا جاے جسکا اپیل داخل ہوچکا ہو تو محکمہ صادر کنندہ ڈگری کو جائز ہے کہ بمراد واپسی کسی جائداد کے جو بجراے ڈگری لی گئی ہو یا اُسکی قیمت کے یا واسطے تعمیل قرار واقعی ڈگری یا حکم محکمہ اپیل کے ضمانت طلب کرے اور ہر ایسی صورت مین محکمہ اپیل کو جائز ہے کہ محکمہ صادر کنندہ ڈگری کو ایسی ضمانت طلب کرنے کی ہدایت کرے۔

۱۱- جب یادداشت اپیل بموجب نمونہ مجوزہ کے اور میعاد کے اندر داخل ہو تو صاحب کمشنر کو لازم ہے کہ اُسکے

داخلہ کی تاریخ اُسکی پُشت پر لکھوادے اور وہ اپیل ایک کتاب مین جو اُسی غرض سے مرتب رہے گی اور رجسٹر اپیل کہلائے گی درج کرائے۔

۱۲- بعد درج رجسٹر ہونے یادداشت اپیل کے صاحب کمشنر کو لازم ہے کہ اگر اپیل بطور سرسری حسب قاعدہ ۵ نامنظور نہ کیا گیا ہو تو محکمۂ ماتحت سے مسل مقدمہ طلب کرے اور محکمہ ماتحت کو لازم ہے کہ حتی الامکان جلد تمام کاغذات ضروری مقدمہ کے یا وہ کاغذات جو بالخصوص صاحب کمشنر نے طلب کیے ہون ارسال کرے۔

۱۳- صاحب کمشنر کو جائز ہے کہ مسل مقدمہ پر غور فرما کر واقعی کر کے اپیل کو بلاطلبی فریقین مقدمہ نامنظور کردین۔

۱۴- اگر اپیل نامنظور نہ کیا جائے تو صاحب کمشنر کو اختیار ہے کہ (درصورتیکہ محکمۂ ماتحت نے مقدمہ کو کسی امر ابتدائی پر فیصل کیا ہو اور وہ تجویز منسوخ کی جاوے یا غیر مکتفی متصور ہو) مقدمہ کو محکمہ ماتحت مین باین غرض واپس بھیجے کہ حسب روئداد از سر نو فیصل کیا جائے یا کسی امر مین شہادت مزید طلب کرتے یا کوئی تنقیح یا تنقیحات خاص قلمبند کر کے اُنکو واسطے فیصلہ کے محکمہ ماتحت مین بھیجدے جو فیصلہ کہ بعد واپسی مقدمہ صادر کیا جاے اُسکا اپیل مثل فیصلہ مرافعہ اول کے ہو سکےگا اور شہادت مزید اور تجویز جو تنقیح یا تنقیحات خاص پر کی جاے وہ عدالت ماتحت مین بطور مسل جداگانہ رکھی جاوے گی اور وہ بطور جزو مسل محکمہ اپیل مین شامل کی جاوے گی اور ہر فریق کو اختیار ہوگا کہ اُس میعاد کے اندر جو صاحب کمشنر مقرر کردنے تجویز مذکور کی نسبت عذر کرے اگر کوئی عذر نہ پیش کیا جاے یا بعد تجویز اُس عذر کے صاحب کمشنر کو لازم ہے کہ اپیل کو فیصل کردے یا ایک تاریخ واسطے سماعت اپیل کے مقرر کرے۔

تحریر تجاویز اور فریقین کو حکم عدالت اپیل مصدرہ حسب دفعہ ہذا الغرض پیش کرنے عذرات سے اطلاع دینے کے بعد عدالت ماتحت مسل کو باین غرض کہ فریق عذردار نقل حاصل کرے دس یوم تک رہنے دے گی۔ دس روز گذرنے پر یا اُس سے قبل اگر نقل دے کی جاوے عدالت ماتحت کو عدالت اپیل مین مسل بھیجدینا لازم ہوگی۔

۱۵- (الف) اگر صاحب کمشنر کی یہ راے ہو کہ بروقت سماعت اپیل کے فریقین مقدمہ کا حاضر ہونا مناسب ہے تو صاحب موصوف کو لازم ہے کہ جو تاریخ اور مقام واسطے سماعت اپیل کے مقرر ہوا ہو اُسکی اطلاع دے اور نقل اُس اطلاعنامہ کی محکمۂ ماتحت مین بھیجی جاوے گی اور اُسی محکمہ کے ذریعہ سے فریقین پر حسب احکام دفعہ ۲۱۱- ایکٹ ۱۹- اور دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۸- ایکٹ ۱۲ کے جاری کی جاوے گی اور اطلاعنامہ مذکور مین یہ امر لکھا جائیگا کہ اگر بمقام و تاریخ معین فریقین مقدمہ حاضر نہ ہونگے تو اُنکی غیر حاضری مین مقدمہ سماعت ہو کر فیصل کردیا جاوے گا اور جس حال مین کہ فریقین مقدمہ نے اپنی طرف سے مختار یا وکیل مقرر کیا ہو تو اُسی مختار یا وکیل پر جاری ہونا اطلاعنامہ کا اجراء کامل سمجھا جائیگا۔

(ب) صاحبان بورڈ ہدایت فرماتے ہین کہ کوئی عدالت مال اپنی عدالت ماتحت کا کوئی فیصلہ ترمیم یا واپس یا کالعدم یا منسوخ نہ کرے گی بدون اُسکے کہ ریسپانڈنٹ کو موقع دیا جاوے کہ اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز اپنی کیفیت اپنے مقدمہ کی زبانی یا تحریری بیان کرے۔

(ج) جن مقدمات مین عدالت اپیل کے نزدیک حاضری ریسپانڈنٹ کی ضروری متصور نہ ہو عدالت

مذکور ایک تاریخ معین کرے گی اور ایک اطلاع نامہ حسب نمونہ ذیل بنام رسپانڈنٹ جاری کرے گی کہ اگر اُس تاریخ کو نامبردہ اصالتاً یا بذریعہ مختار حاضر نہ ہونا چاہے تو جائز ہوگا کہ اُسکا جواب تحریری داخل ہو۔

اطلاع نامہ

عدالت

اپیل نمبر | بابت | سنہ ۱۸ ع

... اپیلانٹ

... رسپانڈنٹ

بنام

درصورتیکہ تم اصالتاً یا بذریعہ مختار حاضر ہونا یا کوئی بیان تحریری مقدمہ بالا میں داخل کرنا چاہو تو تمکو اطلاع دی جاتی ہے کہ مقدمہ بتاریخ ماہ سنہ ۱۸ ع کو سماعت کے لیے پیش ہوگا۔

(د) ہدایات مندرجہ قاعدہ ہذا اُن اپیلوں سے متعلق نہیں ہے جو روبرو صاحب کلکٹر کے حسب ایکٹ ۱۲- سنہ ۱۸۸۱ع دائر ہوں - اُن اپیلوں کے لیے ضابطہ دفعہ ۱۸۰- ایکٹ مذکور میں مقرر ہوا ہے -

۱۶- اگر بتاریخ معین سماعت اپیل کے اپیلانٹ یا اُسکا وکیل یا مختار یا رسپانڈنٹ یا اُسکا وکیل یا مختار حاضر نہ ہو تو جائز ہے کہ اپیل اُنکی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت کیا جاے مگر صاحب کمشنر کو ایسی صورتوں میں اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو سماعت اپیل کی کسی اور تاریخ مابعد پر ملتوی رکھیں لیکن یہ میعاد سماعت کی تاریخ معینہ اول سے ایک مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

۱۷- اگر اپیل بحق کسی فریق کے یکطرفہ منفصل کیا جاے تو فریق ثانی کو اختیار ہے کہ تاریخ فیصلہ سے پندرہ دن کے اندر صاحب کمشنر سے اپیل کی سماعت جدید کے لیے درخواست کرے اگر صاحب کمشنر کو حسب اطمینان ثابت ہو کہ اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ کسی وجہ معقول سے حاضری سے متعذر تھا تو اُنکو اختیار ہے کہ پھر اپیل کو منظور کرے یا سماعت جدید کی اجازت دے۔

۱۸- جب شہادت شمولہ مسل محکمہ ماتحت کی اسقدر کافی ہو کہ صاحب کمشنر فیصلہ حسب اطمینان صادر کر سکے تو صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ مقدمہ میں تجویز آخر کسی وجہ پر کردے گو کہ فیصلہ محکمہ ماتحت کا کسی اور وجہ پر مبنی ہو۔

۱۹- فریقین مقدمہ اپیل میں مجاز نہ ہونگے کہ صاحب کمشنر کے حضور شہادت مزید از قسم دستاویزات یا گواہوں کے پیش کریں لیکن صاحب کمشنر کو اختیار ہے کہ درصورت ظاہر کیے جانے کسی وجہ کے یا خود اپنی راے سے شہادت مزید کے لیے جانے کی اجازت دے اور اُس اجازت کی وجوہ مسل میں قلمبند کرے اور جائز ہے کہ وہ شہادت مزید یا تو خود صاحب کمشنر نے یا محکمہ ماتحت یا محکمہ مرافعہ اولی اُس طور پر لے جیسا کہ صاحب کمشنر ہدایت کرے اور ہر ایسی صورت میں صاحب کمشنر تصریح اُس امر یا اُن امور کی کردے گا جنکی بابت شہادت لی جاے گی۔

۲۰- صاحب کمشنر بعد سماعت اپیل کے اپنا فیصلہ لکھے گا اور وہ فیصلہ اُن مقدمات میں جو حسب قاعدہ ۱۵ پیش ہوں سر اجلاس فریقین یا اُنکے مختاروں کو جنھیں حاضر ہونے کی اطلاع حسب ضابطہ دیجائیگی سُنا دیا جاے گا۔

۲۱- جائز ہے کہ فیصلہ کے رو سے تجویز محکمہ ماتحت کی بحالی یا منسوخ یا ترمیم کی جاے لیکن کوئی ڈگری بوجہ کسی ایسی غلطی یا سقم یا بیضابطگی فیصلہ کے جس سے رویداد مقدمہ میں یا اختیار محکمہ مذکور میں خلل واقع نہ ہوتا

ہو منسوخ یا ترمیم نہ کی جائے گی۔

۲۳۔ صاحب کمشنر کا فیصلہ انگریزی زبان مین خود صاحب موصوف کے ہاتھ سے اور بہ ثبت تاریخ اور اُنکے دستخط کے لکھا جائے گا اور ایک ترجمہ اُردو حکم اخیر کا ہوکر بہ ثبت دستخط صاحب موصوف کے شامل مسل کیا جائے گا۔

۲۴۔ صاحب کمشنر کی ڈگری پر وہی تاریخ لکھی جائے گی جسمین کہ فیصلہ صادر کیا جاے اور اُسمین نمبر مقدمہ اور نام فریقین اور تصریح اس امر کی کہ کس قدر چارہ گری کی گئی یا اور تجویز جو مقدمہ اپیل ہو درج کی جائے گی اور اُسمین بتصریح تعداد اور خرچہ اپیل کی اور حصہ رسدی اُس خرچہ مرافعہ اولی ذمہ فریقین کی بھی لکھی جائے گی اور اُس ڈگری پر صاحب کمشنر کے دستخط ثبت ہونگے اور ایک ترجمہ اُردو مضمون ڈگری کا شامل مسل کیا جائے گا۔

۲۴۔ جو فریق کہ نقول ڈگری یا حکم اخیر کی یا کسی اور کاغذ مشمولہ مسل کی زبان اُردو یا انگریزی مین لیا چاہیں جائز ہے کہ اُنکو وہ نقول کاغذ اسٹامپ مناسب پر صاحب کمشنر کے حضور درخواست گزرانشنے پر اصالتاً یا بذریعہ ڈاک کے حوالہ کی جائین اگر اسٹامپ ضروری درخواست دہندہ داخل کرے تو وہ نقول بذریعہ ڈاک کے لفافہ رجسٹری شدہ مین بھیجی جائین۔

۲۵۔ صاحب کمشنر کو اختیار رہے کہ کوئی جزو مسل کا جو ڈگری یا حکم اخیر نہ ہو حوالہ نہ کرے۔

۲۶۔ اطلاع نتیجہ سوال یا اپیل کی فریقین کو زبانی یا بذریعہ اُنکے مختاران مجاز کے صاحب کمشنر سے درخواست کرنے پر دی جائے گی لیکن جس حال مین کہ فریقین بروقت صدور حکم اخیر کے غیر حاضر ہون تو نتیجہ کی اطلاع اُن اشخاص کو جن سے کہ وہ حکم متعلق ہو بذریعہ اُس ضلع کے کلکٹر صاحب کے پہونچائی جائے گی جسمین کہ وہ سکونت رکھتے ہون یا بذریعہ ڈاک کے حکم اطلاعی سروس بیرنگ بھیجا جائے گا۔ طریقہ آخر الذکر پر عموماً عمل کیا جائیگا۔

۲۷۔ ضابطہ نگرانی کا جبکہ صاحب کمشنر حسب دفعہ ۲۵۴ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کے کرین ہر صورت مین کہ صاحب کمشنر کی دانست مین ضروری ہو مطابق ضابطہ اپیل مرقومہ بالا کے ہوگا۔

فصل ۲۔

۲۸۔ تمام مقدمات اپیل مین بجز اُنکے جو حسب ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع و ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع کیے جاوین ضابطہ مندرجہ جملہ قواعد بالا کا سوائے قواعد ۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ مرعی ہوگا۔

۲۹۔ یادداشت اپیل حسب نمونہ مندرجہ ذیل کے ہوگی۔

نام اپیلانٹ

سکونت موضع ———— پرگنہ ———— ضلع ————

ایکٹ اور دفعہ جسکے بموجب وہ فیصلہ جسکا کہ اپیل ہے کیا گیا۔

(ا سب) اپیلانٹ بحضور صاحب کمشنر قسمت ———— بنا راضی فیصلہ صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر ضلع ———— مورخہ ———— کے بوجوہ مفصلہ ذیل اپیل کرتا ہے۔

جلد ۱ - مد ۲ - نمبر ۱۹

ضابطہ عدالت ہاے صاحبان کمشنر - قواعد خاص دربارہ اپیل تشخیص جمع مجوزہ محکمہ بندوبست

جن جو روبروے کمشنر داخل ہون مفصلۂ ذیل قاعدہ بورڈ آف ریونیو سے حسب دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۷۳ع مرتب ہوئے ہین

۱ - جو شخص بنا راضی اُس جمع کے جو حسب دفعہ ۵۴ اعلان کی گئی ہو اپیل کرنا چاہے تو وہ درخواست اپیل کمشنر کے پاس داخل کرنے کے لیے مہتمم بندوبست کے پاس پیش کرے گا - اور اُسکے ساتھ ایک نقل مصدقہ (انگریزی مین) اس نقشہ تشخیص کے جس سے اپیل کرتا ہے شامل ہوگی -

۲ - درخواست اگر میعاد معینہ قانون کے اندر نہ گزرے تو وہ حکم کے لیے کمشنر کے پاس بھیجی جائیگی اور وہ دیکھے گا کہ کوئی وجہ اپیل کے منظور کرنے کی ہے یا نہین -

۳ - اور جب کہ درخواست میعاد معینہ کے اندر گزرے یا جب کہ بموجب قاعدہ ۲ کے کمشنر اپیل کو منظور کرکے واپس کرے تو مہتمم بندوبست تمام عذرات پر جو تشخیص کے متعلق کیے گئے ہون اپنی راے لکھے گا اور پھر وہ درخواست اپیل کو مع اپنی راے کے کمشنر کے پاس بھیجدے گا -

۴ - بعد ازان مقدمہ کا فیصلہ بموجب قواعد ضابطہ محکمہ جات کمشنران قسمت ہاے بموجب ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ع ممالک مغربی و شمالی کے ہوگا -

---

جلد ۱ - مد ۲ - نمبر ۲۰

ضابطہ درج رجسٹر کرنے انتقالات اور داخلخارج کا حسب باب چہارم ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ع

داخلخارج اسمار اور وصول فیس واجب الادا حسب دفعہ ۹۶ - ایکٹ ۱۹ بابت ۱۸۷۳ع (مطابق دفعہ ۳۴ - ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ ۱۹۰۱ع) درج رجسٹر کرنے مین ضابطہ مندرجہ ذیل کی تقلید کی جاوے گی -

۱ - وہ رجسٹر جو حسب دفعہ ۹۵ - ایکٹ مذکور مرتب کیا جائے گا رجسٹر داخلخارج ملکیت ہے جو حسب قواعد مندرجہ فصل ۵ قواعد قانون گویان کے مقرر کیا گیا ہے - تحصیلدار اس امر کی نسبت اپنا اطمینان کرے گا کہ رجسٹرار قانونگو ہدایت مندرجہ قاعدہ ۱۲۶ - (قانونگویان) کی تعمیل کرتا ہے اور جب کہ پٹواریان سالانہ کھیوٹ داخل کرتے ہین تو دیکھتا ہے کہ تمام داخلخارج جو اُسکے رجسٹر مین درج ہین کھیوٹ مین درج ہوگئے اور اسی طور سے جو داخلخارج کھیوٹ مین درج ہین وہ اُسکے رجسٹر مین بھی درج ہین اور یہ کہ تمام داخلخارج مندرجہ کھیوٹ اس سرکلر کے قواعد کے موافق رجسٹر داخلخارج ملکیت مین درج ہوسکے -

۲ - بموجب دفعہ ۹۶ - ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ع کے رسوم مندرجہ ذیل لی جائینگی -

(الف) بابت داخلخارج جسکا دعوی بوجہ بیع (خواہ خانگی ہو یا بذریعہ ڈگری عدالت) یا بذریعہ رہن خواہ کسی اور طور کے انتقال کے سواے وراثت کیا جاوے } درصورت اراضی مشخصہ ایک روپیہ فیصدی جمع پر اور درصورت اراضی لاخراجی نکاسی پر فی صدی ایک روپیہ -

(ب) بابت داخل خارج جسکا دعوی بوجہ وراثت کیا } اراضی مشخصہ کی جمع پر فی صدی آٹھ آنہ اور اراضی
جاوے ۔ } لاخراجی پر فی صدی آٹھ آنہ ۔

یادداشت ۔ درصورت انتقال حقوق مالکانہ کے فیس داخل خارج بجاے جمع کی تعداد مالکانہ منتقل شدہ
پر حسب مذکورہ صدر شمار کی جائے گی ۔

۲۔ جو رسوم کہ مطابق قاعدہ مذکورہ بالا کے قابل وصول ہوگی بچاس بچاس روپیہ پر شمار ہوگی مثلاً
اگر جمع اراضی منتقلہ کی چارسو روپیہ سے زائد ہو الا چارسو بچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو رسوم چار روپیہ آٹھ آنہ
یا دو روپیہ چار آنہ ہوگی جیسی کہ صورت ہو ۔ اور اگر چارسو بچاس روپیہ سے زیادہ اور پانچ سو روپیہ سے زیادہ
نہ ہو تو رسوم پانچ روپیہ یا ڈھائی روپیہ ہوگی ۔

۳۔ (الف) رپورٹ انتقال اور وراثت کی بذریعہ پٹواری کے رجسٹرار قانونگو کو دی جائے بموجب قاعدہ ۱۸
قواعد پٹواریان کے تو اس سے فریق متعلق کی ذمہ داری بابت اطلاع انتقال یا وصیت کے جو عدالت مال کو حسب
دفعہ ۹۰ دینی چاہیے ساقط نہیں ہوجاتی اور نہ وہ جرمانہ محکوسہ دفعہ ۱۰۰ سے اگر وہ تین مہینہ کے اندر اطلاع نہ دیں
بری ہوجاتے ۔

۳ (ب) رجسٹرار قانونگو پٹوارے کی ہر رپورٹ کو دیکھے گا کہ اسکے متعلق اطلاع محکوسہ دفعہ ۹۰ دی گئی ہے
کہ نہیں اگر ایسی نوٹس نہیں دی گئی ہے یا میعاد کے اندر نہیں دی گئی ہے تو وہ تین مہینہ تاریخ انتقال یا
وراثت کے تاریخ سے گزرجانے پر رپورٹ کو تحصیلدار کے سامنے پیش کرے گا ۔ تحصیلدار ہدایت کرے گا کہ
کارروائی داخل خارج کے بموجب دفعہ ۲۴ قواعد قانونگویان کی شروع کی جائے ۔

۴۔ وقت ملنے اطلاع حسب دفعہ ۹۷ ۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے تا بانے حکم کرنے کارروائی داخل خارج رپورٹ پٹواری پر
رجسٹرار قانونگو اسکو سلسلہ بند یا علیحدہ صیغہ وار کے رجسٹر مین جسکا نمونہ ا منسلک ہے اور جو چہ اقسام انتقالات مین منقسم ہوگا درج کرے گا ۔
اور جب کہ کارروائی پٹواری کی رپورٹ پر شروع کی جاے تو نقشہ کے خانہ ۴ مین وہ تاریخ درج کی جائے گی
جسپر کہ تین مہینہ کی میعاد منقضی ہوئی ہو ۔

۴ (الف) اطلاع ایسی شرائط یا ایسی صورت مین دی جاسکتی ہے جیسا کہ رپورٹ کرنے والا لین کرے
اور کوئی کورٹ فیس نہ لیا جائے گا ۔

۵۔ جب صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس بموجب دفعہ ۹۸ کے کیفیت پہونچے یا پٹواری رپورٹ پر
وہ عمل کرے تو موصی الیہ حکم اجرائی ایک اشتہار کا مطابق نمونہ منسلکہ بنظر عام ہر اُس محال مین یا ہر ایک محال
مین جنمین جانشینی یا انتقال حقوق ملکیت کے وقوع مین آنے کی اطلاع دی گئی ہو اور نیز دروازہ یا کسی اور بنظر عام
تحصیل پر دے ۔ اگر پٹواری کی رپورٹ پر کارروائی شروع ہوئی ہو تو سمن بھی اشخاص متعلقہ کے نام کردہ تحصیلدار
کی عدالت مین ایک وقت معین پر پہونچنے جاری کیا جاوے گا ۔

نمونہ اشتہار

بذریعہ اس اشتہار کے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک کیفیت متضمن اس امر کے پہونچی ہے کہ حقوق ملکیت مندرجہ
ذیل یعنے (یہان تعداد حصہ بحساب آنہ یا بسوات یا رقبہ بحساب بیگہ مندرج ہوگی) جنکی واقع محال
پرگنہ ضلع بذریعہ (وراثت یا خریداری یا ہبہ وغیرہ) مسمے
(اب) پسر فلان سے (دج) پسر فلان کو منتقل ہوئی ہین اور مسمے (ج د) نے حقوق یا رقبہ
مذکورہ کا قبضہ حاصل کرلیا ہے ۔

اگر کسی شخص کو انتقال حقوق مذکورہ پر اعتراض ہو یا نسبت ادخال رجسٹر اس انتقال کے عذر رکھتا ہو
تو اندر میعاد پندرہ روز تاریخ اشتہار ہذا سے کچہری تحصیل مین عذرداری پیش کرے ۔
تنبیہ ۔ یہ اشتہار بلا وصول طلبانہ جاری ہوا کرے گا ۔

۵ (الف) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم اشتہار مذکورۂ بالا جاری کرنے کے بعد مسل کو اسسٹنٹ کلکٹر حاکم پرگنہ کے پاس بھیجدے گا کہ حسب دفعہ ۹۰ تحقیقات کرنے کی اُسے اجازت دیجائے یا کلکٹر کی اجازت لیکر مسل بھیجنے کی جگہ پر ایک فہرست اُن تمام مقدمات داخلخارج کی جنمیں اشتہار جاری ہوچکے ہیں ایسے قسم کی اجازت حاصل کرنے کے لیے بھیجنا ہے۔

۶- اگر تا انقضاے میعاد پندرہ روز مندرجہ اشتہار کوئی عذرداری پیش نہ ہو اور قبض و دخل صاف ہو اور اُسکی نسبت نزاع نہ ہو تو تحصیلدار (بشرطیکہ اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ مذکور کے رکھتا ہو) داخلخارج منظوری کی ہدایت بشرط منظوری صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کے جسکو تحصیل تفویض ہو کرے اور افسر مذکور کے پاس ایک رپورٹ داخلخارج کی ارسال کرے۔

۷- اگر داخلخارج نام کی نسبت کوئی عذرداری ہو یا آنکہ انتقال قبضہ صاف نہ ہو یا آنکہ تحصیلدار کو موجب ایکٹ مذکور اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر حاصل نہ ہوں تو تحصیلدار جملہ کاغذات پاس صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر جسکو تحصیل تفویض ہو ارسال کرے گا- اور نیز جملہ حالات مقدمہ کے بھی (نسبت اندراج کھیوٹ او قبضہ واقعی وغیرہ کے) جو تحقیق ہوئے ہوں رپورٹ بھیجے اسپر صاحب کلکٹر یا وہ اسسٹنٹ کلکٹر جسکو تحصیل تفویض ہو بعد ایسی تحقیقات کے جو بوی الیہ کے نزدیک ضروری ہو حکم قطعی ہر مقدمہ میں صادر کرے گا اور نقل اس حکم کی تحصیلدار کے پاس ارسال کرے گا-

۸- معمولی مقدمات غیر نزاعی جانشینی میں اگر شہادت کی ضرورت ہووے تو فریقین کو ہدایت کردینی چاہیے کہ وہ خود دفعہ ۹۰ کی تحقیقات کے لیے اپنے گواہوں کو لے آدین- طلبانہ تعمیل حکمنامہ طلبی گواہان عموماً وصول نہ کرنا چاہیے اِلّا اُس حالت مین جبکہ حسب دفعہ ۱۰۱ ایکٹ مذکور کوئی عذرداری پیش ہو-

۹- بوقت سماعت قطعی تحصیلدار اُس فریق سے جسکے حق مین کہ صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم تحصیل کو داخلخارج کی رپورٹ کرے فیس وصول کرے گا فیس مذکور فوراً خزانہ مین داخل کی جاوے گی اگر صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم تحصیل تحصیلدار کے حکم کو منظور نہ کرے اور ہدایت کرے کہ داخلخارج کسی اور فریق کے حق مین کیا جاوے تو اُس فریق کو جس نے فیس داخل کی تھی ایک سارٹیفکٹ بوجہ واپسی کے نمونہ مجوزہ مین ہوگا اس امر کا عطا کرے گا کہ فیس مذکور خزانہ سے واپس لے لے اور تحصیلدار کو ہدایت کرے گا کہ اس فریق سے جسکے حق مین داخلخارج کا حکم دیا گیا ہے وصول کرلے-

۱۰- تاوانات حسب دفعہ ۱۰۰ صرف بموجب حکم صاحب کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم تحصیل کے وصول کیے جاوینگے بعد صدور حکم مذکور کے تحصیلدار جسقدر جلد ممکن ہو وصول کرے گا-

۱۱- لازم ہے کہ ہر داخلہ فیس داخلخارج یا تاوانات کا تحصیل مین بذریعہ عرض ارسال علیحدہ کے کیا جاوے عرض ارسال مذکور کو رجسٹرار قانونگو لکھے گا اور دستخط کرے گا جسکا دستخط اس امر کا سارٹیفکٹ ہوگا کہ تعداد مذکور اُس مقدمہ مین جسمین داخل کی گئی واجب فیس ہے ہر داخلہ مین جو داخل کنندہ کو دیا جاوے اُس مقدمہ کی صراحت ہوگی جسکی بابت فیس داخل کی گئی-

۱۲- تحصیلدار یا افسر عارضی مہتمم تحصیل جب داخلہ پر دستخط کرے تو بعد مقابلہ داخلہ عرض ارسال پر بھی دستخط کرے گا-

۱۳- تب عرض ارسال مذکور اُس مقدمہ کی مسل مین شامل کی جاوے گی اور محافظ دفتر یہ ظاہر کرے گی کہ فیس وصول ہوچکی ہے جب تک کہ عرض ارسال حسب قاعدہ ۱۲ دستخط ہوکر شامل مسل نہ کی جاوے محافظ دفتر مسل نہ لے گا- اگر کسی مقدمہ مین تاوانات وصول کرنے کے لیے حکم ہوا ہو وہ مسل نہ لے گا تاوقتیکہ عرض ارسال سے یہ نہ ظاہر ہوتا ہو کہ تاوانات اور فیس وصول ہوچکے ہین- جن مقدمات مین فیس وصول ہوسکتی ہو یا تاوانات معاف کردیے

گئے ہون یا قابل وصول نہ ہون تو بجاے عرض ارسال کے صاحب کلکٹر کا حکم بشمول معافی انکے کے شامل کیا جائیگا۔

۱۴۔ لازم ہے کہ تتمہ ۲ سیاہہ روزنامہ مین ہر وصول کی تفصیل ظاہر کی جاوے اور وہ نمبر اور تاریخ جو مسل پر پاے جاوین لکھے وہ نمبر اور تاریخ اندراج نقشہ کا ظاہر کرینگے اس طرح سے فیس داخل خارج کی جانچ بہت آسان ہو جاوے گی۔

۱۵۔ ہر ایک تحصیل مین ایک پرگنہ وار رجسٹر بابت فیس کے حسب نمونہ ۲ مرتب کیا جاوے گا۔ فیس کے وصول کرنے مین ترقی ظاہر کرنے کے لیے تحصیلدار حسب نمونہ ۳۔ افسر مہتمم تحصیل کے پاس انتخاب فیس اور تادنات وصول شدہ کا ارسال کرے گا کچھ ضرورت نہین ہے کہ آیندہ سے انتخاب مندرجہ نمونہ مذکور صاحبان کلکٹر صاحبان کمشنر کے پاس ارسال کرین یا صاحبان کمشنر صاحبان بورڈ کے پاس۔

۱۶۔ افسر مہتمم محافظ خانہ جسکو حسب قاعدہ ۷ سرکلر نمبر ۲۔ مد ۹۔ ہر مہینہ کم سے کم ایک مرتبہ بستون کا تفصیل وار معائنہ کرنا چاہیے بوقت معائنہ مذکور جابجا سے داخلی رج کی مسلون کو منتخب کریگا اور فیس داخلجارج کی جانچ کریگا۔

نمونہ ۱

داخلی رج بذریعہ وراثت و بیع خانگی و ہبہ و رہن و نیلام

جیسی کہ صورت ہو۔ محافظ دفتر کا نمبر

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نمبر سلسلہ وار	نام پرگنہ و موضع و محال	نام فریقین	تاریخ درخواست	تعداد حصہ	مالگزاری	نام جو خارج کیا گیا	نام جو داخل کیا گیا	تاریخ اخیر حکم و مطلب	تاریخ روانگی محافظ خانہ و نمبر چالان	تاریخ رسید محافظ دفتر	کیفیت

نمونہ ۲
رجسٹر فیس داخل خارج

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
نمبر شمار	موضع و محال	نام مالکان جنکا حق منتقل ہوا ہو مع سکونت	تاریخ درخواست	قسم انتقال ✻	تاریخ حکم درخواست	مالگذاری جو بنام منتقل ہو	شرح جس کے حساب سے فیس واجب الادا ہو	فیس داخل خارج	تاوانات ※	تاریخ وصول	تعداد وصول شدہ	ابواب	کیفیت

✻ یعنی بذریعہ (۱) وراثت (۲) بیع خانگی (۳) ہبہ (۴) رہن یا (۵) نیلام۔
※ تاوانات وصول شدہ حسب دفعہ ۱۰۰ اس خانہ مین دکھائے جانے چاہیئں اور اگر ضرورت ہو تو انکی تصریح خانہ کیفیت مین کرنی چاہیے۔

نمونہ ۳
انتخاب رجسٹر فیس داخل خارج

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
بقایا ماہ گذشتہ		مطالبہ ماہ حال		میزان		وصول		بقایا بوقت اختتام ماہ		
فیس داخل خارج	تاوانات	وصول شدہ فیس داخل خارج	تاوانات	فیس داخل خارج	تاوانات	فیس داخل خارج	تاوانات	فیس داخل خارج	تاوانات	کیفیت

جلد ۱ - مد ۱ - ۴ - الف

باغ کا تشخیص جمع سے وقت بندوبست کے مستثنیٰ ہونا

۱- باغات اُن درختان کے جو تعمیر میں کام آسکتے ہیں اگر بندوبست کے وقت موجود ہوں تو تشخیص جمع سے مستثنیٰ کیے جائیں گے - اس شرط پر کہ جب درختان کاٹ ڈالے جائیں یا گر جائیں اور فوراً درخت جدید اُنکی جگہ پر لگا کے نہ جائیں تو زمین جسپر درخت موجود ہوں آیندہ کے لیے مالگذاری کی تشخیص کیے جانے کے لایق ہو گی -

۲- حکام ضلع یہ خبر پا کر کہ کوئی اراضی جو بطور باغ کے تشخیص سے مستثنیٰ تھی کاشت میں آئی ہے اُسپر بطابق قواعد تشخیص جمع کے جہانتک وہ متعلق ہوں تشخیص جمع کریں گے -

۳- یہ قواعد تمام درختان باغات سے متعلق ہونگے خواہ وہ کتنی ہی مدت کے ہوں کیونکہ رواج ملک کے اعتبار سے یہ استثنا اُسی میعاد تک کے لیے ہے جب تک کہ درختان موجود ہوں -

جلد ۱ - مد ۱ - ۴ - ب

باغ کا تشخیص جمع سے دوران میعاد بندوبست میں مستثنیٰ ہونا

۱- اراضی مالگذار سرکار پر اگر باغ ایسے درختان کا جو عمارت کے کام میں آسکتے ہوں موجود ہو اور درختان چھ برس سے کم کے نہ ہوں تو وہ اراضی مالگذاری سے بقیہ میعاد بندوبست کے لیے مستثنیٰ ہو سکتی ہے اگر زمیندار درخواست دے اور یہ لکھے کہ وہ تا اختتام بقیہ میعاد بندوبست اُسے قایم رکھے گا -

۲- حصہ رسدی ابواب مقامی کا بھی کم کر دیا جاوے - اس شرط سے کہ جہاں کمی ایک روپیہ سے بڑھ جائے تو ایک روپیہ کی وہ کسرات جو آٹھ آنہ سے کم ہوں ملحوظ نہ ہونگی - (دیکھو سرکلر مد ۳ نمبر ۶) مثلاً اگر ابواب ۲ روپیہ ۷ آنہ ہوں تو صرف بقدر ۲ روپیہ کے تخفیف ہوگی اور برعکس اسکے اگر ابواب ۲ روپیہ ۹ آنہ ہیں تو تخفیف بقدر للعہ ۳ روپیہ کے ہوگی اور اگر کل رقم تخفیف طلب ایک روپیہ سے کم ہو تو کل رقم تخفیف ہوگی (دیکھو سرکلر مد ۴ - نمبر ۸ - قاعدہ ۲۰) مثلاً اگر تخفیف رسدی ۱۵ آنہ ہو تو کل پندرہ آنہ کی تخفیف ہو جائیگی -

۳- یہ تخفیف کلکٹر کرے گا لیکن فوراً صاحبان بورڈ کو بذریعہ کمشنر کے اطلاع دیجائیگی نمونہ ذیل میں :-

۴- جو زمین کہ اس طرح مالگذاری سے مستثنیٰ ہو درخت کے کٹنے پر فوراً پھر قابل تشخیص ہو جائے گی -

نقشہ اُن باغوں کا جنکے درخت چھ برس سے کم کے نہیں ہیں

نمبر	محال	نام پرگنہ	رقبہ باغ	موجودہ مالگذاری			مالگذاری تخفیف شدہ			مطالبہ سرکاری لبعد منہائی تخفیف			تاریخ جب تک تخفیف عمل میں آئیگی
				مالگذاری	محصول ابواب	میزان	مالگذاری	محصول ابواب	میزان	سال	محصول ابواب	میزان مالگذاری	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴

دستخط کلکٹر   محکمہ کلکٹری ضلع   تاریخ   ماہ   سنہ ۶

جلد ۲ - مد ۶

طریقہ عمل قواعد دربارہ قعر دریا کے

(۱) گورنمنٹ ہند نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ واسطے اغراض دیوانی ومال فوجداری کے صوبہ جات کا سیلوانہ حد قعر دریا ہوگا - قواعد بابت سالانہ تصدیق حدود مابین ممالک ہذا و ممالک اودھ اور بنگال سرکلر نمبر ۵ (۷) مندرجہ بالا مین مندرج ہین -

(۲) بموجب قواعد نوٹی فیکسن نمبری ۳۷ ای مورخہ ۹ جنوری ۱۸۷۴ء کی لوکل گورنمنٹ نے دریا سے گنگا و جمنا و گھاگھرہ کے قعر دریا کو سرحد مابین اضلاع ممالک مغربی وشمالی کے نوٹی فیکسن مذکورین واسطے اغراض عدالت ہاے فوجداری کے اعلان کیا ہے -

(۳) ممالک مغربی وشمالی مین واسطے اغراض عدالت ہاے دیوانی ومال کے یہ ضروری نہین ہے کہ اُنکی حدود قعر دریا کے بدلنے کی وجہ سے مبدل ہوجائین عدالت ہاے دیوانی ومال واقع ممالک ہذا کی حدود ارضی کا تصفیہ لوکل گورنمنٹ حسب منشاء دفعہ ۱۴ - ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ء اور دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۶ ۱۸۷۱ء کی کرتی ہے - حکم گورنمنٹ نمبری ۱۰۱۴ ای مورخہ ۲۰ - دسمبر ۱۸۷۴ء کا انتخاب ذیل بغرض اطلاع دہی اُن افسران ضلع کے شایع کیا جاتا ہے جو بوجہ تبدیل قعر دریا کے اس امر کی منظوری منگانا چاہتے ہین کہ قطعہ اراضی جو ایک ضلع مین واقع ہے دوسرے ضلع مین منتقل کیا جائے بوجہ تبدیل قعر دریا کے کوئی قطعہ اراضی کسی موضع کی جو اندر علاقہ حدود ارضی کسی افسر مال کی ہو دوسرے افسر مال کی حدود ارضی کے اندر نہ منتقل کی جائے گی جب تک کہ خود موقع موضع بدل نہ جائے اور ایسی حالت مین صرف جزو علیحدہ شدہ نہین بلکہ وہ کل محال اُس ضلع مین شامل ہوجائیگا جسمین کہ خاص موقع موضع شامل کیا گیا ہے -

---

نمبر ۶ مد ۱ -

دریا برآمد و دریا برد در اضلاع بندوبست میعادی - قواعد بموجب دفعہ ۲۵۷ (الف) ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ عیسوی

۱ - اُن اراضیات کا بندوبست جنمین دریا برآمد یا دریا برد ہوتا ہو مندرجہ ذیل شرائط مین سے کسی شرط پر ہوگا -

(الف) واسطے میعاد معمولی بندوبست پرگنہ کے جسمین وے واقع ہون بلا کسی شرط دریا برآمد یا دریا برد کے جسکو بعد ازین غیر شرطیہ بندوبست دراز میعادی بیان کیا ہے -

(ب) واسطے میعاد معمولی بندوبست پرگنہ کے جسمین وے واقع ہین بہ پابندی شرائط دریا برآمد و دریا برد کے جسکو بعد ازین شرطیہ بندوبست دراز میعادی بیان کیا ہے -

(ج) واسطے میعاد صرف پانچ سال کے جسکو بعد ازین بندوبست پنجسالہ بیان کیا ہے -

۲ - غیر شرطیہ بندوبست دراز میعادی ہر زمیندار کو جس کے علاقہ کی مالگذاری پچیس ہزار سے کم نہ ہو دیا جاویگا - اگر زمیندار مندرجہ صدر ایسے بندوبست کو قبول کرے تو ایک اقرار نامہ بہ نمونہ (الف) اُسکے اقرار نامہ مالگذاری میں اضافہ کیا جاویگا - اور نامبردہ کل نقصانات دریا برد کے برداشت کرے گا اور کل منافع دریا برآمد سے مستفید ہوگا اور بندوبست کسی صورت مین بوجہ دریا برآمد یا دریا برد اثناء میعاد اقرار نامہ ترمیم نہ کیا جائیگا -

اگر ایسا زمیندار ایسا بندوبست نامنظور کرے تو اُس حالت مین اُسکو شرطیہ بندوبست دراز میعادی بموجب قاعدہ ۳ کے دیا جائیگا -

۳ - شرطیہ بندوبست دراز میعادی -

(۱) ہر زمیندار کو جسکے علاقہ کی مالگذاری دس ہزار سے کم نہ ہو دیا جاویگا -

(۲) اُس زمیندار کو جسکو بموجب قاعدہ ۲ شرطیہ بندوبست دراز میعادی دیا گیا ہو اور اُسکو اُسنے نامنظور کیا ہو دیا جاویگا
شرائط مندرجہ ذیل ایسے بندوبست سے متعلق ہونگے -
(الف) تحقیقات بہ پنجسالہ حالت موضع کی نسبت کی جاوے گی -
(ب) اگر ایسی تحقیقات کرنے پر یہ پایا جاوے گا کہ دریا برآمد وقوع پذیر ہوا ہے اور رقبہ اراضی مزروعہ کا جو اسطرح بڑھ گیا موضع کے اُس رقبہ مزروعہ کے دس فیصدی سے زیادہ ہو جو ابتدائی تشخیص کے وقت تھا تو جو زمین بڑھ جائے گی اُسکا ایک محال جُداگانہ بنایا جاوے گا اور اُسپر تشخیص پنجسالہ کی جاوے گی -
(ج) کسی وقت قبل از یکم نومبر اُس سال مین جسمین کہ پنجسالہ تحقیقات واجب ہے زمیندار اپنا اقرارنامہ منسوخ کرنے کی درخواست دے سکتا ہے اور کل موضع کا بندوبست پنجسالہ ہونے کی درخواست کرسکتا ہے -
اگر ایسا زمیندار ایسا شرطیہ بندوبست دراز میعادی قبول کرے تو ایک جداگانہ اقرارنامہ بہ نمونہ (ب) بابت ہر موضع کے اُس سے لیا جائیگا -
اگر نامبردہ ایسا شرطیہ بندوبست دراز میعادی نامنظور کرے تو پنجسالہ بندوبست حسب قاعدہ ۴ کیا جاوے گا -
۴ - پنجسالہ بندوبست -
(۱) اُس زمیندار کے ساتھ کیا جاوے گا جسکو شرطیہ بندوبست دراز میعادی بموجب قاعدہ ۳ دیا گیا ہو اور اُسنے اُسکو نامنظور کیا ہو -
(۲) جملہ دیگر زمینداران کے ساتھ کیا جاوے گا - اور زمیندار اور زمینداران مذکور سے بابت ہر محال کے ایک جداگانہ اقرارنامہ نمونہ (ج) لیا جاوے گا -

ضابطہ بوقت بندوبست

۵ - مہتمم بندوبست ایک رجسٹر بہ نمونہ ۱ اُن مواضعات کا طیار کرے گا جنمین شرطیہ بندوبست دراز میعادی قبول کیا گیا ہو ایک علیحدہ رجسٹر ہر پرگنہ کی بابت بنایا جاوے گا -
۶ - مہتمم بندوبست جملہ اراضیات کی (جو پنجسالہ بندوبست کے قابل ہون اور جو دوامی معافی مالگزاری نہ ہون) حدبندی قائم کریگا جنمین دریا برد یا دریا برآمد اُسوقت ہوا ہو یا عنقریب ہونے کا اندیشہ ہو - ایک موضع کی اراضیات دریا برآمد کا (تاوقتیکہ بٹوارہ تکمیل نہ ہوا ہو) ایک محال دریا برآمد بنے گا - اور سب ایسے حدبندی شدہ محالات ایک رجسٹر مین بہ نمونہ ۲ مندرج ہونگے جسکو بعد ازین پنجسالہ رجسٹر بیان کیا ہے - ہر پرگنہ کی بابت ایک جداگانہ پنجسالہ رجسٹر بنایا جاوے گا -
۷ - مہتمم بندوبست ایک رجسٹر بہ نمونہ ۳ اُن جملہ مواضعات یا محالات کے بابت طیار کرے گا جو رجسٹر ہاے ۱ و ۲ مین مندرج ہون تاکہ اراضیات دریا برآمد واقع ایک یا زیادہ پرگنہ جات ہر پانچوین سال برابر زیر تحقیقات آسکین - یہ رجسٹر بتوسط صاحب کمشنر واسطے منظوری بورڈ کے اور واسطے رجسٹر ہونے دفتر بورڈ مین ارسال کیا جاوے گا - ایک پرت انگریزی واسطے دفتر انگریزی کے اور ایک پرت اُردو تحصیل مین استعمال کے لیے طیار کی جاوے گی -
اس غرض سے کہ پرگنہ وار دورہ ہو جایا کرے اول بندوبست بمنظوری بورڈ پانچ سال سے کم یا زیادہ میعاد کیلیے کیا جاسکتا ہے لیکن پانچ سال سے کم کا بندوبست اگر ممکن ہو نہ کیا جاوے اخیر بندوبست ہمیشہ اُس تاریخ پر منقضی ہونا چاہیے جس تاریخ پر معمولی بندوبست پرگنہ کا منقضی ہو -
۸ - مہتمم بندوبست جمع تشخیص کرکے درج کرے گا اور اُسکی رپورٹ کرے گا اور جب وہ منظور ہو جاوے اُسکا اعلان اور اُسکی تقسیم مطابق قواعد بندوبست مجریہ اُسوقت کے کرے گا -
۹ - مالکان سے اقرارنامجات لینے کے بعد مہتمم بندوبست اندراجات رجسٹر ہاے ۱ و ۲ کی تکمیل کرے گا اور موہی الیہ کلکٹر کو ایک پرت ہر رجسٹر کی انگریزی مین اور ایک پرت ہر رجسٹر کی اُردو مین ارسال کرے گا -

ضابطہ اثناے دوران بندوبست

۱۰- رجسٹر ہائے ۱ و ۲ ہر پرگنہ کی بابت انگریزی دفتر مین بزبان انگریزی اور تحصیلدار کے دفتر مین بزبان اُردو اور قانونگو کے شل کاغذات مین اُردو یا ناگری مین مرتب ہونگے۔ ہر محال مندرجہ رجسٹر ہائے ۱ و ۲ کا نقشہ قانونگو مرتب رکھیگا جو موم جامہ یا مضبوط کاغذ پر جسپر کپڑا چڑھا ہو طیار کیا گیا ہو۔

۱۱- اگر کسی ضلع مین مہتمم بندوبست نے رجسٹر ہائے ۱ و ۲ یا رجسٹر بموجب قاعدہ ۷ طیار نہ کیا ہو تو کلکٹر معاً بعد اجراے قواعد ہذا کے اس طرح کارروائی کریگا گویا وہ مہتمم بندوبست تھا۔

۱۲- اُن اضلاع مین جنمین بندوبست کا کام قبل جاری ہونے اس سرکلر کے ختم ہو گیا ہو کلکٹر بموجب قواعد ۲ و ۳ نسبت اُن کل مواضعات کے کارروائی کریگا جو کلیتاً یا جزءً موجودہ رجسٹر دریابرآمد مین درج کیے گئے ہون اور جنسے قواعد ۲ و ۳ متعلق ہون - اور

(۱) اگر کوئی زمیندار غیر شرطیہ بندوبست درازمیعادی بموجب قاعدہ ۲ کے قبول کرے تو موجودہ اقرارنامجات منسوخ کردیے جائینگے اور ایک اقرارنامہ بہ نمونہ (الف) اُسکے اقرارنامہ مالگزاری مین بابت جملہ موجودہ محالات دریابرآمد واقع اُسکے علاقہ کے اضافہ کردیا جائیگا یا اگر وے محالات حصص مواضع ہون تو بابت کل مواضعات کے جنکے وے حصص ہون اُس مالگزاری پر جو اخیر ترمیم بندوبست کے وقت مقرر ہوئی ہو واسطے بقیہ میعاد بندوبست پرگنہ کے جسمین ایسے محالات یا مواضعات واقع ہون اضافہ کردیا جائیگا اور ایسے محالات یا مواضعات رجسٹر دریابرآمد سے خارج کردیے جائینگے۔

(۲) اگر کوئی زمیندار شرطیہ بندوبست درازمیعادی حسب قاعدہ ۳ قبول کرے تو اقرارنامجات موجودہ منسوخ کیے جائینگے اور ایک علیحدہ اقرارنامہ بہ نمونہ (ب) بابت ہر موجودہ محال دریابرآمد کے لیا جاویگا یا اگر وہ محال جزو موضع ہو تو بابت کل موضع کے جسکا وہ جزو ہو اُس مالگزاری پر جو اخیر ترمیم بندوبست مین مقرر ہوئی ہو واسطے بقیہ میعاد بندوبست پرگنہ کے جسمین وہ واقع ہو لیا جاویگا اور ایسے محالات یا مواضعات رجسٹر ۲ مین درج کیے جائینگے

۱۳- اثناے دوران بندوبست مین کسی وقت بدرخواست یا برضامندی مالکان اور بمنظوری کمشنر کلکٹر کسی محال کو جسپر دریائی حرکت کا اثر ہو سکے رجسٹر ۲ مین درج کرسکتا ہے بشرطیکہ مالک اپنا پہلے کا اقرارنامہ منسوخ کرکے جدید اقرارنامہ پر بہ نمونہ (ج) دستخط کرے۔

مگر یہ قاعدہ اُن محالون سے متعلق نہوگا جنمین غیر شرطیہ یا شرطیہ بندوبست درازمیعادی حسب قاعدہ ۲ یا ۳ کیا گیا ہو

۱۴- جب بوجہ دریابرآمد کے ایک جدید محال پیدا ہو جاے یا بوجہ دریابرد کے کوئی محال کم ہو جاے تو اُسکے مطابق ردوبدل رجسٹر ۱ یا ۲ مین جیسی صورت ہو اور رجسٹر روسٹر مین کیا جاویگا۔ ایسے ردوبدل کی رپورٹ بتوسط صاحب کمشنر بورڈ کی خدمت مین اطلاعاً کی جاویگی۔

ترمیم تشخیص

۱۵- (الف) محالات زیر بندوبست پنجسالہ مین وہ دریابرآمد مٹی جو جمع ہو کر اُس زمین کو قابل زراعت کردے جو پہلے بنجر تھی دریابرآمد متصور ہوگی اور جو بالو جمع ہو کر اُس زمین کو بنجر کردے جو پہلے قابل زراعت تھی وہ دریابرد متصور ہوگی۔

(ب) محالات زیر شرطیہ بندوبست درازمیعادی مین ضمن (الف) متعلق نہوگا۔ ایسے محالات مین صرف کسی رقبہ کا واقعی بڑھ جانا دریابرآمد متصور ہوگا۔ جب ایسے محالات دریاؤن کے کنارہ پر واقع ہون جنمین گہری دھار کے قاعدہ کا دستور نہو اور حدود مقررہ ہون تو اُنمین دائمی طور پر زمین بڑھ نہین سکتی ایسی صورت مین اراضی جو بندوبست ماقبل کے وقت دریا سے ڈھکی تھی اور اُسکے بعد بوجہ دھار بدل جانے کے

مزروعہ ہوگئی وہ دریا بر آمد متصور ہوگی۔

۱۶۔ رجسٹر (روبکار) مرتبہ مہتمم بندوبست یا کالکٹر کی پابندی بخوبی کرنی چاہیے اور صرف مندرجہ ذیل صورت عظیم دریابرد مین جو کسی محال مندرجہ رجسٹر ۲ مین واقع ہو درمیانی ترمیم بندوبست کی اجازت دیجاویگی۔ جہان کہ رقبہ مزروعہ بوجہ دریابرد کے اخیر بندوبست کے رقبہ مزروعہ کے ۲۰ فیصدی سے زیادہ کم ہوگیا ہو مالکان درخواست ترمیم بندوبست کی تحصیلدار کو قبل یکم نومبر کے اس اقرارنامہ کے ہمراہ دیسکتے ہین کہ اگر کالکٹر یہ طے کرے کہ درخواست بلاکسی وجہ معقول کے دیگئی تھی تو وے کل خرچہ تحقیقات کا ادا کرینگے۔ اور اگر ایسی درخواست منظور ہوکر بندوبست ترمیم کیا جائے تو ایک اقرارنامہ جدید واسطے بقیہ میعاد پنجسالہ بندوبست کے لیا جائیگا۔ کسی صورت مین روبکار مین رد وبدل نہ کیا جائیگا۔

۱۷۔ پانچ سال کی میعاد کے اختتام پر کسی محال مندرجہ رجسٹر ۲ کا بندوبست ترمیم کے قابل ہوگا بجز اُس صورت کے رقبہ مزروعہ بقدر دس فیصدی اُس بندوبست کے بعد سے بڑھ یا گھٹ گیا ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ کمی یا بیشی رقبہ مزروعہ کی کسی حصہ یا پٹی مین کوئی وجہ کسی محال کے بندوبست کے ترمیم کی نہ ہوگی بجز اسکے کہ ایسی بیشی یا کمی کل محال کے رقبہ مزروعہ کے دس فیصدی سے زیادہ ہو۔ لیکن کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ جمع کو محال کے مختلف حصص یا پٹیون مین تقسیم کرے بجز اُس صورت کے کہ کوئی دستور دیہی اُسکے خلاف ہو۔

۱۸۔ تحصیلدار بابت محالات مندرجہ رجسٹر نمبر ۲۔ ایک نقشہ بہ نمونہ ۴ طیار کرے گا جس سے وہ صورتین ظاہر ہون

(۱) جنمین درخواست بموجب قاعدہ ۱۶ واسطے درمیانی امداد کے کی گئی ہو۔

(۲) جنمین پنجسالہ میعاد بموجب روبکار کے منقضی ہوگئی ہو۔ تحصیلدار بابت مواضعات مندرجہ رجسٹر ۱۔ ایک نقشہ بہ نمونہ ۵ طیار کرے گا جس سے وہ صورتین ظاہر ہون۔

(۱) جنمین درخواست بموجب قاعدہ ۳ (ج) واسطے اندراج محال بہ رجسٹر ۲ کی گئی ہو۔

(۲) جنمین بموجب روبکار کے پنجسالہ تحقیقات واجب ہو۔ سومی الیہ ۱۵۔ نومبر تک ان نقشون کو کلکٹر کی خدمت مین ارسال کرے گا اور تب کلکٹر یہ طے کرے گا کہ کن تشخیصات کی ترمیم یا کن مواضعات کا معائنہ ہونا چاہیے۔

۱۹۔ نقشہ جات مرتبہ واحکام کلکٹر حسب قاعدہ ۱۸ صاحب کمشنر کی خدمت مین یکم دسمبر کے قبل مع ایک انتخاب بہ نمونہ ۶ کے جس سے وہ تشخیصات ظاہر ہون جنمین ترمیم کی ضرورت نہ ہو ارسال کیے جاوینگے۔

۲۰۔ تشخیص کی ترمیم معمولاً بر بنا ہر موجودہ نقشہ جات وکاغذات کی جاوے گی لیکن جبکہ کلکٹر کو ایسے کاغذات کی صحت کی نسبت شبہہ کی وجہ ہو یا جبکہ عظیم نفع ونقصان کا معاملہ ہو تو مومی الیہ بعد اختتام بارش لیکن ۱۵۔ نومبر کے قبل نہین۔ جدید نقشہ جات وکاغذات کے طیار کرنے کا حکم قانونگو کو دے سکتا ہے۔

۲۱۔ قانونگو معمولاً اُس حلقہ کے پٹواری کی معرفت جدید پیمایش کرائے گا جسمین اراضی واقع ہو۔ لیکن جبکہ پٹواری اس کام کے ناقابل ہو یا رد وبدل اسقدر زیادہ ہون کہ ایک خاص عملہ کا رکھنا ضروری ہو تو ایک خاص عملہ بموجب احکام کلکٹر ایسے صرف پر جسکو صاحب کمشنر منظور کرین مقرر کیا جاسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کسی ضلع مین بلامنظوری گورنمنٹ سو روپیہ سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے گا۔

۲۲۔ معمولاً یکم جنوری کے قبل پیمایش جدید ختم ہوکر ضروری کاغذات طیار ہو جانے چاہئین۔ کلکٹر اُسکے بعد معائنہ اور تشخیص کا انتظام کرے گا۔ تشخیصات ۱۵۔ مارچ کے قبل ختم ہوکر صاحب کمشنر کی خدمت مین یکم اپریل کے قبل روانہ ہوجانی چاہئین۔

۲۳۔ عہدہ دار تشخیص کنندہ بذات خود زمین کا معائنہ کرے گا اور اُسکی حدبندی قایم کرے گا۔ زمین معمولاً وہ زمین ہوگی جسے مہتمم بندوبست منتخب کرے۔

۲۴- تشخیصات بہ نمونہ ۷- مرتب ہونگی :-

(الف) رقبہ تشخیصہ معمولاً رقبہ مزروعہ سال تشخیص کا ہوگا لیکن اگر خاص صورتون مین یہ زیادہ اور غیر محفوظ یا غیر کتفی ہو تو بناے تشخیص - بوجوہ خاص جو قلمبند کرنی چاہئین - وہ رقبہ ہو سکتا ہے جو رقبہ مزروعہ سے کم یا زیادہ ہو -

(ب) اگر لگان آسامی کے اراضی کا واجبی ہو اور بپورا تحصیل ہوتا ہو تو وہ بطور بناے تشخیص کے لیا جاے گا لیکن اگر وہ تحصیل نہ ہوتا ہو یا اگر صحیح لگان مندرج نہ ہو تو لگان بہ شرح ہشتم بند وبست یا اگر اراضی اخیر بندوبست کے بعد سے تبدیل ہوگئی ہو تو بہ شرح واجبی مروجہ قایم کیا جا سکتا ہے -

(ج) رقبہ جات سیر خود کاشت ومعافی لگان وراے نام لگان کی مالیت تعین کرنے مین اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ اُن شروح سے زیادہ شروح نہ لگائے جائین جو ہم قسم اراضیات کے بابت اُسی قوم کے آسامیان ادا کرتے ہون -

(د) جہان قدرتی پیداوار مثلاً گھاس بہل اور مچھلی (لیکن تیہر اور کنکر نہین) سے برابر آمدنی ہوتی ہو تو اس آمدنی کا تخمینہ کرکے رقبہ مزروعہ کی نکاسی مین اضافہ کر دیا جاے - لیکن یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اس قسم کی آمدنی نہایت متغیر ہوتی ہین اور اضافہ مذکور مناسب تخمینہ اوسط آمدنی سے جو زمانہ بندوبست مین ہو ہرگز زیادہ نہ ہونا چاہیے -

(ہ) نکاسیات کی مالیت تعین کرنے مین محال کی خراب حیثیت پر ہر طرح کا لحاظ کرنا چاہیے اور جو کارروائی کی جاوے اُسکی صراحت پوری طور پر یادداشت تشخیص مین کرنی چاہیے - مالگزاری جو تشخیص کی جاوے معمولاً پچاس فی صدی نکاسیات کی ہونی چاہیے مگر کلکٹر خالص نکاسیات کی فی صدی بطور مطالبہ سرکار تجویز کرنے مین امور ذیل پر غور کر سکتا ہے -

(۱) تعداد اور حالات مالکان پر -

(۲) اُن محالون مین جنمین مالکان اعلیٰ اور ادنیٰ دونون ہون بھاری اخراجات بابت مالکانہ کے ہونے پر -

ایسی صورتون مین کلکٹر نصف نکاسیات سے کم جمع تجویز کر سکتا ہے لیکن بورڈ کی خاص منظوری اُس جمع کی بابت حاصل کرنی چاہیے جو نکاسیات کی ۴۵ فی صدی سے کم ہو -

(و) یادداشت تشخیص مین مختصر بیان محال کے سابق حالات کا ہونا چاہیے اور پورا بیان اُن طریقون اور شروح کا ہونا چاہیے جو تعین مالیت کے واسطے اختیار کیے گئے ہون -

۲۵- نقشہ جات تشخیص موصول ہونے پر صاحب کمشنر ایسے احکام صادر کرین گے جو صاحب موصوف مناسب خیال کرین - لیکن مختشم الیہ اُنکو مع اپنے احکام کے بورڈ مال مین اطلاعاً ۳۰- جون سے قبل مع ایک انتخاب بہ نمونہ ۸ ارسال کرینگے -

۲۶- صاحب کمشنر کے احکام موصول ہونے پر کلکٹر رجسٹر ۱ سے ۱ و ۲ مین ضروری اندراجات کرائے گا جن صورتون مین بندوبست حسب قاعدہ ۱۷- قابل ترمیم نہ تھا اُنکی نسبت ایک یادداشت اس امر کی رجسٹر مین لکھ دینی چاہیے -

متفرقات

۲۷- توزیع اُس سال مالی کے شروع مین ترمیم کی جاوے گی جو کمشنر کے حکم مشعر تقرر جمع کے عین مابعد ہو -

۲۸- جہان کوئی علاقہ (خواہ معافی مالگزاری یا جبیر مالگزاری تشخیص ہوئی ہو) کسی دریا سے بالکل کٹ جائے یا بہتے ہوئے پانی سے ڈھک جائے تو حقوق مالکان اور منتقل بیہم مالگزاری کے زایل نہو جاوینگے بلکہ غیر نافذ رہین گے اور جب دریا کی دھار تبدیل ہوگی اور زمین دوبارہ پیداوار کے قابل ہوگی تب پھر پیدا ہو سکینگے -

۲۹- جب بوجہ دربابرآمد کے زمین کسی محال کی معافی مالگزاری مین اضافہ کی جاوے اور ایسے اضافہ شدہ زمین کا رقبہ مزروعہ اُسی محال کے اُس رقبہ مزروعہ کے دس فی صدی سے زیادہ ہو جو قرمیم جمع کے وقت تھا تو ایسی اضافہ شدہ زمین رجسٹر ۱ مین درج ہوکر اُسپر مالگزاری اراضی تشخیص کی جاوے گی -

ایسی صورتوں میں مالک کو اگر وہ معافی دار نہ ہو نئے بنے ہوئے محال کی بابت اقرارنامہ کی اجازت دی جاوے گی جبکہ اراضی شمول حقیت معافی مالگزاری کا انتظام اُسکے سپرد ہوا ہو۔ معافی دار کو اقرارنامہ کی اجازت اُس حالت میں دیجاویگی جبکہ انتظام حقیت معافی مالگزاری کا اُسکے ہاتھ میں ہو۔

اگر کوئی صورت پیدا ہو جسکی بابت قواعد ہذا میں کچھ حکم نہ ہو تو اُسکی رپورٹ بتوسط صاحب کمشنر کے صاحبان بورڈ کی خدمت میں واسطے حکم کے کی جاوے گی۔

(الف)

ہرگاہ علاقہ ہذا میں مواضعات مفصلۂ ذیل دریا کے کنارہ پر واقع ہیں اور اُنمیں دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے لہذا میں اقرار کرتا ہوں اور لکھے دیتا ہوں کہ میں واسطے میعاد من ابتداے لغایت سے مندرجہ ذیل سالانہ مالگزاری ادا کرنے کا مستوجب ہونگا اور کل نقصانات دریابرد کا متحمل ہونگا اور مالگزاری مندرجہ ذیل کسی حالت میں بوجہ دریابرآمد یا دریابرد کے درمیان میعاد مندرجہ بالا ترمیم نہ ہوگی۔

نام پرگنہ نام موضع مالگزاری

دستخط

مصدقہ

مہتمم بندوبست

یا

کلکٹر

(ب)

پرگنہ

موضع

ہرگاہ موضع ہذا دریا کے کنارہ پر واقع ہے اور اُسمیں دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے اور رقبہ مزروعہ موضع مذکور ایکڑ ہے لہذا میں اقرار کرتا ہوں اور لکھے دیتا ہوں کہ میں واسطے میعاد من ابتداے ۱۳ اب لغایت ۔۔۔ تہ الیہ مندرجہ ذیل پر سالانہ مالگزاری مبلغ کے ادا کرنے کا مستوجب ہوں:۔

(۱) موضع کی حالت کی نسبت ہر پانچویں سال یا ایسے وقت جو بموجب قاعدہ کے مقرر ہو تحقیقات ہوا کرے گی۔

(۲) اگر ایسی تحقیقات سے یہ معلوم ہو کہ دریابرآمد واقع ہوا ہے اور رقبہ اراضی مزروعہ کا جو اس طرح بڑھ گیا ہے موضع کے مندرجہ صدر موجودہ رقبہ مزروعہ کے دس فیصدی سے زیادہ ہے تو اراضی کا جو بوجہ دریابرآمد کے بڑھ گئی ہو ایک محال جُداگانہ بنایا جائیگا اور اُسپر مالگزاری واسطے پانچ سال یا واسطے ایسی دیگر میعاد کے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہو تشخیص کی جاوے گی۔

(۳) مجھے اس بات کا استحقاق حاصل رہے گا کہ اُس سال میں جسمیں تحقیقات واجب ہو قبل ایسی تاریخ کے جو بموجب قاعدہ کے مقرر ہوئی ہو اس اقرارنامہ کی تنسیخ اور مالگزاری کی ترمیم اور کل موضع کا پانچ سال یا ایسی میعاد کے لیے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہوئی ہو بندوبست ہونے کی درخواست کروں۔

دستخط

مصدقہ

مہتمم بندوبست

یا

کلکٹر

(ج)

پرگنہ موضع محال

سالانہ مالگزاری مبلغ بابت اس محال کے واسطے میعاد سن ابتداے لغایت ہمینیا اقرار کرتا ہون / کرتے ہین کہ ہم یہ / ہم ادا کرنے پر تیار ہین مستوجب ہین / ہون -

دستخط

مصدقہ

قانون گو

نمونہ ۱- رجسٹر مواضعات زیر شرطیہ بندوبست درازمیعادی - پرگنہ

نام موضع	نمبر سلسلہ داکل	کل رقبہ بندوبست	رقبہ مزروعہ بندوبست	مالگزاری	نام زمیندار وتاریخ ونمبر اور میعاد قبولیت	سالہاے جنمین مطابق رودسٹر کے پنجسالہ تحقیقات ضروری ہے							یادداشت متعلق اضافہ شدہ زمین مشخصہ یا متعلق تنسیخ قبولیت

ہر اندراج کے نیچے کافی جگہ چھوڑنی چاہیے تاکہ یادداشت ہاے اخیر خانہ مین لکھی جاسکین-

نمونہ نمبر ۲- پنجسالہ رجسٹر پرگنہ موضع محال

میعاد ہاے بندوبست مندرجہ رجسٹر	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم

سال بندوبست	کل رقبہ	رقبہ مزروعہ	لگان مندرجہ	لگان تشخیص مہتمم بندوبست	لگان بشرح واجبی مروجہ	لگان مقبولہ	مالگزاری	شرح مالگزاری فی مزروعہ ایکڑ	نمبر وتاریخ قبولیت	میعاد جسکے قبولیت لیگئی ہو	کیفیت

ہدایات - رجسٹر مین ہر محال کے لیے دو صفحہ ہونگے - اول اندراجات وہ ہونگے جو مہتمم بندوبست نے ترمیم بندوبست ضلع کے وقت کی ہون - بعد کو اندراجات ہر پنجسالہ بندوبست کے وقت حسب قاعدہ ۸ کیجائینگی - اگر ترمیم بندوبست ضلع نہ ہوئی ہو تو اول اندراجات جو کیجادین وہ اندراجات ہونگی جو اول پنجسالہ ترمیم بندوبست کی ہون -

میعاد ہاے رودسٹر نمونہ ۳ سے لیجادین گی-

نمونہ ۳ - رودسٹر

واسطے مواضعات جنکا بندوبست شرطیہ طور پر میعاد دراز کے واسطے ہوا - رجسٹر ۱

نام پرگنہ	نام موضع	سالہاے جنمین پنجسالہ تحقیقات واجب ہے					

ایسی صورتون مین مالک کو اگر وہ معافیدار نہو نئے بنے ہوئے محال کی بابت اقرارنامہ کی اجازت دی جاوے گی جبکہ اراضی شمولہ حقیت معافی مالگزاری کا انتظام اُسکے سپرد ہوا ہو۔ معافیدار کو اقرارنامہ کی اجازت اُس حالت مین دیجاویگی جبکہ انتظام حقیت معافی مالگزاری کا اُسکے ہاتھ مین ہو۔

اگر کوئی صورت پیدا ہو جسکی بابت قواعد ہذا مین کچھ حکم نہو تو اُسکی رپورٹ بتوسط صاحب کمشنر کے صاحبان بورڈ کی خدمت مین واسطے حکم کے کی جاوے گی۔

(الف)

ہرگاہ علاقہ ہذا مین مواضعات مفصلۂ ذیل دریا کے کنارہ پر واقع ہین اور اُنمین دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون اور لکھے دیتا ہون کہ مین واسطے میعاد مِن ابتداے لغایت مندرجہ ذیل سالانہ مالگزاری ادا کرنے کا مستوجب ہونگا اور کل نقصانات دریابرد کا متحمل ہونگا اور مالگزاری مندرجہ ذیل کسی حالت مین بوجہ دریابرآمد یا دریابرد کے درمیان میعاد مندرجہ بالا ترمیم نہوگی۔

نام پرگنہ — نام موضع — مالگزاری

دستخط

مصدقہ

مہتمم بندوبست

یا

کلکٹر

(ب)

پرگنہ

موضع

ہرگاہ موضع ہذا دریا کے کنارہ پر واقع ہے اور اُسمین دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے اور رقبہ مزروعہ موضع مذکور ایکڑ ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون اور لکھے دیتا ہون کہ مین واسطے میعاد مِن ابتداے ۱۸۸ لغایت شرائط مندرجہ ذیل پر سالانہ مالگزاری مبلغ کے ادا کرنے کا مستوجب ہون:۔

(۱) موضع کی حالت کی نسبت ہر پانچوین سال یا ایسے وقت جو بموجب قاعدہ کے مقرر ہو تحقیقات ہوا کریگی۔

(۲) اگر ایسی تحقیقات سے یہ معلوم ہو کہ دریابرآمد واقع ہوا ہے اور رقبہ اراضی مزروعہ کا جو اس طرح بڑھ گیا ہے موضع کے مندرجہ صدر موجودہ رقبہ مزروعہ کے دس فیصدی سے زیادہ ہے تو اراضی کا جو بوجہ دریابرآمد کے بڑھ گئی ہو ایک محال جُداگانہ بنایا جائیگا اور اُسپر مالگزاری واسطے پانچ سال یا واسطے ایسی دیگر میعاد کے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہو تشخیص کی جاوے گی۔

(۳) مجھے اس بات کا استحقاق حاصل رہے گا کہ اُس سال مین جسمین تحقیقات واجب ہو قبل ایسی تاریخ کے جو بموجب قاعدہ کے مقرر ہوئی ہو اس اقرارنامہ کی تنسیخ اور مالگزاری کی ترمیم اور کل موضع کا پانچ سال یا ایسی میعاد کے لیے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہوئی ہو بندوبست ہونے کی درخواست کرون۔

دستخط

مصدقہ

مہتمم بندوبست

یا

کلکٹر

(ج)

پرگنہ　　موضع　　محال

سالانہ مالگزاری مبلغ　　بابت اس محال کے واسطے میعاد سن ابتدا سے　　لغایت　　ادا کرنیکا ہم اقرار کرتے ہین کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ

مستوجب ہوں / ہین۔

دستخط

مصدقہ

قانون گو

نمونہ ۱۔ رجسٹر مواضعات زیر شرطیہ بندوبست دراز میعادی۔ پرگنہ

نام موضع	نمبر سلسلہ وار	کل رقبہ بندوبست	رقبہ مزروعہ بندوبست	مالگزاری	نام زمیندار و تاریخ و نمبر اور میعاد قبولیت	سالہائے جنمین مطابق روسٹر کے پنجسالہ تحقیقات ضروری ہے							یادداشت متعلق اضافہ شدہ زمین مشخصہ یا متعلق تنسیخ قبولیت

ہر اندراج کے نیچے کافی جگہ چھوڑنی چاہیے تاکہ یادداشت ہائے اخیر خانہ مین لکھی جاسکین۔

نمونہ نمبر ۲۔ پنجسالہ رجسٹر　　پرگنہ　　موضع　　محال

میعاد ہائے بندوبست مندرجہ رجسٹر								اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
سال بندوبست	کل رقبہ	رقبہ مزروعہ	لگان مندرجہ	لگان تشخیص مہتمم بندوبست	لگان بشرح واجبی مروجہ	لگان مقبولہ	مالگزاری	شرح مالگزاری فی مزروعہ ایکڑ	نمبر و تاریخ قبولیت	میعاد جسکے لیے قبولیت لیگئی ہو	کیفیت		

ہدایات۔ رجسٹر مین ہر محال کے لیے دو حصہ ہونگے۔ اول اندراجات وہ ہونگے جو مہتمم بندوبست نے بموقع ترمیم بندوبست ضلع کے وقت کی ہون۔ بعد کو اندراجات ہر پنجسالہ بندوبست کے وقت حسب قاعدہ ۷ کیجائینگی۔ اگر موقع ترمیم بندوبست ضلع نہ ہوئی ہو تو اول اندراجات جو کیجاوین وہ اندراجات ہونگی جو اول پنجسالہ ترمیم بندوبست کی ہون۔

میعاد ہائے روسٹر نمونہ ۳ سے لیجاوین گی۔

نمونہ ۳۔ روسٹر

واسطے مواضعات جنکا بندوبست شرطیہ طور پر میعاد دراز کے واسطے ہوا۔ رجسٹر ۱

نام پرگنہ	نام موضع	سالہائے جنمین پنجسالہ تحقیقات واجب ہے							

واسطے بنجبالہ محالات کے ۔ رجسٹر ۲

نام پرگنہ	نام موضع	نام محال	سلسلہ میعادہائے بندوبست						تاریخ جبکہ معمولی بندوبست پرگنہ منقضی ہو

بموجب قاعدہ ۷ اخیر میعاد تشخیص اُس تاریخ کو منقضی ہوگی جبکہ معمولی بندوبست پرگنہ منقضی ہوتا ہے ۔

نمونہ ۴

نام پرگنہ	نام موضع	نام محال	تاریخ اخیر ترمیم بندوبست	تاریخ جبکہ تشخیص زردوران منقضی ہو	رقبہ مزروعہ						
					اخیر بندوبست						

نمونہ ۵

۱	۲	۳	۴	۵	
نام پرگنہ	نام موضع	رقبہ مزروعہ بوقت بندوبست	بصورت ہائے دریابرآمد رقبہ مزروعہ اضافہ شدہ زمین کا	تاریخ اخیر تحقیقات	مواضعات جنکی نسبت درخواست حسب قاعدہ ۳۰ (ج) دی گئی مع تاریخ درخواست

خانہ ۴ مین صرف رقبہ مزروعہ اراضیات کا جو بوجہ دریابرآمد کے بڑھ گئی ہون دکھلانا چاہیے ۔

نمونہ ۶

پرگنہ	موضع	محال	رقبہ مزروعہ بوقت اخیر ترمیم بندوبست	مزروعہ رقبہ حال	کیفیت

نمونہ ۷ - جمعبندی و تحصیلات

سال	رقبہ مزروعہ	مندرجہ لگان اراضی لگان نقدی			مندرجہ لگان اراضی لگان غلّئی			مندرجہ آمدنی سوائے	مندرجہ تحصیلات خانہ ۴ سے ۷ و ۹	رقبہ مقبوضہ بطور سیر و خود کاشت و معافی لگان یا بہ لگان برائے نام	کل رقبہ واقع حقیت ہائے خانہ ہائے ۳ و ۶ و ۱۱	برقی مشمولہ حقیت ہائے خانہ ۱۲ بنہائی خانہ ۲
		رقبہ	لگان	شرح	رقبہ	لگان	شرح					
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
اخیر ترمیم بندوبست۔	ایکڑ	ایکڑ	روپیہ	روپیہ آنہ پائی	ایکڑ	روپیہ	روپیہ آنہ پائی	روپیہ	روپیہ			
بندوبست روان												
اول سال ...												
دوم سال ...												
سوم سال ...												
چہارم سال ...												
پنجم سال ...												
میزان پانچ سال												
اوسط پانچ سال												

نمونہ ۸ - تعین مالیت

زمین	اسامی کی اراضی لگان نقدی			اسامی کی ہر اراضی لگان غلّئی			سیر خود کاشت و معافی لگان یا بہ لگان برائے نام			سوائی مشخصہ	نکاسیات	مالگزاری مجوزہ	خلاصہ
	رقبہ	لگان	شرح	رقبہ	لگان	شرح	رقبہ	لگان	شرح				
	ایکڑ	روپیہ	روپیہ آنہ پائی	ایکڑ	روپیہ	روپیہ آنہ پائی	ایکڑ	روپیہ	روپیہ آنہ پائی				مالگزاری سابق ـ فی صدی اضافہ ... فی صدی نکاسیات ـ برشرح جمع سابق فی ایکڑ مزروعہ بوقت بندوبست اخیر برشرح جمع مجوزہ فی ایکڑ مشخصہ
مندرجہ لگان ... لگان بشرح مہتمم بندوبست ... لگان بشرح واجبی مروجہ ... لگان متبوا ...													تعداد و حالات مالکان ۔

نمونہ ۸

نام ضلع	نام پرگنہ	مالگزاری سابق	تعداد محالات جنمین بندوبست ترمیم نہین ہوا	تعداد محالات جو بوجہ دریابرآمد کے اضافہ ہوئے	تعداد محالات جو بوجہ دریابرد کے کم ہو گئے	کل بیشی مالگزاری	کل کمی مالگزاری	کل مالگزاری ترمیم شدہ
		روپیہ				روپیہ	روپیہ	روپیہ

مد ۲ نمبر ۱۲- اجرای ڈگریات بعدالت تحصیلداران

۱- درخواست اجرائے ڈگری عدالت تحصیل عموماً اُسی عدالت مین پیش ہونا چاہیے جس نے ڈگری صادر کی ہو اگر صدر مین پیش کیجاوے تو جائز ہے کہ درخواست بیلے لی جاوے اور طلبانہ وصول کرلیا جاوے لیکن تب درخواست مذکور اجراے کی غرض سے تحصیلدار کے پاس بھیجدینا چاہیے- اگر کسی وجہ سے ڈگریدار یہ خواہش کرے کہ اجرا دفتر صدر سے عمل مین آوے تو خرچہ زاید اُسکو دینا ہوگا اور وہ مدیون ڈگری سے وصول کئے جانے کے لائق نہوگا-

۲- ایک رجسٹر حسب نمونہ تحصیلداران مرتب رکھین گے- جب زرڈگری تمام وکمال وصول ہوجاے تو امر مذکور خانہ کیفیت مین درج کیا جاوے گا-

موضع وار رجسٹر اجراے ڈگریات تحصیل ——— ضلع ———
بترتیب حروف تہجی

نام موضع	تاریخ ڈگری	نام ڈگریدار	نام مدیون ڈگری	تعداد زر ڈگری	تاریخ جسپر درخواست اجرای پیش ہوئی	تاریخ حکم قطعی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸

نوٹ- بڑی تحصیل مین جس مین تعداد پرگنات زیادہ ہو بغرض سہولت شاید یہ خالی از فائدہ نہوگا ہر ایک پرگنہ تحصیل کے واسطے ایک رجسٹر مطابق نمونہ مندرجہ بالا مرتب رکھا جاوے-

۴- تحصیلداران ایک رجسٹر حسب نمونہ مندرجہ ذیل مرتب رکھین گے-
کسی ڈگری کا کل مطالبہ وصول ہو جاوے تو خانہ کیفیت مین یہ امر درج ہونا چاہیے-

رجسٹر موضع وار بترتیب حروف تہجی بابت اجراے ڈگریات

واقع تحصیل — ضلع

نام موضع	نام حاکم ڈگری	نام ڈگریدار	نام مدیون	تعداد زر ڈگری	تاریخ جنپر درخواستے واسطے اجراے گذرین وتواریخ جنپر امثلہ دفتر صدر کو واپس کی گئین		کیفیت
					تاریخ درخواست براے اجراے	تاریخ واپسی بدفتر صدر	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸

یادداشت ـ بڑی تحصیل مین جس مین چند پرگنہ جات ہون واسطے سہولت حوالہ کے یہ مفید ہوگا کہ ایک رجسٹر حسب مطبوعۂ بالا بابت ہرایک پرگنہ کے رکھا جاوے ـ

مد ۲ نمبر ۲۸ ریونیو ایجنٹ

قواعد دربارہ اداے فیس اشخاص قانون پیشہ اور لیاقت وداخلہ درج فہرست کیے جانے ریونیو ایجنٹان کے

حصہ اول

باتباع دفعہ ۲۷-۲- ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع کے صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی ہدایت فرماتے ہین کہ تاریخ یکم جولائی سنہ ۱۸۶۲ع سے اور بعد اُس کے روپیہ جو کہ کسی کارروائی یا مقدمہ سررشتہ مال مین فریق ناکامیاب کے ذمہ طرف ثانی کے ایڈوکیٹ پلیڈر وکیل یا اٹرنی کو واجب الادا ہوگا شرح مصرحہ ضمیمہ مندرجہ ذیل سے محسوب کیا جاسے گا- اگر طرف ثانی نے ریونیو ایجنٹ مقرر کیا ہو اور ایڈوکیٹ وکیل یا اٹرنی نہ مقرر کیا ہو تو اندر دی شرح مفصلہ ذیل جو حساب سے نکلے اُس مین سے ایک ربع منہا کر لینا چاہیے اور اگر وکیل ہی مقرر ہوا ہو مگر اعلی حاکم عدالت کی یہ راے ہو کہ تقرر وکیل کی ضرورت نہ تھی اور صرف ریونیو ایجنٹ کا مقرر کرنا کافی تھا تو فیس مثل فیس ریونیو ایجنٹ کے محسوب ہوگی ـ

ضمیمہ

۱- کسی عدالت یا سررشتہ مال مین جملہ مقدمات یا درخواستون مین اور جملہ کارروائی عدالت یا اُس کارروائی مین جو کہ مثل کارروائی عدالت ہے ـــ

(الف) اگر تعداد یا قیمت جائداد یا قرضہ یا نقصان کی جسکی ڈگری ہوئی ہے پانچ ہزار روپیہ سے متجاوز نہو تو پانچ روپیہ سیکڑہ تعداد یا قیمت ڈگری شدہ پر-

(ب) اگر تعداد یا قیمت پانچہزار روپیہ سے زائد ہو مگر بیس ہزار سے زائد نہو تو پانچہزار روپیہ پر

بشرح فی صدی پانچ روپیہ اور باقی پر بحساب فی صدی دو روپیہ۔

(ج) اگر تعداد یا قیمت بیس ہزار روپیہ سے زائد ہو مگر پچاس ہزار سے زائد نہو تو بیس ہزار پر بشرح مذکورۂ بالا اور باقی پر بحساب فیصدی ایک روپیہ۔

(د) اگر تعداد یا قیمت پچاس ہزار روپیہ سے زائد ہو تو پچاس ہزار پر بشرح مذکورۂ بالا اور باقی پر بحساب فی صدی آٹھ آنہ۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی حالت مین تعداد زر فیس کی تین ہزار روپیہ سے زائد نہو گی۔

۲- اُن مقدمات یا کارروائیون مین جو کہ واسطے قائم کرنے ایسے حقوق کے ہون جنکی کوئی ٹھیک تعداد مالیت کی مقرر نہ ہوسکتی ہو مثلاً مقدمات پانے قبولیت یا پٹہ یا تخفیف یا اضافہ لگان یا بیدخلی یا بحالی یا کارروائی بٹوارہ مین اگر مدعی کامیاب ہو تو اعلیٰ حاکم عدالت مجاز ہے کہ نسبت ادا ے فیس وکیل یا ریونیو ایجنٹ کے تعداد دعوی پر دلائے جانے کا یا ایسی مقدار پر جو کہ تعین دعوی سے زائد نہو جیسا کہ حاکم مذکور کی رای مین بلحاظ عظمت معاملہ کے مناسب معلوم ہو حکم دے۔

۳- وکیل یا ریونیو ایجنٹ جس کو فیس بموجب قواعد ایک دو کے ملی ہو نالش یا کارروائی کو اختتام کو پہونچا دیگا اور جملہ عرائض ضروری صیغہ اجرا مین داخل کریگا اور عدالت مدیون ڈگری کے ذمہ بصیغہ اجرا پھر فیس نہ عائد کرے گی۔ بجز اُس صورت کے کہ ڈگریدار اس امر کی نسبت عدالت کا اطمینان کردے کہ اجراے ڈگری مین دوسرا وکیل یا ریونیو ایجنٹ مقرر کرنا لابد تھا اور معاملہ مذکور مین وکیل یا ریونیو ایجنٹ کی خدمات ناگزیر تھین

۴- اگر کوئی مقدمہ یا درخواست یا دعوی بسبب عدم پیروی کے یا حسب روئداد کے ڈسمس ہو جاوے یا بحق مدعا علیہ کے ڈگری ہو تو فیس وکیل یا ریونیو ایجنٹ مدعا علیہ کے کل تعین دعوی پر محسوب ہو گی۔

۵- اگر کسی مقدمہ یا درخواست یا دعوی کے جز کی ڈگری بحق مدعی ہو اور باقی دعوی ڈسمس ہو یا یہ کہ اُس کی ڈگری بحق مدعا علیہ ہو تو ہر ایک فریق کے وکیل کی فیس کا حساب بقدر اُس حصہ کے ہو گا جس کے بابت وہ کامیاب ہوا۔

۶- اگر کسی دعوی خسارہ مین جو مطابق قوانین لگان کے پیش ہوا ہو مدعی کو کل مقدار خسارہ جس کا دعوی ہو نہ دلائی جاوے تو مدعا علیہ کو بابت تفاوت دعوی خسارہ اور مقدار وصول شدہ کے محنتانہ وکیل یا ریونیو ایجنٹ کا کچھ نہ ملے گا مگر اُس صورت مین کہ حاکم محکمہ کی راے مین یہ دعوی غیر معقول یا معقول سے زاید ہو اور اس سبب سے یا اور سبب سے جس کی تصریح ہونی چاہیے حاکم مذکور ہدایت کرے کہ مدعا علیہ کو محنتانہ وکیل یا ریونیو ایجنٹ کا ملنا چاہیے اگر کسی خاص مقدمہ مین محنتانہ دلایا جاوے تو وہ اُس مقدار پر محسوب ہو گا جس کی نسبت دعوی مدعی کا خارج ہوا۔

۷- اگر چند مدعا علیہم جنکا حق بالاجمال یا ایک ہی ہو بالاجمال جواب دہی سے یا جُدا جُدا جوابدہی کرنے سے جو فی الواقع ایک ہی صورت کی ہون کامیاب ہون تو ایک وکیل یا ایجنٹ کے محنتانہ سے زائد نہ ملیگا اگر اُس صورت مین کہ حاکم اعلیٰ محکمہ کا بوجوہ تحریری اسکے برخلاف حکم دے اگر ایک محنتانہ دلایا جاوے تو حاکم اعلیٰ ہدایت کریگا کہ کس مدعا علیہ کو دلایا جاوے یا یہ کہ جس طرح مناسب جانے اُس کو اُن مدعا علیہم پر تقسیم کر دے۔

۸- اگر چند مدعا علیہم جنکے حقوق جداگانہ ہین جواب دعوی جداگانہ و مختلف پیش کرین اور کامیاب ہون تو ہر ایک مدعا علیہ کو جس کا وکیل علیحدہ ہو بقدر اُسکے حق جداگانہ کے ایک وکیل یا ایجنٹ کی فیس ملیگی اگر اس طرح کی فیس ملے تو وہ تعین حقوق جداگانہ ہر ایک مدعا علیہ پر محسوب ہو گی۔

۹- اگر وکیل طرف ثانی کو واسطے کارروائی متفرقہ یا اور کسی کام کے واسطے سواے قبل از ڈگری حاضری یا وکالت یا سوال و جواب کرنے کے کسی مقدمہ یا درخواست یا کارروائی عدالت یا اور کسی کارروائی مین شامل کارروائی عدالت ہو محنتانہ دلایا جاوے تو اعلیٰ حاکم عدالت کا مقدار اُس فیس کی حسب شرح مفصلہ ذیل معین کریگا۔

اس کارروائی مین جو پیشگاہ صاحبان بورڈ مال یا روبروے صاحب کمشنر مال کے ہو عـــہ
سے لـــہ تک۔

محکمہ صاحب کلکٹر ضلع یا ڈپٹی کمشنر مین للعہ سے عــہ تک۔

محکمہ اسسٹنٹ کلکٹر یا اسسٹنٹ کمشنر یا تحصیلدار مین عصہ۔ سے عــہ تک۔

۱۰۔ کسی مقدمہ یا درخواست یا دعوے مین جو کہ محکمہ ابتدائی مین پیش ہو اور جسکی جوابدہی نہ ہو روپیہ جو کہ فریق ثانی کو بطور فیس وکیل یا مختار کے دلایا جاوے کا مقدار مین اُس سے نصف ہوگا جو کہ بحالت جوابدہی ہو تشدد کے دلایا جاتا۔

۱۱۔ اُس کارروائی مین جو کہ بابت یا بوجہ بار بہ نمبر قائم ہونے مقدمہ کے ہو اگر شخص قانون پیشہ کی فیس اُس فریق کو جو کامیاب ہو دلائی جاوے تو اُسکی مقدار اعلی حاکم عدالت کا معین کریگا اِس طریق پر کہ وہ مقدار مین اُسکے نصف سے زائد نہو جو کہ حسب قواعد ہذا بحالت ڈگری ابتدائی کے دلائی جاتی۔ فیس جو کہ بابت باز بہ نمبر قائم ہونے مقدمہ کے دلائی جاوے گی بلا لحاظ اُس فیس کے ہو گی جو کہ بشمول خرچہ نسبت اصل دعوی فریق کامیاب کو بذریعہ تجویز ثانی دلائی جاوے۔

۱۲۔ فیس جو کہ اپیل مین طرف ثانی کے شخص قانون پیشہ کو دلائی جاوے اُسی شرح سے محسوب ہوگی جیسا کہ ابتدائی مقدمات مین محسوب ہوتی ہے۔ اور جو اصول کہ اوپر کی دفعات مین درباب مقدمات ابتدائی کے بیان ہو چکے ہین جہانتک ممکن ہو اپیل مین اُن کی پابندی رکھنی چاہیے۔

۱۳۔ اگرچہ چند اپیلانٹین کا بالاجمال ہو تو ایک شخص قانون پیشہ سے زیادہ کی فیس نہ ملے گی مگر اُس صورت مین کہ عدالت کا حاکم اعلی بوجوہ تحریری اس کے برخلاف حکم دے اگر ایک فیس دلائی جاوے تو حاکم اعلے محکمہ ہدایت کرے گا کہ وہ کس اپیلانٹ کو دلائی جاے جملہ اپیلانٹیان پر جس اندازہ سے مناسب جانے تقسیم کر دے گا۔

۱۴۔ اگر چند رسپانڈنٹان کے جدا جدا ایجنٹ یا وکلا ہون تو اس امر کی تنقیح کرنے مین کہ چند ایجنٹ یا وکلاء کو فیس دلائی جائے یا نہین حاکم اعلی کو چاہیے کہ اصول متذکرہ دفعات ۶ و ۷ پر اپنی ہدایت کیواسطے غور کرے۔

۱۵۔ اگر کسی صورت مین دلایا جانا فیس کا مطابق دفعات بالا کے سررشتہ کے حاکم اعلی کو قرین انصاف نہ معلوم ہو تو وہ دلانے فیس مین جو کہ قرین انصاف ہو اپنی راے اور اختیار پر کاربند ہون مگر جب کسی حالت مین علاوہ قاعدہ کے فیس شخص قانون پیشہ کی دلائی جائے تو اُس کی مقدار مطابق ضمیمہ متعلقہ قاعدہ اول کے محسوب ہوگی

حصہ دوم

قواعد درباب لیاقت اور داخلہ اور درج فہرست کیئے جانے اشخاص ریونیو ایجنٹ کے جملہ عدالتہاے ممالک مغربی و شمالی ماتحت بورڈ مال مین بموجب دفعہ ۱۷ ضمن (الف) (ب) (ج) ایکٹ ۸ ۱۸۷۹ء

۱۔ ممالک مغربی و شمالی کے اندر کسی محکمہ مال مین کوئی شخص مجاز کام کرنے ریونیو ایجنٹ کا نہوگا

الا اُس حال مین کہ وہ زمرہ ریونیو ایجنٹون مین داخل کیا گیا ہو اور نام اُس کا درج فہرست کر لیا گیا ہو اور اِس کے سوا بموجب احکام ایکٹ ۱۸ ۱۸۶۵ع (یا ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۵ع) اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لیاقت انجام دینے کام ریونیو ایجنٹ کے رکھتا ہو اور بروقت انجام دینے کام ریونیو ایجنٹ کے اِس طور کی لیاقت موجود رکھتا ہو اور اُس کا نام درج فہرست چلا آتا ہو۔

۲- اُمیدواران داخلہ زمرہ ریونیو ایجنٹون کا امتحان ہر سال باہ دسمبر الہ آباد مین ہوگا اور تاریخہائے امتحان اور مقام امتحان کی اطلاع صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کی طرف سے حسب ضابطہ بذریعہ گورنمنٹ گزٹ دیجائیگی۔

۳- ہر شخص جو کسی محکمہ مال ممالک مغربی و شمالی مین ریونیو ایجنٹی کرنے کے لیے داخلہ کا خواستگار ہو اُسے لازم ہے کہ جو تاریخ واسطے امتحان کے جس کا ذکر بعد ازین قواعد ہذا مین کیا جائیگا مقرر ہو اُس سے اقل درجہ دو ماہ پیشتر اُس ضلع کے صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کو جس مین کہ وہ سکونت رکھتا ہو ایک درخواست اُس امتحان مین داخل ہونے کی گذرانے اور اُس درخواست کے ساتھ اسناد بابت امور مفصلہ ذیل یعنی (الف) کہ سائل ۲۰ برس سے زیادہ اور تیس ۳۰ برس سے کم عمر ہے (ب) کہ سائل کا چال چلن نیک ہے اور (ج) کہ سائل نے مڈل کلاس انگلو ورنیکولر یا ورنیکولر امتحان سررشتہ تعلیم پاس کر لیا ہے۔ درصورت یوروپین یا یوریشئن امیدوار کے ایسا سارٹیفکٹ ہمرشتہ درخواست ہوگا جس سے ظاہر ہو کہ اُس نے امتحان مقررہ درجہ نمبر ۲ یوروپین اسکول پاس کر لیا ہے۔ کوئی امیدوار جو ایسا سارٹیفکٹ پیش کرے جس سے ظاہر ہو کہ وہ کسی ہندوستانی یونیورسٹی کے انٹرنیس (یعنے داخلہ) کا امتحان پاس کر چکا ہے اُس کی نسبت واسطے اغراض قواعد ہذا کے یہ متصور ہوگا کہ اُس کو وہ لیاقت حاصل ہے جو اُسکو شریک امتحان ہونے کا استحقاق بخشتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسے سائل کے نسبت شرائط بالا (الف) و (ب) کا ایفا ہو۔

اگر صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر متذکرۂ بالا بعد اُس تحقیقات کے جو اُسکے دانست مین ضروری ہو امور قابل اندراج سارٹیفکٹ کی صداقت پر اطمینان نرکھتا ہو تو اُس درخواست کو نامنظور کرے گا اگر عہدہ دار مذکور اُن امور کی صداقت پر اطمینان رکھتا ہو تو سائل کو بذمرۂ امیدواران داخل کرے گا۔ اور ایک کتاب مین جو اسی غرض سے مرتب رہے گی اُس کا نام درج رجسٹر کرے گا اور اُس کو اُس اندراج کی نقل مصدق اُس رجسٹر سے انتخاب کر کے عطا کرے گا۔

اُس اندراج مین ایسے امور دربارہ عمر و صورت امیدوار مذکور مندرج ہون گے جن سے آیندہ اُس کی شناخت ہو سکے۔ رجسٹر کے انتخاب مذکورۂ بالا کے حاصل کرنے پر امیدوار صاحب سکرٹری بورڈ امتحان (یعنے صاحب رجسٹرار ہائیکورٹ) سے پاس عـہ بابت فیس امتحان براہ راست ارسال کرے گا۔ ایسی فیس صاحب کلکٹر یا صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کے پاس بھیجنے کے لئے نہ لیگا۔ یہ فیس صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کے پاس ۱۵ نومبر تک جو امتحان کے قبل آوے پہونچ جانا چاہیے۔ درحالیکہ کوئی امیدوار ایفاء شرط ہذا سے قاصر رہے وہ داخلہ امتحان سے

باز رکھے جانے کا مستوجب ہوگا باوجودیکہ صاحب نے اُسکو بزمرۂ امیدواران داخل کرلیا ہو۔

۴- ہرسال کی ۱۵ نومبر کے قریب ہرضلع کے صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر جس کے پاس درخواستین امتحان مذکور مین داخل ہونے کی گذری ہون لازم ہوگا کہ ایک نقل رجسٹر امیدوارون کی جنکے نام امتحان کے واسطے اُس مین درج کئے گئے ہون سکرٹری بورڈ امتحان (صاحب رجسٹرار ہائی کورٹ) کی خدمت مین بھیجے۔

۵- امتحان ریونیو ایجنٹون کا اُن ممتحنونکے روبرو اور اُس مقام پر اور اُس تاریخ کو ہوگا جو بورڈ امتحان واسطے امتحان کے مقرر کرے اور وہ امتحان مضامین مفصلۂ ذیل اور زبان ہندوستانی اور فارسی خط مین ہوگا اور اُن سائلان کا جو قسمت کمایون کے محکمہ جات مالی مین کار ریونیو ایجنٹ کا کیا چاہین امتحان ہندی خط مین ہوگا۔

(۱) قوانین مال ولگان وآبکاری وسرکلرات بورڈ مال۔

(۲) قوانین اسٹامپ۔

(۳) قانون حد سماعت اور قانون شہادت۔

(۴) مجموعۂ ضابطہ دیوانی۔

قسمت کمایون مین قواعد ضابطہ مروجہ محکمہ جات مالی کی واقفیت بھی مطلوب ہوگی۔

۶- بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ امتحان کے مضامین مختلف ممتحنون کو جدا جدا حوالہ کرین۔

۷- بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ ایسے امتحان زبانی کی ہدایت کرین جو کہ ضروری متصور ہو۔

۸- جبکہ ممتحنون کی رپورٹ موصول ہوچکین تو بورڈ امتحان کو لازم ہوگا کہ نام اُن اشخاص کے جنکو وہ لایق تجویز کرین بترتیب حروف تہجی مشتہر کرین اور ایسے اشخاص کے نام گورنمنٹ گزٹ مین مشتہر ہون گے۔

۹- ہر اُمیدوار کو جو امتحان مین کامیاب ہو ایک سند لیاقت بحکم بورڈ امتحان عطا کیجائیگی۔

۱۰- ہر شخص کو جو بموجب احکام ایکٹ ۸ ۱۸۷۹ء اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لائق قرار دیا گیا ہو جائز ہے کہ ممالک مغربی وشمالی کے جس محکمہ مین عموماً اپنا پیشہ کیا چاہتا ہو اُس کی فہرست ریونیو ایجنٹون مین نام اپنا داخل کرانے کے لیے درخواست گذرانے اور جس محکمہ مین ایسی درخواست کی جائے اُسے لازم ہے کہ ایک کتاب مین جو اس غرض کے لیے مرتب رہے گی اُس کا نام اور اُس کی عمر اور اُس کے باپ کا نام اور اُس کی سکونت اور اُس کے داخل ہونے کی تاریخ درج کرے اور بعد ازین اُس داخلہ کے مراتب کی اطلاع صاحبان بورڈ مال کی خدمت مین بھیجے۔

۱۱- ہر ریونیو ایجنٹ کو جو حسب مرقومہ بالا درج فہرست کیا گیا ہو ایک قطعہ کاغذ اسٹامپ پر جو کہ اُسی ریونیو ایجنٹ کو داخل کرنا ہوگا ایک سارٹیفکٹ بموجب نمونہ مصرحہ حصہ سوم ضمیمہ ۲- ایکٹ ۱ ۱۸۷۹ء کے

ملیگا اور وہ سارٹیفکٹ بدستخط سکرٹری بورڈ مال عطا کیا جائیگا اور ہر سارٹیفکٹ مذکور جس کی تجدید بآخر سال تقویمی حسب مقررہ دفعہ ۱۰- ایکٹ مذکور عمل مین آئے بدستخط حاکم اُس عدالت کے جس مین کہ ریونیو ایجنٹ ابتدائً درج فہرست کیا گیا تھا دیا جائیگا اور ہر ایسی تجدید کی اطلاع عدالت مذکور فوراً صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی کو کردے گی۔

۱۲- جو ریونیو ایجنٹ کہ حسب ضابطہ بموجب مرقومہ بالا بزمرۂ ریونیو ایجنٹون کے داخل اور درج رجسٹر ہوے ہون اُنھین جائز ہے کہ (بقید شرائط مندرجۂ سارٹیفکٹ اس باب مین کہ کس درجہ کے محکمہ جات مین وہ مجاز انجام دینے ریونیو ایجنٹی ہین) کسی محکمہ مال مین حاضر ہوکر اپنا کام انجام دین مگر شرط یہ ہے کہ وہ عدالت ہائیکورٹ مین حاضر یا جواب وسوال یا پیروی مقدمہ کی کرنے کے مجاز نہون گے۔

۱۳- اگر کوئی شخص جو ایسا امتحان دیچکا ہو جس سے اُسی بزمرہ ریونیو ایجنٹون کے داخل درج فہرست ہونے کا استحقاق حاصل ہو تین برس تک داخل اور درج فہرست کیے جلنے کی درخواست نکرے تو وہ بجز خاص حکم صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی کے داخل ودرج فہرست نکیا جائیگا۔

۱۴- کسی شخص کو گو وہ زمرۂ ریونیو ایجنٹان مین درج فہرست نکیا گیا ہو حسب دفعہ ۳۰- ایکٹ مذکور اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی سررشتہ مال مین اپنے مالک کی طرف سے تمام معاملات یا کسی معاملہ مین کارروائی کرے- جائز ہے کہ ایسی منظوری اُس مختارنامے پر ثبت کی جاوے جس مین مختار کے اختیارات کی تصریح کی گئی ہو- اور جس پر اسٹامپ حسب ضابطہ لگا ہو- بموجب اشتہار گورنمنٹ نمبری ۶۲۸ مورخہ ۸- اپریل ۱۸۸۰ع (ریونیو ڈپارٹمنٹ) صاحبان کلکٹر کو منصب عطاے اختیارات ہذا کا حاصل ہے اور وے بدستور قائم رہین گے تاوقتیکہ مسترد نکئے جائین۔

۱۵- رپورٹ جو کوئی عہدہ دار مالی ہائی کورٹ مین بموجب دفعہ ۱۴ کے کسی وکیل کی بدچلنی (یعنی عمل خلاف پیشہ) کی نسبت کرے گا وہ بوساطت صاحب کلکٹر ضلع وصاحب کمشنر قسمت جن کے ماتحت عہدہ دار مذکور ہو ارسال ہوگی۔

۱۶- چونکہ دفعہ ۱۴۳- ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع مین نسبت معنی الفاظ آتھورائزڈ ایجنٹ کے جن کا ترجمہ زبان اُردو مختار مجاز کیا گیا ہے شک واقع ہوا ہے لہذا حکام بورڈ جملہ عہدہ داران مال کو یاد دلاتے ہین کہ دفعہ ۲۰- ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ع مین تعریف ان لوگون کی درج ہے جو کہ محکمہ جات مال مین کارروائی کرسکتے ہین یعنے وکلا وریونیو ایجنٹ- مختار لوگ جنکی تعریف دفعہ ۶ مین کی گئی ہے محکمہ جات مال مین کارروائی کرنے کے مجاز نہین ہین۔

۱۷- اگر سائل داخلہ بزمرۂ ریونیو ایجنٹان سرکاری ملازمت مین ہو یا کوئی تجارت یا اور کام کرتا ہو تو صاحبان بورڈ مال کو جائز ہے کہ اُس کے داخلہ سے انکار کرین یا اُس کی درخواست ایسا حکم صادر فرمادین جو صاحبان موصوف مناسب تصور کرین۔
اگر کوئی شخص بزمرۂ ریونیو ایجنٹان داخل ہونے پر کوئی سرکاری نوکری قبول کرے

یا کوئی تجارت یا اور کام اختیار کرے۔ اُس کو لازم ہوگا کہ اس امر کی اطلاع صاحبان بورڈ مال کو کرے اور صاحبان موصوف ریونیو ایجنٹ کو اُس کے پیشہ کرنے سے معطل فرماوین گے یا ایسا حکم صادر فرماوین گے جو صاحبان موصوف مناسب تصور کرین۔ ریونیو ایجنٹ کو لازم ہے کہ اطلاع بوساطت صاحب کلکٹر اُس ضلع کے جہان وہ معمولاً اپنا پیشہ کرتا ہے گذرانے۔

مد ۹ نمبر ۱۔ اقساط لگان۔ تاریخہاے مقررہ بابت دفعہ ۲۱۱ (ج) ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع (ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع)

جس حالت مین مہتمم بندوبست نے تاریخین واسطے اداے اقساط لگان تحریر کردی ہون یا فریقین نے اپنی رضامندی سے مقرر کر لی ہون تو اُن تاریخ مقررہ پر اقساط لگان واجب الادا سمجھی جاوین گی۔

۲۔ باقی جملہ حالتون مین اقساط لگان (۱) درصورت اسامیان دخیلکار ۲۱ یوم قبل اور (۲) درصورت اسامیان غیر دخیلکار ۳۰ یوم قبل از تاریخ قسط مالگذاری واجب الادا ہون گی۔

مد ۱۴۔ قواعد حسب دفعہ ۹۴۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع دربارہ تعین تواریخ تقسیم منافع منجانب لمبردار ان

۱۔ بموجب دفعہ ۹۴۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع تواریخ ذیل مقرر کی گئی ہین جنپر منافع منجانب لمبرداران واجب التقسیم ہوگا اُن محالات مین۔

۱۔ جہان منافع فصل بفصل تقسیم ہوتا ہے۔

۲۔ جہان منافع سالانہ تقسیم ہوتا ہے۔

محالات قسم اول مین یکم فروری اور یکم اگست کو (جہان کہین نیشکر ہووے تو قسط نیشکر فصل ربیع مین شامل ہوگی)

محالات قسم دوم مین یکم اگست کو۔

خلاصہ مد ۲ نمبر ۲۴ متعلق نیلام اراضی موروثی بعلت اجراے ڈگری دیوانی

۱۔ عدالت دیوانی سے مقدمہ منتقل ہو کر آنے پر کلکٹر جائداد کی (الف) سالانہ آمدنی (ب) سالانہ اخراجات (ج) منافع خالص (د) بیشی آمدنی جو بعد عمدہ انتظام کے ممکن ہو دریافت کرے گا

۲۔ کلکٹر ۶۰ دن کے بعد جائداد کو نیلام کردے گا اگر اُسکے نزدیک کوئی دوسری صورت معقول اداے دین کی نہین نکلتی۔

۳۔ اگر کلکٹر کے نزدیک بلا نیلام جائداد کے قرضہ کا ادا ہونا ممکن ہو تو وہ (الف) ٹھیکہ (ب) رہن (ج) ٹھیکہ مستاجری کل یا جزو جائداد کے زردین کے ادا کرنے کی فکر کرے گا۔

۴۔ کلکٹر اپنے حدود اختیار سے باہر والی جائداد کا بھی حسب دفعہ ۳۲۳ ضابطہ دیوانی کمشنر

یا بورڈ سے منظوری حاصل کر کے انتظام کر سکتا ہے۔
۵- جب کلکٹر قاعدہ ۳ کے مطابق کارروائی کرنا چاہے تو ڈگری کی نقل وہ ایک کتاب مین کر دیگا اور پھر تمام کارروائیان اُس کے متعلق اُسی کتاب مین درج ہون گی۔
۶- کلکٹر وہ روپیہ دیوانی مین بھیجتا رہیگا جو اُسکو مفصلہ بالا طریقہ سے ملے۔
۷- کلکٹر سہ ماہی نقشہ کمشنر کو بھیجتا رہے گا۔ اور جب جائداد مستاجری یا انتظام خاص مین لیگئی ہو کورٹ آف وارڈس کی طرح ہر سال کی یکم نومبر کو وہ نقشہ جات حساب کے روانہ کرے گا۔
۸- صاحب کمشنر کلکٹرون کی رپورٹ پر مناسب احکام صادر کرتا رہے گا۔

اشتہار گورنمنٹ نمبری ۱۷۶ مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۸۱ء

اشتہار ہذا مین لفظ اراضی موروثی سے۔
(الف) مراد تمام اراضیات ہین جو از قسم محالات یا حصص یا اجزاء محالات ہون جو یکم جنوری ۱۸۴۲ء سے بلا فصل مملوکہ مالک یا ایسے اشخاص کی رہی ہون جنسے اراضیات مذکور اُسکو وراثتاً پہونچی ہون۔
(ب) اس مین وہ اراضی بھی داخل ہے جو بطور انعام ادائے خدمت سرکار برٹش گورنمنٹ کی طرف سے مالک یا اُس شخص کو عطا ہوئی ہو جس سے کہ اُسنے اراضی مذکور وراثتاً پائی ہو اور
(ج) لفظ مذکور مین حقیقت ایسی مالگذاری کی عطیہ دار کی بھی شامل ہے جو کہ برٹش گورنمنٹ یا کسی سرکار سابق کی طرف سے اُسکو یا اُس شخص کو جس سے کہ عطیہ مذکور وراثتاً اُس کو پہونچا ہو دیگئی ہو۔

خلاصہ قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ حسب دفعہ ۳۲۰

۱- عدالت دیوانی مدیون سے دریافت کرے گی کہ آیا اراضی زیر نیلام موروثی حسب تعریف مذکورۂ بالا ہے موروثی ثابت ہونے کی حالت مین وہ مطابق مفصلہ ذیل قاعدون کے عمل کریگی
۲- جائداد موروثی کی حالت مین عدالت دیوانی کو کلکٹر کے پاس مقدمہ کا منتقل کر دینا لازم ہے۔
۳- اگر غلطی سے اس کے خلاف ہو تو کلکٹر کی یاد دہانی پر عدالت دیوانی غور کرے گی اور جائداد موروثی ثابت ہوگی تو ڈگری منتقل کرے گی۔
۴- عدالت دیوانی کو شبہ کی حالت مین کمشنر قسمت یا بورڈ مال سے استصواب لازم ہے
۵- استصواب کے ساتھ کاغذات متعلقہ بھی مرسل ہون گے۔
۶- کاغذات جو دیوانی سے کلکٹری مین بھیجے جائین اُنکے بنانے کا خرچ فریقین پر نہ ڈالا جائے گا
۷- کلکٹر کاغذات کی رسید سے عدالت دیوانی کو مطلع کرے گا۔
۸- محکمہ کلکٹری سے فریقین کے معروضات سُننے کیلیے ایک تاریخ پڑے گی اور فریقین مطلع کئے جائین گے۔

۹- اطلاعنامہ اسی طرح جاری ہوگا جس طرح کلکٹری کے اطلاعنامے جاری ہوتے ہین۔

۹- اطلاعنامہ اسی طرح جاری ہوگا جس طرح کلکٹری کے اطلاع نامجات جاری ہوتے ہین اور یہ بھی ممکن ہے کہ عدالت دیوانی مین بھیجدیا جاے کہ وکیل پر تعمیل ہو۔

۱۰- کلکٹر یہ طے کریگا کہ کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

۱۱- اگر ڈگری کفالتی نہین ہے تو کلکٹر حسب دفعہ ۳۲۲- الف کے نسبت طریقہ کارروائی مناسب تحقیقات کرے گا لیکن ۶۰ دن سے زیادہ صرف نکرے گا۔

۱۲- بعد تحقیقات کے کلکٹر نتیجہ تحقیقات قلمبند کرے گا اور اگر اُس کی راے مین جائداد کا نیلام کرنا مناسب ہے تو نیلام کرے گا۔

۱۳- اگر اُسکے نزدیک بلا نیلام جائداد کے قرضہ ادا ہو سکتا ہے تو ۳۲۲ (الف) و (ج) کے مطابق وہ عمل کرے گا۔

۱۴- بعد ازان کمشنر کی اطلاع کے لیے ایک نقشہ طیار کیا جائیگا۔

۱۵- کارروائی محکومہ دفعہ ۳۲۳ ضمن ۱ مین صاحب کلکٹر کو از روے دفعہ ۳۲۵-۱ اور قواعد نیلام کے جو ذیل مین مندرج ہین کاربند ہونا چاہیے۔

۱۶- صاحبان بورڈ کلکٹرونکی ہدایت کے لیے نمونہ مقرر کرسکتے ہین۔

۱۷- کلکٹر بروقت نیلام کے مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھیگا۔

اوّل نیلام کی اطلاع کم سے کم تیس روز پہلے دینی چاہیے الا برضامندی مدیون ڈگری کے۔

دوم اشتہار نیلام مین مفصلہ ذیل باتین درج ہون گی۔

(الف) جائداد (ب) مالگذاری (ج) مطالبہ جو جائداد پر ہو (د) تعداد جس کی وصولیابی کے واسطے نیلام کا حکم صادر ہوا ہے۔ (ہ) دیگر امور جو ضروری معلوم ہون۔

سوم نیلام کا اشتہار موقع پر مشتہر کیا جائیگا اور اُس کی نقل منظر عام کلکٹر کی کچہری اور جج صادر کنندہ ڈگری مین آویزان کیا جاے۔

چہارم ۷ روز سے زیادہ مدت کے لیے نیلام ملتوی رکھا جاے تو ایک تازہ اشتہار کی ضرورت ہو گی اِلا اُس حال مین کہ مدیون درگذر کرے۔

پنجم کوئی عہدہ دار متعلقہ نیلام نہ خریدے۔

ششم کمی زر ثمن نیلام کے جو خریدار کے قاصر رہنے سے دوبارہ عمل مین آنے کی وجہ سے ہو عامل نیلام اُسکی تصدیق کریگا۔

ہفتم ۲۵ فی صد خریدار کو فوراً دینا چاہیے۔

ہشتم پندرھوین دن بقیہ زر ثمن بیباق کر دینا چاہیے۔

نہم نیلام کے وقت کہدینا چاہیے کہ بقیہ زر ثمن نہ آئے گا تو چہارم جو جمع ہوا ہی ضبط ہوجائیگا۔

دہم بقیہ زر ثمن نہ ادا ہونے کی صورت مین نیلام کے لیے پھر سے کارروائی شروع ہو گی۔

یازدہم جب وہ جائداد جو بعلت ادائے ڈگری زیر نیلام ہو حصہ جائداد غیر منقولہ غیر منقسمہ کا ہو اور

دو یا کئی اشخاص جن مین سے ایک حصہ دار اُس جائداد کا ہو اُس نیلام کے وقت کسی بولی مین ایک ہی تعداد کی بولی بولین تو وہ بولی حصہ دار کی بولی سمجھی جائیگی۔

دوازدہم۔ اگر نیلام مین کوئی بیضابطگی ہو تو مدیون ڈگری کی درخواست پر صاحب کلکٹر نیلام منسوخ کردے گا اگر بیضابطگی سے کوئی نقصان مدیون کا ہوا ہو۔

سیزدہم۔ اگر ایسی درخواست نہ گذرے یا گذر کر نامنظور ہو تو نیلام بحال کیا جائیگا اور عذر منظور ہونے کی صورت مین منسوخ کیا جائیگا۔

چہاردہم۔ نیلام ہر مہینے کی بیس تاریخ کو اور اگر اُسدن تعطیل ہو تو کچہری کھلنے پر کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کے معرفت ہوگا۔

پنجم دہم۔ زرثمن نیلام سے مفصلہ ذیل وضاعت کیجائیگی۔

دوسو سے زیادہ نہو تو فی صد عہ/

دو ہزار سے زیادہ نہو تو دو سو سے بڑھکر ہر سو پر فیصد ۸/

اور زرثمن زائد از ایک ہزار روپیہ پر ہر پانصد روپیہ کے بابت عہ/

اور یہ وضاعت بمد سرکار جمع ہون گی۔

شانزدہم۔ تعلقہ داری مین پہلے مواضع بندوبست شکمی کا نیلام ہوگا پھر دوسرے مواضع کا۔

ہفتدہم۔ نیلام جائداد کا ٹکڑے ٹکڑے کرکے یا ایک سات جیسا مناسب ہو فریقین کے عذرات سُننے کے بعد کیا جائے گا۔

ہشتدہم۔ قیمت ناواجب آتی ہو تو نیلام ملتوی کردیا جائیگا۔

نوزدہم جملہ احکام کا اپیل جو صاحب کلکٹر حسب ضمن ۱۳ صادر کرے صاحب کمشنر کے حضور مین ہوگا اور صاحب کمشنر کا حکم قطعی ہوگا۔

۱۸۔ بعد منظوری نیلام اشٹامپ کافی داخل کرنے پر خریدار کو سارٹیفکٹ ملے گی اور ایک نقل اُس کی رجسٹری کے لیے محکمہ رجسٹری مین بھیجی جائیگی۔

۱۹۔ اگر قواعد ہٰذا کے قاعدہ دش یا بارہ کے مطابق نیلام عمل مین آیا ہو تو کاغذات دیوانی مین بھیجدیے جائین گے اور دیوانی ہی سے خریدار کی دخل دہانی ہوگی۔

۲۰۔ اگر قاعدہ ۱۰ یا ۱۲ کے علاوہ نیلام عمل مین آیا ہے تو دخلدہانی کلکٹر کے ذریعہ ہوگی۔

۲۱۔ بعد از ان تمام کاغذات عدالت دیوانی سے آئے تھے واپس کردئے جائین گے۔

۲۲۔ نیلام کے قبل اگر حکم نیلام کا عدالت دیوانی فسخ کردے جب ہی کاغذات اُس کے پاس روانہ کردیے جائین گے۔

۲۳۔ کلکٹر اپنے اختیارات کسی تحت عہدہ دار کو متوض کر سکتا ہے۔

تمام شد

